

کتابِ عظیم

قرآنی آیات، موضوعات کی ترتیب میں

جلد اول

مرتب:

مُشتاق احمد خان

دوست ایسوسی ایشن

پتھر-چلشڑ-بک سٹرز

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور

فون: 7122981

قرآن مرکز • پوسٹ بکس • اسلام آباد

✓
۲۹۴۵۱۳
۵۴۳۳
۱۵۹۹۵
۱-۲

DATA ENTERED

۱۵۹۹۵
۵۴۳۳
۲۹۴۵۱۳
۱-۲

NOT A ENTERED

انتساب

ہر شخص کے نام سے چائی کی تشریح

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

۳۵۹۹۲
جلد اول

نام کتاب ————— کتاب عظیم (جلد اول)
ترتیب و تدوین ————— مشتاق احمد خان
ناشر ————— قرآن مرکز، پریس، اسلام آباد
اشاعت اول ————— جولائی ۱۹۹۰ء
تعداد ————— گیارہ سو
مطبوعہ ————— طیب جمال پرنٹرز
پیشگی روڈ - لاہور
مکتبہ ————— خالد یوسفی، محمد علی شاہ، یونس حسرت
(پیشنگ : محمد شعیب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف

عظمتِ کتاب :

قرآن حکیم اس دور کی واحد کتاب ہے جو اللہ کے پیغام کی حامل ہے۔ اس سے قبل انبیاء کرام کی طرف مختلف ادوار میں اللہ کی کتب نازل ہوتی رہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی اس وقت اپنی اصل حالت میں موجود نہیں۔ یہ شرف صرف قرآن کو حاصل ہے کہ یہ کتاب حرف بحرف اپنی اصل حالت میں نوع انسان کے پاس موجود ہے۔ لہذا اس کتاب کی عظمت کا کیا ٹھکانا کہ جس کا مصنف خود اللہ رب العالمین ہو۔

روشنی :

اللہ نے قرآن حکیم کو روشنی سے تعبیر کیا ہے اور روشنی کی تعریف یہ ہے کہ اس میں ہر چیز کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے اور کسی بات میں کوئی مغالطہ یا الجھاؤ باقی نہیں رہتا۔

نظامِ حیات :

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نوع انسان کے لیے مکمل نظامِ حیات دیا ہے۔ اس میں زندگی گزارنے کے ایسے اصول و قوانین دیے گئے ہیں جن سے انسان کی نہ صرف دنیاوی زندگی خوشگوار و پُر آسائش ہو جاتی ہے بلکہ اس کی اخروی زندگی بھی سرفراز یوں اور خوشگوار یوں کی حامل بن جاتی ہے۔

تصریفِ آیات :

قرآن حکیم کا انداز عام انسانی تصانیف کا سا نہیں۔ عام تصانیف میں کتاب کو مختلف موضوعات میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور جس موضوع سے متعلق جو کچھ کہنا ہو اسے متعلقہ باب میں بیان کر دیا جاتا ہے لیکن قرآن حکیم کا یہ اسلوب نہیں اس کا اپنا ایک منفرد اور حکیمانہ انداز ہے۔ یہ ناصحانہ اور واعظانہ انداز میں بات کرتا ہے، اس کے حق میں دلائل دیتا ہے، تاریخی شواہد پیش کرتا ہے اور اس طرح باتوں باتوں میں بہت اہم قوانین و اصول بیان کر جاتا ہے۔ پھر اسی انداز میں کسی دوسرے مقام پر ان اصول و قوانین کی مزید تشریح پیش کر دیتا ہے۔ وہ اپنے اس اسلوبِ تصریفِ آیات کہتا ہے۔ فرمایا :

وَكَذَلِكَ نَصْرَفُ الْآيَاتِ وَلِيَقُولُوا دَرَسْتَ وَلِيُبَيِّنَ لَهُ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝
 ”اس طرح ہم اپنے قوانین و حقائق کے مختلف پہلوؤں کو سامنے لاتے ہیں اور دُہرا دُہرا کر ان کی وضاحت کرتے ہیں تاکہ لوگ تسلیم کر لیں کہ تم نے انہیں نہایت واضح طور پر بیان کر دیا ہے لیکن ان قوانین کی حقیقت و اہمیت ان پر واضح ہو سکے گی جو علم و بصیرت سے کام لیں گے۔“

اس آیت میں ”دَرَسْتَ“ کا لفظ تصریفِ آیات کے مفہوم کو واضح کر دیتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب گھنوں کی فصل پک جاتی ہے تو اسے کاٹ کر کھلیان میں پھیلا دیا جاتا ہے، پھر اس پر بیلوں کو مسلسل چلایا جاتا ہے تاکہ خوشوں سے دانے الگ ہو جاتے ہیں۔ اسے ہمارے ہاں ”گا ہنا“ اور عربوں کے ہاں ”درس“ کہتے ہیں۔ لہذا یہاں درس کا مطلب یہ ہوگا کہ آیاتِ قرآنی کو اس طرح بار بار سامنے لایا جائے کہ ان کے الفاظ کے اندر چھپے ہوئے معانی نکھر کر الگ ہو جائیں۔ قرآنِ کریم کے حقائق و قوانین کو اس طرح سے بار بار سامنے لانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اجتماعاتِ صلوٰۃ کا عظیم پروگرام دیا تھا جس کے ذریعے یہ حقائق و قوانین روزانہ بار بار ہمارے سامنے آتے اور اس طرح سے ذہن نشین ہوتے چلے جاتے۔ اگر یہ پروگرام اپنی اصل روح کے ساتھ باقی رہتا تو ہمیں قرآنِ فہمی کے لیے کسی اور اسلوب کی ضرورت نہ ہوتی۔ لیکن اب جبکہ ہمارے ہاں اجتماعاتِ صلوٰۃ کا وہ نظام اپنی اصل روح کے ساتھ باقی نہیں رہا لہذا اللہ کی اس عظیم کتاب کو عام تصانیف کے انداز میں سمجھنے کے لیے موضوعات میں تقسیم کر کے پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

ترجمہ یا مفہوم :

عام طور پر کسی ایک زبان کا لفظی ترجمہ کسی دوسری زبان میں ہو نہیں سکتا۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ اردو کا ایک جملہ لیں، مثلاً: ”وہ سگریٹ پیتا ہے۔“ اس جملے کا لفظی ترجمہ انگریزی زبان میں کر کے دیکھیے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ اس چھوٹے سے جملے کا انگریزی میں لفظی ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر آپ ”سگریٹ پینے“ کا ترجمہ ”سگریٹ ٹک کرنے“ سے کریں گے تو مطلب کچھ کا کچھ ہو جائے گا اور انگریزی دانوں کے پتلے کچھ نہیں پڑے گا، لہذا اس جملے کا مفہوم ہی لینا ہوگا۔ ہمارے ہاں کسی کا باپ فوت ہو جائے تو وہ کہتا ہے کہ میرے سر سے سایہ اٹھ گیا۔ کسی کا بھائی مر جائے تو کہتا ہے میرا بازو ٹوٹ گیا، کسی کا جوان بیٹا فوت ہو جائے تو کہتا ہے میری کمر ٹوٹ گئی۔ آپ دیکھیں گے کہ ان الفاظ کی اصل روح کو لفظی ترجمے کے ذریعے دنیا کی کسی بھی زبان میں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے لیے ان الفاظ کا مفہوم بیان کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ ہر زبان کی اپنی اصطلاحات، اپنے محاورے اور ضرب الامثال ہوتی ہیں۔ ان کا بھی لفظی ترجمہ نہیں ہو سکتا، مفہوم ہی بیان کیا جاسکتا ہے۔

لہذا اس کتاب میں قرآنی آیات کا مفہوم پیش کیا گیا ہے۔ البتہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ کم از کم الفاظ میں متعلقہ مفہوم واضح کر دیا جائے۔

اقتباسات :

اس کتاب کے مضامین مسلسل نہیں چلتے بلکہ علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت مختلف قرآنی آیات کے اقتباسات دیے گئے ہیں جو متعلقہ موضوع پر اپنی علیحدہ اور انفرادی حیثیت سے روشنی ڈالتے ہیں۔ لہذا ان کا مطالعہ بھی اسی انداز سے، مثلاً ہر کران کی علیحدہ حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے، کرنا چاہیے۔

بعض مقامات پر آیات کے قدسے لمبے اقتباسات دیے گئے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ سیاق و سباق کے ذریعے بات زیادہ نکھر کر سامنے آجائے۔ ہر اقتباس کے ساتھ حوالہ کے نمبر دیے گئے ہیں۔ ان میں اوپر کا نمبر سورۃ کا اور نیچے کا نمبر آیت کا ہے۔ قرآن کے تمام نسخوں میں چونکہ آیات کے نمبر ایک جیسے نہیں ہوتے لہذا کسی نسخہ میں اگر ایک آدھ نمبر آگے پیچھے ہو تو اسے دیکھ لیا جائے۔

تلاوت :

کبھی کتاب کا محض پڑھنا تلاوت نہیں کہلاتا، محض پڑھنے کو قرأت کہتے ہیں۔ تلاوت کے بنیادی معنی اتباع اور پیروی کے ہیں۔ لہذا پڑھنا اس لیے کہ اسے سمجھا جائے اور سمجھنا اس لیے کہ اس پر عمل کیا جائے، یہ ہوں گے تلاوت کے صحیح معنی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پر ایمان کا معیار ہی یہ مقرر کیا ہے کہ اس کے اتباع کا حق ادا کیا جائے۔ سورۃ بقرہ میں فرمایا :

الَّذِينَ آمَنُوا بِالْكِتَابِ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِمْ ط (۲/۱۲۱)

”جن لوگوں کو ہم نے یہ کتاب دی ہے وہ اس کا اتباع کرتے ہیں جیسا کہ اتباع کرنے کا حق ہے۔ یہی لوگ ہیں جو اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس میں تلاوت کے معنی اتباع کرنے کے ہی ہیں، کیونکہ ان لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہی ہیں جو حقیقت اس پر ایمان رکھتے ہیں، ورنہ اگر اس کے معنی فقط پڑھنے کے ہوں تو قرآن کو تو غیر مسلم بھی پڑھتے ہیں جو اس پر ایمان نہیں رکھتے لہذا قرآن کی تلاوت سے مراد اس کے احکام و قوانین کا اتباع ہے۔ اسے پڑھا اس لیے جاتا ہے کہ اسے سمجھا جائے اور سمجھا اس لیے جاتا ہے کہ اس پر عمل کیا جاسکے۔ قرآن کا اس طرح پڑھنا کہ وہ سمجھ نہ آئے یا اس کا فقط سمجھ لینا اور اس پر عمل نہ کرنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔

ظاہر ہے کہ کسی کتاب کا اتباع اسی صورت میں ہو سکتا ہے جبکہ اسے سمجھ کر پڑھا جائے، اس کے مضامین کے ہر پہلو پر توجہ دی جائے، اس کی تعلیمات کو اچھی طرح ذہن نشین کیا جائے۔ سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا :

وَقَرَأْنَا لَهُمْ تِلْكَ آيَاتِنَا وَلِتَذَكِّرَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مِثْقَلِ مِثْقَلٍ وَتَنذِرُ لَهُ تَنْزِيلًا ۝ (۱۶/۱۶)

”قرآن میں ہم نے بہت کچھ ان کے لیے بیان کیا ہے لہذا تم اسے لوگوں کے سامنے ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ اسی لیے ہم نے اسے تبتیغ نازل کیا ہے۔“

لہذا قرآنی آیات کو تیز تیز، روا روی میں نہیں پڑھنا چاہیے۔ ان کی حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے ایک ایک لفظ کو ٹھہر ٹھہر کر

پڑھا جائے اور ان پر غور کیا جائے۔ اس طرح پڑھنے سے آپ دیکھیں گے کہ جو آیات کسی ایک عنوان کے تحت دی گئی ہیں وہ کئی دیگر مضامین پر بھی روشنی ڈال رہی ہوں گی۔

قرآنی حقائق پر غور و فکر کی دعوتِ عام :

اللہ تعالیٰ نے ہر دور کے اہل علم انسانوں کو دعوتِ عام دے دی ہے کہ وہ اس کے نازل کردہ قرآن پر غور و فکر کریں اور اس سے اپنے زمانے کے مسائل کے متعلق رہنمائی حاصل کریں۔ اس کتابِ عظیم کا تعلق کسی خاص مذہبی گروہ، فرقہ یا قوم سے ہرگز نہیں۔ یہ عظیم کتاب پوری نوع انسان کے خالق اللہ کی جانب سے ہے اور اس کی مخاطب بھی پوری نوع انسان ہی ہے۔

دین کے قرآنی تصور اور مذہب کے مروجہ تصورات کا ٹکراؤ :

آپ دیکھیں گے کہ قرآن کا دیا ہوا تصور دین ان تصورات سے قطعی مختلف ہے جو عام طور پر مذہب کے نام پر مروج ہیں۔ یہ اس لیے کہ دین تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے دیا گیا ہے اور مذہب انسانوں کا خود ساختہ ہے، لہذا ان میں بعدیا تصادم کا پیدا ہو جانا قدرتی بات ہے۔ بعض متشدد قسم کے لوگ، قرآنی تصور دین کے سامنے آجانے کے بعد بھی اپنے تصور مذہب سے دستبردار ہونے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ ایسے لوگوں سے بحث نہیں، ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، اس کا قانون مکافات ان سے خود منٹ لے گا۔ یہ کتاب ان اہل دل لوگوں کو رہنمائی دے گی جو مذہب کے اندھیروں سے نکل کر پھر سے اللہ کے دین کی روشنیوں میں آنا چاہتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے اپنے معاشرے کو جنت میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔

قرآن میں مسلمانوں کی موجودہ حالت کی نشاندہی :

کتاب میں بعض ایسی آیات بھی ملیں گی جو مسلمانوں کی موجودہ حالت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ اس پر کسی طرح کا تعجب نہیں ہونا چاہیے، اس لیے کہ قرآن اللہ کی دی ہوئی کتاب ہے جو قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہے اور اللہ عالم الغیب ہے جسے ہر دور کے انسانوں کے حالات سے آگاہی حاصل ہے۔

انسانی کوشش کی کمزوریاں :

قرآن حکیم کی اصل ترتیب اللہ تعالیٰ کی اپنی دی ہوئی ہے لہذا اس میں کسی غلطی، کمزوری یا جھول کا امکان ہو ہی نہیں سکتا لیکن زیرِ نظر کتاب میں مختلف موضوعات کے تحت آیات کی تدوین و ترتیب بہر حال ایک انسانی کوشش ہے جس میں کئی کمزوریاں رہ گئی ہوں گی۔ قارئینِ کرام اگر ایسی کمزوریوں کی نشاندہی فرمادیں تو انہیں آئندہ ایڈیشنوں میں دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

والسلام
مشتاق احمد خان

اسلام آباد
یکم مئی ۱۹۹۰ء

- عِلْمُ اللّٰهِ سَے : فَاعْلَمُوا اَنَّمَا اُنْزِلَ
بِعِلْمِ اللّٰهِ ۱۱
اللہ کی جانب سے روشنی : قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ
نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ ۱۵
صحیح اور غلط کی حقیقت کر دی گئی ہے : قَدْ تَبَيَّنَ
الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۲۶
تمام چھوٹے بڑے مسائل کا حل اس کتاب میں موجود ہے : وَلَا اَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا اَكْبَرُ
اِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ۲۴
اختلافی امور کی وضاحت موجود ہے : وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَيْنَا الْكِتَابَ
اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي
اِخْتَلَفُوا فِيهِ ۱۶
تاریکیوں کو نکال کر روشنیوں میں لانے والی کتاب : كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ
لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ
اِلَى النُّوْرِ ۱۴
یہ کتاب بڑی نوع انسانی کے لیے ہے : هَذَا بَيَانٌ
لِّلنَّاسِ ۱۳
اطاعت صرف قرآن کی کرو : اَتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِّنْ رَبِّكُمْ
وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ
اَوْلِيَاءَ ۲۰
- جان لو کہ یہ قرآن نازل ہوا ہے
اللہ کے علم کی روش سے -
یقیناً اللہ کی جانب سے تمہاری طرف آگئی ہے
روشنی یعنی یہ واضح اور کھلی کتاب -
بلاشبہ اس کتاب میں ظاہر کر دیے گئے ہیں
صحیح راستے بھی اور غلط راہیں بھی -
انسانی زندگی کا کوئی چھوٹا یا بڑا مسئلہ ایسا نہیں ہے
جس کا حل اس کتاب میں نہیں ملے گا
یہ کتاب تمہاری طرف اس لیے نازل کی گئی ہے کہ
لوگوں پر ان امور کی وضاحت ہو جائے
جن میں وہ اختلاف میں مبتلا ہیں -
یہ کتاب تمہاری طرف اس لیے نازل کی گئی ہے کہ
نوع انسان کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر
علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آوے -
یہ کتاب اظہار حقیقت ہے
تمام بنی نوع انسان کے لیے -
اور اطاعت کرو میری اس قرآن کی
جو تمہارے رب کی جانب سے تم پر نازل ہوا ہے
اور امت اطاعت کرو اس کے علاوہ
کبھی اور اولیاء کی -

اور رسولؐ سے یاد کرے گا
پروردگار شبہ میری قوم جس نے میرے بعد
اس قرآن کو اپنی خود ساختہ شریعتوں میں
جس کو کرے بس کر دیا تھا -

• رسولؐ کی فریاد : وَقَالَ الرَّسُولُ
يَرْبِّ اِنَّ قَوْمِي
اتَّخَذُوا هَذَا الْقُرْآنَ
مَهْجُورًا ۲۵

ماخذ و معاونت

تدوین آیات تعین مفہوم میں جن کتب سے مدد لی گئی :

تبویب القرآن	—	حضرت علامہ غلام احمد صاحب پرویز
لغات القرآن	—	" " " "
مفہوم القرآن	—	" " " "
تفہیم القرآن	—	حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی
ترجمہ قرآن	—	حضرت شاہ عبد الفتاح صاحب
ترجمان القرآن	—	حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد
ترجمہ قرآن	—	حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی
قرآن کریم کی آیات کا تمام عربی متن انجمن حمایت اسلام، لاہور کے مطبوعہ "قرآن مجید" (۱۳۵۴ھ) سے عکسی طو پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس کے لیے ہم انجمن کے سچے ممنون ہیں۔		

معاونت

کتاب کی طباعت کے تمام مراحل اور دیگر کئی امور میں عزیزان محترم اسجد حسین صاحب بخاری اور خالد جاوید یوسفی کی گرانقدر معاونت حاصل رہی۔

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	① اللہ (ذات)
۴	۱	اللہ کی ذات
۴	۱	اللہ کی اطاعت
۴	۱	اللہ پر ایمان
۵	۲	واحد ہے
۵	۲	نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد
۵	۲	اگر اللہ ایک سے زائد ہوتے
۵	۲	اگر مزید اللہ بھی ہوتے
۵	۲	کچھ بھی اس کی مثل نہیں
۵	۲	اول و آخر ظاہر و باطن وہی ہے
۶	۳	آسمانوں میں بھی وہی ہے اور زمینوں میں بھی وہی ہے
۶	۳	مشرق بھی اسی کا ہے اور مغرب بھی اسی کا ہے
۶	۳	پوری نوع انسانی کا اللہ
۶	۳	وہ خدائے زندہ
۶	۳	وہ سب کو دیکھ رہا ہے لیکن اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا
۶	۴	ہر کسی کے ساتھ ہے
۸	۴	رگِ جاں سے بھی زیادہ قریب
۸	۴	دلوں کا حال جاننے والا
۹	۴	نگاہ کی نیچائوں سے بھی واقف
۴		علم غیب کا جاننے والا
۴		ہر شے اس کے سامنے حاضر ہے
۴		ہر شے پر قادر
۵		جو گزر گئے ان کے حال سے بھی واقف اور
۵		جو آنے والے ہیں ان کے حال سے بھی آگاہ
۵		تمام رازوں سے واقف
۵		اللہ کی تخلیق اور اس کی قدرت و حکمت کی وسعت
۵		ہر شے اللہ کے احاطہ علم میں ہے
۵		اس کے علم سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں
۵		قوانینِ فطرت کا خالق
۶		اس کا حسن انتظام
۶		اور اس نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں
۶		کائنات کی ہر شے اس کے پُرکارہوں کی تسکین میں مگر ممل ہے
۶		پوری کائنات پر اسی کی حکومت ہے
۶		وہ مکمل ترین ذات
۶		وہ عظیم ہستی
۶		اس کو فنا نہیں
۸		② الاسماء الحسنی
۸		کائنات میں حسن پیدا کرنے والی اللہ کی صفات
۹		اللہ کی حسین و متوازن صفات اس کی ذات کے مختلف پرتوں ہیں

صفحہ نمبر

۱۸

اللہ العزیز الحکیم نے قرآن نازل کیا

۱۹

اللہ نے تمہاری طرف کتاب اور حکمت نازل کی

۱۹

قرآن، ابرحکیم ہے

۱۹

قرآن میں حکمت بالغہ ہے

۱۹

الکتاب الحکیم کے قوانین

۲۰

اللہ الحکیم کے نازل کردہ قرآن کا باطل قوتیں کچھ نہیں
بگاڑ سکتیں۔

۲۰

ہمارا رسول تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا اور اس کی حکمت بتاتا ہے

۲۰

اللہ الحکیم کے دیے ہوئے ہر حکمت معاشی نظام

میں ہر طرح کا معاشی تحفظ ہوتا ہے،

نظام خداوندی کی حکمت کہ معاشرہ کے کمزور اور

۲۱

بے آسرا لوگوں کی حالت کو سنوارا جائے۔

۲۱

اللہ کے نظام کی قوت اور حکمت

۴) تادار

۲۳

تخلیق کائنات ان اللہ علیٰ کل شئی و قدرتی تشریح

۲۵

تخلیق کائنات پر نظر دوڑاؤ تمہیں اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں

۲۵

میں کہیں کوئی نقص نظر نہیں آئے گا۔

۲۶

پیدائش انسانی میں اللہ کے مقرر کردہ پیمانے

۲۶

انسانی زندگی کے متعلق اللہ کے مقرر کردہ علم و حکمت پر مبنی پیمانے

۲۶

ان اللہ علیٰ کل شئی و قدرتی کا ایک گوشہ

۲۶

قوتوں کی موت و حیات کے متعلق اللہ کے مقرر کردہ علم و حکمت پر مبنی پیمانے

۲۶

تمہاری حفاظت اور عذاب کے فیصلے اللہ کے

۲۶

مسترد کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتے ہیں

۲۸

ہر شے اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق طور میں آتی ہے

۵) حقائق

۲۹

کون فیکون

۳۰

تخلیق کائنات

۳۰

صفحہ نمبر

۹

الاسماء الحسنى اللہ کی ذات کے حُسنِ زیبائی کے مختلف گوشے ہیں

۹

ہر چیز کی تخلیق میں حُسن و توازن

۹

کائنات کی بلندیوں میں حُسن

۹

کواکب کا حُسن

۱۰

فضائے آسمانی میں مینا کاری

۱۰

روئے زمین کی ہر چیز میں حُسن و زینت

۱۰

زمین پر خوشنما مناظر کا حُسن

۱۰

انسانی تخلیق میں حُسن

۱۱

انسانی پسیر میں حُسن

۱۱

انسانی معاشرہ میں حُسن پیدا کرنے کے لیے

۱۱

اس کائنات کی ساری شینری اس لیے سرگرم عمل

۱۱

ہے کہ یہاں حُسن پیدا ہو جائے

۱۲

حُسن پیدا کرنے کی کوششوں میں اللہ کی مدد

۱۲

حُسن پیدا کرنے کی کوششوں سے بھی زیادہ نتائج

۱۲

حُسن پیدا کرنے کی کوششوں کا نتیجہ دو چند

۱۲

قوانین خداوندی کے نتیجہ میں دنیاوی زندگی بھی حسین ہو

۱۲

جاتی ہے اور اُخروی زندگی بھی۔

۱۳

ظلم کی روش کو بدل کر حُسن کی روش پیدا کرو۔

۱۳

معاشرہ میں معاشی توازن کے ذریعے سے حُسن

۱۳

معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لو گے تو اس

۱۳

کی ناہمواریاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔

۱۳

حُسن پیدا کرنے کا اجر بتا ہے

۱۴

اور حُسن پیدا کرنے کے لیے اپنے اندر اللہ کی صفات پیدا کرو۔

۱۴

اور اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ دو۔

۱۵

۳) الحکیم

۱۴

اللہ الحکیم

۱۴

واللہ عظیم الحکیم

۱۸

اللہ کی حکمت کی نشانیاں اہل علم و عقل ہی کو نظر آ سکتی ہیں

صفحہ نمبر	۳۰	صفحہ نمبر
۳۹	جنتی معاشرہ کے اندر سامانِ نشوونما کی صورت میں ملنے والی رحمت	۳۰
۳۹	اللہ کی رحمت جن کے قریب رہتی ہے	۳۰
۴۰	انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے	۳۰
۴۰	آپ کو اللہ کی رحمتوں کا مستحق بنالے۔	۳۱
۴۰	جس کا جی چاہے اپنے اختیار و ارادہ کو اللہ کے	۳۱
۴۱	قانون سے ہم آہنگ کر کے اس کی رحمتوں کے سایہ میں آجائے	۳۱
۴۱	نظامِ خداوندی قائم کرنے والی انتہائی جماعت کے لیے اللہ کی رحمت کا موعود	۳۱
۴۱	اللہ کی وہ رحمت جو زندگی کے تمام سرایوں سے بہتر ہے	۳۱
۴۱	اللہ کی رحمت کے حصار	۳۱
۴۲	غلط فہمی سے باز آکر پھر سے رحمتِ خداوندی کے حصار بن سکتے ہیں	۳۱
۴۲	رحمتِ انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کے معانی میں	۳۱
۴۲	اللہ کی رحمت بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل	۳۲
۴۳	ہوتی ہے	۳۲
۴۳	اللہ نے رحمت کو اپنے آپ پر لازم کر رکھا ہے	۳۲
۴۳	رحمت کے باوجود قانونِ مکافات کے نتائج برقرار ہیں۔	۳۲
۴۴	رحمت بھی اور جزا و سزا بھی۔	۳۲
۴۵	﴿۷﴾ الروف	۳۳
۴۵	اللہ کے قوانین سے انسان کو تخریبی قوتوں کے شر	۳۳
۴۵	سے تحفظ بھی ملتا ہے اور سامانِ نشوونما بھی۔	۳۳
۴۶	﴿۸﴾ ربوبیت	۳۴
۴۸	رب العالمین	۳۵
۴۸	رب السموات والارض	۳۵
۴۸	رب المشرقین والمغربین	۳۵
۴۸	رب اکرم	۳۵
۴۹	اللہ کی ربوبیت کی زندہ شہادت خود تمہارا وجود ہے۔	۳۸
۴۹	الرب اکرم جس نے انسان کو قلم کے ذریعے	۳۸
۴۹	علم پھیلانے کی استعداد دی۔	۳۸
۵۰	وَبِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُمْ	۳۹

خَلَقَ فَسَوَّى قَدْرَ فِدْوِي

ہر شے کی تخلیق میں قاعدے اور قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں۔

ہر چیز کی تخلیق میں بہترین سُن و توازن

ہر شے کی تخلیق کے ساتھ ہی اس کے امکانات پہچانے

مقرر کر دیے گئے ہیں

اللہ کی ہر حکیم اس کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق

انتہائی پہنچ کر رہتی ہے۔

اللہ تخلیق کی طرف سے غافل نہیں

اللہ اپنی ہر حکیم پر غالب ہوتا ہے

تخلیق میں نئے نئے اضافے

الْمُصَوِّرُ

تخلیق کی اور صُوَرَت دی

أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

تخلیق میں اللہ نے کسی سے مدد نہیں لی

کائنات کو بالحق تخلیق کیا گیا

تخلیق جدید

ایک دوسری زندگی کی تخلیق

اللہ کے قانون تخلیق میں تبدیلی نہیں

دُنیا کی ہر چیز کی تخلیق انسان کے لیے ہے

اللہ کے تخلیقی قوانین کا بیان اہل علم اقوام کے لیے ہے

اور اللہ کے تعمیری مقاصد سے ہم آہنگ نہ ہونے کا نتیجہ

⑤ رَحْمَةٌ

قرآن حکیم ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی

اللہ کی رحمتوں کا سایہ

رَحْمَةُ الْغَلِيْمِ

علم کی بنیادوں پر قائم یہ ضابطہ ہدایت و رحمت

کو میں تو صرف اس سرچشمہ ہدایت و رحمت کا اتباع کرتا ہوں

رحمت، وقفہ مہلت کی صوت میں

اللہ کی رحمت نظام خداوندی کی طرف سے دیے گئے تحفہ کی صورت میں

صفحہ نمبر

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۴

۶۴

۶۵

۶۵

۶۵

۶۵

۶۶

۶۶

۶۶

۶۶

۶۶

۶۶

۶۸

۶۸

۶۸

۶۹

۶۹

۶۹

۷۰

۷۰

۷۰

۷۰

۷۰

نظامِ خداوندی کی برکتیں

تقسیمِ رزق کے سلسلہ میں انسان کی کھلی ہوئی گمراہی
رزق کی کشادگی اور تنگی کا قانون

⑩ غفّار

اللہ کی غفارت کا ایک انداز

اللہ کی غفورت کا ایک انداز

اور اللہ کی حفاظت اس کے قوانین کی پوری سے حاصل ہوتی ہے

اللہ کے قانون میں طبعی اور حفاظت

گھریلو زندگی کے سلسلے میں اللہ کی غفارت و رحمت

گھریلو زندگی کے سلسلے میں اللہ کے قانون کی غفارت

مجبوری کی حالت میں حرام اشیاء کے

استعمال سے ان کے مضر اثرات سے حفاظت

وقتِ ملت بھی اللہ کی غفارت اور اس کی رحمت ہے

میرے بندوں کو خبردار کر دو

لغزش کے بعد اللہ کی حفاظت و رحمت حاصل کرنے کا طریقہ

لغزش کے بعد اللہ کی حفاظت و رحمت حاصل کرنے کا طریقہ

⑪ نعمتِ انعام

ایک مکمل نظامِ حیات کی نعمت

وہ نعمت جس نے تمہاری کایا پلٹ دی تھی

تسخیرِ کائنات کی نعمت

قویں خود اپنے آپ کو اللہ کی نعمتوں سے محروم کر لیتی ہیں

اللہ کے قوانین کو مذاق بنا کر کھنڈنِ نعمت نہ کرو

⑫ فضلِ فضیلت

نزولِ کتاب کا فضل

دفعِ شر کا فضل

دیگر مخلوق پر انسان کی فضیلت و برتری

صفحہ نمبر

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۳

۵۳

۵۳

۵۳

۵۴

۵۴

۵۴

۵۴

۵۵

۵۵

۵۵

۵۶

۵۶

۵۶

۵۷

۵۷

۵۸

۵۸

۶۰

۶۰

۶۰

۶۱

ذِکْرُ اللہ رُکْنِ

انسانی معاشرہ میں اللہ کے نظامِ ربوبیت کا قیام

⑨ رزاقیت

اللہ نے پیدا کیا اور رزق دیا

اللہ ہی ہے جو آسمان و زمین سے انسان کو رزق دیتا ہے

ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے

اور حصولِ رزق اس کے قانون کے مطابق ہے

رزق کے حناؤوں کی کھجیاں

رزق کی فراخیاں اور تنگیاں، اللہ کے قانون کے مطابق

انسانوں کی اکثریت جس بات کا علم نہیں رکھتی

انسان کے حصولِ رزق کے لیے کائنات کی

ہر شے کو اس کے تابعِ تسخیر کر دیا گیا ہے

حصولِ رزق کے لیے عقل و فکر اور اللہ کے قوانین کو سمجھنے کی ضرورت ہے

حصولِ رزق کے لیے سب سے زیادہ بھی تمہارے تابعِ تسخیر کر دیے گئے

ہوا اور پانی بھی ذریعہٴ رزق ہیں

رزاقیت کا ایک اور انداز

پھاڑ اور دریا وغیرہ تمہارے لیے حصولِ رزق کا ذریعہ ہیں

اور موسیقی بھی تمہارے لیے ذریعہٴ رزق ہیں

دیکھو رزق کے ان ذرائع سے فیضیاب وہی اقوام ہوتی

ہیں جو عقل و فکر سے کام لیتی ہیں۔

کوئی بھی اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتا

رزق کی طلب تلاش اللہ کے قانون کے مطابق کرو

اللہ کی رزاقیت سے لے کر انسانی معاشرہ میں نظامِ رزاقیت کی تفصیل

نظامِ خداوندی میں رزاقیت

نظامِ خداوندی میں طہر سراج کا تحفظ اور عزت کی ریزی ہے

حقیقی مومن اور نظامِ صلوٰۃ کا مفہوم

اللہ کے قوانین پر قائم معاشرہ میں نہایت ہی

حسین انداز سے رزق مہیا کیا جائے گا۔

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

۸۰	۴۱	لیے ہے ورنہ اللہ تو اس سے بے نیاز ہے۔
۸۱	۴۱	اے رسول! جس طرح اللہ نے تمہیں محتاجی سے نکال
۸۱	۴۳	یسا ہے اسی طرح تم دوسروں کو محتاجی سے نکالو۔
۸۱	۴۳	اللہ کا نظام قائم کرو تاکہ کوئی کسی کا محتاج نہ رہے۔
۸۱	۴۳	ایسا نہ ہو کہ دولت اغنیاء کے درمیان ہی چکر لگاتی رہے۔
۸۱	۴۳	دیکھو تم جو کچھ نظام خداوندی کو دیتے ہو وہ تمہارے
۸۱	۴۴	اپنے لیے ہوتا ہے اور اللہ تو غنی ہے۔
۸۱	۴۴	دیکھو اللہ کا نظام کسی خاص قوم کا
۸۱	۴۵	محتاج نہیں کہ اسی کے ہامحتوں قائم ہو۔
۸۲	۴۵	إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ
۸۳	۴۵	(۱۸) مملکت
۸۳	۴۵	اللہ کے غلبہ و اختیار میں بھی انسان کے لیے دوستی و ہمد
۸۳	۴۶	تمام اشیائے کائنات پر اس کا کنٹرول ہے
۸۵	۴۶	اس کی حکومت میں قانون کا راج ہے، دھاندلی کا نہیں۔
۸۶	۴۶	(۱۹) الجبار
۸۶	۴۶	اللہ ہر جگہ کو اپنے قانون کی پیروی میں کس کر درست کرتا ہے
۸۶	۴۶	لیکن کسی انسان کو حتیٰ کہ نبی کو بھی یہ حق حاصل نہیں
۸۶	۴۶	کہ وہ لوگوں کی زبردستی اصلاح کرتا پھرے
۸۸	۴۸	(۲۰) القهار
۸۸	۴۸	غلبہ و تسلط صرف اللہ کا ہے
۸۸	۴۸	اللہ کا غلبہ و تسلط مثبت ہے
۸۹	۴۹	اس کا غلبہ جو حکیم و بخیر ہے
۸۹	۴۹	انسان پر انسان کا غلبہ و تسلط فرعونیت ہے۔
۹۰	۴۹	(۲۱) المنتقم
۹۱	۴۹	انسان کے غلط کاموں کے نتائج کو اللہ کا انتقام لگا گیا ہے۔

نظام خداوندی کی برکات
اللہ کے فضل سے عسری کے اباب

(۱۳) قریب قریب الہی

فاصلے کی قربت
تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے
ہم تمہارے بہت قریب ہیں
قرب الہی کا حصول

(۱۴) المصوّر

اللہ کی مصوری
اسی کے قانون کے مطابق رحم مادر میں تمہاری صورتیں بنتی ہیں
اللہ ہی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتوں میں حسن و قبح پیدا کیا
اللہ نے تمہاری صورتوں کو سنوارا اور پھر
کائناتی قوتوں کو تمہارے سامنے سجھو ریز کر دیا۔

(۱۵) الودود

الغفور الودود
پھر اس کے نظام کی طرف لوٹ کر آؤ
وہ بڑا رحیم اور محبت کرنے والا ہے

(۱۶) الوہاب

رُحَا

رُحَا

(۱۷) الغنی

فطرت کی بنیادوں کے صحیح یا غلط استعمال سے انسان کا اپنا ہی
فائدہ یا نقصان ہوتا ہے اللہ تو اس سے بے نیاز ہے
قوانین خداوندی کی اطاعت انسان کے اپنے فائدے کے

اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے ملی ہوئی سزا ہی اسکی انتقام ہے
قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کا انجام یا انتقام

(۲۲) عرش و گرسی

عرش

گرسی

نظامِ خداوندی کا جب تختِ اجلال بچھے گا۔

(۲۳) اللہ کی مشیت

درجہ مشیتِ خداوندی کا وہ پہلو جس کی رو سے مختلف امور کے
بنیادی فیصلے اور قوانین وضع کیے جاتے ہیں۔

بنیادی امور کے فیصلے

بنیادی امور میں مطلقاً اللہ کی مرضی کام کرتی ہے
بنیادی پروگراموں کی تشکیل میں صرف اس کی مرضی ہے
بنیادی تخلیق بھی صرف اس کی مشیت کے مطابق ہے۔

بنیادی احکام و قوانین کا تعین بھی اس کے ارادہ کے مطابق ہے
ان امور کے فیصلوں کے متعلق کوئی اللہ سے پوچھنے والا نہیں۔

(ب) مشیتِ خداوندی کا دوسرا رخ جس کی رو سے

ہر چیز اس کے قوانین کے مطابق کام کرتی ہے

ہر چیز کے لیے یہاں نے اور قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں

اللہ کے قوانین اس کے مقرر شدہ پیمانوں کے مطابق بنتے ہیں

کچھ بھی ان قوانین کے دائرے سے باہر نہیں

اللہ کے قوانین اٹل ہوتے ہیں

ان قوانین میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے

ان قوانین میں صاحبِ عقل و بصیرت کے لیے

حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں۔

کائنات کی تمام شیا اللہ کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز رہتی ہیں

اللہ نے بھی اپنے قوانین کو اپنے آپ پر لازم قرار دے لیا ہے

وہ خود بھی اپنے قوانین کے خلاف نہیں جاتا۔

(ج) مشیتِ خداوندی کا وہ رخ جس میں انسان کو
اپنی مرضی پرستے کی آزادی دے دی گئی۔

انسان کو اللہ نے عمل کی آزادی دے دی

جی چاہے تو ہمارے ضابطہ قوانین کو قبول کر لو اور جی چاہے تو رد کر دو

انسان کو اختیار دیا گیا کہ خواہ اپنی ذات

میں استحکام پیدا کرے خواہ انتشار۔

جو جی میں آئے وہ کرو لیکن نتیجہ ہمارے قانون کے مطابق

لگے گا

قوانینِ خداوندی کی طرف جو انھیں کھلی رکھے گا وہ

فائدہ میں رہے گا اور جو بند کرے گا وہ نقصان میں۔

اپنا مسندِ زندگی اگر اللہ کے دیے ہوئے ضابطہ حیات کے

مطابق اختیار کرے تو فائدہ میں رہو گے ورنہ نقصان میں۔

اللہ اپنی دی ہوئی نعمتوں سے کسی قوم کو محروم نہیں

کرتا تو میں خود اپنے آپ کو محروم کر لیتی ہیں۔

اللہ کی دی ہوئی رہنمائی کے ذریعے ہی منزلِ مقصود حاصل ہو سکتی ہے

اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے فریب میں آئے ہوئے لوگ،

جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

کسی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی گئی کہ وہ

لوگوں کو زہرِ دستی راہِ ہلاکت پر چلائے

(۲۴) من و تبار

رہنمائی انہیں حاصل ہوتی ہے جو اسے حاصل کرنا چاہیں

اللہ کے بندوں میں سے جو چاہے اس کی ہدایت حاصل کر لے

لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ جو چاہے سیدھی راہ

انتخاب کر لے اور جو چاہے گمراہ رہے

اللہ نے اپنے قوانین پوری وضاحت سے دیے ہیں اب حیل

جی چاہے متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی حاصل کر لے

انسان کے ہوا پر ذی حیات کو قوانین کا پابند کر دیا گیا

لیکن انسان کو عمل کی آزادی دی گئی۔

انسان کو اپنی راہ منتخب کرنے کی آزادی حاصل ہے

لیکن منزل پر تو وہی پہنچ سکتا ہے جو صحیح راہ پر ہو۔

صفحہ نمبر

۱۱۵

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۶

۱۱۸

۱۱۸

۱۱۸

۱۱۹

۱۱۹

۱۱۹

۱۱۹

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۱

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۲

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۳

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی وضاحت

جنتی معاشرہ میں ہر قدم رضوان بن اللہ اُمتا ہے

جنتی معاشرے میں سب اہم چیز "رضوان بن اللہ اکبر" ہوتی ہے

رضوان اللہ کا اتباع کرنے والے لوگ نہایت

سے بچے رہتے ہیں۔

اسے مطلق نفی

وَجِبَ اللہ کے مطابق قائم معاشی نظام

اس معاشرے کی مثال جس میں لوگ اپنے اموال مرضات اللہ

کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔

لَوْجہ اللہ دوسروں کی پُرورش کا انتظام کرنے والے لوگ کسی

سے نگرہ کے بھی متمنی نہیں ہوتے۔

اپنے اموال اللہ کی راہ میں وقف کر دینے کا جذبہ محرکہ

اللہ کے بندوں پر شفقت مرضات اللہ میں سے ہے

تمہارے مال میں اضافہ دوسروں کے استحصال سے نہیں بلکہ

لَوْجہ اللہ ان کی پُرورش کرنے سے ہوتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام کی بھی ٹکائی ہوئی آگ سے بچ کر

وَجِبَ رَبِّکَ الاُعلیٰ کی پناہ میں آ جاؤ۔

وَجِبَ اللہ کے مطابق نظام حکومت

مرضات اللہ کے مطابق نظام مشاورت

مشرق و مغرب کے پکڑوں میں نہ پڑو

زندگی کی خوشگواریاں حاصل کرنے کے لیے محض آرزوئیں کافی

نہیں اس کے لیے اُسْلَم وَجِبَ اللہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

کسی مذہبی گروہ بندی میں داخل ہونے سے جنت مائل

نہیں ہو جاتی اس کے لیے اُسْلَم وَجِبَ اللہ کی ضرورت ہوتی ہے

قیام نظام خاندانی کے سلسلے میں قیادت کے لیے ایک نہایت

اہم اور بنیادی ہدایت

وہ لوگ جن کا کیا کر یا سب ضائع پلا جاتا ہے

انہما تم اپنے پروکار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

صفحہ نمبر

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۵

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۶

۱۰۶

۱۰۶

۱۰۶

۱۰۶

۱۰۶

۱۰۶

۱۰۸

۱۰۸

۱۰۸

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۲

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۴

اللہ تعالیٰ ہمیں پھلنے والوں کی روزی تنگ ہو جاتی ہے

اللہ کا قانون ہے کہ دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرنے سے

رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

اللہ کی راہ میں دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرنا ایسا ہے جیسے

ایک دانہ بوبہ کرکٹوں والے حاصل کیے جائیں۔

خلافت بھی اللہ کے قانون کے مطابق حاصل ہوتی ہے اور

غلبہ بھی اللہ کے قانون کے مطابق آتا ہے۔

جس کا جی چاہے اللہ کی رحمت سے مسایلتے آجائے

جس کا جی چاہے نظام خداوندی کو اختیار کر لے۔

کوئی بھی اللہ کا چیتا نہیں یہاں قانون کی عملداری ہے اور

نتائج بھی قانون کے مطابق ہی نکلتے ہیں۔

اب اللہ صرف اس کی طرف لوٹے گا جو چاہے گا کہ وہ اکی طرف لوٹے۔

(۲۵) اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

کائنات کی ہر شے کی تخلیق اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

ہر جاندار کی تخلیق بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہی ہوتی ہے

ہواؤں کا چلنا، بارش کا برسا اور قوموں کی موت و حیات وغیرہ

سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

انسان کی پیدائش، جوانی اور بڑھاپا سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ

پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

بیٹوں اور بیٹیوں کی پیدائش اور بے اولادی وغیرہ سب کچھ

طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

اللہ کے مست کردہ پیمانوں پر غور کرو۔

(۲۶) رَضَاۃُ خَاوِنْدِی

رضوانہ کی وضاحت

رضوان اللہ کے نتیجے میں قائم ہونے والا جنتی معاشرہ

منفرد من اللہ ورضوان اللہ کی وضاحت مثال کے ذریعے سے

رضوانا من اللہ کی وضاحت

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا مفہوم

۲۷) تقدیر

اللہ کے مقرر کردہ پیمانے اور قوانین

کائنات کی ہر شے کی تخلیق خاص پیمانوں اور قوانین کے مطابق ہوئی۔

اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا اور پھر اس کے پیمانے قوانین مقرر کر دیے۔

خلق، فسوی، قدر، خدای

مختلف اجرام فلکی کے لیے مقرر کردہ پیمانے، قوانین یا ان کی تقدیر

سورج و چاند کی منازل کے پیمانے یا تقدیر

زمین پر مختلف موسموں کی تبدیلی کے پیمانے یا تقدیر

بادلوں سے پانی کے برسنے کے پیمانے اور قوانین

یہ پیمانے اور قوانین صاحب علم و قوت اللہ کے مقرر کردہ ہیں

پیدائش انسانی کے پیمانے و قانون

عمر کا گھٹنا، بڑھنا اور زندگی و موت کے پیمانے اور قانون

مقرر ہیں۔

اور موت بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں اور قوانین کے مطابق آتی ہے۔

ہر ذی حیات کی عمر کا تعین اور موت و حیات سب کچھ قوانین الہیہ کے مطابق ہوتا ہے۔

انسان کو علم و بصیرت دے کر عمل کی آزادی دے دی گئی

انسان کی حالت مجبوری کی نہیں ہے اسے عمل کی آزادی دی گئی تاکہ اس کے کاموں کی باز پرس کی جا سکے۔

انسان کو جو کچھ بھی پیش آتا ہے اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

قوموں کی عزت و ذلت، ترقی و تنزلی سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں اور قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

انسان کو حفاظت بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کی مطابق ملتی ہے اور غلبہ بھی ان کے مطابق ہی آتا ہے۔

انسان پر مصیبت اس کے اپنے ہاتھوں لائی ہوئی ہوتی ہے۔

صفحہ نمبر

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

۱۲۴

صفحہ نمبر

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

۱۳۱

قوتوں پر زوال ان کے جبر و استبداد اور معاشرہ کی ناہمواریوں کی وجہ سے آتا ہے۔

بہر حال انسان کو ایک وقفہ صلت کی سہولت بھی حاصل ہے۔

انسان کی داخلی و خارجی دنیا میں جو کچھ اسے پیش آتا ہے وہ سب مقررہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

یہاں ہر کوئی اپنی کارکردگیوں کے شعبے میں جکڑا ہوا ہے اور انسانی ذات کا استحکام یا انتشار خود اس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔

یڑھی روش کے نتیجے میں ذہن بھی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں

لوگوں کی غلط روش کی وجہ سے ان کے ذہنوں پر رنگ چڑھ جاتا، عقل و بصیرت سے کام نہ لینے والے شک و التباس کی غلاظتوں میں لٹھڑے رہتے ہیں۔

اور قوانین خداوندی سے انسانی عقل و فہم کو راہنمائی حاصل ہو جاتی ہے۔

نتائج محنت اور کوشش سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں

اور نہایت اسی کو حاصل ہوتی ہے جو اس کی طرف رجوع کرے

اللہ کسی قوم پر کامیابی کی راہیں بند نہیں کرتا

اللہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمت کو از خود نہیں بدلتا

انسان کو عمل کی آزادی دی گئی ہے لیکن نتیجہ بہر حال اللہ کے قانون کے مطابق نکلتا ہے۔

اللہ کے یہاں ہر کسی کا درجہ اس کے عمل کے لحاظ سے متعین ہوتا ہے

اللہ کسی قوم کی حالت میں از خود تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔

اللہ کسی ظالم کو نہیں کرتا یہ تو خود انسان ہے جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

اللہ کی مرضی کا غلط تصور

تقدیر کا غلط مفہوم

من مسئلہ اللہ کا مفہوم

اللہ کا لکھا

صفحہ نمبر

۱۴۶

۱۴۶

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۸

۱۴۸

۱۴۹

۱۴۹

۱۴۹

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۰

۱۵۰

۱۵۰

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۱

۱۵۱

۱۵۱

اپنے آپ کو ان نعمتوں سے محروم کر لیتی ہیں۔

جو کچھ کرتے ہو اسی کا نتیجہ پاتے ہو اللہ کسی کو پاکت میں نہیں ڈالتا۔

جن کے لیے اللہ کی رحمت بکھ دی گئی ہے

جن کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ نے لے لی ہے

جن کی مدد اللہ کی ذمہ داری ہو گئی

اللہ کی حفاظت حاصل کرنے کا طریقہ

اللہ کا دعا

اللہ کا دعا

اجر بے حساب حاصل کرو گے

اللہ کے دیے ہوئے نظریہ حیات سے دنیا و آخرت میں ثبات و محکم حاصل ہوتا ہے۔

قوانین خداوندی کے اتباع سے دنیاوی زندگی بھی خوشگوار

اور اخروی زندگی میں بھی خیر و برکت

اور قوانین خداوندی سے پہلو تھی کے نتیجے میں دوزخی ننگ

ہو جاتی ہے۔

نظام خداوندی تمہارے معاشرہ کی ناہولیاں دور کر کے

حسن و توازن پیدا کر دے گا۔

قیام نظام خداوندی سے زمانہ میں تمہارے قدم جم جائیں گے

اور نظام خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے حصہ

میں زمانہ کی مٹھو کریں آتی ہیں۔

اللہ کے نظام کو چھوڑ دینے والے ہلاکتوں میں پڑ جائیں گے۔

قیام نظام خداوندی کے لیے قربانیاں دینے کے نتیجے میں

قیام نظام خداوندی کے لیے جانیں قربان کر دینے کے سوا

اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی قدر کرنے کے نتائج

جو کچھ کرتے ہو اسی کا نتیجہ پاتے ہو اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا

ہر کسی کا درجہ اس کی کارکردگی کی رو سے متعین ہوتا ہے

یہی روش پر پلٹتے رہنے سے ذہنیت ہی سیرجی مہلتی ہے

عمل اور نتیجہ کا قانون

صفحہ نمبر

۱۳۸

۱۳۸

۱۳۹

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۰

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۱

۱۴۱

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۳

۱۴۵

۱۴۵

۱۴۵

۱۴۵

۱۴۵

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۶

۱۴۶

۱۴۶

۲۸) توکل علی اللہ

توکل کے مفہوم کی وضاحت

ان تمام تیاریوں کے بعد اللہ کی تائید و نصرت پر توکل رکھو

قیام نظام خداوندی کے سلسلے میں جان کی بازی لگا کر

جدوجہد کرو اور پھر اس کے قانون پر توکل کرو۔

نظام خداوندی کے تحفظ کے لیے شدت سے اللہ کے قوانین

سے وابستگی اختیار کرو ان کی حاکمیت پر بھروسہ رکھو۔

اللہ کے قانون پر بھروسہ یا توکل

قوانین خداوندی کی حرد میں رہتے ہوئے اپنے معاملات

باہمی مشاورت سے طے کرو اور پھر اللہ پر توکل کرو۔

اللہ کے قوانین تمہاری کارسازی کے لیے کافی ہیں لہذا ان

پر بھروسہ رکھو۔

اللہ کے قوانین کی نتیجہ خیزی پر بھروسہ۔

کو تمہارے لیے اللہ کا قانون ہی کافی ہے اور بھروسہ

کمریوے لاسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

۲۹) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اللہ کا حقیقی تصور (اس کے قوانین کی رو سے)

قوانین کی محکمیت

اللہ کے قوانین میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

اللہ کی سنت بدلا نہیں کرتی

اللہ کے قوانین تبدیل کرنے کا کسی کو اختیار نہیں

اللہ کے قوانین میں تبدیلی کرنے کا کوئی محب از نہیں

قانون بکافات کو کوئی مال نہیں سکتا۔

وارث ارض کے لیے بنیادی قانون

اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک

کہ وہ خود نہ بدلے۔

اللہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمتیں نہیں چھینتا بلکہ قومیں خود

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۱۵۸	۱۵۲	ظہورِ ستارچ کے وقت کوئی کسی کا پرسان حال نہیں ہوگا اور اللہ کے نام پر دھوکا دینے والوں دغا بازوں کے قریب میں نہ آنا۔
۱۵۸	۱۵۲	بقار کا قانون
۱۵۸	۱۵۳	(۳۰) اللہ کے قوانین
۱۵۸	۱۵۴	اگر ایسا کرو گے تو نتیجہ یہ نکلے گا
۱۵۹	۱۵۴	قیامِ نظامِ خداوندی کے نتیجہ میں جتنی معاشرہ قائم ہو جاتا ہے
۱۵۹	۱۵۴	قوانینِ خداوندی پر قائم معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ ہوگا اور عزت کی روزی ملے گی۔
۱۵۹	۱۵۴	نظامِ خداوندی میں نہ کسی طرح کا خوف باقی رہے گا نہ پریشانیاں۔
۱۵۹	۱۵۴	یہ نظام انہیں ایک امتیازی زندگی مہیا کر دے گا
۱۵۹	۱۵۵	اس نظام پر قائم لوگوں کو اللہ کی کائناتی قوتوں کی مدد حاصل ہوگی۔
۱۵۹	۱۵۵	اللہ کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں خوف اور پریشانیوں سے نجات حاصل ہوگی
۱۵۹	۱۵۵	اپنے اموال نظامِ خداوندی کے حوالے کر دو۔ یہ نظام تمہیں ہر خوف اور پریشانی سے نجات دلا دے گا
۱۵۹	۱۵۶	کامیابیاں انہیں حاصل ہوں گی جو اپنے آپ کو مفاد پرستوں سے بچالیں گے
۱۵۹	۱۵۶	اللہ کی رحمت جن کے قریب ہو جاتی ہے۔
۱۵۹	۱۵۶	اللہ کی راہ میں اگر جان بھی کام آجائے تو گھٹے کا سودا نہیں
۱۵۹	۱۵۶	نظامِ خداوندی میں تمہارے لیے زندگی کی نئی نئی راہیں کھل جائیں گی
۱۵۹	۱۵۷	اللہ کے قوانین کے ذریعے تمہارے حقوق کی حفاظت ہو جائے گی
۱۵۹	۱۵۷	اللہ کے قوانین کے ذریعے تم زندگی کے خطرات سے بچ جاؤ گے۔
۱۵۹	۱۵۷	قوانینِ خداوندی تمہیں اعلیٰ و برتر بنادیں گے
۱۵۹	۱۵۷	اگر تم غلطیوں سے باز آ کر اپنی اصلاح کر لو گے تو اللہ کو رحم کرنے والا پاؤ گے۔
۱۵۹	۱۵۷	

اگر بڑے جرائم سے بچتے رہو گے تو چھوٹی موٹی کوتاہیاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔

اگر تم نے اللہ کے نظام سے روگردانی کر لی تو اپنا مقام گنوا بیٹھو گے۔

اللہ کی برکتیں اس کے قوانین کی پیروی سے ملتی ہیں نہ کہ مذہبی گروہ بندیوں کی وابستگی سے۔

کسی مذہبی گروہ بندی کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں۔

(۳۱) اللہ کے

اللہ کے قاعدے اور دستور میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

اللہ اپنے قوانین اس قدر وضاحت سے اس لیے بیان کرتا ہے تاکہ تمہیں قوموں کے عروج و زوال کے سلسلے میں اللہ کی سنت کا علم ہو جائے

اتو ام عالم کیا اس بات کی منتظر ہیں کہ اللہ کی سنت کے مطابق ہو کچھ اقوام سابقہ کے ساتھ ہو چکا ہے وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو؟

جوڑ استبداد اور مکر کی چالوں سے معاشرہ میں لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرنے والوں کے متعلق اللہ کا اٹل قانون

قوانینِ خداوندی کی پابندی اور خلاف ورزی کے نتائج کے سلسلے میں اللہ کی سنت۔

قوموں کے عروج و زوال کے سلسلے میں اللہ کی سنت معلوم کرنے کے لیے تاریخی شواہد کا مطالعہ کرو۔

(۳۲) اللہ اور انسان کے درمیان تعلق

وہی

جو لوگ اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اللہ ان کا رفیق ہے۔

جو لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں اللہ ان کا دوست ہے

ان تمام لوگوں کو اللہ کی رفاقت حاصل ہو جاتی ہے جو اس کے صلاحیت بخش پورے کاموں پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

جان لو کہ اللہ تمہارا بہترین مددگار ہے۔

۱۴۵	اللہ کے نظام میں جنتیں اور تحفظ	۱۶۲	حسن عمل کے نتیجے میں اللہ کی دوستی و رفاقت
۱۴۵	اللہ کے نظام میں چھوٹی موٹی لغزشوں کے منفی اثرات سے	۱۶۳	اللہ کی رفاقت انسان کو زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر روشنوں میں لے آتی ہے۔
۱۴۶	تمہاری مخالفت ہو جائے گی	۱۶۴	اور طاغوت کی رفاقت انسان کو جمالت کی تاریکیوں کی طرف لے جاتی ہے۔
۱۴۶	اللہ کا وعدہ تحفظ	۱۶۵	اللہ کے رفیق خوف و پریشانی سے محفوظ ہو جاتے ہیں
۱۴۶	ہر طرح کا تحفظ اور اجر کبیر	۱۶۵	اللہ کی رفاقت پر بھروسہ رکھو
۱۴۷	اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے اور	۱۶۵	اللہ کا کسی کو رفیق بنانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ وہ کمزور ہے
۱۴۷	خوشحال زندگی کا وعدہ کرتا ہے	۱۶۶	نظام خداوندی میں انسان کو اللہ کی کائناتی قوتوں یا ملائکہ کی رفاقت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔
۱۴۸	اور مغفرت سے محروم لوگ	۱۶۶	اللہ کے قانون سے رفاقت
۱۴۹	جنہوں نے پرستار زندگی کے بدلے پُر غلاب زندگی کا سوا کر لیا۔	۱۶۷	دو تراز بد کے لیے درخواست
۱۴۹	نظام خداوندی پر جن کا ایمان بچنے نہیں ہوتا وہ اس کے تحفظ سے محروم ہو جاتے ہیں	۱۶۷	دنیا و آخرت کی زندگیوں میں رفاقت کی درخواست
۱۵۰	قوم راہِ گم گشتہ کے لیے پھر سے اللہ کی حفاظت اور رحمت حاصل کرنے کا طریقہ	۱۶۸	(۳۳) مغفرت
۱۵۰	استغفار کا مفہوم	۱۷۰	مغفرت کا فلسفہ
۱۵۰	استغفار کا منہم	۱۷۰	جبہیں اللہ کی غفارت یا اس کا تحفظ حاصل ہوتا ہے
۱۵۱	استغفار کا طریقہ	۱۷۱	اللہ کے شدید العقاب اور اس کے غفور رحیم ہونے کا مطلب
۱۵۱	استغفر اللہ	۱۷۱	اہل علم ہی جان سکتے ہیں کہ اللہ کے نظام میں کس قدر تحفظ ہے
۱۵۲	(۳۴) حمد	۱۷۲	اللہ کی مغفرت یا تحفظ کے ذرائع
۱۵۲	قابلِ حمد ستائش ہے وہ ذات جسے اپنے اقتدار کیلئے کسی مددگار کی ضرورت نہیں۔	۱۷۲	ایسا نظام جو زندگی کی تمام آفتوں سے تحفظ دے۔
۱۵۳	قابلِ حمد ستائش ہے وہ ذات جو کائنات کو ہم سے جو دیں انی۔	۱۷۳	قرآنی معاشرے میں ہر طرح کا تحفظ ہوگا اور عزت کی فوجی طے کی حقیقی مومن بہمن کے معاشرے میں ہر طرح کا تحفظ اور عزت کی فوجی ہے۔
۱۵۵	کائنات کا گوشہ گوشہ اپنے خالق کی حمد ستائش کا زندہ بیحد ہے۔	۱۷۳	اللہ کے نظام کو قرصِ حسنہ دے کر اپنے لیے تحفظ حاصل کرلو۔
۱۵۵	کائنات کی ہر شے حسن و خوبی کے اعتبار سے اس کی حمد ستائش کا زندہ پیگیر ہے۔	۱۷۴	نظام خداوندی کی مخالفت میں آنے کے لیے دوسروں پر بہت لے جاؤ۔
۱۸۵	کائنات کی ہر شے اللہ کے پرکار اموں کو در خود حمد ستائش بنانے میں سرگرداں ہے	۱۷۴	اور تنزیہی سے اللہ کے نظام کی مخالفت میں آجاؤ
۱۸۶	قابلِ حمد ستائش ہے وہ ذات جس نے دنیا بلکہ قوانین نازل کیا ہے	۱۷۵	اللہ کے نظام کی برکتیں اور تحفظ

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۱۹۴	اور کائنات کا مرکز ہی کنٹرول اللہ کے اپنے ہاتھ میں ہے
۱۹۴	وہ مرحلہ جب اجرام فلکی میں گیس اور دھواں چھایا ہوا تھا
۱۹۷	وہ مرحلہ جب صرف پانی ہی تھا
۱۹۷	زمین کی تخلیق دو مراحل میں ہوئی۔
۱۹۷	تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مستقر پر رواں دواں ہیں
۱۹۸	نظام فلکی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق چل رہا ہے
۱۹۸	اجرام فلکی کی گردش سے زمینوں کی گنتی کا تعلق
۱۹۸	اجرام فلکی میں سے کوئی بھی اپنے مدار سے ادھر ادھر نہیں ہٹ سکتا
۱۹۹	اجرام فلکی کے گردش کرنے کی شہادت
۱۹۹	یہ باتیں اہل علم اقوام کی سمجھ میں آسکتی ہیں
۱۹۹	کائنات کی ہر شے مٹوس تعمیری انداز میں پیدا کی گئی ہے
۱۹۹	اس کائنات کو محض شغل یا کھیل تماشہ کے طور پر پیدا نہیں کیا گیا ہے
۲۰۰	کائنات کی کوئی چیز تخریبی یا بے کار پیدا نہیں کی گئی
۲۰۰	کائنات کے بالحق پیدا کیے جانے کا مقصد
۲۰۰	متعدد آسمان اور متعدد زمینیں
۲۰۰	برج
۲۰۰	آسمانی دنیا
۲۰۱	آسمانی کمروں میں ذمی حیات کی نشاندہی
۲۰۱	کائنات کی ہر شے نے قوانین خداوندی کے آگے تسلیم خم کیا ہوا ہے
۲۰۱	کائنات کی ہر چیز اللہ کے قوانین کے سامنے سرسجود ہے
۲۰۱	پوری کائنات پر اللہ کا قانون چھایا ہوا ہے
۲۰۱	قوانین خداوندی کی محسوس شہادت
۲۰۲	غور و فکر کی دعوت
۲۰۲	تم رحمن کی تخلیق میں کہیں کوئی نقص نہیں پاؤ گے
۲۰۲	کائنات کی ہر شے انسان کے تابع تسخیر کر دی گئی ہے
۲۰۳	(۳۶) ملائیکہ
۲۰۳	فرشتے یا کائناتی قوتیں
۲۰۴	کائناتی قوتیں اللہ کی سکیوں کی تکمیل کا ذریعہ ہیں

۱۸۶	اس کائنات کی ہر شے اللہ کے قوانین کی حدود ستائش کی زندہ شہادت ہے۔
۱۸۷	نظام خداوندی کے شوگوار تاج کو دیکھ کر ہر کوئی خراج تحسین و آفرین پیش کرتا ہے
۱۸۷	قوانین خداوندی کے تاج ہر دیدہ بینا سے خراج تحسین وصول کر لیتے ہیں۔
۱۸۸	کس قدر درخور حمد ستائش ہے یہ نظام جس نے ہماری تمام پریشانیاں دور کر دیں۔
۱۸۹	نظام خداوندی کے عالمگیر ستارے دیکھ کر ہر کسی کی زبان پر اس کے یلے تحسین و آفرین کے کلمات ہوں گے
۱۸۹	قابل حمد ستائش ہے اللہ کا قانون مکافات جس کے مطابق اللہ کے تمام وعدے پورے ہوئے۔
۱۹۰	کس قدر حمد ستائش کے قابل ہے وہ ذات جس نے ہماری رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی۔
۱۹۱	نظام خداوندی کی راہ میں حائل موانع کو دور کر کے اسے وجہ ہزار حمد ستائش بنایا جاتا ہے۔

(۳۵) کائنات

۱۹۳	اللہ کا انداز تخلیق
۱۹۴	نقطہ آغاز
۱۹۴	یہ کائنات دم سے وجود میں لائی گئی
۱۹۴	پہلی بار
۱۹۴	اللہ تخلیق کو گردشیں دے دے کر تکمیل تک پہنچاتا ہے۔
۱۹۵	اللہ کائنات کو گردشیں دیتا ہوا نئی نئی زندگیاں عطا کرتا چلا جا رہا ہے۔
۱۹۵	تخلیق کائنات کی تکمیل چھ مراحل میں ہوئی۔
۱۹۵	زمین و آسمان پہلے ایک ہی بیولہ تھے پھر انہیں الگ کر دیا گیا۔
۱۹۶	زمین کو الگ کرنے کا انداز
۱۹۶	کشش ثقل یا نظر نہ آنے والی ٹیک

صفحہ نمبر

۲۱۲

۲۱۲

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۳

۲۱۳

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۴

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۵

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۶

۲۱۶

۲۱۸

۲۱۸

۲۱۸

۲۱۸

۲۱۹

۲۱۹

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۰

۲۲۰

اے نوع انسانی مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے برکائے میں نہ آجانا
ابلیسی جذبات کی پیروی کرنے والوں کی رہنمائی پر غائب زندگی
کی طرف ہوجائے گی
شیطانی جذبات سے بچ کر اللہ کی پناہ میں آنے کی خواہش کرو۔
ابلیس و شیطان عقل فریب کار و عقل خود میں کے روپ میں
عقل فریب کار غلط کاموں کو اچھا بنا کر دکھاتی ہے
عقل فریب کار مفاد پرستیوں کو خوشنما بنا کر دکھاتی ہے
عقل خود میں ناداری کا خوف دلا کر بھل جیسی فحاشی کی ترغیب
دیتی ہے۔

ابلیس و شیطان مذہبی پیشواؤں کے روپ میں
اللہ کی وحی میں آمیزش کرنے والے شیاطین
اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرنے والے شیاطین
ان پر شیطان نازل ہوتے ہیں
لوگوں کو توہمات میں پھنسا کر یہ اپنا اُلویہا کرتے ہیں
مذہبی پیشوا اور ان کے متبعین یعنی ابلیس کا سارا لاؤشکر
جہنم رسید ہوگا
ان ابلیسوں کی پیروی کرنے والوں کے لیے مقام عبرت
ابلیس و شیطان نجومیوں کے محبس میں
علم نجوم کا چکر
اللہ نے نظام فلکی کو مفاد پرستوں کے شر سے محفوظ رکھا ہے
نکارہ تو خود انسان کے تابع تغیر ہے
ہوک زرا کا شیطانی روپ
خود پرستانہ جذبات کی تسکین کا شیطانی روپ
خرچ بے جا کا شیطانی روپ
حسد کا شیطانی روپ
عمل شیطانی
اسلاف پرستی کا شیطانی روپ
منافقت کا شیطانی روپ
بڑی بڑی سیاسی قوتوں کا شیطانی روپ

صفحہ نمبر

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۶

۲۰۸

۲۰۸

۲۰۸

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۰

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۱

۲۱۱

مختلف قوتوں کا ذکر

پیغام رساں قوتیں

روح القدس

روح الامین

جبریل

مکراں قوتیں

اعمال کا ریکارڈ رکھنے والی قوتیں

تقویت دینے والی قوتیں

دلوں پر کون طاری کرنے والی قوتیں

ملک الموت

رعاد و دیگر لاکھ

سب کچھ قوانین خداوندی کے سامنے سر بسجود ہے

کائناتی قوتیں اللہ کے پرگراموں کو پچاس پچاس ہزار برس

کے مرحل میں مکمل کرتی ہیں۔

رہنمائی کے لیے اگر انسان کی بجائے ملائکہ آتے

اہل زمین کی حفاظت کرنے والی قوتیں

ملائکہ انسان کے سامنے سر بسجود

ابلیس یعنی انسان کے اپنے سرکش جذبات کا اس کے آگے

جھکنے سے انکار

ساجد کو سجود نہ بنالو

۳۷ شیطان۔ ابلیس

ابلیس و شیطان انسانی جذبات کے روپ میں

ابلیس یعنی انسان کے مذہبی جذبات کی تشبیہ انداز میں وضاحت

ابلیسی جذبات کی انسان پر لورس کا ذکر

قوانین خداوندی کو چھوڑ کر مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے

پیچھے لگنے والی قوم کا انجام عبرت

مفاد پرستانہ شیطانی جذبات نے انہیں بڑی بڑی گمراہیوں

میں ڈال دیا۔

صفحہ نمبر

صفحہ نمبر

۲۳۰

انسان کو زمین سے اُگایا گیا

۲۲۱

۲۳۰

نفسِ واحد سے

۲۲۱

۲۳۰

اگلے مرحلے میں افزائشِ نسل نطفہ سے ہونے لگی۔

۲۲۱

۲۳۱

افزائشِ نسل میں گردشیں

۲۲۱

۲۳۱

ان مراحل تک انسان کی کوئی قابلِ ذکر حیثیت نہیں تھی

۲۲۲

۲۳۱

رحمِ مادر کے مراحل

۲۲۲

۲۳۲

صورتِ دی

۲۲۲

۲۳۲

حسین و متوازن پیکر دیا

۲۲۳

۲۳۲

احسنِ تقویم سے پیدا کیا

۲۲۴

۲۳۲

قوتِ گویائی دی

۲۲۴

۲۳۲

حصولِ علم کی استعداد دی

۲۲۴

۲۳۲

سماعت و بصارت دی اور عقل و فکر کی حامل شخصیت بنایا

۲۲۴

۲۳۳

عزت و فضیلت دی

۲۲۵

۲۳۳

اختیار و ارادہ جیسی نہایت لابی چیز دی

۲۲۵

۲۳۳

عمل کی آزادی دی

۲۲۵

۲۳۴

عمل کی آزادی لیکن نتیجہ قانون کے مطابق

۲۲۶

۲۳۴

رقم نے منزل بہ منزل بلند ہوتے جانا ہے

۲۲۶

۲۳۴

لیکن آگے بڑھنے کی رفتار تھامے اپنے ہاتھ میں ہوگی

۲۲۷

۲۳۴

اور اوقشائی منازل میں آگے بڑھنے کے لئے کائناتی قوتیں انسان

۲۲۷

۲۳۴

کے تابع کر دی گئیں۔

۲۲۷

۲۳۵

دیراؤں، سمندوں، سورج اور چاند جیسی چیزوں کو انسان کے

۲۲۷

۲۳۵

لیے سخر کر دیا گیا۔

۲۲۷

۲۳۵

اس کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب انسان

۲۲۸

۲۳۵

کے لیے سخر کر دیا گیا ہے۔

۲۲۸

۲۳۶

تسخیر کائنات اہل علم و عقل اقوام ہی کر سکتی ہیں

۲۲۸

۲۳۷

آدم کی جنت

۲۲۹

۲۳۷

شجرِ ممنوعہ

۲۲۹

۲۳۸

جنتی معاشرہ میں جہاں سے جی چاہے کھاؤ پر لیکن نافرادی

۲۲۹

۲۳۸

معاذ پرستیوں کے شجرِ ممنوعہ سے بچنا

۲۳۰

شیطان یعنی وحشی قبائل

شیطان تخریبی قوتوں کے روپ میں

حربِ الشیطان

مشتی لوگوں کو اگر شیطانی جذبات کی ذرا سی لمس بھی محسوس ہو تو

فوراً چونک جاتے ہیں۔

شیطانی جذبات سر اٹھائیں تو قوانینِ خداوندی کی پناہ مل جائیگا

(۳۸) جن

انسان سے قبل کی کوئی مخلوق

بھڑکتے ہوئے شعلوں میں پیدائش

اور انسان کے بھڑک اٹھنے والے جذبات بھی جن ہیں

سیلمان کے دور کے جن

وحشی اور بادیہ نشین قبائل کے معنوں میں

ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ لوگوں کے لیے

جن و انس، پسماندہ اور ترقی یافتہ اقوام کے معنوں میں

جن، دیوی دیوتاؤں کے معنوں میں

انہیں اللہ کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے

(۳۹) انسان

انسان

بشر

آدم

تخلیقِ انسانی کی ابتدا

اللہ کا اندازِ تخلیق

انسانی تخلیق کی ابتدا

انسان سے قبل زمین پر کوئی آتش مخلوق آباد تھی

انسان اس مخلوق کا زمین پر جانشین ہوا

مسجدِ طائفہ

زندگی کی ابتدا پانی سے ہوئی

پانی میں مٹی یا کیچر سے زندگی پھوٹی

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۳۸	اس ختمی معاشرے میں تمہارے پیر اور مہمان کا مسلہ حل کر دیا گیا ہے	۲۳۸
۲۳۸	دیکھو اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم نہ کر بیٹھنا	۲۳۸
۲۳۹	ہبوطِ آدم	۲۳۹
۲۴۱	(۴۰) خلیفہ	۲۴۱
۲۴۱	خلیفہ فی الارض	۲۴۱
۲۴۲	خلیفہ فی الارض کا مفہوم	۲۴۲
۲۴۲	استخلاف فی الارض کا مفہوم	۲۴۲
۲۴۲	اور وراثتِ ارض کی وضاحت	۲۴۲
۲۴۲	قوموں کی جانشینی کا اصول	۲۴۲
۲۴۳	اللہ کا وعدہ استخلافِ ارض	۲۴۳
۲۴۳	تاکہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو	۲۴۳
۲۴۴	قوموں کے لیے سوچنے کا مقام	۲۴۴
۲۴۵	(۴۱) کلمہ یا نطقِ حیات	۲۴۵
۲۴۵	کلمہ طیبہ	۲۴۵
۲۴۶	کلمہ خبیثہ	۲۴۶
۲۴۶	کلمہ طیبہ و عمل صالح	۲۴۶
۲۴۶	اللہ چاہتا ہے اس کے نظام کی پیمائشی بھی ظاہر ہو جائے اور	۲۴۶
۲۴۶	باطل کا جھوٹ بھی	۲۴۶
۲۴۶	نبی اُسی خود بھی اسی نظام کی پیروی کرتے تھے	۲۴۶
۲۴۶	تمہارے رب کا کلمہ یا نظامِ زندگی مکمل طور پر تشریح میں	۲۴۶
۲۴۶	دے دیا گیا ہے۔	۲۴۶
۲۴۶	اللہ کے نظام کے سوا تمہارے لیے کوئی اور جائے پناہ نہیں	۲۴۶
۲۴۶	کلمہ اللہ یا اللہ کے نظام سے تمہاری دنیا بھی خوشگوار ہوگی	۲۴۶
۲۴۶	اور آخرت بھی۔	۲۴۶
۲۴۸	قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلے میں اللہ کی مدد	۲۴۸
۲۴۹	(۴۲) ذکر	۲۴۹
۲۴۹	ذکر اللہ	۲۴۹
۲۴۹	ذکر کے غلط معنی	۲۴۹
۲۵۰	قرآن اور نظامِ خداوندی ذکر ہے جس کے نفاذ سے ختمی معاشرہ	۲۵۰
۲۵۰	قائم ہو جاتا ہے	۲۵۰
۲۵۰	خوشگواروں کی خاص کتاب	۲۵۰
۲۵۱	ہر دور کی راہنمائی کے لیے	۲۵۱
۲۵۱	تاکہ اسے سمجھ سکے اور عقل و فکر سے کام لے	۲۵۱
۲۵۱	اگر تم نے اس کا نفاذ چھوڑ بھی دیا تو اللہ اس کا نفع از	۲۵۱
۲۵۱	جاری رکھے گا	۲۵۱
۲۵۲	(۴۳) تسبیح	۲۵۲
۲۵۲	کائنات کی ہر شے اللہ کے پرگراموں کی تعمیل یا تسبیح میں	۲۵۲
۲۵۲	میرکرم عمل ہے۔	۲۵۲
۲۵۲	لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے	۲۵۲
۲۵۳	اجرامِ فلکی کی تسبیح	۲۵۳
۲۵۳	پرندوں، بادلوں اور دیگر تمام اشیائے کائنات کی تسبیح و تسبیح	۲۵۳
۲۵۴	ترویجِ جماعت کی تسبیح	۲۵۴
۲۵۴	قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جدوجہد یا تسبیح	۲۵۴
۲۵۴	اس جدوجہد یا تسبیح سے قوموں کی بگڑی ہوئی حالت کو سنوارا جاتا ہے	۲۵۴
۲۵۵	تسبیح یہ ہے کہ اللہ کا پیدا کردہ سالانہ زلیت اس کے بندوں کو	۲۵۵
۲۵۵	بطور حق ملتا رہے۔	۲۵۵
۲۵۶	انقلابی جماعت کی تسبیح اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والا حائرہ	۲۵۶
۲۵۶	نظامِ خداوندی کا زیادہ سے زیادہ پیرچا (ذکر) کیا کرے اور	۲۵۶
۲۵۶	اس کے قیام کے لیے جدوجہد (تسبیح) کرتے رہے۔	۲۵۶
۲۵۸	(۴۴) دینِ خداوندی یا اللہ کا دیا ہوا نظامِ حیات	۲۵۸
۲۵۸	دین :	۲۵۸
۲۵۹	دینِ ملکی قانون کے معنوں میں	۲۵۹
۲۵۹	دینِ ضابطہ کے معنوں میں	۲۵۹

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
۲۸۹	یہ لوگ اللہ اور آخرت کو ماننے کے باوجود اہل ایمان نہیں ہوتے	۲۷۸	مذہب میں لوگوں کی کیفیت
۲۸۹	اہل مذہب اللہ کو ماننے کے باوجود شرک کے مشرک رہتے ہیں	۲۷۸	اہل مذہب ایسے ہیں جیسے جانوروں کا ریلوڑ
۲۸۹	اہل مذہب کے ساتھ رشتہ رفاقت ہرگز استوار مت کرو	۲۷۸	مذہب میں اندھی تقلید کے طوق
۲۸۹	اور اہل مذہب سے کنارہ کش ہو جاؤ۔	۲۷۹	مذہب کھوکھی رسومات اور بے حقیقت معتقدات کا مجموعہ ہوتا ہے
۲۹۰	اور ان دھوکا بازوں سے بچو جو اللہ کے نام پر فریب دیتے ہیں	۲۷۹	اہل مذہب نے دین کو کھیل تماشا بنا دیا ہے
۲۹۱	مستقیم صراط	۲۷۹	مذہب میں اسلاف پرستی کے طوق
۲۹۳	سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے والی راہ	۲۷۹	مذہب میں مذہبی پیشوا ہی سب کچھ ہوتے ہیں
۲۹۳	اللہ صراطِ مستقیم پر ہے	۲۸۰	مذہب میں شریعتیں وضع کرنے والے اللہ کے شریک
۲۹۳	تمام انبیاء کرام صراطِ مستقیم پر تھے	۲۸۰	مذہب شخصیات پرستی کا نام ہے
۲۹۳	نبی آخر الزماں کے صراطِ مستقیم پر ہونے کی شہادت	۲۸۰	مذہب میں انسانی ارتقا سا رک جاتی ہے
۲۹۳	قرآن صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی دیتا ہے	۲۸۱	یہ مذہبی پیشوا اور ان کے متبعین
۲۹۳	اور اللہ کے قوانین کا اتباع ہی صراطِ مستقیم ہے	۲۸۱	فیصلہ کے روز مذہبی پیشواؤں کی طوطا چٹھی
۲۹۳	اللہ کی طرف سے دی گئی روشنی ہی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی	۲۸۱	قیامت کے روز اسلاف کی حقیقت کا پتہ چلے گا
۲۹۳	کرتی ہے۔	۲۸۲	قیامت کے روز تعلق کا اظہار
۲۹۳	اللہ کے قوانین کے ذریعے سے ہی صراطِ مستقیم نصیب ہو سکتی ہے	۲۸۲	گمراہ کرنے والے بھی ظالم اور گمراہ ہو کر لے بھی ظالم
۲۹۳	اللہ کی دی ہوئی راہ ہی سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے	۲۸۳	اصل وجہ تو مفاد پرستی تھی
۲۹۳	والی ہے۔	۲۸۳	ابلیس کا لاؤشکر
۲۹۵	صراطِ مستقیم سلامتی کی روش	۲۸۴	یہ خانہ ساز شریعت کا میاب نہیں ہو سکتی
۲۹۵	جو کوئی بھی چاہے اللہ کے قوانین سے صراطِ مستقیم کی طرف	۲۸۴	یہ لکیر کے فقیر ہیں
۲۹۵	رہنمائی پاسکتا ہے۔	۲۸۵	اہل مذہب کے دل طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بنے جاتے ہیں
۲۹۵	جو قوم بھی چاہے اللہ کے قوانین سے صراطِ مستقیم کی طرف	۲۸۵	امتِ راہِ گم گشتہ، جو دین کی روشنیوں سے نکل کر مذہب کے
۲۹۵	رہنمائی پاسکتی ہے۔	۲۸۵	اندھیروں میں گم ہو گئی۔
۲۹۵	صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی اللہ کی کتاب سے ہی حاصل ہو سکتی ہے	۲۸۵	ان ظالموں نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کھنڈر میں بدل ڈالا
۲۹۵	صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرنے والی روشنی	۲۸۶	اہل مذہب کی مسجدیں
۲۹۶	اللہ کی رحمتوں کا سایہ	۲۸۶	اہل مذہب کی نمازیں
۲۹۶	یہی صراطِ مستقیم ہے	۲۸۷	منہ میں رام نبل میں چٹری
۲۹۶	صراطِ مستقیم اور وحدتِ انسانیت	۲۸۷	مذہب پرستوں کو اگر اقتدار مل جائے
۲۹۷	دعا	۲۸۸	اہل مذہب کی دعائیں بے نتیجہ
۲۹۷		۲۸۸	اہل مذہب کی مذنیازیں، فریے اور خیراتیں ناقابلِ قبول

(۲۸) اللہ کی ہدایت یا رہنمائی

اللہ نے ہر شے کی تخلیق کی بھلائی سے رہنمائی دی
اللہ نے ہر شے کی تخلیق کی اسے سنوارا، پیمانے دیے اور
رہنمائی دی۔

اور انسان سے کہا گیا تمہیں رہنمائی بذریعہ وحی ملتی رہے گی
انسان سے کہا گیا اللہ کی رہنمائی تمہیں خوف اور پریشانیوں
سے محفوظ کر دے گی۔

اور ہدایت خداوندی انسانی معاشرہ کو جنت میں تبدیل کر دے گی
بہر حال وحی کی رہنمائی کو قبول کرنا انسان کی مرضی پر چھوڑ
دیا گیا۔

اب یہ رہنمائی مقرران کے اندر ہے

اور قرآن ایک نہایت ہی واضح کتاب ہے

یہ ضابطہ ہدایت ان کے لیے ہیں جو اس سے رہنمائی لینا چاہیں
اے نوع انسان اس ضابطہ حیات کی پیروی کرو گے تو نفاذ
میں رہو گے ورنہ نقصان میں۔

نبی کریم سے کہلوایا گیا کہ وہ خود بھی مقرران کی احکام و قوانین
کی پیروی کرتے ہیں

ہدایت کے سلسلہ میں دوسروں سے پہلے اپنی فکر کرو
ہدایت یافتہ وہ ہے جس نے اس ضابطہ ہدایت کی پیروی کی۔

انسان اس ہدایت سے محروم رہ کر اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے
اور جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی۔

(۲۹) سلسلہ نبوت و رسالت

اللہ کی رہنمائی کا مقصد

سلسلہ نبوت و رسالت کا مقصد

دنیا کی ہر قوم کو اللہ کی رہنمائی ملی

سلسلہ نبوت و رسالت کی تشریح

تمام انبیاء کا ایک ہی مشن تھا

صفحہ نمبر

۲۹۸

۲۹۹

۲۹۹

۲۹۹

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۰

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۱

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۲

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۵

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۶

(۵۰) آدم

(۵۱) نوح علیہ السلام

نوح کی طرف کی گئی وحی

نوح کا لایا ہوا دین یا نظام حیات

نوح اپنی قوم کو نظام خداوندی کی پناہ میں لانا چاہتے تھے

نوح کا بد مقابل دوسروں کی محنت پر عیش کرنے والا اٹھالی

طبقہ تھا

اور ساری کشمکش استحصال زدہ پسے اور کچلے ہوئے لوگوں

کے متعلق تھی۔

صفحہ نمبر

۳۰۷

۳۰۷

۳۰۷

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۸

۳۰۸

۳۰۸

۳۰۹

۳۰۹

۳۰۹

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۰

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۳

۳۱۳

۳۱۳

۳۱۴

صفحہ نمبر

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۵

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۶

۳۲۶

۳۲۶

۳۲۶

۳۲۸

۳۲۸

۳۲۸

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۱

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۳

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۶

۳۳۷

۵۳ قوم نمود

حضرت صالح کی دعوت

معاشرہ میں اہماریاں پیدا کر کے فساد پانہ کرو

اور اسلاف کی آڑ

وحی کے مقابلے میں اسلاف کے مسلک کی کوئی حیثیت نہیں

اور دولت و اقتدار میں بدست لوگ

دو مخالف گروہ

حضرت صالح کے لائے ہوئے نظام کے ساتھ مخالفین کا معاہدہ

اور معاہدہ کی خلاف ورزی

آخری ملت

اور پھر ظہور ناسخ کا وقت آگیا

لیکن کیا کروں کہ تمہیں اپنے خیر خواہ پسند ہی نہیں ہیں

۵۴ حضرت ابراہیم

حضرت ابراہیم سچائی کا پیکر تھے

حضرت ابراہیم کی جامع و متوازن شخصیت

حضرت ابراہیم کا اعتدالی طرز عمل

قیموں کی اصلاح کا پیغمبرانہ انداز

جابر حکمران کے سامنے علمہ حق

والاں کا پیغمبرانہ انداز

حضرت ابراہیم و حضرت ایتوب کی اپنی اولاد کو تلقین

نماہوں کی دلیل کو ہم نے بڑوں کو ایسا کرتے پایا

پیغمبرانہ جرات

اور حضرت ابراہیم مذہبی پیشواؤں کی آتش انتقام سے بچ کر نکل گئے

حضرت ابراہیم کی نسل میں آئے والے تمام رہنما جن کی سوانحیں

نشوونما پانچ تھیں۔

انبیائے کرام کے لائے ہوئے معاشی نظام کے بنیادی اصول

اور جو فریب نفس میں مبتلا ہیں

صفحہ نمبر

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۵

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۶

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۷

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۸

۳۱۹

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۱

۳۲۱

۳۲۱

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۳

۳۲۳

۳۲۳

استعمالی طبقے کی رعوت

نوح کا مظلوم طبقے کا ساتھ چھوڑنے سے انکار

استعمالی طبقے نے مکہ فریب کا جال بھیل رکھا تھا

اور صالح کی ناامیدی

اس طریقہ علاج کی حد

اور ناسور کو کاٹ پھینکنے کی تجویز

وحی کے ذریعے کشتی بنانا سکھایا گیا

اور پھر طوفان آگیا

اور اس طرح اس معاشرہ سے بڑائی کے جبرئیم ختم کر دیے گئے

نوح کا بیٹا

اور یوں ظالم قوم انجام کو پہنچی

اللہ کے قانون کی رو سے "اپنے" اور "غیر کا معیار

رسول کی قربت بھی قانون مکافات کے سامنے کچھ کام نہیں دیتی

نوح کی عمر یا ان کی تعلیمات کا دور

۵۵ قوم عاد

عاد قوم نوح کی جانشین اور بڑی قوتوں اور سرانجیوں کی

حاصل قوم تھی

یہ قوم احتاف کے علاقہ میں آباد تھی اور ان کی طرف ہوڈ

بیمحیت پیغمبر بھیجے گئے

حضرت ہوڈ کی دعوت

غلط روش کی نشاندہی

ہوڈ کا اولین مخالف مناد پریت اور سرایہ دار طہر تھا

وہ حق کے بغیر بڑے بن بیٹھے تھے

اور قوموں کی امتحانہ روش

اور پھر ملاکت آگئی

مجم عصر اقوام پر برتری کے باوجود وہ اپنے انجام سے

بچ نہ سکے

ان کا علم و دانش بھی ان کے کسی کام نہ آیا

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۳۵۰	۳۳۷
۳۵۲	۳۳۸
۳۵۲	۳۳۸
۳۵۳	۳۳۹
۳۵۳	۳۳۹
۳۵۵	۳۴۰
۳۵۶	۳۴۱
۳۵۶	۳۴۲
۳۵۷	۳۴۲
۳۵۷	۳۴۲
۳۵۸	۳۴۳
۳۵۸	۳۴۳
۳۵۸	۳۴۴
۳۵۹	۳۴۴
۳۶۰	۳۴۴
۳۶۰	۳۴۴
۳۶۰	۳۴۵
۳۶۱	۳۴۵
۳۶۱	۳۴۵
۳۶۲	۳۴۶
۳۶۳	۳۴۶
۳۶۳	۳۴۸
۳۶۳	۳۴۹
۳۶۳	۳۴۹
۳۶۴	۳۵۰
۳۶۴	

اللہ کا دیا ہوا نظام زندگی ایک ہی تھا جو مختلف نبیائے کرام کی معرفت دیا جاتا رہا۔

حضرت ابراہیم تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالص نظام خداوندی کے پیروکار تھے

حضرت ابراہیم کا خواب اور قربانی کی حقیقت تعمیر کعبہ

تعمیر کعبہ کا مقصد

اور وہ بڑی قربانی جس کے لیے اسمعیل کو بچایا گیا تھا

۵۵ قوم لوط

لوٹ نے کہا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو جو دنیا جہان میں کسی نے نہیں کی۔

اور قوت کے نشہ میں بدست قوم کا جواب اور پھر فیصلے کا وقت آپہنچا

۵۶ حضرت یوسفؑ

حضرت یوسفؑ کا خواب

خواب کی تعبیر

انسانی جذبات کا شیطانی روپ

اور منفی جذبات جب غالب آجاتے ہیں

اور وہ گر گزے

حضرت یعقوبؑ کا تحمل

مصر کے بازار میں

اور اس طرح سے یوسفؑ کے مصر میں پاؤں جما دیے گئے

کردار کی بختی و بلندی

قید ہونا قبول کر لیا لیکن کردار کو داغدار نہیں ہونے دیا

اور قید خانے میں بھی اپنا مشن جاری رکھا

قید خانہ کے دو ساتھیوں کا خواب

ساتھیوں قیدیوں کے خواب کی تعبیر

مصر کے بادشاہ کا خواب یوسفؑ کی طرف سے اس کی تعبیر اور

قحط سے بچنے کی تدابیر

بلندی کردار کی ابتدا

دیکھو اس طرح ہم نے یوسفؑ کو زمین مصر میں صاحب اختیار

بنادیا

غلہ کے ذخائر اور ان کی تقسیم کا کام نظام کے ہاتھ میں تھا

پھر خاندان یعقوبؑ مصر میں آکر آباد ہو گیا

۵۷ حضرت موسیٰؑ

تورات

اللہ کا پُرگرام

اور اس پُرگرام کو عملی شکل دینے کے لیے موسیٰؑ کی پیدائش

موسیٰؑ کی ماں کو حکم

فرعون کے محلات میں

موسیٰؑ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام

عظیم انقلاب کے لیے تیاری

موسیٰؑ کی شخصیت کی ایک جھلک

موسیٰؑ کے مصر سے نکلنے کے اباب

مصر سے نکل کر مدین کی طرف روانگی

مدین میں بھی وہی ظلم

مدین میں ایک مرد بزرگ کے یہاں قیام

مدین میں شادی

قبل از نبوت موسیٰؑ کی اللہ کے ایک بندے سے ملاقات

اللہ کے اس بندے سے ہمراہی کی درخواست

رد و اسفر

خشکی کا معاملہ

قتل

دیوار کا معاملہ

حیرت انگیز

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۸۰	اس کمزور اور محکوم قوم کی نظام خانوادی اپنانے کے بعد کی حالت	۳۹۵
۳۸۰	موسیٰ کی طرف کی گئی وحی	۳۹۵
۳۸۰	جو کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی اس میں اختلاف پیدا کر لیے گئے ہیں	۳۹۶
۳۸۱	فرعون کی بیوی	۳۹۶
۳۸۲	(۵۸) قوم شعیب (اہل مدین)	۳۹۷
۳۸۳	حضرت شعیب کا پیش کردہ نظام	۳۹۸
۳۸۳	اپنے معاشی معاملات نظام خانوادی کے مطابق طے کرو	۳۹۹
۳۸۴	دیکھو زندگی کی راہوں پر رہن بن کر نہ بیٹھ جاؤ	۳۹۹
۳۸۴	اقوام گذشتہ کے انجام سے سبق حاصل کرو	۳۹۹
۳۸۵	صلوٰۃ کا حقیقی مفہوم	۴۰۰
۳۸۵	قوم کے دو تہذیب اور استحصالی طبقہ کی طرف سے مخالفت	۴۰۰
۳۸۶	مفاد پرستوں کے ہاں اللہ کی حیثیت محض ایک ٹھکانہ یا یعنی	۴۰۰
۳۸۷	فالتو چیز کی جوتی ہے	۴۰۱
۳۸۷	اور پھر ظہور تہذیب کا وقت آگیا	۴۰۱
۳۸۸	(۵۹) حضرت داؤدؑ	۴۰۳
۳۸۸	حضرت داؤدؑ کو نبوت کے ساتھ قوت و اقتدار بھی عطا ہوا تھا	۴۰۴
۳۸۹	حضرت داؤدؑ کی قوتیں اور فضیلتیں	۴۰۵
۳۸۹	صنعت زرہ سازی کا علم حاصل تھا	۴۰۵
۳۸۹	اس قوت و اقتدار کے باوجود حضرت داؤدؑ کے در پر نہ کوئی	۴۰۵
۳۸۹	دورانِ تھانہ پہرے دار	۴۰۶
۳۸۹	سربراہ دارانہ ذہنیت کی مثال	۴۰۶
۳۹۰	(۶۰) حضرت سلیمانؑ	۴۰۶
۳۹۰	سلیمانؑ حضرت داؤدؑ کے بیٹے تھے	۴۰۷
۳۹۲	سلیمانؑ کے بچے بڑوں کی تسخیر اور شیطانوں کی اطاعت کا مطلب	۴۰۸
۳۹۲	سلیمانؑ کے لشکریوں میں جن و انس اور طیر کا مطلب	۴۰۹
۳۹۲	سلیمانؑ کے بڑوں اور جنوں پر تسلط کا مطلب	۴۰۹
	موسیٰ کی مدین سے روانگی اور نبوت کا ملنا	
	نبوت کی ذمہ داریاں اور تشکیل جماعت کے سلسلہ میں ہدایات	
	کڑی محم	
	فرعون کی طرف جانے کا حکم	
	فرعون کے دربار میں	
	احصاء موسوی یا ان کے دلائل و براہین	
	درباروں کا مشورہ	
	مذہبی پیشواؤں کو لالچ	
	مقابلہ	
	یہودیوں نے موسیٰ کے دلائل کے سامنے تسلیم خیم کر دیا	
	فرعون کا غصہ	
	اور ان کی جرأت ایمانی	
	محمکوں کے خلاف ماکوں کے حربے	
	مفاد پرستوں کے پیچھے آنکھ بند کر کے چلنے والی اقوام کا انجام	
	حضرت موسیٰ نے مصر میں ہی تعبیر ملت کا کام شروع کر دیا تھا	
	قانونیت یا سرمایہ دارانہ ذہنیت	
	سربراہ دارانہ نظام کے متعلق مناظر میں مبتلا لوگ	
	موسیٰ کے مقابل قوتیں	
	فرعون کی تدابیر اور اللہ کا فیصلہ	
	بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جانے کا حکم	
	اور موسیٰ مع ساتھیوں کے دیرا عبور کر گئے	
	اور فرعون مع ساتھیوں کے غرق ہو گیا	
	آخری وقت کی توبہ کا کچھ فائدہ نہیں	
	اور فرعون کا جسم محفوظ کر لیا گیا	
	غلامی سے قوموں کے سوسلے پرست اور ذہن ماؤف ہو جاتے ہیں	
	ذہنی غلامی	
	بہالت کی انتہا	
	دیکھو کہیں قوم موسیٰ کی کس طرح نہ ہو جانا	
	موسیٰ کا لایا ہوا انقلاب	

صفحہ نمبر

۴۰۲

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۴

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۵

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۶

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۹

۴۰۹

۴۰۹

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۰

۴۱۰

(۶۳) حضرت عیسیٰ

انجیل

حضرت عیسیٰ کو دی گئی کتاب میں انسانی رہنمائی کے

قوانین تھے

حضرت عیسیٰ زندگی بخش قوانین لے کر آئے تھے

قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اپنا گروہ الگ کر لیا
خالقین نے انہیں مار دینے کی خفیہ سازشیں کیں اور اللہ

نے انہیں بچا لینے کے ذرائع پیدا کر دیے

لہذا عیسیٰ نہ قتل ہوئے نہ صلیب دیے گئے

دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی

اللہ کا بیٹا اور تثلیث

کفر

عیسیٰ کی اپنے متعلق وضاحت

عیسیٰ نے وفات پائی

بنی آخر الزماں کے آنے کی بشارت دی

(۶۴) بنی اسرائیل

قوم فرعون کی غلامی اور اس سے نجات

غلامی میں حالتِ زار

اللہ قوموں کو مواقعِ بہم پہنچاتا رہتا ہے کہ وہ ذلتوں سے نکل

کر بلند یوں پر پہنچیں

موسیٰ کو فرعون کے پاس جانے اور بنی اسرائیل کو رہا کرنے

کی ہدایت

موسیٰ کا فرعون سے بنی اسرائیل کی آزادی کا مطالبہ

فرعون کی دھمکیوں کے خلاف موسیٰ کی مدافعت اور قوم کے

حوصلے بلند رکھنے کی کوشش

غلامی نے قوم کے اندر پست تہمتی اور مایوسی پیدا کر دی تھی

صفحہ نمبر

۳۹۳

۳۹۳

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۸

۳۹۸

۳۹۹

۳۹۹

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۱

۴۰۱

آرٹ سے وابستگی

تمام ذرائعِ فلاح انسانی کے لیے وقف

سیلمان اور جادو و تعویذ گڈے وغیرہ

(۶۱) حضرت یونس

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں صبر و تحمل سے جدوجہد

کرتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے

ان معاملات میں جلد بازی غلط ہے

نظامِ خداوندی کا انقلاب لانے والے ہر انسان کے لیے

مستقل مزاجی کی تلقین

اقوامِ عالم کیوں اللہ کے نظام سے نفع اندوز نہیں ہوتیں

(۶۲) حضرت مریم

مریم کی پیدائش اور تعلیم و تربیت

مذہبی پیشواؤں کی ہوس پرستیاں

مریم کی بچپن کی کردار

اللہ کی طرف سے ہدایت کہ خاتما بیت کو چھوڑ کر مقابل

زندگی بسر کریں

پیدائش عیسیٰ کی بشارت

خاتما بیت سے کنارہ کش ہو جانے کے بعد حضرت مریم کو

اللہ کی طرف سے ہدایت

رہبانیت چھوڑنے پر حضرت مریم کے خلاف مذہبی پیشواؤں

کے الزامات

حضرت عیسیٰ کی پیدائش ہوئی اور مریم نے انہیں نہایت متوازن

تعلیم و تربیت دی انہیں نبوت ملی اور وہ قوم کے پاس گئے

قوم کے دُشمنوں اور مذہبی پیشواؤں کا غصہ

پیدائش مسیح کے سلسلہ میں مشہور کیے جانے والے افانوں کی حیثیت

اللہ کو کسی بیٹے کی ضرورت نہیں ہے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۴۱۹	مذہب دارالزندگیاں کے ذریعے لوگوں کو دینی تہذیب اور تہذیب	۴۱۱	مذہب کو بائیت دینی اور ان کے اصول و عقائد کے ساتھ ساتھ
۴۲۰	کلمہ بابت تھے	۴۱۱	بازار بنگالی کے ذریعے دینی تہذیب کو بنگالیوں کے پاس
۴۲۰	ان میں ہمیشہ مذاہب پرستی کا رجحان رہا	۴۱۱	بازار بنگالیوں میں مذہب کے ساتھ ساتھ کلمہ کے لئے
۴۲۰	ان کی مذہبیت خود بخود تھی	۴۱۱	اور دینی اصولوں کے ساتھ ساتھ کلمہ کے لئے
۴۲۰	وحی کے ان لوگوں کو قبول کرنے میں کلمہ	۴۱۲	آزادی کے بعد دینی اصولوں کے ساتھ ساتھ
۴۲۰	دراخت کی ابتدا	۴۱۲	قوم و عنوان کی غلامی سے نجات مل گئی
۴۲۱	اور پھر ذہنیت و مذہبیت ان پر مسلط ہو گئی	۴۱۲	قوم و عنوان کے مظالم سے نجات مل گئی
۴۲۱	ان کی دینی و دنیوی زندگی پر اثر پڑا اور یہی ان کی لغت کی تھی	۴۱۲	اس دنیا میں دینی و دنیوی زندگی
۴۲۱	ان کی دنیا میں ان کے چرچے کو نیا ہمہ میں مشہور رہی	۴۱۲	حیات نو اور اللہ کی عنایات
۴۲۲	اپنی جیت و مشیت پھر سے تسلیم کر لو	۴۱۳	معاشرے میں قوم کی تربیت کے مسئلہ و اصل
۴۲۲	قرآن انسانیت پر پڑے ہوئے جو و ستم کے تمام پوچھوں کو	۴۱۳	برائیت اور غلامانہ ذہنیت
۴۲۲	آگے اور ہر لوگ کی غلامی ختم کرنے کے لئے آیا	۴۱۳	اللہ کو براہ راست دیکھنے کا مطالبہ
۴۲۳	۴۵ طاغوت	۴۱۳	دلوں کے لیے بت بنا دینے کا مطالبہ
۴۲۳	انسانی معاشرہ کے کوڑے اور اسور	۴۱۳	پھر سے کلمہ بنا کر پورا شروع کر دی
۴۲۳	اللہ کے نظام و قوانین سے کبھی کرنے والی قومیں اور ان کا	۴۱۳	غلامی سے بڑی اور کم ہوتی جو ان میں پیدا ہو گئی تھی
۴۲۳	نظام انہماک	۴۱۵	غلامی سے ان کے اندر دین اور تعلیم ختم کر دی تھی
۴۲۵	طاغوتی نظام کی تشبیہ	۴۱۵	غلامی سے رہائی کے بعد غلامی کی طرف
۴۲۵	ہر نظام انہماک طاغوت ہے	۴۱۵	نئی نسل کی تعلیم کا پورا کام
۴۲۵	ذہنیت اور مطلق الغایت طاغوت ہے	۴۱۶	بنی اسرائیل کی تعلیم کا انتظام اور ان سے لیا گیا عہد
۴۲۵	طاغوتی نظام میں ہر کوئی دوسروں سے بے نیاز ہو کر صرف	۴۱۶	پھر تعلیم کو سے بنی اسرائیل کے اندر انقلاب آ گیا
۴۲۵	اپنا فائدہ چاہتا ہے	۴۱۶	اور انہیں عہد و ٹھکانا دیا گیا
۴۲۶	طاغوتی معاشرے میں لوگ مفاد غافلہ کو ہی سب پر دیکھتے	۴۱۶	پھر کہا گیا اس زمین پر زمین و سکون کی زندگی بسر کریں
۴۲۶	کلمہ جاتے ہیں	۴۱۶	وہ اپنی حسرتوں سے انکسار غافلہ کی تھی قرآن پر آگئے تھے
۴۲۶	طاغوت کے غلاموں کی حالت	۴۱۶	ان پر اللہ کی عنایات جاری ہو گئیں
۴۲۶	اللہ کے قوانین کے مطابق قائم معاشرے اور طاغوتی معاشرے	۴۱۸	زندگی کی آسائشیں اور ہمہ اقسام کی تفصیلات حاصل ہوئی
۴۲۶	میں فرق	۴۱۸	دیگر اقوام کی امامت یا ایٹم شپ ٹی
۴۲۶	انسان کے لیے اللہ کا نظام کیا قیامت اور طاغوتی نظام کیا ہے	۴۱۸	پھر زوال کی طرف
۴۲۶		۴۱۸	اللہ سے کیے گئے عہد سے انحراف
۴۲۶		۴۱۹	اللہ سے کیے گئے عہد کی خلاف ورزیاں

صفحہ نمبر

۴۳۹

اور مستقبل یا آخرت میں جہنم کی اذیتیں

۴۴۰

(۶۸) ظلم اور ظالم لوگ

۴۴۱

دوسروں کا تسخر کرنا، لعن طعن کرنا اور بُرے القاب سے یاد کرنا ظلم ہے

۴۴۱

دوسروں کو نظر انداز کر کے صرف اپنی آسائشوں کا خیال کرنا اپنی ذات پر ظلم کرنا ہے

۴۴۲

رہو کے ظالمانہ نظام کو چھوڑ دو جس میں سرمایہ محنت کا استحصال کرتا ہے

۴۴۲

سرمایہ دارانہ نظام میں بن جانے والی ظالمانہ ذہنیت کی نشاندہی ایسا معاشرہ تباہیوں کی آگ میں جلنے لگ جاتا ہے جس میں ہر

۴۴۳

کوئی دوسروں کے حقوق میں کمی اور ظلم کرتا ہو

۴۴۳

دوسروں کے حقوق ظلم و زیادتی سے غصب کرنے والوں کی صلاحیتیں جل کر راکھ ہو جاتی ہیں

۴۴۳

قوموں پر زوال اور تباہی ان کے اپنے ظالمانہ نظام کی وجہ سے آتی ہے

۴۴۴

مخاد پرتوں نے ہمیشہ ظلم کی روش اختیار کی

۴۴۴

ظالمانہ استحالی نظام کے نتائج جب نکلتے ہیں تو سارا معاشرہ اس کی پیٹ میں آ جاتا ہے

۴۴۵

معاملات کو ان کا صحیح مقام نہ دینا ظلم ہے

۴۴۵

باطل نظام میں اطمینان سے بیٹھے زندگی بسر کرنا اپنی ذات پر ظلم کرنا ہے

۴۴۶

ظالمانہ نظام کو چھوڑے بغیر اللہ کی رہنمائی سے فیضیاب ہونا ممکن نہیں

۴۴۷

بجائے پسماندگی اور ذات و خواری میں مبتلا ظالم قومیں علم و عقل کی روشنی کے بغیر محض جذبات کی پیروی کرنے والے

۴۴۸

ظالم لوگ

۴۴۸

ظالم اور لعنتی قوم

۴۴۸

فروں اور گروہوں میں تقسیم ہو جانے والے ظالم لوگ

۴۴۸

صفحہ نمبر

۴۲۷

اللہ کی راہ میں جنگ اور طاغوت کی راہ میں جنگ کا فرق

۴۲۸

منافقت

۴۲۸

طاغوت سے انکار کر کے نظامِ خداوندی کا مضبوط سہارا تمام لو

۴۲۹

طاغوت سے بچنے والے ہی صاحبانِ عقل و بصیرت ہیں

۴۲۹

اللہ کے رسول انسانیت کو طاغوت سے بچانے کے لیے آئے تھے

۴۳۰

(۶۹) اسلام

۴۳۰

طاغوتی نظام کے وزراء، اُمراء، سردار اور درباری وغیرہ

۴۳۱

قومِ نوح کے وڈیرے

۴۳۱

قومِ عاد کے سردار

۴۳۱

قومِ ثمود کے سرداروں کی جبریت

۴۳۲

قومِ شعیب کے قوت و دولت کے نشہ میں بدست وڈیرے

۴۳۲

حضرت موسیٰ کی فریاد

۴۳۳

بنی اسرائیل کے بد مقابل

۴۳۳

(۷۰) المترقین

۴۳۴

دوسروں کی محنت پر پیش کرنے والا استحالی طبقہ، سرمایہ دار جاگیردار

۴۳۴

اور مذہبی پیشوا

۴۳۴

دشمنانِ اذلی

۴۳۴

ظلم کے ذریعے دوسروں کی محنت پر پیش کرنے والے یہ مجرم

۴۳۴

اپنی مخاد پرتیوں کے سامنے مسک اسلاف کی ڈھال

۴۳۵

اللہ کے نور کو چھونکیں مار مار کر بجھانے والے سرمایہ دار اور ان

۴۳۶

کے صاحبِ دار مذہبی پیشوا

۴۳۶

مال و دولت کے نشہ میں مدہوش لوگ

۴۳۶

قوموں کے زوال اور ان کے ذلیل و خوار ہونے کے اسباب

۴۳۶

اور پھر جب قانونِ مکافات کی گرفت ہوتی ہے

۴۳۷

اتوأم کی ہلاکت کا قانون

۴۳۸

قانونِ مکافات نے انہیں ایسا کر دیا جیسے کتا ہو اکھیت یا جیسے

۴۳۸

بجھا ہوا شعلہ

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۴۵۴	اور جس قوم نے قوانین خداوندی سے منہ موڑ کر اپنی ذات پر ظلم کر لیا
۴۵۴	جس ظالمین کے دل و دماغ پر پردے پڑ جاتے ہیں
۴۵۵	گدھے کی پیٹھ پر کتا ہیں
۴۵۵	خدا اللہ سے تجاوز کرنے والے ظالم
۴۵۵	اللہ کے قوانین سے منہ موڑنا بہت بڑا ظلم ہے
۴۵۶	قرآنی تعلیمات کے بارے میں غلط تاویلیں کرنے والے ظالموں
۴۵۶	سے کنارہ کشی اختیار کر لو
۴۵۶	جو لوگ اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے
۴۵۶	یہی تو ظالم ہیں
۴۵۶	نزول وحی کا جھوٹا دعویٰ بہت بڑا ظلم ہے
۴۵۶	اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر دینے والے ظالم
۴۵۶	اپنے گھرے ہوئے جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دینے والے
۴۵۸	ظالم فلاح نہیں پاسکتے
۴۵۸	کتاب اللہ کے علاوہ کسی اور کتاب کو اللہ سے منسوب کرنے
۴۵۸	والے ظالم لوگ ہیں
۴۵۸	اللہ اور اس کے قوانین کی حاکمیت میں کسی کو شریک کرنا
۴۵۸	ظلم عظیم ہے
۴۵۸	اللہ کی طرف سے ملی ہوئی شہادت کو چھپانا بہت بڑا ظلم ہے
۴۵۸	حقوق انسانی کی حفاظت کو خدا اللہ کہا گیا اور اس کی خلاف ورزی
۴۵۹	کو انسانی ذات پر ظلم سزا دی گئی
۴۵۹	نظام خداوندی پر دوسرے نظاموں کو ترجیح دینے والوں
۴۵۹	سے رفاقت کے تعلقات رکھنا ظلم ہے
۴۵۹	ظالم لوگوں کے ساتھ کسی طرح کی معاہدت یا مسالحت
۴۵۹	ہرگز نہ کرو
۴۵۹	اور ظالمانہ نظام کو چھوڑ کر نظام خداوندی کی طرف ہجرت کرو
۴۵۹	جس دور میں بھی کوئی قوم ظلم کی روش اختیار کرتی ہے تو
۴۵۹	اسے اس کے نتائج بھگتنے ہی پڑتے ہیں
۴۵۹	غلط نظام قائم کر کے اپنے آپ پر ظلم کرنے والی اقوام کا حشر
۴۵۴	ظالم لوگوں کے لیے فلاح نہیں
۴۵۴	ظالم آخر کار ناکام و نامراد ہوتا ہے
۴۵۵	اللہ کا قانون مکافات ظالم لوگوں کے کام سے غافل نہیں ہوتا
۴۵۵	ظلم کا نتیجہ نکلنے میں وقفہ ملت
۴۵۵	ظالم بڑے سے بڑا فریاد کر بھی اپنے ظلم کے نتائج سے
۴۵۵	بچ نہیں سکے گا
۴۵۶	ظالم قوموں کی جڑ کٹ جاتی ہے
۴۵۶	ظالموں کو ماسولے جہنم کی راہ کے اور کوئی راہ ملتی ہی نہیں
۴۵۶	ظالموں کے لیے جہنم کا حصول ایسے ہی ناممکن ہے جیسے
۴۵۶	اوٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا
۴۵۶	ظالم لوگ اپنے بزرگوں کے بلند درجات کے وارث نہیں ہو سکتے
۴۵۶	آخر میں ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہوگا
۴۵۸	اللہ انسان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا، انسان خود اپنے آپ
۴۵۸	پر ظلم کرتا ہے
۴۵۸	اللہ انسانوں پر ظلم نہیں کیا کرتا، جو کچھ ہے تمہارے اپنے
۴۵۸	ہاتھوں کا کیا کر لیا ہے
۴۵۸	جو کچھ کرو گے وہی کچھ پاؤ گے
۴۵۸	اللہ تو دنیا کو ظلم سے بچانا چاہتا ہے
۴۵۸	ظلم کا بدلہ لینا قابلِ ملامت نہیں
۴۵۹	بہر حال بدلہ لینے میں جرم کی سزا جہنم سے زیادہ نہیں
۴۵۹	ہوتی چاہیے
۴۵۹	(۶۹) باطل نظامائے حیات میں انسان کی حالت
۴۵۹	جس تصویر حیات نے انسانی معاشرہ کو جہنم بنا رکھا ہے
۴۵۹	جیوانی سطح کی زندگی بسر کرنے والے لوگ
۴۵۹	باطل نظامائے زندگی انسان کے نصیب میں آگ بھرتے ہیں
۴۵۹	ایک دوسرے پر ظلم کرنے والا معاشرہ یا جہنم کی صورت اختیار کر لیتا ہے
۴۵۹	معاشرہ میں نامہوریاں پیدا کرنے والے خود اس جہنم میں جا
۴۵۹	گرتے ہیں

اللہ

اللہ کی ذات

آلہ کے معنے ہیں متحیر ہونا اور آلہ۔ یا آلہ کے معنی ہیں کسی کو پناہ دینا۔ امان میں لینا چنانچہ آلہ کے معنے ہوں گے ایسی ہستی جس سے خطرات میں پناہ حاصل کی جائے جس سے مشکلات دور کرنے کی استدعا کی جائے۔ اور جس کی عظمت و بلندی کے تصور سے انسان متحیر ہو جائے۔

قرآن کریم میں لفظ اللہ خدا کے لیے استعمال ہوا ہے قرآن کی رو سے اللہ وہ بلند و بالا ہستی ہے جو انسانی نگاہوں سے پوشیدہ ہے جس کی عظمتوں کے سامنے انسانی عقل و ادراک متحیر رہ جاتے ہیں جس کا اقتدار تمام کائنات پر چھایا ہوا ہے جہاں تک اللہ کی ذات کا تعلق ہے ہم اس کی ماہیت اور کیفیت کے متعلق کچھ نہیں جان سکتے ایک محدود ذہن بحسی لا محدود ذات کا ادراک نہیں کر سکتا۔ البتہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کی جن صفات کا ذکر آیا ہے ان سے ہم اللہ کے متعلق اپنی ذہنی استعداد کے مطابق اندازہ کر سکتے ہیں۔

اللہ کی اطاعت | اللہ سے انسان کا تعلق اس کے قوانین کے ذریعے سے ہے لہذا اللہ کی اطاعت بھی اس کے قوانین کی اطاعت سے ہی کی جاسکتی ہے چنانچہ اَطِيعُوا اللہ کے معنے ہوں گے۔ اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو۔ اسی طرح کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے سب اسی کے قانون کے ماتحت ہوتا ہے لہذا قرآن کریم میں جہاں یہ آئے گا کہ ”اللہ یوں کرتا ہے“ تو اس کا مفہوم یہ ہو گا کہ اللہ کے قانون کے مطابق اس طرح ہوتا ہے عالم امر میں بھی اسی کا قانون کار فرما ہے اور عالم خلق میں بھی یہ قوانین اس نے اپنی مشیت سے بنائے ہیں۔ اور اسی کی قدرت سے یہ قوانین نافذ العمل اور کار فرما ہیں یہی وہ سُنَّةُ اللہ ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں آتی۔

اللہ پر ایمان | اللہ کا جو تصور قرآن حکیم میں دیا گیا ہے اس تصور کے مطابق اللہ کے ماننے کو اللہ پر ایمان کہا جائے گا اس کے علاوہ جو لوگ اپنے اپنے تصور کے مطابق اللہ کو مانتے ہیں اسے اللہ پر ایمان نہیں کہا جاسکتا یہ بڑی اہم حقیقت ہے جسے اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے ”خدا پرستی“ اور نیک عملی وہی درست ہے جو قرآنی تعلیمات کے مطابق ہو نہ وہ جو مختلف افراد، اقوام یا مذاہب کے اپنے اپنے تصور کے مطابق ہو قرآن کے مطابق اس لیے کہ اللہ کی طرف سے وحی کی ہوئی کتب میں سے صرف یہی ایک کتاب ہے جو اس وقت دنیا میں اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔

واحد ہے

وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَاحِدٌ ۝ اور اللہ کے سوا کوئی اور خدا نہیں جو صرف واحد ہے۔

نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ کہو اللہ صرف ایک ہے اور وہ خود ممکن ہے۔
نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔
نہ اُس کا کوئی ہمسر ہے نہ مثیل و نظیر۔

اگر اللہ ایک سے زائد ہوتے

مَا اخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلَدٍ ۝ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهٍ ۝ إِذْ أَذْهَبَ كُلَّ إِلَهٍ بِمَا خَلَقَ ۝ وَلَعَلَّهُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۝ سُبْحَنَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ ۝ اللہ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔
اور نہ اُس کے ساتھ کوئی اور خدا ہی ہے۔
اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو الگ کر کے۔
ایک دوسرے پر چڑھائی کر دیتے۔
لہذا اللہ کی ذات ان تصورات سے بہت بلند ہے۔

اگر مزید اللہ بھی ہوتے

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا ۝ کائنات میں اگر اللہ کے سوا اور خدا بھی ہوتے۔
تو یہاں فساد پیا ہو جاتا۔

کچھ بھی اس کی مثل نہیں

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۝ کوئی بھی اس کی مثل نہیں ہے۔

اول و آخر ظاہر و باطن وہی ہے

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ ۝ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۝ سب سے پہلے بھی وہی تھا اور سب سے آخر بھی وہی ہوگا۔
ظاہر میں بھی وہی ہے اور باطن میں بھی وہی ہے۔

آسمانوں میں بھی وہی ہے اور زمینوں میں بھی وہی ہے

وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهٌُ
وَفِي الْأَرْضِ إِلَهٌُ
وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ○ ۲۳
وہی ہے جو آسمانوں میں اللہ ہے۔
اور وہی ہے جو زمینوں میں اللہ ہے۔
اور وہی ہے حکمت والا علم والا۔

مشرق بھی اُسی کا ہے اور مغرب بھی اُسی کا

وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
فَإِنْ مَّا تَوَلَّوْا
فَتَوَلَّوْا وَجْهَ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ○ ۲۵
مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے ہیں۔
لہذا تم جس طرف بھی رخ کرو گے۔
اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔
وہ بڑی وسعتوں والا اور بڑے علم والا ہے۔

پوری نوعِ انسانی کا اللہ

إِلَهُ النَّاسِ ○ ۲۶
پوری نوعِ انسانی کا اللہ۔

وہ خدائے زندہ

الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ○ ۲۷
وہ خدائے زندہ جس کے لیے موت نہیں۔

وہ سب دیکھ رہا ہے لیکن اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا

لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ
وَهُوَ يَدْرِكُ الْأَبْصَارَ
وَهُوَ اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ ○ ۲۸
کوئی نگاہ اُسے دیکھ نہیں سکتی۔
اور اُس کی نگاہیں سب دیکھ رہی ہیں۔
وہ ایسا لطیف ہے کہ محسوسات کے دائرے میں آ ہی نہیں سکتا۔
لیکن ہر بات سے باخبر ہے۔

ہر کسی کے ساتھ ہے

تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔
اور جو کچھ کرتے ہو اُسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۴۵

رگِ جال سے بھی زیادہ قریب

ہم انسان کی رگِ جال سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں۔

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝۴۶

دلوں کا حال جاننے والا

دیکھو تم خواہ اپنے دلوں کا حال چھپا کر رکھو۔
اور خواہ اسے ظاہر کر دو۔
اللہ کو سب معلوم ہوتا ہے۔

قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ
أَوْ تُبْدُوهُ
يَعْلَمُهُ اللَّهُ ۝۴۷

نگاہ کی خیانتوں سے بھی واقف

اللہ تمہاری نگاہ کی خیانتوں کو بھی جانتا ہے۔
اور تمہارے دل کے رازوں سے بھی واقف ہے۔

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ
وَمَا تَخْفَى الصُّدُورُ ۝۴۸

علمِ غیب کا جاننے والا

علمِ غیب کی کھفیاں صرف اللہ کے پاس ہیں۔
اس علم کو سوائے اس کے اور کوئی نہیں جانتا۔

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۝۴۹

ہر شے اُس کے سامنے حاضر ہے

اور کائنات کی ہر شے اس کے سامنے حاضر ہے۔

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝۵۰

ہر شے پر قادر

اور اللہ کو ہر شے پر قدرت حاصل ہے۔

وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۵۱

جو گزر گئے ان کے حال سے بھی وقف اور جانے والے ہیں ان کے حال سے بھی آگاہ

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ
وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ ۝۱۵
دیکھو ہم ان کا حال بھی جانتے ہیں جو پہلے گزر چکے۔
اور ان کے حال سے بھی واقف ہیں جو بعد میں آئیے ہیں۔

تمام رازوں سے وقف

يَعْلَمُ الْغَيْبُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝۲۵
وہ آسمانوں اور زمین کے تمام رازوں سے واقف ہے۔

اللہ کی تخلیق اور اس کی قدرت و حکمت کی وسعت

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ
مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ
وَالْبَحْرِ مِلْدٌ
مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ آبْحُرٍ
فَأَنفَدَتْ كُلُّهُنَّ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۳۱
اللہ کی تخلیق اور اس کی قدرت و حکمت کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ
تمام روئے زمین کے درخت اگر قلم بن جائیں۔
اور تمام سمندر و شنائی میں تبدیل ہو جائیں۔
اور ان کے ساتھ متعدد سمندر اور شامل کر دیے جائیں۔
تو بھی اللہ کی تخلیق اور قدرت و حکمت کی باتوں کا احاطہ نہ ہو سکے۔
بلاشبہ اللہ بڑا ہی قوتوں اور حکمتوں کا مالک ہے۔

ہر شے اللہ کے احاطہ علم میں ہے

وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝۴۱
کائنات کی ہر شے اللہ کے احاطہ علم میں ہے۔

اس کے علم سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ ۝۵۰
بلاشبہ اللہ کے علم سے کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے۔
خواہ وہ زمین میں ہو خواہ آسمان میں۔

قوانین فطرت کا خالق

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
وَمَا سَقَطُ مِنَ رَقَّةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا
خشکیوں، تریوں میں جو کچھ ہے وہ سب اس کے علم میں ہے
درخت سے گرنے والا کوئی پتہ ایسا نہیں جس کا اسے علم نہ ہو۔

وَلَا حَبَّةٌ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ
وَلَا رَطْبٌ وَلَا يَابِسٌ
إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۝ ۴۹

زمین کی تاریکیوں میں دبا ہوا دانہ کب پھوٹے گا۔
اور کوئی تازہ یا خشک میوہ کب کھانے کے قابل ہوگا۔
یہ سب کچھ قانونِ فطرت کی کتاب میں واضح طور پر درج ہے۔

اُس کا حُسنِ آتھن نام

وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝ ۵۰

اور اس کے پاس ہر چیز کے اعداد و شمار موجود ہیں۔

اور اُس نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں

بِالَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فِي الْمَلِكِ
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ
فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا ۝ ۵۱

اس پوری کائنات میں ہر جگہ اللہ ہی کا قانون کا فرمان ہے۔
اور اس سلسلہ میں اُسے اپنی امداد کے لیے نہ تو اولاد کی ضرورت ہے
اور نہ اس کے اقتدار میں کوئی اور قوت ہی شریک ہے۔
اُس نے ہر شے کو ایک خاص ترتیب دے کر پیدا کیا۔
اور اُس کے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کر دیے۔

کائنات کی ہر شے اس کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے

اللہ کے متعین و منمودہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے۔
ہر وہ شے جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
جلال و جمال، قوت و حمد دونوں کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے۔
اور اُس نے ہر شے کے لیے پیمانے و قوانین مقرر کر دیے ہیں جن پر اسکا اپنا کنٹرول ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ
فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۵۲

پوری کائنات پر اُسی کی حکومت ہے

اس پوری کائنات پر حکومت صرف اللہ کی ہے۔
اسی کے قانون کے مطابق تمہیں زندگی ملتی ہے اور موت بھی۔
اور اللہ کے ہوا کوئی بھی تمہارا۔
نہ تو ولی ہے اور نہ مددگار۔

إِنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يُحْيِي وَيُمِيتُ
وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ
مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ ۵۳

وہ مکمل ترین ذات

ہو اللہ الذی لا الہ الا هو
 الملک القدوس
 السلام
 المؤمن المہیمن العزیز
 الجبار
 المتکبر ۱۱۳

وہی اللہ ہے جس کے ہوا کوئی اور خدا نہیں۔
 نہایت پاکیزہ حکمراں
 جس کی ذات مکمل ترین ہے۔
 امن دینے والا، نگہبان اور غالب۔
 ہر بگاڑ کو قانون کے سانچوں میں جکڑ کر درست کرنے والا۔
 اور تمام عظمتوں اور بڑائیوں کا مالک ہے۔

وہ عظیم ہستی

اللہ لا الہ الا هو
 الحی القيوم
 لا تأخذه سنة ولا نوم
 له ما فی السموات وما فی الارض
 من الذی یشفع عنده الا باذنہ
 یعلم ما بین
 یدہم وما خلفہم
 ولا یحیطون بشئ من علمہ
 الا بما شاء
 وسیہ کرسیہ السموات والارض
 ولا یئودہ حفظہما
 وهو العلی العظیم ۱۱۴

اللہ کے ہوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔
 وہ زندہ اور قائم ہے۔
 اسے نہ کبھی اونگھ آتی ہے نہ نیند۔
 اس کائنات میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے۔
 کوئی ایسا نہیں جو اُس کی مرضی کے بغیر کسی بات کی سفارش کر سکے۔
 اور وہ ہر اس بات کا علم رکھتا ہے۔
 جو اس کائنات کے سامنے ہے یا اس کے پیچھے ہے۔
 اور کوئی ایسا نہیں جو اُس کے علم کا احاطہ کر سکے۔
 بجز اس کے کہ جو اُس کے قانونِ مشیت کی رُو سے الگ جائے۔
 اور اس کا علم و اقتدار اس پوری کائنات پر چلایا ہوا ہے۔
 اور اس کی حفاظت و نگہبانی سے وہ کبھی تھکتا نہیں۔
 وہ بڑا بلند مرتبہ و عظیم ہے۔

اس کو فنا نہیں

کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ
 اِلَّا وَجْہَہُ ۱۱۵

کائنات کی ہر شے نے فنا ہو جانا ہے۔
 مگر صرف اُس ایک ذات نے باقی رہنا ہے جس کے لیے فنا نہیں۔

اسم کے معنی ہیں کسی چیز کی علامت جس سے اسے پہچانا جاتے۔ پھر نام کو بھی اسم کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَسْمَاء ہے۔ اسم سے مستی پہچانا جاتا ہے۔

الاسماء الحسنیٰ

۲

کائنات میں حُسن پیدا کرنے والی اللہ کی صفات

قرآن کریم میں ہے: "لِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوهُ بِهَا" "صفاتِ خداوندی پورا پورا حُسن و توازن لیے ہوئے ہیں لہذا اللہ کو انہی کے مطابق پکارو۔ یعنی اللہ کے متعلق وہی تصور درست ہے جو ان صفات کے مطابق قائم ہو۔"

اللہ کی صفات مختلف ہیں جو اس کی ذات میں۔ ایسے مکمل توازن و اعتدال کے ساتھ سموتی ہوئی ہیں کہ ان کا نتیجہ ہمیشہ حُسن آمیز ہوتا ہے۔ ان کا جہاں بھی مظاہرہ ہو گا وہاں حُسن پیدا ہو جاتے گا۔ اس اعتبار سے انہیں اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کہا گیا ہے اور انسان سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ لے یعنی اپنے اندر علی حد بشریت اللہ کی صفات پیدا کرتا جاتے۔ اس سے اس کی ذات میں بھی حُسن و توازن پیدا ہوتا جاتے گا۔ اور تاکید کی کہ ان صفات کے پیدا کرنے میں اعتدال و توازن کا خیال رکھنا اور کسی ایک صفت کو لے کر افراط و تفریط کی طرف نکل جانا۔ ورنہ زندگی کا توازن کھود دے۔

قرآن کی تعلیمات کا مقصد یہ ہے کہ انسان حُسن پیدا کرے، خود اپنی ذات میں دوسرے انسانوں میں اور خارجی کائنات میں۔ یہ چیز اپنا بدلہ آپ ہوگی۔ جہاں دیکھو کہ توازن بگڑ رہا ہے اسے درست کر دو۔ اس سے بگاڑ خود بخود دور ہو جائے گا۔ خارجی کائنات میں علم و تحقیق کی رُود سے حسین اضافے کرتے جاؤ۔ تمہاری یہ کوششیں اپنا بدلہ آپ ہوں گی۔ حُسن پیدا کرنے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ حُسن پیدا ہو جائے گا یعنی بگڑا ہوا توازن درست ہو جائے گا، زندگی کا مقصود یہی ہے، یعنی تخلیق حُسن۔ اور اللہ کی ذات وہ ہے جس میں حُسن اپنی انتہا تک پہنچا ہوا ہے۔ اسی لیے انسانی ذات کی صحیح نشو و نما اور تکمیل کے لیے خارجی معیار اللہ کی ذات ہے جس کا تعارف قرآن کریم نے کرایا ہے۔

اللہ کی حسین و متوازن صفت، اس کی ذات کے مختلف پرتو ہیں

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
لَهُ الْأَسْمَاءُ
الْحُسْنَى ۝

اس کائنات میں اللہ کے سوا کوئی اور صاحبِ اقتدار ہستی نہیں۔
اُس کی تمام صفات (جو فہم میں مذکور ہیں)۔
انتہائی حُسن و توازن کے ساتھ اُس کی ذات کے مختلف پرتو ہیں۔

الاسماء الحسنی، اللہ کی ذات کے حُسنِ زیبائی کے مختلف گوشے ہیں

قُلْ ادْعُوا اللَّهَ
أَوْ ادْعُوا التَّحْسِنَ
أَيَّامًا تَدْعُوا
فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ۝

کہو اس سے کچھ فسق نہیں پڑتا کہ اللہ کو
اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر۔
اُسے جس نام سے بھی پکارو ٹھیک ہے۔
یہ سب اُسی ذات کے حُسن و زیبائی کے مختلف گوشے ہیں۔

ہر چیز کی تخلیق میں حُسن و توازن

الَّذِي أَحْسَنَ
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَ ۝

اور اللہ نے حُسن و توازن پیدا کیا
ہر چیز کی تخلیق میں۔

کائنات کی بلندیوں میں حُسن

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ
بُرُوجًا
زِينَةً لِلنَّظِيرِينَ ۝

ہم نے فضا کی بلندیوں میں
اُبھرے ہوئے کُرے پھیلا رکھے ہیں۔
ان میں دیکھنے والوں کے لیے حُسن و زینت ہے۔

کواکب کا حُسن

إِنَّا زَيَّنَّا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا
بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ ۝

ہم نے آراستہ کیا۔
آسمانِ دُنیا کو
کواکب کے حُسن و زینت سے۔

فضائے آسمانی میں مینا کاری

کیا ان لوگوں نے کبھی نظر نہیں ڈالی
اپنے اوپر فضا ئے آسمانی کی پہنائیوں میں
کہ ہم نے اُسے کس طرح بنایا۔
اور اس چھت پر کیسی حسین مینا کاری کر رکھی ہے۔

أَفَلَمْ يَنْظُرُوا
إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ
كَيْفَ بَنَيْنَاهَا
وَزَيَّنَّاهَا ۚ

روئے زمین کی ہر چہ پین میں حُسن و زینت

دیکھو روئے زمین پر جو کچھ بھی ہے اسے ہم نے
زمین اور اس پر رہنے والوں کے لیے وجہ حُسن و زینت بنایا ہے۔

مَا عَلَى الْأَرْضِ
زِينَةٌ لَّهَا ۚ

زمین پر خوشنما مناظر کا حُسن

تم زمین کی حالت پر غور کرو کہ وہ
کس طرح خشک اور ویران پڑی ہوتی ہے
پھر جب ہم اس پر بارش برساتے ہیں۔
تو وہ اچانک لہلہانے لگتی ہے۔
اور اس کی روئیدگی روز بروز ابھرتی چلی جاتی ہے۔
اور اس طرح خوشنما مناظر کی ایک دُنیا ظہور میں آ جاتی ہے۔

وَتَرَى الْأَرْضَ
هَامِدَةً
فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ
اهْتَزَزَتْ
وَرَبَّتْ وَانْتَبَتْ
مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝

انسانی تخلیق میں حُسن

اللہ وہ ہے جس نے تمہاری تخلیق کی۔
اور پھر مختلف مراحل سے گزار کر تمہاری ہر سک درست کی
اور تمہیں مناسب بنایا۔
اور نہایت موزوں و مناسب پیکر عطا کیا۔
اپنے قانونِ مشیت کے مطابق۔

الَّذِي خَلَقَكَ
فَسَوَّاكَ
فَعَدَلَكَ
فِي آيَاتِ صُورَةٍ
مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝

انسانی پس کر میں حُسن

اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے
زمین کو رہنے کے قابل بنایا
اور اوپر فضا کی چھتری تان دی۔
پھر اُس نے تمہیں زندگی کا پیکر عطا کیا۔
جو بہترین حُسن و تناسب کا منظر ہے۔

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ
الْأَرْضَ قَرَارًا
وَالسَّمَاءَ بِنَاءً
وَصَوَّرَكُمُ
فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ ۚ

انسانی معاشرہ میں حُسن پیدا کر پانے کے لیے

میرے ان بندوں سے کہو
جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے کہ وہ
اپنے پروردگار کے قوانین کی پوری پیروی کریں۔
کیونکہ جو لوگ ان قوانین کے مطابق اپنے معاشرے کو حسین و متوازن بنائیں گے
اُن کی یہ دُنیا حسین و خوشگوار ہو جائے گی۔
دیکھو اللہ کی زمین وسیع ہے لہذا دُنیا کا جو خطہ بھی
قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے سازگار ہو وہاں جا کر
صبر و استقامت سے اس کے لیے جُہد کرو
تمہاری استقامت کا نتیجہ تمہارے و ہم و گماں سے بھی بڑھ کر نکلے گا۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِينَ
آمَنُوا
اتَّقُوا رَبَّكُمُ
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَالْأَرْضُ لِلَّهِ وَاسِعَةٌ
إِنَّمَا يُوَفَّى
الصَّابِرُونَ
أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ۳۹

اس کائنات کی ساری مشینری اس لیے سرگرم عمل ہے کہ یہاں حُسن پیدا ہو جائے

اللہ کے قانون کے مطابق سرگرم عمل ہے۔
کائنات کی بنیادوں و پستیوں کی ساری مشینری
تاکہ جو لوگ زندگی میں ناہمواریاں اور بُرائیاں پیدا کر لیتے ہیں
اُن کے اعمال کے نتائج اُس کے مطابق نکلیں
اور جو لوگ زندگی میں حُسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں
اُن کے اعمال کے نتیجہ میں حُسن پیدا ہو جائے۔

وَلِلَّهِ مَا فِي
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ
أَسَاءُوا وَايْسَاءُ عَمَلُهُمْ
وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا
بِالْحُسْنِ ۝ ۵۳

حُسنِ پیداکر نیکی کوششوں میں اللہ کی مدد

جو لوگ اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن پیدا کرنے ہیں
اُن کے اس حُسن میں اور اضافہ کر دیا جاتا ہے۔
اور ان کا معاشرہ رُوسیاہوں اور
ذلتوں کے عذاب سے محفوظ ہو جاتا ہے
اور ایک ایسی جنت میں تبدیل ہو جاتا ہے
جس پر کبھی حسدِناں نہیں آتی۔

لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا
الْحُسْنَ وَزِيَادَةٌ
وَلَا يَرْهَقُ وُجُوهَهُمْ
قَتَرٌ وَلَا ذِلَّةٌ
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٧﴾

حُسنِ پیداکر نیکی کوششوں سے بھی زیادہ نتائج

جو لوگ اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کریں گے
انہیں اُن کی کوششوں سے بھی زیادہ خوشگواریاں حاصل ہونگی

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا ۖ ﴿٢٨﴾

حُسنِ پیداکرنے کی کوششوں کا نتیجہ دوچند

جو کوئی معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرے گا
تو اللہ اُس کی کوششوں کو دوچند کر دے گا۔

وَإِنْ تَكَ حَسَنَةً
يُضَعِفْهَا ۖ ﴿٢٩﴾

قوانینِ خداوندی کے نتیجہ میں دنیاوی زندگی بھی حسین ہوجاتی ہے اور اخروی زندگی بھی

اہل ایمان سے جب پوچھا جاتا ہے کہ
تمہارے رب نے تمہاری طرف کیا نازل کیا
تو وہ کہتے ہیں "خیر" یعنی زندگی کے ہر پہلو میں بہتری اور نفع بخشیاں۔
جو لوگ اس کے مطابق اپنی دنیاوی زندگی کو حسین و
خوشگوار بنا لیں گے اُن کی یہ دنیا بھی حسین ہو جائے گی۔
اور اُن کی آخرت بھی بہترین۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا
مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ
قَالُوا خَيْرًا
لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا
حَسَنَةٌ
وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۖ ﴿٣٠﴾

ظلم کی روش کو بدل کر حُسن پیدا کرو

جس نے ظلم کی روش اختیار کی
پھر اُسے بدل کر اپنے اندر حُسن و توازن پیدا کر لیا۔
اس بُری روش کے بعد۔
تو اللہ کا قانون اسے تحفظ دے گا۔
اور اُس کی نشوونما برابر ہوتی رہے گی

مَنْ ظَلَمَ
تَوَدَّ بَدَلَ حُسْنًا
بَعْدَ سُوءٍ
فَإِنِّي غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ۝ ۲۴

معاشرہ میں معاشی توازن کے ذریعے حُسن

دیکھو اللہ کا قانون مکافات اجر ضائع نہیں کرتا ان لوگوں کا
جو معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں
یہ لوگ اس مقصد کے حصول کے لیے اپنا مال وقف کر دیتے ہیں
قطع منظر اس کے کہ ان کے پاس مال کم ہے یا زیادہ ہے
یا اس سلسلہ میں جو منزل بھی وہ قطع کرتے ہیں
ان سب کے نتائج مرتب ہوتے چلے جاتے ہیں
تاکہ اللہ کا قانون مکافات انہیں
حسین ترین جزا دے
ان کاموں کی جو انہوں نے اس سلسلہ میں کیے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ
الْمُحْسِنِينَ
وَلَا يَنْفِقُونَ نَفَقَةً
صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً
وَلَا يَقْطَعُونَ وَادِيًا
إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ
لِيَجْزِيَ اللَّهُ
أَحْسَنَ
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۱۲۱-۱۲۳

معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لو گے تو اس کی ناهمواریاں خود بخود دور ہو جائیں گی

دیکھو اگر تم اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر دو گے
تو اس کی ناهمواریاں و غریبیاں خود بخود دور ہو جائیں گی۔

إِنَّ الْحَسَنَاتِ
يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۝ ۱۱

حُسن پیدا کرنے کا اہل بیت ہے

اگر تم اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر دو گے
اور اللہ کے قوانین کی پیروی کر دو گے

وَأَنْ تُحْسِنُوا
وَتَتَّقُوا

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝۱۳۸

تو اللہ کا قانونِ مکافات تمہیں اس کا اجر دے گا۔
کیوں کہ وہ تمہارے ہر عمل سے باخبر ہوتا ہے۔

اور حُسن پیدا کر کے لیے اپنے اندر اللہ کی صفات پیدا کرو

اللہ کی صفات جو کامل حُسن و توازن کی منظر ہیں
اپنے اندر اُجاگر کرتے جاؤ اور اس میں اعتدال و توازن کا خیال رکھو
اور ان کی طرح نہ ہو جانا جو کسی ایک صفت کو لے کر افراط کی طرف
نکل جاتے ہیں اور یوں زندگی کا توازن کھو دیتے ہیں
اور اس طرح اپنے کئے کا نتیجہ بھگتتے رہتے ہیں۔

وَاللَّهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ

فَادْعُوهُ بِهَا

وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ

فِي أَسْمَائِهِ

سَيُخْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝۱۳۹

اور اپنے آپ کو اللہ کے رنگ میں رنگ دو

اللہ کا رنگ اختیار کرو۔
اور کس کا رنگ بہتر ہو سکتا ہے۔
اللہ کے رنگ سے۔

صِبْغَةَ اللَّهِ

وَمَنْ أَحْسَنُ

مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۝۱۴۰



حکیم

۳

الْحِكْمَةُ کے معنی ہیں فیصلہ میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنا۔ یعنی ہر ایک کے حقوق کی حدیں مقرر کر کے کسی کو ان سے تجاوز نہ کرنے دینا۔ اسی لیے حَکِیْمُ اس کو بھی کہتے ہیں۔ جو ہر چیز کو صحیح تناسب و توازن کے ساتھ، ہر تقاضے کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت حُسن و اِثقان کے ساتھ بنائے یا معاملات کو اس طرح انجام دے (اللہ کو حَکِیْمُ کہا گیا ہے۔ ۲۱ کیوں کہ وہ کائنات کو ٹھیک ٹھیک راستہ پر چلاتا ہے، ہر شے کو صحیح اندازے اور تناسب کے مطابق پیدا کرتا ہے اور اپنے قانون کی لگام سے ہر شے کو متحد کیے ہوئے ہے۔ ۱۰) قرآن کو بھی حَکِیْمُ کہا گیا ہے۔ ۲۶ کیونکہ وہ ہر شے کا صحیح مقام متعین کر کے کسی کو ان حدود سے آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ تمام اخلاقی امور میں صحیح فیصلے کرتا ہے۔

قرآن کریم میں کتاب کے ساتھ حِکْمَةُ کا لفظ بھی آیا ہے ”وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ“ اللہ نے تمہاری طرف قانون اور اس کی حکمت نازل کی۔ دوسری جگہ ”وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ“ اللہ نے تمہیں قانون اور اس کی حکمت کی تعلیم دی۔

کتاب کے معنی ہیں قانون اور حکمت کے معنی ہیں اس قانون کی مصلحت یا غایت و نیت۔ یہ حِکْمَةُ ہی ہے۔ جو بتاتی ہے کہ قانون کی غایت کیا ہے اس کا متعین راستہ کونسا ہے اور وہ کس روش پر انسانوں کو چلانا چاہتا ہے۔ اگر اللہ کا مقصد ہوتا کہ اس کے قانون کو مستبدانہ انداز سے ڈنڈے کے زور پر اندھا دھند منوایا جائے تو پھر صرف قانون (کتاب) کی ضرورت تھی، لیکن چونکہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ اس کے قوانین کی اطاعت علی وجہ البصیرت اور بطیب خاطر، دل کی پوری رضامندی کے ساتھ کی جائے، لہذا ضروری تھا کہ قوانین کے ساتھ ان کی حکمت یا مقصد، غایت، مصلحت بھی ساتھ ہی واضح کر دی جائے۔ لہذا کتاب کے ساتھ حکمت بھی دی گئی۔ حکمت کو وحی کے ذریعے نازل کرنے میں۔ ایک بہت بڑا مقصد تھا۔ اللہ نے قوانین اس لیے دیئے کہ ان کا نتیجہ مرتب ہو یعنی اس کے قوانین مقصود بالذات نہیں۔ بلکہ ایک نتیجہ پیدا کرنے۔ ایک مقصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اگر اللہ کی طرف سے قوانین مل جاتے اور یہ نہ بتایا جاتا کہ ان قوانین پر عمل کرنے سے نتیجہ کیا نکلے گا تو ہو سکتا ہے کہ ہم ان قوانین پر اپنے طور پر عمل کر کے مطمئن ہو کر بیٹھ جاتے کہ اللہ کا منشا پورا ہو گیا۔ لہذا اللہ نے ایسا نہیں کیا۔ اس نے قوانین

دیتے اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ان قوانین پر عمل کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ لہذا ہمیں ہر وقت یہ دیکھنا ہوگا کہ ان قوانین سے اللہ کا متعین کردہ نتیجہ برآمد ہو رہا ہے یا نہیں اگر برآمد ہو رہا ہے تو پھر ان قوانین پر عمل بھی ٹھیک ہو رہا ہے لیکن اگر ان سے وہ نتیجہ نہیں نکلتا تو پھر ہمیں رک کر اپنے عمل کا جائزہ لینا ہوگا کہ ہم سے کہاں غلطی ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے ان قوانین سے ان کا متعین نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا۔ مثلاً قرآن کریم میں صلوٰۃ کے متعلق ہے کہ

اقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ ۲۹ اس میں اَقِمِ الصَّلَاةَ (صلوٰۃ قائم کرو) حکم، قانون (کتاب) ہے اور دوسرا حصہ کہ صلوٰۃ سے فحشا اور منکر کی روک تھام ہو جائے گی اس کی حکمت یا غرض و غایت ہے اگر ہماری مروجہ صلوٰۃ سے یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا تو ہمیں سوچنا ہوگا کہ ہم سے کہاں غلطی ہو رہی ہے اس لیے کہ یہ نتیجہ بھی خود اللہ ہی کا بتایا ہوا ہے جو کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ لہذا ہماری مروجہ صلوٰۃ کا وہ نتیجہ نہیں نکل رہا جو اللہ نے بتایا ہے تو ضرور اس میں کوئی مغالطہ ہے جس کی ہمیں تلاش کرنی چاہیے۔

اللہ کے نظام (دین) میں ہر قانون اپنا متعین نتیجہ مرتب کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ مقصد تھا کتاب کے ساتھ حکمت کے منزل من اللہ ہونے کا۔

نبی اکرمؐ کے متعلق قرآن میں فرمایا گیا۔ يَتْلُو عَلَيْهَا آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ۚ یہ رسول تمہارے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے اور ان کے ذریعہ سے تمہاری مضمحل حالتوں کی نشوونما کرتا ہے اور تمہیں اللہ کے قوانین کی تعلیم دیتا اور ان کی حکمت بتاتا ہے۔ اس تعلیم و حکمت سے اُمت کو یہ سکھانا مطلوب ہے کہ وہ بھی مختلف ادوار و حالات میں اس طرح کی حکمتیں (سمجھ کی باتیں) کام میں لائے۔ قرآن کی بیان کردہ حکمت تو اس کے قوانین کی طرح غیر متبدل ہوگی۔ لیکن یہ حکمت یعنی عقل و فراست پر مبنی فیصلے تغیر حالات سے بدلتے رہیں گے۔



الحکیم

اللہ کے متعین کردہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے۔
 ہر وہ چیز جو کائنات کی بندلیوں و پستیوں میں موجود ہے۔
 یہ اللہ وہ ہے جس کے اقتدار کی وسعت لامتناہی ہے۔
 اور جسے ہر شے پر پورا پورا غلبہ حاصل ہے۔
 اور یہ غلبہ یکسر حکمت پر مبنی ہے۔
 یہ وہی اللہ ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ان لوگوں میں۔
 جنہیں اس سے پہلے آسمانی کتاب نہیں ملی تھی۔
 یہ رسول ان کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے۔
 اور ان کے ذریعہ سے ان کی مضر صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے۔
 وہ انہیں اللہ کے نظام و قوانین کی تعلیم دیتا۔
 اور ان کی غرض و غایت و حکمت سمجھاتا ہے۔
 حالانکہ یہ لوگ اس سے قبل۔
 کھلی ہوئی گمراہی میں مستلما تھے۔
 بہر حال اس رسول کی رحمت ان لوگوں تک نہر نہ تھی۔
 یہ بعد میں آنے والوں کے لیے بھی ہے یعنی عالمگیر انسانیت کے لیے
 اور یہ سب کچھ اللہ کے غلبہ و حکمت کی بنا پر ہے۔

واللہ علیہم حکیم

اللہ چاہتا ہے کہ تمہیں بتائے۔
 اور تم پر ان کامیاب لوگوں کی راہ کھول دے
 جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔
 اور تم پر اپنی رحمتیں لوٹا دے۔
 اللہ سب کچھ جانتا ہے۔
 اور اپنے تمام احکام و قوانین میں حکمت رکھتا ہے۔

يُسَبِّحُ لِلَّهِ
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
 الْمَلِكِ الْقَدُّوسِ
 الْعَزِيزِ
 الْحَكِيمِ
 هُوَ الَّذِي بَعَثَ
 فِي الْأُمَمِينَ رُسُلًا مِنْهُمْ
 يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
 وَيُزَكِّيهِمْ
 وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
 وَالْحِكْمَةَ
 وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
 لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ
 وَآخِرِينَ مِنْهُمْ
 لَمَّا لَبَّيْحُوا آلِهَتَهُمْ
 وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٥٢

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ لَكُمْ
 وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ
 الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
 وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ
 حَكِيمٌ ٥٣

اللہ کی حکمت کی نشانیاں اہل علم و عقل ہی کو نظر آ سکتی ہیں

یہ ضابطہ ہدایت اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے۔
 جو بڑا ہی غلبہ و اقتدار کا مالک
 اور صاحبِ حکمت و تدبیر ہے۔
 اس کے غلبہ و حکمت کی نشانیاں
 صحنِ کائنات میں ہر طرف بکھری پڑی ہیں۔
 لیکن یہ انہی کو نظر آ سکتی ہیں جو اس کے قوانین پر یقین رکھیں۔
 خود انسان اور دیگر ذی حیات کی تخلیق میں بھی
 اس کی حکمت کی نشانیاں موجود ہیں
 ان لوگوں کے لیے جو اُس کے قوانین پر یقین رکھیں۔
 اور دن رات کی گردش میں
 اور بادلوں سے برساتی جانے والی
 بارش میں۔

جو زمین مردہ کو ازسرنو زندگی عطا کر دیتی ہے
 اور ہواؤں میں جو سمت بدلتی رہتی ہیں
 اللہ کی حکمت کی نشانیاں موجود ہیں
 ان اقوام کے لیے جو عقل و بصیرت سے کام لیتی ہیں۔

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ
 الْعَزِيزِ
 الْحَكِيمِ
 إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 لَآيَاتٍ
 لِلْمُؤْمِنِينَ
 وَفِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُتُّ
 مِنْ دَابَّةٍ آيَةٌ
 لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ
 وَخِتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
 وَمَا أُنْزِلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ
 مِنْ رِزْقٍ

فَلَحْيَاءِ الْأَرْضِ بَعْدَ مَوْتِهَا
 وَتَصْرِيفِ الرِّيحِ
 آيَةٌ
 لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○ ۝۲۰

”اللہ العزیز الحکیم نے قرآن نازل کیا

یہ ضابطہ قوانین اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے
 جو ہر شے پر غالب ہے
 اور تمام سلسلہ کائنات کو نہایت حکمت و تدبیر سے چلا رہا ہے

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ
 مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ
 الْحَكِيمِ ○ ۝۲۰

اللہ نے تمہاری طرف کتابِ حکمت نازل کی

اللہ نے تمہاری طرف اپنے قوانین نازل کیے
اور ان کی حکمت و غرض و غایت بھی بتا دی۔
اور اس طرح تمہیں وہ کچھ سکھا دیا
جو تم (تنہا عقل سے) نہیں دیکھ سکتے تھے۔

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ
مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ

قرآن، امرِ حکیم ہے

یہ واضح ضابطہ حیات اپنی صداقت پر آپ شاہد ہے۔
اس کا نزول ایک ایسے تاریک دور میں ہوا
جو ساری دنیا کے لیے صد ہزار برکات و سعادت کا موجب بن گیا
یہ ہمارے پروگرام کا ایک حصہ ہے جو ہم شرع سے نوع انسان کو
ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرتے چلے آ رہے ہیں
اس میں غلط امور سے جدا کر دیے گئے ہیں۔
وہ امور جو آسمانی حکمت پر مبنی ہیں۔

وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ
إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ
الْقَدْرِ
إِنَّا كُنَّا
مُنذِرِينَ
فِي مَا يَفْرِقُ كُلُّ
أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝۲۰

قرآن میں حکمت بالغہ

قرآن کریم نے لوگوں کے سامنے وہ حالات بیان کر دیے ہیں
جن میں کافی سامانِ عبرت ہے
اور حکمت بالغہ ہے۔

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنَ الْأَنْبَاءِ
مَا فِيهِ مَزْجَرٌ
حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ ۝۵

”الكتاب الحکیم کے قوانین“

یہ قوانین اس ضابطہ حیات کے ہیں۔
جو سراسر حکمت پر مبنی ہے۔
اس میں ان لوگوں کے لیے ہدایت و رہنمائی ہے۔
اور ان کی انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کا سامان ہے
جو حسین و متوازن انداز سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ
الْحَكِيمِ
هُدًى
وَرَحْمَةً
لِّلْعَالَمِينَ ۝۷

اللہ الحکیم کے نازل کردہ قرآن کا باطل قوتیں کچھ نہیں بگاڑ سکتیں

وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ

عَزِيزٌ

لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ

تَنْزِيلٍ مِنْ

حَكِيمٍ

حَمِيدٍ ۝ اٰمَن

یہ قرآن ایسا ضابطہ حیات ہے جس نے آخر الامر غالب آ کر رہنا ہے باطل کی قوتیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں وہ خواہ آگے سے حملہ کریں یا پیچھے سے۔ کیونکہ یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو بہترین حکمت و تدبیر کا مالک ہے۔ اور ہر قسم کی حد و تلاش کا حامل۔

ہمارا رسول تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا ہے اور اس کی حکمت بتاتا ہے

أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ

يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا

وَيُزَكِّيكُمْ

وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ

وَالْحِكْمَةَ ۝ اٰه

ہم نے تمہاری طرف تم میں سے یہ رسول بھیجا ہے۔ جو تمہارے سامنے ہمارے قوانین پیش کرتا اور ان کے ذریعہ سے تمہاری زندگیوں کو سنوارتا ہے۔ وہ تمہیں کتاب کی تعلیم دیتا اور اس کی حکمت اور غرض و غایت بتاتا ہے۔

اللہ حکیم کے دیے ہوئے پر حکمت معاشی نظام میں ہر طرح کا معاشی تحفظ ہوتا ہے

إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ

فِتْنَةٌ

وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ

وَأَسْعَوْا وَأَطِيعُوا

وَأَنْفِقُوا

خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ

دیکھو تمہارے مال و اولاد تمہارے لیے فتنہ کا باعث بھی بن سکتے ہیں ان کی محبت میں پڑ کر تم کہیں مفاد پرستانہ نظام قائم نہ کر لینا اللہ کے نظام میں تمہارے لیے بہت بڑا فائدہ اور اجر ہے۔ لہذا اس نظام کی پوری استطاعت کے ساتھ اطاعت کرو اور اللہ کے قوانین کو غور سے سنو اور ان کی اطاعت کرو اپنا مال اور صلاحیتیں صلاح عامہ کے لیے وقف کر دو۔ اسی میں تمہاری بھلائی و بہتری ہے۔

وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
إِنْ تَقَرُّضُوا لِلَّهِ
قَرْضًا حَسَنًا
يُضْعِفُهُ لَكُمْ
وَيَغْفِرَ لَكُمْ
وَاللَّهُ شَكُورٌ
حَلِيمٌ

عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

دیکھو جو لوگ ذاتی لاپرواہی سے بچ کر فلاح عامہ کا نظام قائم کر لیتے ہیں
تو یہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے اور کامیاب ہونے والے ہیں
اس سلسلہ میں جو کچھ تم نظام خداوندی کو دیتے ہو
وہ ایک طرح کا بڑا حسین اور توازن بڈش قرضہ ہے
جو کئی گنا ہو کر تمہیں واپس مل جائے گا۔
اور یہ نظام تمہیں ہر طرح کا تحفظ دے گا
اور اللہ محنتوں کا بھرپور پھل دینے والا ہے۔
اور بڑا ہی بڑباد ہے۔

وہ غائب و حاضر اور پوشیدہ و ظاہر ہر بات کا علم رکھتا ہے۔
اور بڑا ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

نظام خداوندی کی حکمت کہ معاشرہ کے کمزور بے آسرا لوگوں کی حالت کو سنوارا جائے

لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں
ان کے متعلق جو معاشرہ میں کمزور تنہا اور بے آسرا ہو گئے ہیں
کہو ان کے حالات سنوارنے میں ہی بھلائی ہے
وہ تمہارے اپنے ہیں لہذا انہیں اپنے ساتھ ملا کر اپنے جیسا کر لو
اور اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے کس کی نیت میں فتنہ ہے
اور کون اصلاح چاہتا ہے۔
اور اللہ چاہتا ہے کہ تم مشکلات میں پھنسنے سے بچ جاؤ۔
یقیناً اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

وَيَسْأَلُونَكَ
عَنِ الْيَتَامَىٰ
قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ
وَأِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ
وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ
مِنَ الْمُصْلِحِ
وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَاعْتَمَلْتُمْ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اللہ کے نظم نام کی قوت اور حکمت

اے نبی تمہارے لیے اللہ کا نظم ہی کافی ہے
جس نے تمہیں قوت دی
اور جس کے ذریعہ سے تمہیں مومنین کی مدد حاصل ہوئی

فَإِنْ حَسِبَكَ اللَّهُ
هُوَ الَّذِي آتَاكَ
بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ

وَأَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ
 لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
 مَا أَلْفَتْ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ
 وَلَكِنَّ اللَّهَ
 أَلْفَ بَيْنَهُمْ
 إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٤٣﴾

اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا ہو گئی
 اس نظام کے بغیر اگر تم دنیا بھر کی دولت بھی خرچ کر دیتے
 تو ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا نہ کر سکتے۔
 یہ اللہ کا نظام ہی ہے جس نے
 ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے لیے محبت پیدا کر دی۔
 یقیناً وہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔



ف



قَدَر کے بنیادی معنی ہیں۔ اندازہ۔ پیمانہ۔ قَدَرْتُ الشَّيْءَ کے معنی ہیں۔ میں نے اس چیز کو ماپا۔ اسکا اندازہ کیا۔ اس کی لمبائی چوڑائی۔ جسامت۔ کمیت وغیرہ کو متعین کیا۔ بتایا کہ وہ کبھی ہے۔ کتنی ہے۔ اس کا تناسب کیا ہے۔ قَدَرْتُ عَلَيْهِ الشَّيْءَ کے معنی ہیں۔ میں نے اس چیز میں۔ ایسی مناسب تبدیلیاں کر دیں کہ وہ بالکل اس پر فٹ آگئی۔

چونکہ کسی چیز کو کسی خاص پیمانے اور اندازے کے مطابق بنانے کے لیے۔ ضروری ہے کہ اس چیز پر پوری پوری مقدرت حاصل ہو۔ اس لیے قَدَر کے معنی۔ کسی چیز پر اقتدار و اختیار رکھنے کے بھی ہیں قَدَرْتُ عَلَى الشَّيْءِ کے معنی ہیں۔ مجھے اس قدر قوت حاصل تھی کہ میں اس چیز کو اپنی مرضی یا پیمانے کے مطابق بنا دیتا۔ اس بنا پر قدر کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کو تیار و ہموار کرنے۔ یا کسی معاملہ کو سرانجام دینے کے لیے اس پر غور و فکر کرنا۔ اسی سے اس کے معنی۔ فیصلہ کرنے کے آتے ہیں۔

قرآن کریم کا یہ اہم اعلان کہ کائنات میں ہر شے کے لیے پیمانے (قوانین۔ اندازے۔ تناسب و توازن) مقرر ہیں۔ علمی دنیا میں ایک عظیم الشان حقیقت کا علمبردار ہے۔ آج سائنس کی تحقیقات اور منکشفات۔ قدم قدم پر اس کی شہادت ہم پہنچا رہی ہے کہ کائنات میں قانون کی کار فرمائی ہے۔ یونہی اندھیر گردی نہیں۔ وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا ۳۳ اللہ کا ہر معاملہ ایک خاص اندازے کے مطابق مقرر کردہ ہے یہاں ہر بات RATIONAL ہے۔ اندھی فطرت (BLIND NATURE) کار فرما نہیں۔ نہ انسان مجبور اور مقهور ہی ہے۔ پہلے کا لکھا ہوا۔ صرف قانون ہے کہ فلاں عمل کا نتیجہ یہ ہوگا۔ انسان کی قسمت نہیں۔ اپنی قسمت ہر انسان اللہ کے قانون مکافات کے مطابق خود بناتا ہے۔

قانون کسی محسوس قوت کا نام نہیں ہوتا یہ ایک اصول یا فارمولا ہوتا ہے۔ جس کے مطابق کوئی سیکم نتیجہ خیز ہوتی ہے۔ کسی قانون کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے قوت نافذہ کی ضرورت ہوتی ہے اگر قانون کے پیچھے قوت نافذہ نہ ہو تو وہ قانون کچھ معنی نہیں رکھتا۔ اللہ کے تمام قوانین اس لیے ٹھیک ٹھیک نتائج مرتب کیے جا رہے ہیں کہ اللہ پوری قوتوں کا مالک ہے اس نے ان قوانین پر اپنا کنٹرول رکھا ہوا ہے۔ اس کنٹرول کے لیے لفظ قدیر یا قادر آیا ہے۔ یعنی اللہ کو ایسا کرنے کی قدرت حاصل ہے۔

اور لفظِ قدرت اس حقیقت پر بھی دلالت کرتا ہے کہ - قوتِ خداوندی کسی مستبد ڈکٹیٹر کی قوت نہیں - جو اندھا دھند کام کرتی ہے بلکہ ایک حکیم مطلق کی قوت ہے - جو اس کے قوانین کے نتیجہ خیز ہونے میں صُرت ہوتی ہے قوانینِ خداوندی جس طرح خارجی کائنات میں جاری و ساری ہیں - اس طرح انسانی دنیا میں بھی کار فرما ہیں جنہیں مستقل اقدار کہتے ہیں - اللہ کی یہی مستقل اقدار یا غیر متبدل قوانین ہیں جن کے مطابق انسانی اعمال نتیجہ خیز ہوتے ہیں نزولِ قرآن سے مقصد یہ تھا کہ نوعِ انسان تک ان مستقل اقدار کو پہنچا دیا جائے اسی وجہ سے قرآن کے نزول کے دور کو لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۱۰؎ کہا گیا ہے - یعنی وہ تاریک دور جس میں دُنیا کو - نئی اقدار عطا ہوئیں -

مستقل اقدار ہی ہیں جن کے احترام اور پابندی سے انسان حیوانی سطحِ زندگی سے بلند ہو کر - انسانیت کی سطح پر آتا ہے لہذا جب کسی مستقل قدر اور طبعی زندگی کے تقاضے میں تصادم ہو تو بلند قدر کی خاطر طبعی زندگی کے تقاضوں کو قربان کر دینا چاہیے - حتیٰ کہ عند الضرورت جان تک کو بھی اور ”دین“ تو ہے ہی - قرآنِ کریم کی عطا کردہ مستقل اقدار کے تحفظ کا نام -



تخلیق کائناتِ انّ اللہ علیٰ کلّ شئیٰ قَدِیرٌ کی تشریح

لوگوں سے کہو کہ وہ زمین پر گھومیں پھریں
اور دیکھیں کہ تخلیق کی ابتدا کس طرح کی گئی ہے
پھر اللہ اس کی نشاۃ ثانی بھی کرے گا۔
یقیناً اللہ ہر بات کی قدرت رکھتا ہے۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَأَنْظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ
ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

تخلیق کائنات پر نظر دوڑاؤ تمہیں اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں میں کہیں کوئی نقص نظر نہیں آئے گا
بزرگ و برتر ہے وہ ذات

جس کے قبضہ قدرت میں تمام کائنات کا اقتدار ہے
اور اُس نے ہر شے کے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں
جس پر اُسے پورا پورا کنٹرول ہے۔

اُس نے افراد اور اقوام کی موت و حیات کے قانون بنائے تاکہ
پرکھا جائے کہ کن کی ارتقا ترک جاتی ہے اور وہ موت سے ہٹکار ہو جاتے
ہیں اور کون ہیں جو اپنے حسنِ عمل سے ارتقائی منازل طے کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں

یہ ہے وہ اللہ جو اپنے تمام پروگراموں پر غالب ہے
اور انہیں ہر قسم کی تخریب سے محفوظ رکھتا ہے

تم کائنات کی اس عظیم اعلیٰ درجہ کی بر غور کرو کہ کس طرح
فضا کی پہنائیوں میں مختلف کھوپڑیوں کو تہ در تہ بنایا

تم یہاں سے وہاں تک دیکھ جاؤ تمہیں خدائے رحمن کی تخلیق میں
کہیں بے ترتیبی یا عدم تناسب نظر نہیں آئے گا

تم بار بار نگاہ کو لوٹا کر دیکھو اور خوب جانچ پڑتال کرو
تمہیں کہیں کوئی دراڑ یا درز دکھائی نہیں دے گی

تم طاہر نگاہ کو فضا کی پہنائیوں میں بار بار اذنِ بال کشائی دو
اور اسے کہو کہ خوب جھجھی طرح دیکھے کہ کائنات میں کہیں کوئی نقص ہے
تمہاری نگاہ تھک کر ناکام لوٹ آئے گی اور اُسے کوئی نقص نظر نہیں آئے گا۔

تَبَارَكَ الَّذِي

يَبْدِئُ الْمَلَأَ

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ

لِيَبْلُوَكُمْ

أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا

وَهُوَ الْعَزِيزُ

الْغَفُورُ

الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ

طِبَاقًا

مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ

مِنْ تَفَوُّتٍ

فَارْجِعِ الْبَصَرَ

هَلْ تَرَىٰ مِنْ فُتُورٍ

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ

يَنْقَلِبُ إِلَيْكَ الْبَصَرُ

خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ

پیدائش انسانی میں اللہ کے مقرر کردہ پیمانے

تم اپنی پیدائش پر غور کرو کہ کن کن تخلیقی مراحل سے گزرتے ہو ہم نے تمہیں اس مادہ تولید سے پیدا کیا جو بڑا حقیر تھا پھر اس مادہ تولید کو رحم کے اندر ٹھہرایا جہاں وہ ایک مقررہ پیمانے اور قانون کے مطابق نشوونما پاتا رہا اس طرح ہم نے تمام امور کے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں اور ہمارے مقرر کردہ پیمانے نہایت عمدگی سے نتائج مرتب کرتے رہتے ہیں

اَللّٰهُ خَلَقَكُمْ
مِّنْ نَّارٍ قَهْلٍ
فَجَعَلَكُمْ فِيْ قَرَارٍ قَلِيلٍ
اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ
فَقَدَرْنَا
فَنِعْمَ الْقَدِرُوْنَ ۝ ۲۰-۲۳

انسانی زندگی متعلق اللہ کے مقرر کردہ علم و حکمت پر مبنی پیمانے

اللہ ہی ہے جو تمہیں پیدا کرتا ہے نہایت کمزور حالت میں پھر کمزوری کی یہ حالت قوت میں بدلتی جاتی ہے پھر اس قوت کے بعد تم پر کمزوری اور بڑھاپا چھا جاتا ہے یہ تخلیقی پروگرام اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق جاری ہے جس کے پیمانے و قوانین یکسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ
مِّنْ ضَعْفٍ
ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضَعْفٍ
قُوَّةً
ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ
ضَعْفًا وَشَيْبَةً
یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ
وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ۝ ۲۶

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا ایک گوشہ

تم زمین کی حالت پر غور کرو کہ وہ کس طرح خشک اور ویران پڑی ہوتی ہے کہ ہم اس پر بارش برساتے ہیں تو وہ اچانک لہلہانے لگتی ہے اور اس طرح خوشنما مناظر کی ایک دُنیا ظہور میں آ جاتی ہے

وَتَرَى الْاَرْضَ
هَامِدَةً
فَاِذَا اَنْزَلْنَا عَلَیْهَا الْمَآءَ
اَهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ وَاَنْبَتَتْ
مِنْۢ كُلِّ زَوْجٍ بَیْضٌ

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ
وَ اَنَّهُ يُحْيِي الْمَوْتٰى
وَ اَنَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ۝ ۲۶

یہ اس لیے کہ اللہ حق ہے اور اس کے کام سنجیدہ، با مقصد اور پر حکمت ہوتے ہیں وہ بے جان اشیاء کو جاندار بناتا ہے اور مردوں کو زندگی عطا کر دیتا ہے اور اُس نے ہر شے کے پیمانے اور قوانین مقرر کر رکھے ہیں جن پر اسے پورا پورا کنٹرول حاصل ہے۔

قوموں کی موت و حیات کے متعلق اللہ کے مقرر کردہ علم و حکمت پر مبنی پیمانے

اَسْتَكْبَارًا فِي الْاَرْضِ
وَمَكْرَ السَّيِّئِ ۖ
وَلَا يَخِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئِ
اِلَّا بِاَهْلِهِ
فَهَلْ يَنْظُرُونَ

جو لوگ معاشرہ میں جور و استبداد اور سرکشی کرتے ہیں اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والی چالیں چلتے ہیں انہیں معلوم نہیں کہ اس طرح کی چالیں چلنے والوں کو بے ڈوبا کرتی ہیں۔

اَلَا سُنَّتِ الْاَوَّلِينَ
فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا
وَ كَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا
اَوَلَمْ يَسِيرْ فِي الْاَرْضِ
فَيَنْظُرْ وَاَكَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَ كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً
وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُفْجِرَهُ مِنْ شَيْءٍ
فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ
اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ ۳۵-۳۴

سو کیا یہ لوگ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ جیسا کچھ سابقہ اقوام کے ساتھ ہوا وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو یاد رکھو اللہ کے قوانین میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی اور نہ اس کے قوانین ٹٹا ہی کرتے ہیں کیا ان لوگوں نے زمین میں گھوم پھر کے تاریخی شواہد سے اندازہ نہیں لگایا کہ اقوام سابقہ کی غلط روش کے کیا نتائج نکلے مالاںکہ وہ قوت میں ان سے بھی زیادہ تھیں دیکھو، کائنات کی کسی شے میں بھی اتنی قوت نہیں کہ وہ اللہ کے قانون کو بے بس کر سکے جن کے پیمانے کچھ علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

مہاری حفاظت اور عذاب کے فیصلے اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتے ہیں

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَ مَا فِي الْاَرْضِ

دیکھو، کائنات کی بلندیوں اور بستیوں میں جو کچھ ہے سب اللہ کے متعین پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے۔

لہذا اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ تم ظاہر کیا کرتے ہو
اور دل میں چھپا کر کیا رکھتے ہو
اللہ کا قانون مکافات تمہاری ہر بات کا محاسبہ کرتا ہے
تمہاری حفاظت کا فیصلہ بھی اس کے قانونِ مشیت کی رو سے ہوتا ہے
اور تمہارے عذاب کا فیصلہ بھی اسی قانون کی رو سے
اللہ نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں
جن پر اُس کا اپنا کنٹرول ہے۔

وَأَن تَبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ
أَوْ تُخْفُوهُ
يَحْكُمُ بِهِ اللَّهُ
فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ
وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ
وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ۝ ۲۸

ہر شے اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ظہور میں آتی ہے

دیکھو، کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں جو تغیرات واقع ہوتے ہیں
وہ تمہاری نگاہ سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن اللہ انہیں خوب جانتا ہے
آنے والا انقلاب اس وقت ضمیر کائنات میں پہلو بدل رہا ہے
جب وہ نمودار ہو گا تو یوں سمجھو جیسے آنکھ کا جھپکنا
بلکہ اس سے بھی جلد تر۔
بلاشبہ اللہ نے ہر شے کے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں
اور ہر شے ان پیمانوں کے مطابق ظہور میں آتی رہتی ہے۔

وَاللَّهُ غَیْبُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا آفَرُ السَّاعَةِ
إِلَّا كَالْهِيَ الْبَصَرِ
أَوْ هُوَ أَقْرَبُ
إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ۝ ۲۹

حائق

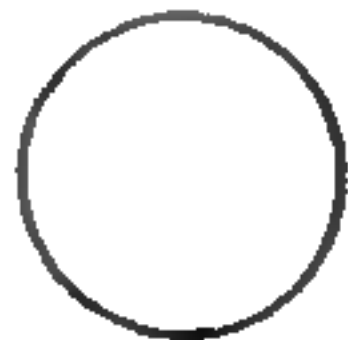


خَلَقَ کے معنی ہیں کسی چیز کا اندازہ کرنا۔ اس کے حشو و زوائد کو دور کرنا۔ اور پھر اسے اندازے اور ۔ کے مطابق بنانا اس طرح کہ اس کا توازن و تناسب بالکل درست رہے اور وہ صاف و ہموار ہو جائے۔
بَدَعَ اور فَطَرَ کے معنی ہیں کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا پہلی بار پیدا کرنا ایجاد کرنا۔
اس اعتبار سے خَلَقَ کے معنی ہوں گے مختلف عناصر کو نئی نئی ترکیبیں دینا اور اس طرح ان سے اوپر خیریں پیدا کرتے چلے جانا۔

خَالِقٌ اور خَلَّاقٌ اللہ کی دو عظیم صفات ہیں۔ لہذا جس فرد یا قوم میں صفات خداوندی کی نمود ہوگی اس کا مظاہرہ اس کی قوتِ تخلیق سے ہوگا۔

انسان کا اولاد پیدا کرنا۔ تخلیق نہیں تولید ہے۔ یہ وہ حیاتیاتی عمل ہے جس میں۔ حیوانات بھی انسان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔ لہذا تولید حیوانی سطح زندگی کا عمل ہے۔ انسانی سطح پر تخلیق شروع ہوتی ہے جس میں حیوان شریک نہیں ہو سکتے جس قوم میں قوتِ تخلیق نہیں اس میں صفاتِ خداوندی کی نمود نہیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ محض ایک جیسی چیز کا بار بار بناتے چلے جانا۔ بھی تخلیق نہیں۔ تخلیق نئے نئے اضافے چاہتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ہے کہ **يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ ۳۵** وہ اپنی مشیت کے مطابق تخلیق میں اضافے کرتا رہتا ہے۔ لہذا اس کے بندوں کی بھی یہ شان ہونی چاہیے کہ وہ اپنے تخلیقی کارموں میں نئے نئے اضافے کرتے رہیں۔ اس کو ایجاد کہتے ہیں۔



کُنْ فَيَكُونُ

اس کائنات کو عدم سے وجود میں لانے والے اللہ کا
انڈازِ تخلیق یہ ہے کہ جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے
تو اس کے لیے کہتا ہے ”ہو جائے“ اور اس کے ساتھ ہی تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے
اور پھر وہ شے تخلیق کے مراحل طے کرتی ہوئی بن کر سامنے آ جاتی ہے۔

بَدِئُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا
فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ ۝ ۱۱۴

تخلیق کائنات

اللہ نے اجرامِ فلکی کی تخلیق اس طرح کی کہ
بلندیوں پر متعدد کمرے ہیں جو بطور آسمان کے ہیں
اور انہی جیسے کمرے نیچے ہیں جو بطور زمین کے ہیں۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ
سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ
الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۚ

خُلُوتِ فَسَوَىٰ وَتَدَّرَ فَهَدَىٰ

اللہ نے ہر چیز کی تخلیق کی
پھر اس کے حشو و زوائد دور کر کے اس میں تناسب و توازن پیدا کیا
پھر اس کے لیے انڈازے، پیمانے اور قوانین مقرر کیے
اور اسے وہ راہ دکھائی جس پر چلنے سے اس کی تکمیل ہو سکتی ہے

الَّذِي خَلَقَ
فَسَوَّاهُ
وَالَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَاهُ ۚ

ہر شے کی تخلیق میں قاعدے اور قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں

ہم نے ہر چیز کی تخلیق میں
قاعدے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ
بِقَدَرٍ ۚ

ہر چیز کی تخلیق میں بہترین حسن و توازن

اللہ نے بہترین حسن و توازن رکھا ہے
ہر چیز کی تخلیق میں

الَّذِي أَحْسَنَ
كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۚ

ہر شے کی تخلیق سچا تھا ہی اس کے امکانات کے پیمانے مقرر کر دیے ہیں

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا

فَقَدَرَهُ

ایک خاص ترتیب دے کر

تَقْدِيرًا

اور اس کے امکانات اور صلاحیتوں کے پیمانے مقرر کر دیے۔

۲۵

اللہ کی ہر حکیم، اس کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق انتہا تک پہنچ کر رہتی ہے

إِنَّ اللَّهَ بِالْأَمْرِ

بلاشبہ اللہ اپنے امر یا حکیم کو انتہا تک پہنچا کر رہتا ہے

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدَرًا

اُس نے ہر چیز کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں

۲۶

اللہ تخلیق کی طرف سے غافل نہیں

وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

ہم اپنی تخلیق کی طرف سے

غَافِلِينَ ۝ ۲۷

غافل نہیں ہوئے۔

اللہ اپنی ہر حکیم پر غالب ہوتا ہے

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ

اللہ اپنے ہر امر و حکیم پر غالب ہوتا ہے

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ ۲۸

لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے۔

تخلیق میں نئے نئے ضرفے

يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ

اللہ اپنی تخلیق میں نئے نئے اضافے کرتا رہتا ہے

مَا يَشَاءُ ۝ ۲۹

اپنے قانونِ مشیت کے مطابق

الْمُصَوِّرُ

اللہ تخلیق کے لیے مختلف عناصر کو نئی ترتیب دیتا ہے

هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ

پھر انہیں باقی عناصر سے الگ کرتا ہے

الْبَارِئُ

اس کے بعد انہیں ایک متعین شکل دیتا ہے۔

الْمُصَوِّرُ ۝ ۳۰

تخلیق کی اور صورت دی

ہم نے تمہاری تخلیق کی
اور چہرہ تمہیں صورت دی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ
ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ۝

أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

بڑی بابرکت ہے اللہ کی قات
جو احسن الخالقین ہے۔

فَتَبَرَّكَ اللَّهُ
أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۲۳
۱۴

تخلیق میں اللہ نے کسی سے مدد نہیں لی

ہم نے کسی کو مدد کے لیے نہیں بلایا تھا
اس کائنات کی تخلیق کے سلسلہ میں
اور نہ انسان کی تخلیق کے سلسلہ میں

وَمَا أَشْهَدُهُمْ
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَلَا خَلَقَ اَنْفُسَهُمْ ۝۱۵

کائنات کو بالحق تخلیق کیا گیا

اور اللہ نے تخلیق کیا
اس کائنات کو
مثبت اور تعمیری مقاصد کے لیے

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
بِالْحَقِّ ۝

تخلیقِ جدید

کیا ہم تھک گئے ہیں
پہلی بار کی تخلیق سے
جو یہ لوگ شبہ میں پڑے ہیں
تخلیقِ جدید سے متعلق

اَفَعَيَيْنَا
بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ
بَلْ هُمْ فِي لَبْسٍ
مِّنْ خَلْقٍ جَدِيدٍ ۝۵۰

ایک دوسری زندگی کی تخلیق

کیا لوگ غور نہیں کرتے کہ
جس اللہ نے اس کائنات کو تخلیق کیا ہے
وہ اس پر بھی قادر ہے کہ
اس کی مثل ایک اور زندگی پیدا کر دے
دیکھو موجودہ طبعی زندگی کی ایک مدت مقرر ہے
جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ
الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
قَادِرٌ عَلَى أَنْ
يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ
وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا
لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ

اللہ کے قانون تخلیق میں تبدیلی نہیں

غیر متبدل ہے
اللہ کا قانون تخلیق

لَا تَبْدِيلَ
لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ

دنیا کی ہر چیز کی تخلیق انسان کے لیے ہے

اللہ نے انسان کے لیے تخلیق کی ہے
دنیا کی ہر چیز۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ
مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۚ

اللہ کے تخلیقی قوانین کا بیان اہل علم اقوام کے لیے ہے

اللہ نے اس کائنات کی ہر شے کو
ثبوت اور تعمیری مقاصد کے لیے پیدا کیا ہے
اور اُس نے اپنے قوانین کو کھول کھول کر بیان کیا ہے
اہل علم اقوام کے لیے۔

مَا خَلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ
إِلَّا بِالْحَقِّ
يُفَصِّلُ الْآيَاتِ
لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝

اور اللہ کے تعمیری مقاصد سے ہم آہنگ نہ ہونے کا نتیجہ

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ نے
اس کائنات کو پیدا کیا ہے
تعمیری اور مثبت نتائج پیدا کرنے کے لیے
لہذا تم نے اگر اپنے آپ کو اس مقصد سے ہم آہنگ نہ کیا
تو اللہ کا کائناتی قانون تمہیں نکال باہر پھینکے گا
اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق لے آئے گا۔
اور اللہ کے لیے ایسا کرنا
کچھ مشکل نہیں ہو گا۔

الَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
بِالْحَقِّ
إِنْ يَشَأْ
يُذْهِبْكُمْ
وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ
وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ
بِعَزِيزٍ

۱۳
۲۰-۱۹

۴ رحمۃ

رَحْمًا وَرَحْمًا بطنِ مادر کا وہ خانہ جس میں بچہ پرورش پاتا ہے۔ اور اس غلاف میں خارجی اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

رَحْمَةً وہ عطیہ جو کسی کی ظاہر و باطن کی کمیوں کو پورا کر دے۔ عطیہ کے معنی یہ ہیں کہ وہ چیز بغیر قیمت اور بلا مزد یا بے معاوضہ دی جائے۔ لہذا رحمت وہ سامانِ نشو و نما ہے۔ جو اللہ کی طرف سے بلا معاوضہ ملتا ہے۔

سورۃ روم میں ہے۔ وَإِذَا أَدَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِنْ تُصِيبُهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۝۳۱ اور جب ہم لوگوں کو رحمت سے لطف اندوز کراتے ہیں تو وہ اس پر اتر اجاتے ہیں۔ اور جب ان پر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے مصیبت آتی ہے تو وہ بایکس ہو جاتے ہیں۔ یہاں رحمت بمقابلہ سَيِّئَةٍ آیا ہے۔ لہذا اس سے مراد زندگی کی تمام خوشگواریاں ہیں۔ اور اس سے اگلی آیت میں رزق کی بسط و کشاد کا ذکر ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ یہاں رحمت سے مراد رزق یا سامانِ زلیست ہے۔ جو اللہ کی طرف سے بلا مزد و معاوضہ ملتا ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل میں والدین کے سلسلہ میں اولاد کی آرزو بتائی گئی ہے کہ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْنِي صَغِيرًا ۝۱۱ پروردگار ان کی اسی طرح پرورش فرمائیے۔ جس طرح انہوں نے ہماری بچپن میں پرورش کی تھی۔ یہاں رحمت سے مراد پرورش و نشو و نما دینے کے ہیں۔

سامانِ رزق جو بارش سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی فصلیں رحمت ہیں ۳۱ و ۳۲ زندگی کی خوشگوریاں (نعماء) جو بلا معاوضہ ملتی ہے۔ رحمت ہیں ۱۱ قصہ حضرت موسیٰؑ میں ہے کہ دو یتیم بچوں کا خزانہ جو دیوار کے نیچے مدفون تھا۔ اسے اللہ کے حکم سے اس طرح محفوظ کر دیا گیا تھا کہ وہ انہیں بلوغت کے بعد ملے اس خدائی انتظام کو رحمت سے تعبیر کیا گیا ۱۸

چونکہ اللہ کی ربوبیت کے معنی۔ صرف انسانی جسم کی نشو و نما ہی نہیں بلکہ اس کے شرفِ انسانیت اور انسانی ذات یا نفس کی نشو و نما بھی ہے۔ جو اس ضابطہ حیات کی رو سے ہوتی ہے جو وحی کے ذریعے ملتا ہے۔ لہذا وحی کو بھی رحمت کہا گیا ہے ۲ و ۳۳ حقیقت یہ ہے کہ وحی کی رہنمائی سب سے بڑا ذریعہ نشو و نما ہے۔ جو یکسر وہی طور پر ملتا ہے۔ اس لیے رحمتِ خصوصی ہے۔

چونکہ اللہ رَبُّ الْعَالَمِينَ ہے یعنی تمام کائنات کو نشو و نما دینے والا اور نوعِ انسان کی صلاحیتوں کی

تکمیل کرنے والا۔ لہذا اس نے سامانِ نشوونما کا وہی طور پر عطا کرنا اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ کَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۝ تمہارے پروردگار نے سامانِ نشوونما کا بہم پہنچانا اپنے اوپر واجب قرار دے رکھا ہے۔ اس طرح وہ کائنات کی ہر شے کو اپنے دامنِ ربوبیت و پردہِ رحمت میں لیے ہوئے ہے۔ ۱۲

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر انسانی بچہ اپنے اولین ماں باپ کے گناہ کی پاداش میں گنہگار پیدا ہوتا ہے اور یہ گناہ عمل سے زایل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ان کے نزدیک نجات صرف اللہ کے رحم (MERCY) سے ملتی ہے اسی طرح کے تصورات دیگر اہل مذہب لوگوں کے بھی ہیں۔ جو سب خلافِ قرآن ہیں۔ قرآن کریم کی رو سے فلاح و فوز اور کامیابی و کامرانی، اعمالِ صالحہ کا فطری نتیجہ ہے۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ قانون کے مطابق ہوتا ہے جسے قانونِ مکافاتِ عمل کہتے ہیں اس قانون کا بنیادی اصول یہ ہے کہ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ۝ انسان کو وہی کچھ ملتا ہے جس کے لیے وہ سعی و محنت کرے۔ البتہ انسان کو اس سعی و محنت کے لیے مختلف صلاحیتیں اور خارجی کائنات میں سامانِ نشوونما اور عقل کی رہنمائی کے لیے وحی کی روشنی اللہ کی طرف سے بلا مزد و معاوضہ ملتے ہیں اس لیے یہ سب رَحْمَہ میں داخل ہے یعنی یہ تمام سامانِ نشوونما اللہ کی طرف سے مفت ملتا ہے اب جو کوئی اس سب سے فائدہ اٹھا کر اللہ کے قانون کے مطابق اپنی ذات کی نشوونما کرے گا۔ وہ زندگی کی خوشگوار یوں سے بہرہ یاب ہو جائے گا۔ جو ایسا نہیں کرے گا وہ ان سے محروم ہے گا اسے اللہ کا قانونِ مکافات کہتے ہیں لہذا انسان اپنی منزلِ مقصود تک اللہ کی GRACE سے نہیں بلکہ اپنے اعمال کے نتائج کی رو سے اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق پہنچتا ہے۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں۔

اں بخشے کہ خدائے تو بخشد ہمہ ہیچ

تا جزائے عمل تست چناں چیزے ہست

اسی بنیادی تصور سے قرآن کریم ایسی قوم تیار کرتا ہے جو اپنی جنت کے گل و لالہ اپنے خونِ جگر سے کھلاتی

ہے اور اپنا جہانِ نوا اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق اپنی قوتِ بازو سے پیدا کرتی ہے



قرآن حکیم ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی

اے بنی نوع انسان -

قرآن کی صوت میں تمہیں وہ ہدایت و رہنمائی دے دی گئی ہے
تمہارے پروردگار کی جانب سے
جس میں تمہاری ذہنی و نفسیاتی بیماریوں کا علاج موجود ہے
یہ ہدایت بھی ہے اور رحمت بھی
ان کے لیے جو اس کے مطابق زندگی بسر کریں گے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ مَوْعِظَةٌ
مِّن رَّبِّكُمْ
وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ
وَهُدًى وَرَحْمَةٌ
لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝

اللہ کی رحمتوں کا سایہ

اے بنی نوع انسان

بلاشبہ تمہارے پاس ایک واضح رہنمائی آ گئی ہے
تمہارے پروردگار کی جانب سے
ہم نے قرآن کی صوت میں تمہاری طرف ایک واضح روشنی نازل کر دی ہے
لہذا جو لوگ اللہ کی اس رہنمائی کے مطابق زندگی بسر کریں گے
اور اس کے نظم کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے۔
تو اللہ انہیں اپنی رحمتوں کے سایہ تلے لے آئے گا۔
اور اپنے فضل و کرم سے نوازے گا
اور انہیں رہنمائی حاصل ہو جائے گی
ایک متوازن روش زندگی کی طرف۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ
مِّن رَّبِّكُمْ
وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
وَاعْتَصَمُوا بِهِ
فَسُبِّدْ لَهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَفَضْلٍ
وَيَهْدِيْهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

رحمۃ للعلمین

اے نبی تمہیں ہدایت و رہنمائی دے کر اس لیے بھیجا گیا ہے کہ
یہ ہر دور کے انسانوں کے لیے باعثِ رحمت ہو۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝

علم کی بنیادوں پر قائم یہ ضابطہ ہدایت و رحمت

دیکھو ہم نے تمہیں ایسا ضابطہ حیات دیا ہے
جو ہر بات کو علم کی بنیادوں پر کھول کر بیان کرتا ہے
اور یہ ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کے لیے
جو اس کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ
فَصَّلَّيْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ
هُدًى وَرَحْمَةً
لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

کہو، میں تو صرف اس سرچشمہ ہدایت و رحمت کا اتباع کرتا ہوں

اے نبی کہو میں تو صرف اس وحی کا اتباع کرتا ہوں
جو میرے پروردگار کی جانب سے آئی ہے
یہ ضابطہ قوانین تمام دنیا کے لیے بھاری و دلائل کا مجموعہ ہے
اور ہدایت و رحمت کا سرچشمہ ہے ان کے لیے
جو اس کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں

قُلْ إِنَّمَا آتَيْتُمَا يُوْحٰى
إِلَىٰ مِنْ رَبِّىَّ
هٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ
وَهُدًى وَرَحْمَةً
لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

رحمت، وقفہ مہلت کی صورت میں

تم سے کہا گیا تھا کہ اس ضابطہ حیات کو
مضبوطی سے تھامے رکھنا
اور اس کی تعلیمات کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا
تاکہ تم زندگی کے خطرات سے محفوظ رہ سکو۔
لیکن اس محکم عہد و پیمان کے بعد تم اس سے پھر گئے
یہ تو اللہ کے قانونِ مہلت کی صورت میں اس کا فضل
اور اس کی رحمت تھی کہ تم پر فوراً گرفت نہ کی گئی
ورنہ تم کبھی کے تباہ و برباد ہو چکے ہوتے۔

خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ
بِقُوَّةٍ
وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ
فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَرَحْمَتُهُ
لَكُنْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

اللہ کی رحمتِ عظمیٰ اور دی کی طرف سے گئے تحفظ کی صورت میں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا

وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ

وَاللَّهُ غَفُورٌ

رَحِيمٌ ۝۲۸

جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
اور اس کی خاطر اگر گھر بار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
اور اس کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
تو یہی لوگ ہیں جو رحمتِ خداوندی کے صحیح معنوں میں اُمیدوار ہیں
اللہ کا نظام انہیں ہر طرح کا تحفظ دے گا۔
اور انہیں نشوونما کا پورا پورا سامان مہیا کیا جائے گا۔

جنتی معاشرہ کے اندر سامانِ نشوونما کی صورت میں ملنے والی رحمت

الَّذِينَ آمَنُوا

وَهَاجَرُوا

وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

أَعْظَمَ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ

يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ

بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَضَوَائِنَ

وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ

مُقِيمٌ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَ ذَا جَعَرٍ عَظِيمٌ ۝۲۹

جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
اور اس کی خاطر اگر گھر بار اور وطن چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں
اور اس کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
معیارِ خداوندی کے مطابق ان لوگوں کے مدارج بہت بلند ہیں
یہی لوگ کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں
ان کا پروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ
ان کے لیے اس جنتی معاشرہ میں سامانِ نشوونما
اور غنایاتِ خداوندی کی فراوانیاں ہوں گی
اور یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے
بلاشبہ اللہ کے ہاں عظیم اجر ہے۔

اللہ کی رحمت، جن کے قریب رہتی ہے

إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ

مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ۝۳۰

بلاشبہ اللہ کی رحمت ان کے قریب رہتی ہے
جو دوسروں کی کیاں پوری کر کے معاشرہ میں حسن و توازن پیدا کرتے ہیں

انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے آپ کو اللہ کی رحمتوں کا مستحق بنالے

اگر اللہ کی مشیت ایسی ہوتی تو وہ تمام انسانوں کو پیدا ہی اس طرح کرتا کہ وہ سب (جیوانوں کی طرح) ایک ہی راستہ پر چلنے کے لیے مجبور ہو جاتے لیکن اُس نے انسان کو صاحب اختیار و ارادہ بنایا اور اس بات کا فیصلہ ان پر چھوڑ دیا کہ ان میں سے جو چاہے اپنے آپ کو اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا مستحق بنالے۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
وَلَكِنْ
يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ
فِي رَحْمَتِهِ ۖ

جس کا جی چاہے اپنے اختیار و ارادہ اللہ کے قانون سے ہم آہنگ کرے اس کی رحمتوں کا سایہ میں آجائے

یاد رکھو کہ ہم نے ہی انہیں پیدا کیا ہے اور ان کے بیکروں کا یہ استحکام بھی ہمارا ہی عطا کردہ ہے لہذا اگر یہ ہمارے قوانین کی مخالفت کریں گے تو ہمارے لیے کچھ مشکل نہیں کہ ہم اپنے قانونِ مشیت کی مطابقت ان کی جگہ کوئی دوسری قوم لے آئیں۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے جسے ان کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔

سو جس کا جی چاہے اس سے عبرت حاصل کر کے نظامِ خداوندی کی طرف جانے والی راہ اختیار کرے اور یہ اسی صولت میں ہو سکے گا کہ تم اپنے اختیار و ارادہ کو قانونِ خداوندی سے ہم آہنگ کر لو اس لیے کہ اللہ کا قانون علم و حکمت پر مبنی ہے اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ کا قانونِ مشیت تمہیں اپنی رحمتوں کے سایہ تلے لے آئے گا۔

اور جو ظالم اللہ کے نظام و قانون سے سرکشی اختیار کریں گے تو وہ اپنی زندگی کو المناک عذابوں میں مبتلا کر لیں گے۔

لَنْ خَلَقْنَاهُمْ
وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ
وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا
أَمْثَالَهُمْ تَبْدِيلًا
إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ
فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ
إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا
وَمَا تَشَاءُونَ
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا
يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ
فِي رَحْمَتِهِ
وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا

نظامِ خداوندی قائم کرنیوالی انقلابی جماعت کے لیے اللہ کی رحمت کا مفہوم

اس انقلابی جماعت پر جب قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں مصائب و مشکلات ہجوم کر کے آجاتے ہیں تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ مشکلیں آتی ہیں تو آئیں ہم نے اپنے آپ کو قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے وقف کر دیا ہے لہذا ہمارا ہر قدم اسی نصب العین کی طرف اُٹھے گا یہی وہ انقلابی جماعت ہے جو اپنے پیروکار کے نزدیک مستحق ہزار تبریک و تہنیت ہے اور انہی کے لیے سامانِ نشوونما کی فراوانیاں اور الطاف و کرم کی بارشیں ہیں اور ان کا اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ جانا یقینی ہے۔

الَّذِينَ إِذَا
أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ
قَالُوا
إِنَّا لِلَّهِ
وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ
صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ
وَرَحْمَةٌ
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْتَدُونَ ۝۱۵۴-۱۵۵

اللہ کی وہ رحمت جو زندگی کے تمام سرمایوں سے بہتر ہے

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اگر تم قتل کر دیے جاؤ یا اس جدوجہد کے دوران تمہیں موت آجائے تو اللہ تمہاری ذات یا روح کو تحفظ مہیا کرے گا اور اس کی نشوونما کا سامان کر دے گا۔ دیکھو یہ چیز اس تمام سرمایہ سے بہتر ہے جسے انسان ذاتی مفاد کے لیے جمع کرتا ہے۔

وَلَٰئِن قُتِلْتُمْ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ
أَوْ مُتُّمْ
لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ
وَرَحْمَةٌ
خَيْرٌ مِّمَّا
يَجْمَعُونَ ۝۱۵۶

اللہ کی رحمت کے حصار

ہماری رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے اور یہ ان کے حصہ میں آتی ہے جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہوتے

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ
فَإِنَّكَ مِنَ الَّذِينَ
يَتَّقُونَ

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

وَالَّذِينَ هُمْ

بِأَيْتِنَا يُؤْمِنُونَ ۝۱۵۴

نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں

یہ وہ لوگ ہیں کہ جو

ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں

غلط روی سبازا کر پھر رحمتِ خداوندی کے حقدار بن سکتے ہیں

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِينَ

آمَرُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ

وَأَسْلِمُوا لَهُ

مِنْ قَبْلِ أَنْ

يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ

ثُمَّ لَا تَنْصَرِفُونَ ۝۱۵۵

میرے ان بندوں کو بتا دو جنہوں نے

قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے اپنے آپ پر زیادتی کر لی ہے

کہ وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں

اگر وہ پھر سے ان قوانین کی اطاعت شروع کر دیں تو اللہ انہیں

ان کی بُرائیوں کے مضر اثرات سے حفاظت عطا کر دے گا

بلاشبہ اُس کے قوانین میں بڑی حفاظت اور رحمت ہے

لہذا اپنے پروردگار کے قوانین کی طرف رجوع کر لو

اور ان کے اطاعت گزار بن جاؤ

قبل اس کے کہ مہلت کا وقفہ ختم ہو کر ظہورِ نتائج کا وقت آجائے

اور تم عذاب میں مبتلا ہو جاؤ

اور پھر تمہارا مدد کرنے والا کوئی بھی نہ ہو۔

رحمتِ انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کے معانی میں

ثُمَّ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ

تَمَامًا

عَلَى الَّذِي أَحْسَنَ

وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

وَهَدَىٰ

وَرَحْمَةً

لَعَلَّهُمْ يَلْقَاءُ سَرَبَهُمْ

ہم نے اس سے پیشتر موسیٰ کو بھی ایسا ہی ضابطہ قوانین دیا تھا

تاکہ اس کے ذریعہ سے اتمامِ نعمت کر دیا جائے

ان لوگوں پر جو حسین انداز سے زندگی بسر کریں

اس میں تمام ضروری قوانین کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا تھا

اس کتاب میں رہنمائی تھی

اور انسانی ذات کی نشوونما کا سامان تھا

اور یہ سب اس لیے دیا گیا تھا کہ وہ لوگ

يُؤْمِنُونَ

وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مَبْرُورٌ

فَاتَّبِعُوهُ

وَأَتَّقُوا

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۱۵۶/۵۵

اللہ کے قانونِ مکافات پر یقین رکھیں
اب یہ مبارک کتاب (مستکن) نازل کی گئی ہے۔

لہذا اب تم اس کی پیروی کرو

اور تخریبی راستوں سے بچتے رہو

ساکر تمہاری انسانی صلاحیتوں کی نشوونما ہو سکے

اللہ کی رحمت بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہے

ہماری رحمت نصیب ہوتی ہے

ہمارے قانونِ مشیت کے مطابق

اور ہم ان کا اجر ضائع نہیں ہونے دیتے

جو عدل و توازن پر مبنی حسیں انداز کی زندگی بسر کرتے ہیں

اللہ نے رحمت کو اپنے آپ پر لازم کر رکھا ہے

جب وہ لوگ ہمارے پاس آئیں

جو ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عہد کر چکے ہیں

تو انہیں کہو کہ تم پر سلامتی ہو

تمہارے رب نے اپنے آپ پر رحمت کو لازم کر رکھا ہے

لہذا تم سے اگر نادانی میں کوئی بُرا کام سرزد ہو جائے

پھر اس سے باز آ جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو

تو اللہ کے قانون کی حفاظت و رحمت پھر سے حاصل کر لو گے۔

وَرِزَالَجَائِكَ الَّذِينَ

يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا

فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ

أَنَّهُ مَن عَمَلَ مِنكُمْ سُوءًا أَوْ أَجَاهَةً

لَهُ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ

فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ۱۵۶/۵۶

رحمت کے باوجود قانونِ مکافات کے نتائج برقرار

لوگوں سے کہہ دو کہ

گو اللہ بڑا ہی کشادہ رحمتوں والا ہے

لیکن غلط اعمال کے ناخوشگوار نتائج کو ٹالا نہیں جایا کرتا۔

جو قانونِ مکافات کی رو سے مجرم قوموں کے حصہ میں آتے ہیں

فَقُلْ

رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَاسْعَاءَةٍ

وَلَا يَرْدُّ بَاسُهُ

عَنِ الْقَوْمِ الْغَافِلِينَ ۱۵۶/۵۷

رحمت بھی اور جزا و سزا بھی

لوگوں سے کہہ دو کہ

گو اللہ نے رحمت کو اپنے آپ پر لازم قرار دے رکھا ہے
 لیکن وہ تمہیں جمع ضرور کرے گا
 قیامت کے روز جزا و سزا کے لیے
 اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

قُلْ

لِلّٰهِ كُتِبَ عَلَى نَفْسِهِ الرِّحْمَةُ

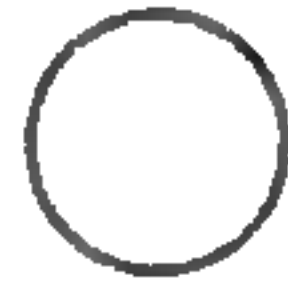
لِيَجْمَعَنَّكُمْ

إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ

ک الرءوف

رافت اور رحمت مرادف لہٰذا معنی الفاظ ہیں رافت ضرر رساں امور کو دفع کرنا ہے اور رحمت ایسے امور کا بہم پہنچانا ہے جو راحت رساں ہوں یعنی رافت کا نتیجہ دفع بلا ہے اور رحمت سے مراد خوشحالیوں کا زیادہ عطا کرنا۔
قرآن حکیم میں اللہ کے لیے اکثر مقامات پر الرءوف الرحیم کے الفاظ اکٹھے آئے ہیں جن کے معنی ہیں ان اسباب و غماص کا دفع کرنے والا جو کسی کی نشوونما کے راستہ میں حائل ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس ساز و سامان کا بہم پہنچانا جس سے اس کی نشوونما ہوتی جاتے۔



اللہ کے قوانین سے انسان کو تخریبی قوتوں کے شر سے محفوظ بھی ملتا ہے اور سامانِ نشوونما بھی

اور اللہ کبھی ایسا نہیں ہونے دے گا کہ
تمہارا قوانین خداوندی کی اطاعت کرنا بے نتیجہ رہ جاتے
بلاشبہ اللہ کا قانون انسان کو
تخریبی قوتوں کے شر سے محفوظ بھی رکھتا ہے
اور اسے سامانِ نشوونما بھی دیتا ہے۔

وَمَا كَانَ اللَّهُ
لِيُضِلَّكُمْ إِنَّمَا تَكُمُ ط
إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ
لَشَرُوفٌ
رَّحِيمٌ ۝

ربوبیت



رب کے معنی نشوونما دینا ہیں۔ یعنی کسی چیز کو نئی نئی تبدیلیوں سے اس لیے گزارنا کہ وہ بتدریج نشوونما پاتی ہوئی اپنی تکمیل تک پہنچ جائے۔ جس طرح فطرت۔ قطرہ نیساں کو موتی بنانے کے لیے۔ نئی نئی تبدیلیوں سے گزارتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نشوونما کیے جاتی ہے یہ طریق نشوونما ربوبیت کہلاتا ہے۔

چونکہ نشوونما کا لازمی نتیجہ شگفتگی اور شادابی ہے لہذا اَلرَّبِّتے ان پودوں کو کہتے ہیں جو گرمیوں میں بھی مرجھاتے نہیں بلکہ ان کی سر بلندی و تازگی سردی گرمی دونوں میں یکساں رہتی ہے۔

قرآن کریم کی ابتدا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۱ سے ہوتی ہے۔ یعنی کائنات کا ہر حسین گوشہ اللہ کی صفت ربوبیت کا پیکر حمد و ستائش ہے۔ کائنات کی ہر شے اپنے منہ سے کہہ رہی ہے کہ یہاں ایک عظیم الشان پروگرام کارفرما ہے جس میں ایک ادنیٰ سیانج اپنی نشوونما کے مختلف مراحل طے کرتا ہوا اپنے نقطہ تکمیل تک پہنچ جاتا ہے اسی کو اللہ کا نظام ربوبیت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی لیے کابل حمد و ستائش ہے کہ وہ ہر شے کو ربوبیت عطا کرتا ہے۔

قرآن کریم کہتا ہے کہ جس طرح اللہ کا یہ نظام ربوبیت خارجی کائنات میں از خود کار فرما ہے۔ اسی طرح انسانوں کو چاہیے کہ وہ اپنی داخلی اور معاشرتی دنیا میں بھی۔ اسی نظام ربوبیت کو نافذ کریں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ رزق کے تمام سرچشمے تمام انسانوں کے لیے عام ہو جائیں اور ہر انسان اپنی استعداد اور صلاحیت کو دوسرے انسانوں کی نشوونما کے لیے وقف کر دیتے۔ اس طرح تمام انسانوں کی مضمحل صلاحیتیں نشوونما پاتی ہوئی۔ اپنے نقطہ تکمیل تک پہنچ جائیں گی۔ اور جو لوگ اس نظام کو قائم کریں گے وہ رَبَّانِیْنَ کہلائیں گے ۲ اور اس نظام کا قیام قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے ہو گا یہی قرآن کریم کی ساری تعلیم کا مقصود منہی ہے۔ یعنی دنیا میں نظام ربوبیت کا قیام۔

قرآن کریم کی رو سے مملکت مقصود بالذات نہیں ہوتی وہ ذریعہ ہوتی ہے۔ افراد انسانیہ کی ربوبیت کا چونکہ ربوبیت میں انسان کی طبعی زندگی کی پرورش بھی شامل ہوتی ہے اور اس کی ذات کی نشوونما بھی اس لیے قرآنی مملکت کا فریضہ یہ ہے کہ وہ تمام افراد کی بنیادی ضروریات زندگی بہم پہنچاتے

اور ہر ایک کے لیے یکساں طور پر ایسے وسائل و ذرائع مہیا کرے۔ جن سے ان کی ذات کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی جائے۔ جب انسانی ذات کی اس طرح نشوونما ہو جاتی ہے تو موت سے بھی اس کا کچھ نہیں بچتا وہ زندگی کی مزید ارتقائی منازل طے کرنے کے بعد آگے بڑھ جاتی ہے اسے حیاتِ آخرت کہتے ہیں اللہ کی ربوبیت کا سلسلہ وہاں بھی جاری رہتا ہے۔

قرآنی معاشرہ کا مقصود و منتہی ”ربوبیتِ عالمینی“ ہے یعنی تمام نوع انسان کی پرورش و نشوونما بلا لحاظ رنگ و نسل اور بلا امتیاز قوم و وطن جب تک اللہ کی یہ صفت افراد اور معاشرہ میں منعکس نہیں ہوتی۔ ان کی زندگی قرآنی نہیں کہلا سکتی اور جن کے اندر اللہ کی یہ صفت منعکس ہوتی ہے وہ اپنی ضرورت سے زائد سب کچھ دوسروں کی نشوونما کے لیے دیدیتے ہیں لہذا ایسے معاشرہ میں نہ جاتیادیں۔ کھڑی کرنے کا تصور پیدا ہو سکتا ہے نہ دولت اکٹھی کرنے کا خیال نہ رزق کے سرچشموں پر انفرادی ملکیت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ نہ دوسروں کی محنت کو غصب کر لینے کی خواہش۔ قرآنِ کریم کا مقصود اسی قسم کے معاشرہ کی تشکیل اور قیام ہے اور یہی معاشرہ ہے جو دنیا کو خوش طبعی پر دکھا سکتا ہے کہ اللہ کا تجویز کردہ نظام کس قدر درخشاں و ستارش ہے یہ عملی تفسیر ہوگی الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی۔



رَبُّ الْعَالَمِينَ

اور حمد و ستائش ہے اُس اللہ کے لیے
جو تمام عالمین کو پرورش و نشوونما دیتا ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۴/۵

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

نشوونما دینے والا کائنات کی بلندیوں اور پستیوں کا
اور جو کچھ ان کے درمیان ہے ان سب کا۔

رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا ۳/۵

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ

نشوونما دینے والا تمام مشرقوں کا
اور نشوونما دینے والا تمام مغربوں کا

رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۵/۵

رَبِّ كَرِيم

اے بنی نوع انسان
تمہیں کس چیز نے غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے
نشوونما دینے والے اس قدر کریم اللہ کی طرف سے
جس نے تمہاری تخلیق کی
پھر گردشیں دے دیکر حشو و زوائد کو الگ کیا
اور تمہاری اخلاط و عناصر میں نہایت عمدہ توازن پیدا کیا
پھر تمہیں مناسب پیکر عطا کیا
اپنے قانونِ مثبت کے مطابق۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ
مَا غَرَّكَ
بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ
الَّذِي خَلَقَكَ
فَسَوَّكَ
فَعَدَلَكَ
فِي أَيْ صُورَةٍ
مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۸/۴

اللہ کی ربوبیت کی زندہ شہادت خود تمہارا وجود ہے

کھومیرے پاس نظام خداوندی کا پلونا نمائندہ آچکا ہے
اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس اللہ کے قوانین کے سامنے تسلیم ہو کر دوں
جو عالمگیر ربوبیت کا ذمہ دار ہے

اللہ وہ ہے جس نے

تمہاری تخلیق کی ابتدا بے جان مادہ سے کی
پھر مختلف مراحل کے بعد تمہاری پیدائش نطفہ سے ہونے لگی۔
پھر نطفہ سے رحم مادر میں جنم کی قسم کا لوہڑا بنایا
پھر وہ تمہیں انسانی بچہ کی شکل میں دنیا میں لے آیا
پھر تم اپنی جوانی کی عمر کو پہنچتے ہو
پھر بوڑھے ہو جاتے ہو

تم میں سے بعض بچپن میں ہی وفات پا جاتے ہیں
اور بعض اس عمر تک پہنچتے ہیں

جہاں انسان عقل و فکر سے کام لینے کے قابل ہو جاتا ہے۔
اسی اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں زندگی ملتی ہے
اور اسی کے قانون کے مطابق موت واقع ہوتی ہے۔

جَاءَنِي الْبَيِّنَاتُ مِنْ رَبِّي
وَأُصِرْتُ أَنْ أَسْلِمَ
لِرَبِّ الْعَالَمِينَ

هُوَ الَّذِي

خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ

ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ

ثُمَّ مِنْ عَنَقَةٍ

ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

ثُمَّ لَتَبْلُغُوا أَشَدَّكُمْ

ثُمَّ يَتَّكُونَ أَشْيُوخًا

وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفَّى مِنْ قَبْلُ

وَلِتَبْلُغُوا أَجَلَ مَسْنًى

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي

وَيُمِيتُ ۚ ۝۷۴-۷۵

الربُّ الأكرم، جس نے انسان کو قلم کے ذریعے علم پھیلانے کی استعداد دی

تمہارا پروردگار بڑا کریم ہے
جس نے انسان کو قلم کے ذریعے علم پھیلانے کی استعداد دی
اور اسے وحی کے ذریعے ان حقائق کا علم دیا
جنہیں یہ نہیں جانتا تھا۔

وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ

مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝۷۶

وَلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

یہ اللہ کی ربوبیت کا کرشمہ ہے کہ اس نے
اس کمرہ ارض کو تمہارے رہنے کے قابل بنا دیا
اور اوپر فضا کی چھتری تان دی
پھر اس نے تمہیں زندگی کا پیکر عطا کیا تو ایسا
جو بہترین حسن و تناسب کا منظر ہے
اور تمہاری نشوونما کے لیے نہایت خوشگوار سامانِ زیست مہیا کیا۔
یہ ہے تمہارا وہ اللہ جو تمہاری نشوونما کرتا ہے
بے حساب برکتوں والا

اور تمام عالمین کی پرورش کرنے والا
وہ ذاتِ زندہ جس سے ہر ایک کو زندگی ملتی ہے
کائنات میں اس کے سوا کسی کا اقتدار نہیں
لہذا تم خالصتاً اسی کے قوانین کی اطاعت کرو
اس طرح تمہارے معاشرہ میں اللہ کا وہ نظام قائم ہو جائے گا۔
جسے دیکھ کر ہر کوئی پکار اُٹھے گا کہ درخور ہزار توصیف و ستائش
ہے وہ ذات جس کے نظام میں تمام عالمین کی پرورش کا انتظام موجود ہے

وَلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

اللہ وہ ہے جس نے تمہاری
نشوونما کے لیے یہ انتظام کر دیا ہے کہ
تم رات کے وقت آرام کرو
اور دن کی روشنی میں تازہ دم ہو کر کاروبار دُنیا کرو
اللہ نے اس قدر آسانیاں ہم پہنچا دی ہیں
انسانی جدوجہد کے لیے

اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ
الْأَرْضَ قَرَارًا
وَالسَّمَاءَ بِنَاءً
وَصَوَّرَكُمُ
فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ
وَمِنْ رِزْقِكُمْ مِنَ الظَّيْتِ
ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ
تَعَالَى
رَبُّ الْعَالَمِينَ
هُوَ الْحَيُّ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
فَلَدَعُوهُ مُخْلِصِينَ
لَهُ الدِّينَ
الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ

۴۵-۴۶

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

لَا يَشْكُرُونَ

ذَلِكَمُ اللَّهُ

رَبُّكُمْ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

فَأَنَّى تُؤْفَكُونَ

۴۱-۴۰

لیکن انسانوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے

جو اُس کی قدر نہیں کرتے

بہر حال یہ ہے وہ اللہ جس نے تمہاری

نشوونما کے لیے ایسا عمدہ انتظام کر رکھا ہے

وہی ہر شے کا خالق ہے

اس کے سوا کائنات میں کسی کا اقتدار نہیں

پھر تم اس اللہ کے بجائے کس طرف اُٹے پھرتے جا رہے ہو

انسانی معاشرہ میں اللہ کے نظامِ ربوبیت کا قیام

اے وہ کہ جس کے ذمے

انسانیت کے سوارنے کا فریضہ ہے

اس دعوتِ انقلاب کو لے کر اُٹھو

اور دُنیا کو غلط روش کے عواقب سے آگاہ کر دو

اور اللہ کے نظامِ ربوبیت کو اس طرح تمہیں کر کہ

کبریائی صرف اسی کے لیے ہو

اس کے لیے ضروری ہے کہ اپنی سیرت و کردار کو پاکیزہ بنایا جائے

اور اس تحریک کو ہر قسم کے ناپسندیدہ عناصر سے پاک و صاف رکھا جائے

اپنے رفتا کی سیرت و کردار میں ایسی پختگی پیدا کر دو کہ

اس باریعظیم کے اُٹھانے میں ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئے نہ ہلاکت

اور دوسروں کی نشوونما کا انتظام احسان کے طور پر نہ کریو کہ

اس کے بدلے میں تمہیں اس سے زیادہ ملے

یہ ہے وہ نظامِ ربوبیت جس کے قیام و استحکام کے لیے

تمہیں نہایت ثبات و استقامت سے سرگرم عمل رہنا ہے۔

يَا أَيُّهَا

الْمُذْتَرِّ

قَوْمُ

فَأَنذِرْ

وَرَبَّكَ

فَكَذِبْ

وَنَبِيَّكَ

فَطَهِّرْ

وَالرُّجُزَ

فَاهْجُرْ

وَلَا تَمْنُنْ

تَسْتَكْبِرُ

رَبِّكَ

فَأَصِدْ

۴۱-۴۰

رزقیت

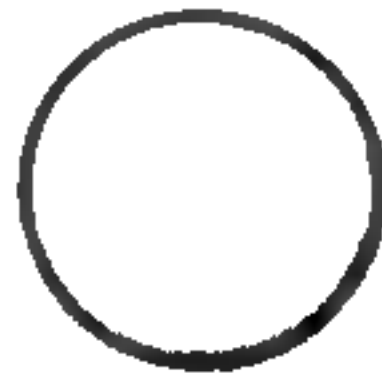


رِزْقٌ ہر وہ چیز جس سے نفع اٹھایا جائے۔ یا جو غذا اللہ کی طرف سے ذی حیات کو بطور سامانِ نشوونما ملے
بارش کو بھی رزق کہتے ہیں اور مقررہ آمدنی کو بھی۔

قرآنِ کریم کی رو سے رزق سے مراد وہ تمام اسباب و ذرائع ہیں جن سے انسانی جسم اور اس کی ذات کی
نشوونما ہوتی جائے اور اللہ کے رازق ہونے سے مراد ہے کہ اس نے انسان کو یہ تمام ذرائع و اسباب مہیا کر
دیئے ہیں۔ اس نے فرمایا وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا ۝۱۱ ”زمین میں کوئی جاندار ایسا نہیں
جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو۔ لہذا اللہ نے اپنی اس ذمہ داری کو نبھانے کے لیے زمین پر افراط سے ہر
طرح کا سامانِ رزق مہیا کر دیا۔ اور انسان کو علم دیا کہ وہ اس کی مدد سے اپنے لیے اور دیگر ذی حیات کے لیے حسب
ضرورت رزق حاصل کرتا ہے۔

نیز اللہ نے تقسیم رزق کے لیے محکم قوانین دیئے کہ انسان ان قوانین کے مطابق تقسیم رزق کا نظام قائم کر کے
اپنے معاشرہ میں حُسن و توازن قائم کر سکے۔

لہذا خرابی وہاں پیدا ہوتی ہے جہاں انسان حصولِ رزق کے لیے اپنا علم استعمال نہیں کرتا یا حصولِ رزق
کے بعد اس کی تقسیم اللہ کے قوانین کے مطابق نہیں کرتا۔



اللہ نے پیدا کیا اور رزق دیا

اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا
اور پھر رزق دیا۔

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ
ثُمَّ رَزَقَكُمْ بِهِ

اللہ ہی ہے جو آسمان و زمین سے انسان کو رزق دیتا ہے

اے بنی نوع انسان

اللہ کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو تم پر کی گئی ہیں
کیا اللہ کے سوا کوئی اور پیدا کرنے والا ہے
جو تمہیں رزق مہیا کرے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ
يَرْزُقُكُمْ

آسمان سے اور زمین سے۔

مِنْ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ

ہر جاندار کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر ہے

زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں

جس کے رزق کی ذمہ داری اللہ پر نہ ہو۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا عَلَى اللَّهِ يَرْزُقُهَا ۚ

اور حصول رزق اس کے قانون کے مطابق

اللہ اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے

وہ انہیں رزق دیتا ہے اپنے قانونِ مشیت کے مطابق

اور وہ بڑا ہی قوی اور غالب ہے۔

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ
يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ
وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۚ

رزق کے خزانوں کی کنجیاں

زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں

رزق کی فراخیاں بھی اُسی کے قانونِ مشیت کے مطابق

حاصل ہوتی ہیں اور تنگیاں بھی

بلاشبہ وہ ہر بات کا علم رکھنے والا ہے۔

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ
يَشَاءُ وَيَقْدِرُ
إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۚ

رزق کی فراخیاں اور تنگیاں اللہ کے قانون کے مطابق

بلاشبہ تمہارا پروردگار
رزق میں کشادگیاں عطا کرتا ہے
اپنے قانونِ مشیت کے مطابق
اور تنگیاں بھی
یقیناً وہ اپنے بندوں کے متعلق
بڑا باخبر اور دیکھنے والا ہے۔

إِنَّ رَبَّكَ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَشَاءُ
وَيَقْدِرُ
إِنَّهُ كَانَ بِعِبَادِهِ
خَبِيرًا بَصِيرًا

انسانوں کی اکثریت جس بات کا علم نہیں رکھتی

کہو میرا پروردگار
رزق میں کشادگیاں دیتا ہے
اپنے قانونِ مشیت کے مطابق
اور تنگیاں بھی

قُلْ إِنَّ سِرِّي
يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَشَاءُ
وَيَقْدِرُ

لیکن انسانوں کی اکثریت اس کا علم نہیں رکھتی۔

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

انسان کے حصولِ رزق کے لیے کتنا کی ہر شے کو اسکے تابعِ تسخیر کر دیا گیا ہے

اللہ وہ ہے جس نے

ان بے پایاں اور پُرغروشِ سمندوں کو تمہارے تابعِ تسخیر کر دیا۔
تاکہ ان میں اللہ کے قانون کے مطابق جہاز رانی کر کے
سامانِ معیشت کی تلاش میں ادھر ادھر نکل سکو۔
اور اس طرح تمہاری کوششیں بھرپور نتائج پیدا کر سکیں۔
ایک سمند ہی کیا، اُس نے تو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں
جو کچھ ہے اس سب کو تمہارے لیے تابعِ تسخیر کر دیا ہے۔
دیکھو ان امور میں قوانین موجود ہیں۔
ان اقوام کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتی ہیں۔

اللَّهُ الَّذِي
سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ
لِتَجْرِيَ الْفُلُكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ
وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ
وَعَلَّامُ الْغُيُوبِ
وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَوَاتِ
وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ
لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ

حصولِ رزق کے لیے عقل و فکر اور اللہ کے قوانین کو سمجھنے کی ضرورت ہے

اور تمہارے تابع تسخیر کر دیے گئے ہیں

رات و دن اور سوچ و چاند

اور سارے بھی اللہ کے قانون کے مطابق تمہارے تابع تسخیر ہیں

بلاشبہ ان امور میں قوانین ہیں

ان اقوام کے لیے جو عقل و سمجھ سے کام لیتی ہیں

اس نے سطح زمین پر تمہارے لیے جو کچھ پیچھا دیا ہے

دیکھو وہ کس قدر مختلف اقسام پر مشتمل ہے

بلاشبہ ان امور میں نشانیاں و دلائل موجود ہیں

ان اقوام کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتی ہیں

وَسَخَّرَ لَكُمُ

النَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ

لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ

وَمَا ذَرَأَّا لَكُمُ فِي الْأَرْضِ

مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً

لِقَوْمٍ يَتَذَكَّرُونَ

۱۶-۱۳

حصولِ رزق کے لیے سمندر بھی تمہارے تابع تسخیر کر دیے گئے

اور اللہ نے سمندروں کو تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے

تاکہ ان سے کھانے کے لیے تازہ گوشت حاصل کر سکو

اور اپنے استعمال کے لیے آرائش و زیبائش کی چیزیں نکالے

اور دیکھو سینہ بحر پر جہاز کس طرح پانی کو چیرتے ہوئے چلے جاتے ہیں

تاکہ اس طرح سے اس کے فضل کی تلاش کر سکو

اور تمہاری کوشش بھرپور نتائج پیدا کریں

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ

لِتَأْكُلُوا مِنْهُ حَمَاطًا رَیًّا

وَتَسَخِّرَ جُؤَامِنَهُ حَلِیَّةً تَلْبَسُونَهَا

وَتَرَى الْفَلَکَ مَوَاجِرِفِهِ

وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

۱۶-۱۲

ہوا اور پانی بھی ذریعہ رزق ہیں۔

اور اس کے قوانین میں سے ہوائیں کا چلنا بھی ہے

یہ خوشخبریاں لے کر آتی ہیں

کہ تمہیں اس کی رحمتوں کے پھل چکائیں

اور اس کے قانون کے مطابق تم کشتیاں چلا کر

اس کا فضل یا رزق تلاش کر سکو

اور اس طرح سے اپنی محنتوں کے بھرپور نتائج پاؤ۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ يُرْسِلَ الرِّیَّاحَ

مُبَشِّرَاتٍ

وَلِيُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ

وَلِتَجْعَلَ الْفَلَکَ بِأَمْرِهِ

وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

۲۷-۲۶

رزاقیت کا ایک اور انداز

اور یہ تم پر اللہ کی رحمتوں میں سے ہے کہ
اُس نے تمہارے لیے رات و دن کی گردشیں قائم کر دیں
تاکہ رات کے وقت آرام کر سکو اور تازہ دم ہو کر
دن کے وقت اس کا فضل یا رزق تلاش کرو۔
اور اس طرح تمہاری کوششیں بھرپور نتائج پیدا کرتی جائیں۔

وَمِنْ رَّحْمَتِهِ
جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
لِتَسْكُنُوا فِيهِ
وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

پھاڑ اور دریا وغیرہ تمہارے لیے حصولِ رزق کا ذریعہ ہیں

اور زمین پر پھاڑ بنا دیے گئے
تاکہ وہ تمہیں لے کر کسی طرف کو ڈول نہ جائے
اور ان میں سے پانی کی نہریں جاری کیں
اور راستے نکال دیے
تاکہ تم اپنی منزل مقصود پر آسانی پہنچ جایا کرو۔
اور تمہاری رہنمائی کے لیے نشاناتِ راہ بنا دیے گئے
اور تاکے بھی تمہارے لیے منزل کی رہنمائی کرتے ہیں۔

وَالْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ
أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ
وَأَنْهَارًا
وَسُبُلًا
لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ
وَعَلَّمَتْ
وَالنَّجْمُ هُمْ يَهْتَدُونَ

۱۴
۱۴-۱۵

اوریشی بھی تمہارے لیے ذریعہ رزق ہیں

اور تمہارے لیے مویشی پیدا کیے گئے
اور ان کی اون و کھال وغیرہ میں تمہارے لیے گرم کرنے کے اسباب ہیں
اور نیز طرح طرح کے دیگر فائدے بھی ہیں۔
ان میں ایسے جانور بھی ہیں جن کا گوشت کھاتے ہو
اور ان کے اندر تمہارے لیے ایک جمالی پہلو بھی ہے

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ
فِيهَا دِفْءٌ
وَمَنْفَعَةٌ
وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ
وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ

حِينَ يُرْمَوْنَ

وَحِينَ تَسْرَحُونَ

وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلَىٰ بَلَدٍ

لَمْ تَكُونُوا بِالْغَيْبِ إِلَّا لِيَسْتَأْذِنَ الْإِنْفِيسُ

إِنْ رَبَّكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ

وَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْجُمُحَرِ

لِتَرْكَبُوهَا

وَزِينَةً ۝ ۱۶

ان کے گلوں کو جب شام کے وقت تم چڑا کر لاتے ہو

یا صبح کے وقت جب نکالتے ہو تو ایک حسین منظر پیدا ہو جاتا ہے

یہ جانور تمہیں اور تمہارے مال و اسباب کو اٹھا کر دوردراز مقامات پر لے جاتے ہیں

جہاں ان کے بغیر تمہارا پہنچنا دشوار ہوتا

بلاشبہ تمہارا پروردگار تم پر بڑا ہی شفیق اور رحیم ہے

ان کے علاوہ گھوڑے، خچریں اور گدے ہیں کہ

ان سے تم سواری و باربرداری کا کام بھی لیتے ہو

اور یہ تمہارے لیے وجہ زینت بھی ہیں۔

دیکھو رزق کے ان ذرائع سے فیضیاب وہی اقوام ہوتی ہیں جو عقل و فکر سے کام لیتی ہیں

اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے

آسمان سے پانی برسایا

جو تمہارے پینے کے کام بھی آتا ہے

اور اس سے تم زمین کو سیراب بھی کرتے ہو

جس سے جنگل اور چرگاہیں پیدا ہو جاتے ہیں

جہاں تم اپنے مویشی چراتے ہو

اور اس پانی سے تمہارے لیے غلہ کی کیتیاں

اور زیتون، کھجور اور انگور وغیرہ

جیسے بھل پیدا کیے جاتے ہیں

بلاشبہ ان امور میں قوانین اور نشانیاں موجود ہیں

ان اقوام کے لیے جو عقل و فکر سے کام لیتی ہیں۔

کوئی بھی اپنا رزق اٹھاتے نہیں پھرتا

غور کرو کہ دنیا میں کتنے جاندار ایسے ہیں

جو اپنا رزق پیٹھ پر لادے پھرتے ہیں

اللہ ہی ہے جو انہیں اور تمہیں سب کو رزق دیتا ہے

اور وہ سب کچھ سننا اور دیکھتا ہے۔

وَكَايْنِ مَنْ دَابَّةٍ

لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا

اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ۱۷

رزق کی طلب و تلاش اللہ کے قانون کے مطابق کرو

اور رزق کی طلب و تلاش
اللہ کے قانون کے مطابق کرو۔

فَاَبْتَغُوا
عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ ۝۴۹

اللہ کی رزاقیت کے لئے انسانی معاشرہ میں نظامِ رزاقیت کی تفصیل

اللہ اپنے قانون کے مطابق بادلوں سے بارش برساتا ہے
تو اُس سے زمینِ مردہ کو ازسرنو زندگی مل جاتی ہے
یقیناً اس میں ان لوگوں کے لیے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں ہیں
جو حق کی آواز کو دل کے کانوں سے سنتے ہیں
اور تمہارے لیے موشیوں میں بھی ایک سبق موجود ہے
دیکھو کہ کس طرح ان کے پیٹوں میں
خون اور گوشت کے درمیان سے

ہم تمہارے لیے خالص دودھ مہیا کرتے ہیں
جو پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار ہے
اس طرح تم کھجور اور انگور کے پھلوں کو دیکھو
تم ان سے نشہ اور عرق بھی بناتے ہو
اور خوشگوار اور متوازن غذا بھی حاصل کرتے ہو
بلاشبہ ان امور میں اللہ کے قوانین موجود ہیں

ان اقوام کے لیے جو عقل و فکر سے کام لیتی ہیں
اور پھر شہد کی مکھی پر غور کرو کہ کس طرح
اللہ نے اس کے اندر جبلی طور پر یہ رہنمائی رکھ دی ہے کہ
وہ پہاڑوں میں درختوں میں اور ان ٹیٹیوں میں
جو اس غرض سے بنائی جاتی ہیں اپنا چھتہ بنائے
پھر ہر طرح کے پھولوں اور پھلوں سے رس پھرتی پھرے

وَاللَّهُ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَأَخْيَاهُ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً
لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ
وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً
نُسْقِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهِ
مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ
لَبَنًا خَالِصًا
سَائِغًا لِلشَّارِبِينَ
وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ
تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا
وَرِزْقًا حَسَنًا
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً
لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
وَأَوْحَى رَبُّكَ
إِلَى النَّحْلِ
أَنِ اخْذِي مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا
وَمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُونَ
ثُمَّ كُلِي مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ

فَاسْأَلْكَ سُبُلَ رَبِّكَ ذُلًّا
يَخْرُجُ مِنْ بَطُونِهَا
شَرَابٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ
فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً
لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ
وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعَمَلِ
لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا

إِنَّ اللَّهَ

عَلِيمٌ قَدِيرٌ

وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ

عَلَى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ

فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا

بِرَازِي رِزْقِهِمْ عَلَى

مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ

فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ

أَفَبِعِصْمَةِ اللَّهِ

يَجْحَدُونَ

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ

أَزْوَاجًا وَجَعَلَ لَكُمْ مِنْ

أَزْوَاجِكُمْ بَنِينَ وَحَفَدَةً

وَرَزَقَكُمْ مِنَ الظَّيِّبَاتِ

أَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُونَ

وَبِعِصْمَةِ اللَّهِ هُمْ يَكْفُرُونَ

۱۹-۴۵

اور نہایت فرماں پذیری اور اطاعت گزاری سے جو بزرگوارہ پرہیزی ہمارے
چنانچہ جب وہ قانونِ فطرت کا اس طرح اقباع کرتی ہے تو
اس کے اندر سے مختلف رنگوں کا شہر نکلتا ہے
جس میں انسان کے لیے غذائیت کے علاوہ شفا بھی ہے
بلاشبہ اس میں بھی حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں اوجھڑیں
ان لوگوں کے لیے جو غور و فکر کرتے ہیں
اللہ تمہیں پیدا کرتا ہے اور موت بھی دیتا ہے
اور تم میں سے بعض عمر کے اس بدترین حشر میں پہنچ جاتے ہیں کہ
ان کے تمام قویٰ کمزور و منفلت اور سکھ ہو جاتے ہیں
یہ سب کچھ اللہ کے طبیعی قانون کے مطابق ہوتا ہے۔
جس کے پیمانے اور اندازے علم پر مبنی ہیں۔
تم دیکھو کہ انسانی عمر کے مختلف درجات میں بڑی کلاس کی
استعداد مختلف ہوتی ہے کسی میں کم کسی میں زیادہ اور کبھی میں باطل
نہیں انداز جن میں یہ استعداد زیادہ ہوتی ہے وہ اپنی فاضلہ دولت کو
ان کی طرف کیوں ٹوٹا نہیں دیتے جن میں کٹھنہ کی استعداد نہیں
یا کم ہے اور وہ ان کے زہرِ بدایت کام کرتے ہیں۔
ہاں معاشی سہولتوں میں سب برابر ہو جائیں۔
جو لوگ ایسا نہیں کرتے وہ گویا ان سہولتوں کے اللہ کی
طرف سے بطور نعمت کے ملنے کا انکار کرتے ہیں
تم اپنی گھریلو زندگی میں تقسیمِ مذق کے نظام پر عمل کرو
اس میں کام نہ کر سکنے والے افراد بھی سہولت پائیں
اور کام نہ کر سکنے والے بچے اور کمزور استعداد پائیں
لیکن تم سب ہمارے دیے ہوئے رزق کو خوشگوار انداز سے استعمال
کرتے ہو تو کیا تم انسانی معاشرے میں اس کے بجائے کوئی بالی نظام رائج
کر کے اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کی تلافی کرنا چاہتے ہو

نظامِ خداوندی میں رزاقیت

دیکھو جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
اس کے مطابق اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں
انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے
اور عزت کی روزی ملتی ہے۔

فَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۲۲

نظامِ خداوندی میں ہر طرح کا تحفظ اور عزت کی روزی ہے

تمام بنی نوع انسان کو پکار کر کہ دو کہ
میں تمہیں تمام باطل نظام ہائے زندگی کی تباہ کاریوں سے
واضح طور پر آگاہ کرتا ہوں اور اللہ کے نظام کی طرف
دعوت دیتا ہوں لہذا جو کوئی اس نظام کو قبول کرے گا
اور اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرے گا
تو اسے اس نظام میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
اور عزت کی روزی ملے گی۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنَّمَا أَنَا كَارِهُ
نَذِيرٌ مُّبِينٌ
فَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۲۳

حقیقی مومن اور نظامِ صلوٰۃ کا مفہوم

جو لوگ قوانینِ خداوندی پر مبنی نظام قائم کرتے ہیں
اور ہمارے دیے ہوئے رزق کو
نوع انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے عام کر دیتے ہیں
یہی لوگ حقیقی مومن ہیں
پروردگار کے ہاں ان کے مدارج بہت بلند ہیں۔
اس نظام میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو گا
اور عزت کی روزی ملے گی۔

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ
يُنْفِقُونَ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا
لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَمَغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۲۴

اللہ کے قوانین پر قائم معاشرہ میں نہایت ہی حسین انداز سے رزق مہیا کیا جائے گا

اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اے وہ صاحبانِ عقل و بصیرت
جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اس مقصد کے لیے اللہ نے تمہاری طرف
یہ ضابطہ قوانین نازل کر دیا ہے
اور یہ رسول تمہارے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے
جو اپنے مطالب میں بالکل واضح ہیں
مقصد اس سے یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کے قوانین کو قبول کر کے
اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
انہیں ظلم و جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر
علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئے
لہذا جو لوگ ان قوانین کی صداقت پر ایمان لائیں گے
اور اللہ کے مقرر کردہ صلاحیت بخش پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
تو وہ لوگ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہو جائیں گے
جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چٹھے رواں ہوں گے
اور یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے
اور اللہ انہیں نہایت حسین انداز سے رزق مہیا کرتا رہے گا۔

فَاتَّقُوا اللَّهَ
يَا اُولِيَ الْاَلْبَابِ
الَّذِينَ اٰمَنُوا
قَدْ اَنْزَلَ اللَّهُ
إِلَيْكُمْ ذِكْرًا
رَّسُولًا يَتْلُو عَلَيْكُمْ
آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ
لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ اٰمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ
وَمَنْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ
وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا

نظامِ خداوندی کی برکتیں

جن لوگوں نے اللہ کے نظامِ ربوبیت کو قبول کر لیا۔
پھر اسے مضبوطی سے قائم رکھا
تو اللہ کی کائناتی قوتیں ان کی مددگار ہو جاتی ہیں
اور ان کے تمام خوف اور پریشانیاں دور ہو جاتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ
ثُمَّ اسْتَفْتَمُوا
تَنْزِيلَ عَلَيْهِمُ الْمَلَكِ
أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا

وَابْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ

یہ بشارت ہے اس جنتی معاشرہ کی
جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔

تقسیمِ رزق کے سلسلہ میں انسان کی کھلی ہوئی گمراہی

فَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ
دَعَانَا

انسان پر جب کوئی مصیبت آتی ہے
تو ہمیں پکارتا ہے

ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنَّا
قَالَ إِنَّمَا

اور جب ہم اسے کسی نعمت سے نوازتے ہیں
تو کہنے لگ جاتا ہے کہ

أُوتِيْتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ

یہ سب کچھ تو میری اپنی ہنرمندی کا نتیجہ ہے
حالانکہ یہ اس کی کھلی ہوئی گمراہی ہے

بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ

لیکن اکثر لوگ اس بات کا علم نہیں رکھتے

وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

قَدْ قَالُوا الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ

قبل ازیں بھی سرسبز پرست لوگ ایسی ہی باتیں کیا کرتے تھے
لیکن جب ان کے غلط نظریہ کی پیدا کردہ تباہیاں ان کے

فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ

سامنے آئیں تو ان کا کھسب و ہنر کسی کام نہ آیا

مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

فَاصْبِرْ لَهُمْ سَيِّئَاتٍ مَا كَسَبُوا

وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِن هَٰؤُلَاءِ

اب بھی جنہوں نے ظلم کی روش اختیار کر رکھی ہے
ان کے اعمال کے تباہ کن نتائج ان کے سامنے آ کر رہیں گے

سَيُصِيبُهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا

وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ

اور یہ لوگ ہمارے قانونِ مکافات کو عاجز نہیں کر سکیں گے۔
انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ

أَوَلَمْ يَعْلَمُوا

أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

رزق کی کشاد بھی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتی ہے
اور تنگی بھی اس کے قانون کے مطابق

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ

لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ

اس بات میں حقیقت تک پہنچنے کی بڑی نشانیاں ہیں
ان لوگوں کے لیے جو اس کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔

رزق کی کشادگی اور تنگی کا قانون

کہو رزق کی تنگی اور کشادگی اللہ کے قانون سے وابستہ ہے۔
جو اس کے قانون کا اتباع کرتا ہے اسے کشادگی اور وسعت حاصل ہو
جاتی ہے اور جو اس سے منہ موڑ لیتا ہے اس کی ریزی تنگ ہو جاتی ہے
دیکھو جس مدت تم نوع انسان کی پرورش و نشوونما کیلئے دیتے ہو
اسی قدر تمہارے رزق میں وسعت اور کشادگی پیدا ہو جاتی ہے
اور اللہ کے قانون کے مطابق بلا ہوا رزق ہی بہترین ہوتا ہے۔

قُلْ إِنَّ رِزْقِي
يَبْسُطُ الرِّزْقَ مِنْ يَشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ
وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْءٍ
فَهُوَ يَخْلُقُهُ
وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ



غَفَّارٌ

۱۰

غَفَرَ کے بنیادی معنی ہیں حفاظت کرنا، غَفَّارٌ، غَفُورٌ کے معنی ہیں حفاظت دینے والا، محفوظ رکھنے والا۔



اللہ کی غفارت کا ایک انداز

اللہ نے اس تمام سلسلہ کائنات کو ٹھیک ٹھیک انداز سے تعمیری نتائج مرتب کرنے کے لیے پیدا کیا ہے اُس نے زمین کی گردش کو اس انداز سے متعین کیا ہے کہ رات کو دن کے اوپر پڑتا جاتا ہے اور دن کو رات کے اوپر اور اس نے سورج اور چاند کو اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے تمام اجرام فلکی ایک مدت معینہ تک کے لیے اپنے راستہ پر چلے جاتے ہیں یہ سب کچھ اس اللہ کے قوانین کے مطابق ہو رہا ہے جو پورے پورے غلبہ کا مالک ہے اور ہر شے کی حفاظت کا سامان رکھتا ہے۔

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
بِالْحَقِّ

يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ

وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى

إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ

الْغَفَّارُ ۳۹

اللہ کی غفورت کا ایک انداز

دیکھو کہ کس طرح اللہ نے اس قدر عظیم الجثہ اجرام فلکی کو قانون کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی اپنے مقام سے بال برابر بھی ادھر ادھر نہیں ہٹتا اور اگر ان میں سے کوئی اپنے مقام سے ہٹ جائے تو کوئی قوت ایسی نہیں جو اُسے پھر اُس کے اصل مقام پر لے جائے بلاشبہ یہ اللہ ہی ہے جس کے قانون میں اس قدر حلیمی اور حفاظت ہے

إِنَّ اللَّهَ

يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

أَنْ تَزُولَا

وَلَكِنْ زَالَتَا

إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِ هٰذَا

إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۴۵

اللہ کے قانون میں علمی اور حفاظت

لَا يَأْخُذُكُمْ اللَّهُ
بِالْغُفْوِ فِي آيَمَانِكُمْ
وَلَكِنْ يُؤْخِذُكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ
وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝۲۵

دیکھو اللہ کا قانون تمہاری ان قسموں پر گرفت نہیں کرتا
جو تم یونہی بلا سوچے سمجھے کہا یا کرتے ہو
وہ صرف ان قسموں پر گرفت کرتا ہے
جو تم دل کے پلوے ارادے سے کھاتے ہو
کیونکہ اللہ کے قانون میں بڑی حفاظت اور علمی ہے۔

اور اللہ کی حفاظت اس کے قوانین کی پیروی سے حاصل ہوتی ہے

وَأِنْ تَصْلِحُوا
وَتَتَّقُوا
فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝۲۶

دیکھو اگر تم اپنا طرز عمل درست رکھو
اور اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہو
تو تمہیں اللہ کی طرف سے حفاظت اور رحمت حاصل رہے گی

گھریلو زندگی کے سلسلے میں اللہ کی غفارت و رحمت

لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ
تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ
فَإِنْ فَأَوْ
فَإِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۲۷

جو لوگ اپنی بیویوں سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالیں
ان کے لیے چار ماہ کی مہلت ہے
کہ وہ اس عرصہ میں اپنے تعلقات بحال کر لیں
کیوں کہ اللہ کے قانون میں ایسی لغزشوں سے
حفاظت و مرحمت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔

گھریلو زندگی کے سلسلے میں اللہ کے قانون کی غفارت

الَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ
قَاهُنَّ أَهْمَهُنَّ
إِنْ أَمَّهُنَّ إِلَّا إِلَٰهٌ وَلَدَنَّهُمْ
وَأَنَّهُمْ لَيَقُولُنَّ مُنْكَرًا مِنَ الْقَوْلِ

دیکھو تم میں سے اگر کوئی اپنی بیوی کو ماں کہہ دے
تو وہ اس کی ماں بن نہیں جاتی
ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا
اس قسم کی باتیں تو محض بیہوشی اور لغویت ہوتی ہیں

وَزُورًا ط

وَإِنَّ اللَّهَ لَعَفُورٌ

غَفُورٌ ۴

جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔
لہذا اللہ کا قانون ایسی لغویات سے درگزر کرتا ہے
اور تمہیں اس کے مضر اثرات سے تحفظ دیتا ہے۔

مجبوری کی حالت میں حرام اشیاء کے استعمال سے انکے مضر اثرات سے حفاظت

قُلْ لَا آجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ

فُحْرًا عَلَى طَائِعٍ يَطْعَمُهُ

إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِيتَةً

أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا

أَوْ حَمًّا خَنَزِيرٍ

فَإِنَّهُ رِجْسٌ

أَوْ نِسًا

أَهْلًا لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ

فَمَنْ اضْطُرَّ

غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ

فَإِنَّ رَبَّكَ

غَفُورٌ رَحِيمٌ ۴

کھو میری طرف جو وحی کی گئی ہے اس میں
میں کسی ایسی چیز کو جسے لوگ عام طور پر کھاتے ہیں حرام نہیں پاتا
ماسوا مردار کے

یا بہتے ہوئے خون کے

یا خنزیر کے گوشت کے

کیوں کہ یہ تمام چیزیں ناپاک اور علیظ ہیں

اور وہ تمام چیزیں بھی حرام ہیں جنہیں حدود اللہ سے تجاوز کرتے
ہوئے غیر اللہ کے نام پر دیا گیا ہو

بہر حال مجبوری کی حالت میں ان چیزوں کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے
لیکن اس احتیاط کے ساتھ کہ حد سے تجاوز نہ ہو اور نہ قانون شکنی کی نیت ہو
ایسی حالت میں تمہارا پروردگار تمہیں ان چیزوں کے مضر اثرات سے
محفوظ رکھے گا اور تمہاری نشوونما بدستور ہوتی رہے گی۔

وقفہ مہلت بھی اللہ کی غفارت اور اس کی رحمت ہے

وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ

لَوْ يُؤَاخِذُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

لَجَلَّ لَهُمُ الْعَذَابُ

بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ

لَنْ يَجِدُوا

مِنْ دُونِهِ مَوْئِلًا ۱۴

دیکھو تمہارے پروردگار کے قانون میں بڑی حفاظت اور رحمت ہے
وہ اگر لوگوں کی غلط کاریوں پر فوراً ہی گرفت کرتا
تو ان پر فوری طور پر تباہی کا عذاب مسلط ہو جاتا
لیکن انہیں اصلاح کے لیے ایک مہلت دی جاتی ہے
اور جب مہلت کا یہ وقفہ ختم ہو جاتا ہے تو پھر انہیں
اپنے کړوتوں کے نتائج سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نہیں ملتی۔

میرے بندوں کو خبردار کر دو

نَبِيِّ عِبَادِي أَنِّي

أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

وَأَنَّ عَذَابِي

هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ۵۰

میرے بندوں کو خبردار کر دو کہ
میرے قوانین کی پیروی سے انہیں ہر طرح کا تحفظ اور رحمت حاصل ہو جائے گی
اور ان قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
ان کی زندگیاں سخت عذاب میں گمراہیوں میں گئی۔

لغزش کے بعد اللہ کی حفاظت و رحمت حاصل کرنے کا طریقہ

وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ

ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا

وَأَمَّنُوا

إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا

لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ ۱۵۳

دیکھو جن لوگوں سے کوئی لغزش سرزد ہو جاتے
پھر اس کے بعد وہ اس سے باز آ جائیں
اور اللہ کے قانون کے مطابق زندگی بسر کریں
تو اس طرح وہ تمہارے پروردگار کے
سایہ رحمت و حفاظت کے تلے آ جائیں گے۔

لغزش کے بعد اللہ کی حفاظت و رحمت حاصل کرنے کا طریقہ

لِلَّذِينَ عَمِلُوا السُّوءَ بِجَهَالَةٍ

ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِ ذَلِكَ

وَأَصْلَحُوا

إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا

رَّحِيمٌ ۱۱۹

جو لوگ نادانی اور جہالت سے کوئی بُرا کام کر بیٹھیں
اور پھر احساس ہونے پر اس سے باز آ جائیں
اور اپنی اصلاح کر لیں
تو اس طرح وہ اپنے آپ کو اللہ کے قانون کی حفاظت میں آئیں گے
اور ان کی نشوونما بدستور جاری رہے گی۔

نعمتِ انعام

۱۱

نَعْم کے معنی ہیں کسی چیز کا ایسی کیفیت لیے ہونا۔ جس سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون حاصل ہو انسانی زندگی کے ہر پہلو کا خوشگوار، کشادہ، ملائم، آسودہ اور اذیت و تکلیف سے مُبرا ہو جانا، تروتازگی، شگفتگی، شادابی و سرفرازی حاصل ہونا۔

ایک مکمل نظامِ حیات کی نعمت

اب ہم نے انہیں ایک مکمل نظامِ زندگی دے دیا ہے
اور تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دی ہیں
اور اسلام کو تمہارے لیے بطور نظامِ حیات منتخب کر لیا ہے

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
وَأَتَمَّمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۝

وہ نعمت جس نے تمہاری کاپی پلٹ دی تھی

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اللہ کے قوانین کی پیروی اس طرح کرو کہ
جس طرح پیروی کرنے کا حق ہے
اور زندگی بھر قوانینِ خداوندی کے اطاعت گزار بنے رہو
اور سب مل کر اللہ کے نظام کو مضبوطی سے تھامے رکھو
اور اپنے اندر فرقے اور گروہ نہ پیدا کرو
اور اپنے اوپر اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو
کہ جب تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے
کہ اس نظام نے آکر تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی الفت پیدا کر دی۔
اور اللہ کی اس نعمت کے ہاتھوں تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے
تم تباہیوں و بربادیوں کے جہنم کے کناروں پر پہنچ گئے تھے
کہ اس نظام نے آکر تمہیں اس میں گرنے سے بچا لیا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللَّهَ
حَقَّ تَقَاتِهِ
وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝
وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا
وَلَا تَفَرَّقُوا
وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً
فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ
فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۝
وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ
فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ۝

تسخیر کائنات کی نعمت

الَمْ تَرَوْا
أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ
مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ
ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۚ

کیا تم دیکھتے نہیں کہ
اللہ نے تمہارے تابع تسخیر کر دیا ہے
ہر اُس چیز کو جو آسمانوں و زمین میں موجود ہے
اور پلوی کر دی ہیں تم پر اپنی نعمتیں
ظاہر بھی اور باطن بھی۔

قومیں خود اپنے آپ کو اللہ کی نعمتوں سے محروم کر لیتی ہیں

بَآنَ اللَّهِ لَكُمْ بِكَ مُغَيِّرًا نِّعَمَهُ
أَنعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ
حَتَّى يُغَيِّرُ أَمْرًا بِأَنفُسِهِمْ
وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

دیکھو اللہ ہرگز ایسا نہیں کیا کرتا کہ ان نعمتوں کو بدل ڈالے
جو اُس نے کسی قوم پر انعام کر رکھی ہوں
جب تک کہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کر کے نااہل نہ بن جائے
اور اللہ تو سب کچھ سناتا اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

اللہ کے قوانین کو مذاق بنا کر کفرانِ نعمت نہ کرو

وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا
وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ
وَالْحِكْمَةِ
يَعْظُمُ عَلَيْكُمْ
وَاتَّقُوا اللَّهَ
وَاعْلَمُوا
أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

اور دیکھو اللہ کے قوانین کو مذاق نہ بنا لو
اور اللہ کی اُس نعمت کو یاد کرو جو تم پر کی گئی ہے
اُس نے تمہاری طرف یہ ضابطہ قوانین نازل کیا
اور ساتھ ہی ان قوانین کی غرض و نیت و حکمت بھی بتا دی
اور یہ بھی بتا دیا کہ ان پر عمل پیرا ہونے کے نتائج کیا ہوں گے
اور تم ان قوانین کی پوری پوری اطاعت کرو
اور اس حقیقت کو جان لو کہ
اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔

فضل، فضیلت

۱۲

عربی زبان میں فضل کا لفظ کمی کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے یعنی کسی چیز کا کم نہ ہونا۔ بلکہ زیادہ ہونا، جتنی ضرورت ہے اس سے بھی زیادہ۔

عام طور پر یہ لفظ معاشی سہولتوں کے لیے آتا ہے۔ لیکن اس کا استعمال فضیلت، برتری، مدارج کی بلندی وغیرہ کے لیے بھی ہوتا ہے۔

نیز انعام و اکرام کے لیے بھی اور احسان و کرم کے لیے بھی۔ یعنی جتنا کسی کا واجب ہے۔ اس سے بھی زیادہ دے دینا۔ یا بلا معاوضہ احساناً دے دینا۔



نزولِ کتب کا فضل

وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا ۝۲۳

اللہ نے تمہاری طرف اپنا پر حکمت ضابطہ قوانین نازل کیا
اور تمہیں ان باتوں کی تعلیم دی جن کا تمہیں علم نہیں تھا
تم پر اللہ کا یہ بڑا ہی عظیم فضل ہے

دفعِ شر کا فضل

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ
وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝۲۵

اگر اللہ روک نہ کرتا
انسانوں کے شرکی انسانوں کے ذریعہ سے ہی
تو دنیا میں فساد ہی فساد پیا ہو جاتا
لیکن اللہ کا فضل تمام عالمین پر جاری و ساری ہے

دیگر مخلوقات پر انسان کی فضیلت و برتری

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَ
حَمَلْنَاهُمْ فِي الْوُجُوهِ وَالْأَنْفِ
وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ
وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا
تَفْضِيلًا ۝ ١٤

بلاشبہ ہم نے نوعِ انسان کو عزت و برتری دی
اور اُسے تمام خشنکی و تری کی قوتوں پر کنٹرول دیا
اور نہایت ہی خوشگوار سامانِ زیت سے نوازا
اور دیگر مخلوقات میں سے اکثر پر فضیلت و برتری دی
ایسی فضیلت و برتری جیسی کہ ہونی چاہیے تھی۔

نظامِ خداوندی کی برکات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ
يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا
وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اگر تم قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے رہے
تو اللہ تمہیں ایک امتیازی حیثیت عطا فرما دے گا
اور تمہارے معاشرہ کی کمزوریاں و ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
یاد رکھو اللہ کے نظام میں بڑی ہی خوشحائیاں اور فضل ہے۔

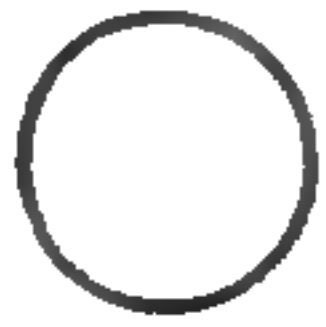
اللہ کے فضل سے محرومی کے اسباب

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
مَنْ يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ
فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهَ بِقَوْمٍ
يُحِبُّهُمْ
وَيُحِبُّونَهُ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اگر تم نے اللہ کے نظام کی اطاعت ترک کر دی
تو اللہ تمہارا یہ مقام کسی ایسی قوم کو دے دے گا
جو اُس کی پسندیدہ ہو گی
کہ اس کے قوانین کو پسند کرتی ہو گی

اِذْلَہْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ
 اَعْرَاقَہُمْ عَلَی الْکَافِرِیْنَ
 یُجَاهِدُوْنَ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ
 وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَاِِیْمٍ
 ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
 وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

یہ قوم قوانینِ خداوندی کے فرمانبردار لوگوں کے لیے نرم ہو گئی
 اور ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے سخت
 اور اللہ کے نظام کو عام کرنے کے لیے پوری پوری جدوجہد کرے گی
 اور اس سلسلہ میں کسی کی ملامت سے نہیں ڈرے گی
 یہ اللہ کا وہ فضل ہے جو اس کے قانونِ مشیت کی مطابقت حاصل ہوتا ہے
 اور اللہ بڑا ہی وسعتوں والا اور علم رکھنے والا ہے۔



قَرِيبٌ قَرِيبٌ اِلٰهِي



قُرْب کسی کے قریب ہونا۔ یہ لفظ بُعْد کے مقابلہ میں آتا ہے۔
 الْقُرْبِيَّةُ رُتَبہ کے اعتبار سے کسی کے قریب ہونا۔ مقرب جو کسی کے قریب ہو۔ اللہ تعالیٰ زمان و مکان کی نسبتوں سے بہت بلند ہے۔ لہذا فاصلہ کے اعتبار سے اس کے قریب ہونے کے کچھ معنی نہیں۔
 قُرْبِ خداوندی حاصل کرنے کے لیے، یا اللہ کا مقرب بننے کے لیے اس کے قوانین کی پیروی کرنی پڑتی ہے اور نیز اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات (علی حد بشریت) پیدا کرنی ہوتی ہے۔



فاصلے کی قربت

ہم نے انسان کو پیدا کیا
 لہذا اس کے دل میں گزرنے والے دوسووں کو بھی جانتے ہیں
 ہم اس کے اس قدر قریب ہیں کہ
 اس کی رگہ جان سے بھی زیادہ قریب

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
 وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ
 وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ
 مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ۝۱۶

تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے

تم جہاں بھی ہو اللہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے
 اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اُسے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ
 وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۵۷

ہم تمہارے بہت قریب ہیں

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي

فَأِنِّي قَرِيبٌ

أَجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي

وَلْيُؤْمِنُوا بِي

لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ

۱۸۹

جب میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں
تو انہیں بتاؤ کہ میں اُن کے بالکل قریب ہوں
اور میرا قانون ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہے
لہذا انہیں چاہیے کہ میرے احکام و قوانین کو قبول کر لیں
اور اُن کی پیروی کریں۔
تاکہ انہیں منزلِ مقصود کی طرف رہنمائی حاصل ہو جائے۔

قرب الہی کا حصول

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ

بِالَّتِي تُقَرَّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفَىٰ

إِلَّا مَنَ أَمَنَ

وَعَمِلَ صَالِحًا

فَأُولَٰئِكَ لَهُمْ جَزَاءٌ

الضَّعِيفُ بِمَا عَمِلُوا

وَهُمْ فِي الْغُرَفِ

أَمْنُونَ

۱۹۰

نہ تمہارے مال اور نہ تمہاری اولاد اس قابل ہیں کہ
اُن سے تمہیں اللہ کا قرب حاصل ہو جائے
اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے قوانینِ خداوندی کو قبول کرنے سے
اور اُن کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرنے سے
ایسے لوگوں کو اُن کے کاموں کا دُگنا اجر ملتا ہے، ایک معاشرہ کی
خوشحالیاں اور دوسرے ذات کی صلاحیتوں کی نشوونما
اس طرح وہ زندگی کی خوشگوار بلندیوں پر پہنچ جاتے ہیں
اور انہیں امن و سلامتی حاصل ہو جاتی ہے۔



المصوّر



الصُّورَةُ شَکْل، ہِیئت کسی شے کی حقیقت، صفت، نوع وہ خدو خال جس سے انسان کو پہچانا جائے اور دوسروں سے اس کا امتیاز کیا جائے صَوَّرَ صورت بنانا الْمَصَوِّرُ صورت بنانے والا۔
کوئی شے صورت کے بغیر محسوس مرنی ہو نہیں سکتی۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے تخلیقی پروگرام میں مصورتیت کا مقام وہ ہے جہاں غیر مرنی و غیر محسوس قوتوں کو ایک خاص ترتیب دے کر (خلق) محسوس و مرنی بنا دیا جاتا ہے۔



اللہ کی مصوٰی

اللہ مختلف عناصر کی ترتیب نو سے کسی چیز کی تخلیق کا آغاز کرتا ہے
پھر انہیں باقی عناصر سے الگ کر لیتا ہے
اور پھر اسے سنوارتے اور بناتے ہوئے ایک خاص صوت سے دیتا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ

اسی کے قانون کے مطابق رحم مادر میں تمہاری صورتیں بنتی ہیں

اللہ ہی ہے جو
ارحام مادر میں تمہاری صورتیں بناتا ہے
اپنے قانونِ شیت کے مطابق۔

هُوَ الَّذِي
يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ
كَيْفَ يَشَاءُ

اللہ ہی نے تمہاری صورتیں بنائیں اور صورتوں میں حُسن و توازن پیدا کیا

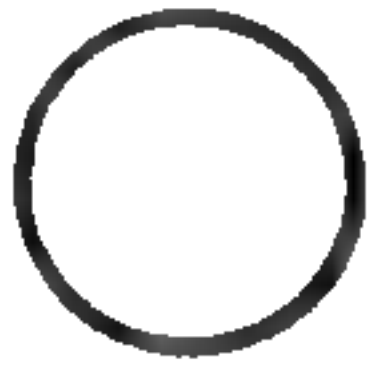
اللَّهُ الَّذِي
جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا
وَالسَّمَاءَ بَنَاءً
وَصَوَّرَكُمُ
فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ ۚ ۝۴۴

اللہ وہ ہے جس نے
زمین کو تمہارے لیے قسار کی جگہ بنا دیا
اور اُپر فضاؤں کا خیمہ تان دیا
اور تمہاری صورتیں بنائیں
اور تمہاری صورتوں کو حُسن و توازن دیا

اللہ نے تمہاری صورتوں کو سنوارا اور پھر کائناتی قوتوں کو تمہارے منہ سجدہ ریز کر دیا

وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ
ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ
ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ
اسْجُدُوا لِآدَمَ ۖ

ہم نے تمہیں پیدا کیا
پھر تمہاری صورتیں درست کیں
اور پھر تمام کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ
انسان کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں۔



الْوَدُّودُ



الْغَفُورُ الْوَدُّودُ



بہت زیادہ محبت کرنے والا

اللہ حفاظت دینے والا
اور بہت زیادہ محبت کرنے والا ہے۔

وَهُوَ الْغَفُورُ

الْوَدُّودُ
۱۵

پھر اس کے نظام کی طرف لوٹ کر آؤ وہ بڑا رحیم اور محبت کرنے والا ہے

اور اللہ کے نظامِ ربوبیت کا تحفظ حاصل کرو
اور پھر اُس کی طرف لوٹ آؤ
یقیناً میرا پروردگار بڑا رحیم اور محبت کرنے والا ہے۔

وَأَسْتَغْفِرُكَ وَأَرْبُكَ

ثُمَّ تَوْبَتُ إِلَيَّ

إِنَّ رَبِّيَ رَحِيمٌ وَدُّودٌ ۱۶

الْوَهَّابُ

۱۶

وَهَبَ يَهَبُ وَهَبًا هَبَّتًا عطا کرنا۔ دینا۔

الْهَبَةُ وہ عطیہ جو نہ کسی چیز کے عوض دیا گیا ہو اور نہ اس میں دینے والے کی اپنی کوئی غرض ہی وابستہ ہو
اللہ کی صفت الوہاب کے معنی ہوں گے بلا فرد و معاوضہ بے غرض بہت زیادہ عطا کرنے والا۔



دُعَا

اے ہمارے پروردگار

ہدایت پالنے کے بعد ہمارے دل
کجسری اختیار نہ کر لیں

اور ہمیں اپنی رحمت عطا فرما دیجیے
بلاشبہ آپ بڑے ہی عطا فرمانے والے ہیں

رَبَّنَا

لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا

بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۳۸

دُعَا

اے پروردگار ہمارے

ہمیں (ایسی گھریلو زندگی) عطا فرما دیجیے

جس میں ہمیں اپنے رفیق حیات اور اولاد کی جانب سے
آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون حاصل ہو

اور جو لوگ زندگی کی تباہیوں سے بچنا چاہیں
ان کی ہمیں رہنمائی کی توفیق عطا فرما دیجیے۔

رَبَّنَا

هَبْ لَنَا

مِنْ أَرْوَاحِنَا وَذُرِّيَّتِنَا

قَرَّةَ أَعْيُنٍ

وَجَعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ

إِمَامًا ۲۵

۱۷ الغنی

الْغَنَى حَاجَاتٍ سَبَّحَ نِیَازِی تَوَنُّغِی، آسودگی، خوشحالی یہ فقر یا محتاجی کی ضد ہے۔ نیز اس کے معنی ہیں کافی ہو جانا کسی کو ایسا کر دینا کہ اسے کسی چیز کی حاجت نہ ہے۔

الْغَانِیَّةُ اُس عورت کو کہتے ہیں جو اپنے ذاتی حُسن و جمال کی وجہ سے خارجی زیبائش و آرائش سے مستغنی ہو

إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۲۹ اللہ کو کائنات میں کسی چیز کی احتیاج نہیں۔ نہ اسے بندوں کی عت کی ہی ضرورت ہے وہ اس کا محتاج نہیں کہ کوئی اس کے لیے کچھ کرے۔

بندوں کا قوانین خداوندی کی اطاعت کرنا خود ان کی اپنی ذات کے نفع کے لیے ہے۔



فطرت کی بخشائشوں کے صحیح یا غلط استعمال سے انسان کا اپنا ہی فائدہ یا نقصان ہوتا ہے، اللہ تو اس سے بے نیاز ہے

وَمَنْ شَكَرَ
فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ
وَمَنْ كَفَرَ
فَإِنَّ رَبِّي
غَنِيٌّ كَرِيمٌ

جو لوگ فطرت کی بخشائشوں کو صحیح مصرف میں لاتے ہیں
تو اس کا فائدہ انہی کو ہوتا ہے اور جو لوگ
ان کا غلط استعمال کرتے ہیں اس کا نقصان بھی انہی کو ہوتا ہے
اللہ کا اس سے کچھ سنوڑ یا بگڑتا نہیں
وہ ان باتوں سے بہت بلند اور بے نیاز ہے۔

قوانین خداوندی کی اطاعت انسان کے اپنے فائدے کے لیے ہے اور نہ اللہ تو اس سے بے نیاز ہے

إِنْ تَكْفُرُوا
فَإِنَّ اللَّهَ
غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

اگر تم اللہ کے قوانین سے سرکشی برتو گے
تو اس سے اللہ کا کچھ نہیں بگڑے گا
وہ تمہاری اطاعتوں سے بے نیاز ہے

وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ

الْكُفْرَ

وَأَن تَشْكُرُوا

بِرِضَتِهِ لَكُمْ

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

وِزْرَ أُخْرَىٰ

ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ

فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ

إِنَّهُ عَلِيمٌ

بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۳۹

بہر حال اللہ اپنے بندوں کے لیے پسند نہیں کرتا کہ وہ اس کے قوانین کی خلاف ورزی کر کے اپنا نقصان کر لیں۔ اور اگر تم اس کے قوانین کے مطابق چلو گے تو یہ وہ طریق ہوگا جسے اُس نے تمہاری نشوونما کے لیے تجویز کیا ہے اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے ہر کوئی اپنے اعمال کے نتائج بھگتا ہے کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تمہارا ہر قدم اس کے قانونِ مکافات کی طرف اٹھ رہا ہے لہذا تمہارے ایک ایک عمل کا نتیجہ تمہارے سامنے آکر رہے گا بلکہ تمہارے خیالات اور ارادوں کا بھی کیوں کہ وہ تو تمہارے دل میں گزرنے والے خیالات سے بھی واقف ہوتا ہے۔

اے رسول جس طرح اللہ نے تمہیں محتاجی سے نکال لیا ہے اسی طرح تم دوسروں کو محتاجی سے نکالو

الْمُحِبِّ لِذِي بَيْنِكُمَا

فَاُولٰٓئِكَ

وَوَجَدَكَ ضَالًّا

فَهَدٰى

وَوَجَدَكَ عَالِيًّا

فَاَغْلٰى

فَاَمَّا الْيَتِيمَ

فَلَا تَقْهَرْ

وَاَمَّا السَّآئِلَ

فَلَا تَنْهَرْ

وَاَقْبِلْ عَن رَّبِّكَ

فَخَبْرَتْ ۝۴۰

اے رسول کیا یہ واقعہ نہیں کہ تم کمزور اور بے آسرا تھے کہ اللہ نے تمہارے لیے حفاظت اور پناہ کا سامان کر دیا اور کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ تم تلاشِ حقیقت میں سرگرداں تھے کہ اس نے تمہیں ہدایہ وحی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی دے دی اور کیا یہ بھی واقعہ نہیں کہ اللہ نے تمہیں ضرورت مند پایا تو اتنا کچھ دیا کہ تم کسی کے محتاج نہ رہے لہذا اب تم اللہ کا نظام قائم کرو تاکہ معاشرہ میں کمزور اور بے آسرا کو دبایا اور دھکا نہ جاسکے اور نہ ایسا ہونے پائے کہ ضرورت مند لوگوں کو اربابِ ثروت کی جھڑکیاں قابلِ نفرت مقام پر پہنچا دیں اس کے لیے ایسے انتظامات کرو کہ اللہ کی نعمتیں ہر ایک تک پہنچیں اور اس نظام کا چرچا عام کرتے اور اُسے دنیا میں پھیلانے جاؤ

اللہ کا نظام قائم کرو تاکہ کوئی کسی کا محتاج نہ رہے

وَأَنَّهُ هُوَ

الْغَنَى

وَأَقْنَى ۝۲۸

نظام خداوندی انسان کی جملہ ضروریات پوری کرنے کا ایسا انتظام کرتا ہے کہ کوئی کسی کا محتاج نہیں رہتا اور انسان کو وہ کچھ دیتا ہے جس سے اُسے سکون اور اطمینان حاصل ہو جائے

ایسا نہ ہونے دو کہ دولت اغنیاء کے درمیان ہی چکر کھاتی رہے

لَا يَكُونُ دَوْلَةً

دیکھو ایسا نہ ہونے دو کہ دولت دو ملتوں کے درمیان ہی چکر کھاتی رہے۔

بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۝۲۹

دیکھو تم جو کچھ نظام خداوندی کو دیتے ہو وہ تمہارے اپنے لیے ہوتا ہے اور اللہ تو غنی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ

مَا كَسَبْتُمْ

وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ

وَلَا تَيْسَرُوا

الْحَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ

وَلَسْتُمْ بِأَخِذٍ بِهِ

إِلَّا أَنْ تَفِضُوا فِيهِ

وَأَعْلَمُوا

أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ ۝۳۰

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے اپنی کمائی کا بہترین حصہ نظام خداوندی کے حوالے کر دیا کرو اس میں سے کہ جو تم صنعت و تجارت سے کماتے ہو یا اس میں سے کہ زمینوں کی پیداوار ہم تمہیں دیتے ہیں اور ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا کہ

اس مد میں ناقص و بیکار حصہ دینے کی کوشش کرو ایسا کہ جسے تم اپنے لیے لینا بھی پسند نہیں کرتے اور اگر تم نے اس معاملہ میں اغراض سے کام لیا اور متعلق سے ہنکھیں بند کر لیں تو جان لو کہ یہ سب کچھ تو تمہارے ہی فائدہ کے لیے ہے اللہ کو اپنے لیے کچھ نہیں چاہیے وہ تو ان باتوں سے بے نیاز ہے

دیکھو اللہ کا نظام کسی خاص قوم کا محتاج نہیں کہ اسی کے ہاتھوں قائم ہو

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ

ذُو الرَّحْمَةِ

دیکھو نظام خداوندی کسی خاص قوم کا محتاج نہیں کہ اسی کے ہاتھوں قائم ہو اللہ اپنی مہربانی سے ہر قوم کو نشوونما حاصل کرنے کے مواقع بہم پہنچاتا ہے

إِنْ يَشَاءُ يُهَيِّئْكُمْ
وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ
مَا يَشَاءُ
كَمَا أَنْشَأَكُمْ
مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ آخَرِينَ
إِنْ مَا تُوعِدُونَ
لَا يَلُوكُ
وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

۱۳۵-۴۲

اور جو قوم ان مواقع سے فائدہ نہیں اٹھاتی اُسے زندہ قوموں کی صف سے
نکال دیا جاتا ہے اور اُس کی جگہ کوئی اور قوم لے لیتی ہے
اس کے قانونِ مشیت کے مطابق
جس طرح تمہیں اٹھا کھڑا کیا گیا ہے (ایک قوم کی تباہی کے بعد)
ایک دوسری قوم کی نسل سے
اور اُسے اچھی طرح سمجھ لو کہ جو کچھ تم سے کہا جاتا ہے
وہ ہو کر رہے گا
تم ہمارے قانونِ مکافات کو بے بس نہیں کر سکتے۔

إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

أَحْسِبَ النَّاسُ
أَنْ يَتْرَكُوا
أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا
وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ
الَّذِينَ صَدَقُوا
وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَذِبِينَ
أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ
يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ
أَنْ يَسْبِقُونَا
سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ
مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ
فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ
انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔
محض اتنا کہ دینے پر کہ وہ ایمان لے آئے ہیں
اور ان کے دعویٰ ایمان کو پرکھا نہیں جائے گا۔
حالانکہ اس سے قبل بھی لوگوں کے دعویٰ ایمان کی پرکھ ہوتی رہی ہے
انہیں کشمکشِ حق و باطل کی کھالیوں میں ڈال کر دیکھا جاتا رہا ہے کہ
کون اپنے دعویٰ ایمان میں سچا ہے۔
اور کون یونہی زبان سے دعویٰ کرتا ہے اور عمل میں پورا نہیں اُترتا۔
وہ لوگ جو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں۔
اپنے زبانی دعویٰ ایمان کی بنا پر کیا یہ سمجھتے ہیں کہ
ہمارے قانون کی گرفت سے بچ کر نکل جائیں گے۔
یاد رکھو ان کا ایسا سمجھنا بڑی ہی خودنری پر مبنی ہے
جو لوگ اللہ کے قانونِ مکافات کا سامنا کرنے کی توقع رکھتے ہیں
انہیں معلوم ہو کہ نظامِ خداوندی کا انقلاب آ کر رہے گا۔
یہ اللہ کا اٹل فیصلہ ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے

اور جو لوگ اس انقلاب کے سلسلہ میں جدوجہد کر رہے ہیں
 تو یہ سب کچھ وہ اپنی ذات کے لیے کر رہے ہیں۔
 اللہ کا اس سے کچھ سنوڑتا بگڑتا نہیں وہ تو تمام عالمین سے
 بے نیاز ہے اور اس کا محتاج نہیں کہ کوئی اس کے لیے کچھ کرے
 اس کا فائدہ تو انہیں ہوتا ہے جو اللہ کے قوانین کو قبول کر لیتے ہیں
 اور ان کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کرتے ہیں
 لہذا ان کی ذات اور معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جاتی ہیں
 اور ان میں حسن و توازن پیدا ہو جاتا ہے
 ان کے ان اعمال کے نتیجہ میں۔

وَمَنْ جَاهَدَ
 فَإِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهِ
 إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ
 عَنِ الْعَالَمِينَ
 وَالَّذِينَ آمَنُوا
 وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
 لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
 وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ
 الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ



ملکوت

لفظ مَلَاک غلبہ و اقتدار کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اس جہت سے اس سے مراد حکومت و بادشاہت لی جاتی ہے۔
بادشاہت کے معنی بھی اختیارات کا مالک ہونا ہیں۔



اللہ کے غلبہ و اختیار میں بھی انسان کے لیے دوستی و مدد

بلاشبہ اس پروری کائنات پر اللہ ہی کو غلبہ و اختیار حاصل ہے
وہی زندگی اور موت دیتا ہے
اور اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہے
تمہارا دوست و مددگار۔

إِنَّ اللَّهَ لَهُ قُلُوكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يُحْيِي وَيُمِيتُ
وَمَا لَكُم مِّنْ دُونِ اللَّهِ
مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۙ

تمام اشیائے کائنات پر اسکا کنٹرول ہے

اور اللہ ہی کو غلبہ و اقتدار حاصل ہے
آسمانوں اور زمین پر اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اس پر
تخلیق کا عمل اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتا ہے
اور تمام اشیائے کائنات پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

وَاللَّهُ مُلْكُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

اسکی حکومت میں قانون کا راج ہے، وہ اندکی کانہیں

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ

ارض و سما پر اللہ ہی کی حکومت ہے

عذاب بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق آتا ہے

اور حفاظت بھی اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق ملتی ہے

اور تمام اشیائے کائنات پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

أَلَمْ تَعْلَمْ

أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ

وَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ

وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۵۰



۱۹ الجبار

عربی میں جبر کے معنی ہیں کسی بگڑی ہوئی بات کی اس انداز سے اصلاح کرنا جس میں قوت سے کام لیا جائے مثلاً جب ہڈی ٹوٹ جائے تو اسے دو لکڑیوں سے بطریق احسن باندھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جڑ جاتی ہے اس اندازِ اصلاح کو جبر کہتے ہیں۔

پہلے وہ لکڑی جس سے ہڈی کو اس طرح جکڑا جاتا ہے جبارہ کہلاتی ہے اور جس پٹی سے اسے باندھا جاتا ہے۔ اسے جبیرہ کہتے ہیں۔

لہذا جبار کے معنی ہیں وہ ذات جس نے اس تمام نظامِ کائنات کو اپنے قوانین کی قوت سے اس انداز سے جکڑ رکھا ہے کہ کوئی شے اپنے مقامِ متعین سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہیں ہٹ سکتی اور اس جکڑنے میں ظلم و جور کا شائبہ بھی نہیں بلکہ یہ سراسر حکمت و مصلحت پر مبنی اور نظامِ عالم کو جاوہِ اعتدال پر چلانے کے لیے ہے۔

جب انسان غلط طریق کے مطابق زندگی بسر کرے گا تو اس کی زندگی میں فساد رونما ہوگا۔ اب اگر وہ اپنی اصلاح چاہتا ہے تو اسے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کو جوڑنے والے انداز سے اپنے معاملات کو اللہ کے قوانین کی پٹیوں میں کھنسا پڑے گا۔ زندگی کے دھارے کو قیود و حدودِ خداوندی کے پختہ ساخلوں کے اندر لے جانا ہوگا۔ اس کے بعد اس کی ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جڑ جائیں گی۔ اس کی بگڑی ہوئی حالت سنور جائے گی۔

انسانیت کی بگڑی کو سنوارنے کے لیے یہ طریق علاج صرف قوانینِ خداوندی کے لیے ہی مخصوص ہے۔ ورنہ کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ لوگوں کو ان کی اصلاح کے نام پر زبردستی اپنا محکوم بنالے



اللہ ہر بگاڑ کو اپنے قانون کی پیٹیوں میں کس کسے درت کر دیتا ہے

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ
السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْهَيْمَنُ
الْعَزِيزُ
الْجَبَّارُ
الْمُتَكَبِّرُ ۝۵۹

اللہ وہ ہے جس کے ہوا کوئی اور خدا نہیں
وہ نہایت مقدس حکمراں ہے
اس کی ذات مکمل ترین اور ہر نقص سے پاک ہے
وہ امن دینے والا اور نگہبانی کرنے والا ہے
اُسے ہر قسم کا غلبہ و تسلط حاصل ہے
وہ ہر بگاڑ کو اپنے قانون کی پیٹیوں میں کس کسے درت کر دیتا ہے
عظمت و بھربائی سب اُسی کے لیے ہے۔

لیکن کسی انسان کو سختی کہ نبی کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ وہ لوگوں کی زبردستی اصلاح کرتا پھرے

فَنَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ
وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِجَبَّارٍ
فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ
مَنْ يَخَافُ
وَعِيدَ ۝۶۰

یہ لوگ جو کہتے ہیں اس سب کا ہمیں علم ہے۔
لیکن تمہارے سرِ ارض میں یہ شامل نہیں ہے کہ
تم لوگوں کی زبردستی اصلاح کرتے پھرو
تمہارا کام صرف یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے قرآن پیش کیے جاؤ۔
جو لوگ ہمارے قانون مکافات کی کارستانی سے ڈرتے ہیں
وہ اس سے نصیحت حاصل کر لیں گے۔



الفصل ۲۰

قہر ہمارے ہاں غصہ اور عتاب کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن عربی میں اس کا مفہوم غلبہ و تسلط ہے۔ قہر و قہار کے معنی ہیں صاحب غلبہ و تسلط۔ پورے پورے اختیارات کا مالک۔ سب پر بالا دست جس کے قانون کی گرفت سے باہر کوئی نہ ہو اور اس کے ہوا کسی اور کا قانون نہ چلے۔ غلبہ و تسلط اللہ کے تو ثبایانِ شان ہے لیکن کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے انسانوں پر اپنا غلبہ تسلط قائم کرے۔



غلبہ و تسلط صرف اللہ کا ہے

کہو اللہ ہی ہے جس نے تمام اشیائے کائنات کو پیدا کیا اور اکیلا وہی ہے جس کا غلبہ و تسلط قائم ہے۔

قُلِ اللّٰهُ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ
وَهُوَ الْوَاحِدُ
الْقَهَّارُ ۱۳۷

اللہ کا غلبہ و تسلط مثبت ہے

اور اللہ کے ہوا کوئی اور خدا نہیں ہے اکیلا وہی ہے جس کا غلبہ و تسلط قائم ہے اس پوری کائنات کی پرورش و نشوونما کرنے والا وہ غالب ہے خلقت دینے والا۔

وَمَا مِنْ إِلَهٍ إِلَّا اللّٰهُ
الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۳۸
۶۶-۶۵

اس کا غلبہ جو حکیم و خیر ہے

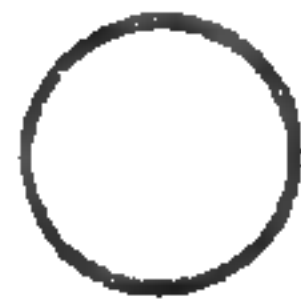
اپنے بندوں پر غلبہ و تسلط صرف اللہ کا ہی ہے
جس کے ہر کام میں حکمت ہے
اور جو ہر بات سے باخبر ہے۔

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ
وَهُوَ الْحَكِيمُ
الْخَبِيرُ ۝ ۱۸

انسان پر انسان کا غلبہ و تسلط فرعونیت ہے

قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے کہا
کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو آزاد کر دینا چاہتے ہیں
تاکہ وہ دنیا میں فساد مچاتے پھریں
اور تمہاری اور تمہارے معبودوں کی اطاعت ترک کر دیں۔
اُس نے کہا ایسی کوئی بات نہیں البتہ میری پالیسی یہ ہے کہ
اُن کے اندر سے جوہر حریت و مردانگی ختم کر کے
اُن میں بزدلی و زناہ قسم کی صفات اُجاگر کر دی جائیں۔
تاکہ ان پر ہمارا غلبہ و تسلط ہمیشہ قائم رہے۔

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ
اتَذَرُ مُوسَى وَقَوْمَهُ
لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
وَيَذَرَكَ وَالْهَتَكَ
قَالَ
سَنُقْتِلُ آبْنَاءَهُمْ
وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ
وَأَنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ۝ ۱۶



انتقام

۲۱

عربی میں انتقام کے بنیادی معنی راستہ کا درمیانی حصہ ہیں جس پر چلنے والا خطرات سے محفوظ رہتا ہے۔ استعمال کی رو سے اس کے معنی ہوتے ہیں جرم کی سزا دینا۔ تاکہ مجرم کی اصلاح ہو جائے اور وہ زندگی کے جادہ مستقیم پر قائم رہے ہمارے ہاں انتقام کے مروجہ معنی سے ذہن فوراً غیض و غضب کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ ہمارے ہاں انتقام میں غصہ کا شائبہ پایا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات غصہ و غضب کے ان جذبات سے بہت بلند ہے۔

لہذا جب یہ لفظ اللہ کے لیے استعمال ہو تو اس کے معنی ہوتے ہیں اللہ کا قانون مکافات جس کے مطابق افراد و اقوام کے غلط کاموں کے نقصان رساں و تباہ کن نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

لیکن جب یہ لفظ انسانوں کے لیے استعمال ہو تو اس کا مفہوم وہی ہوتا ہے جس میں یہ لفظ ہمارے ہاں عام طور پر استعمال ہوتا ہے یعنی اپنے بغض، عداوت، حسد و غیرہ کی وجہ سے دوسروں کو نقصان پہنچانا۔



انسان کے غلط کاموں کے نتائج کو اللہ کا انتقام کہایا ہے

تمہاری طرف یہ ضابطہ قانون حق کے ساتھ نازل کیا گیا ہے جو اس سے قبل کی کتب کی تصدیق کرتا ہے۔

تورات و انجیل کا نزول بھی اسی سلسلہ کی کڑیاں تھیں جو قبل ازیں انسانوں کی ہدایت کے لیے آئیں

اور اب حق و باطل میں امتیاز کرنے والا یہ ضابطہ قانون نازل ہوا

لہذا جو لوگ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کریں گے

ان کی زندگیاں شدید عذاب میں مبتلا ہو جائیں گی

اور اللہ کا قانون مکافات غالب ہے

اور غلط کاریوں کے تباہ کن نتائج مرتب کرتا ہے۔

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

مُكَدِّمًا قَالِمًا بَيِّنَ يَدَيْهِ

وَأَنْزَلَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ

مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ

وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۖ

وَاللَّهُ عَزِيزٌ

ذُو انتِقَامٍ ۝۳۳-۳۴

اللہ کے قانون مکافات کی رو سے ملحق ہوتی سزا ہی اس کا انتقام ہے

اور ان سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا

جو اپنے رب کے قوانین پر عمل پیرا ہوئے

اور پھر ان سے منہ موڑ گئے

بلاشبہ ان مجرموں کو ہمارے قانون

مکافات عمل کی رو سے سزا مل کر رہے گی۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ

ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ

ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا

إِنَّا مِنَ الْعَجْرِينَ

۳۳

مُنْتَقِمُونَ

قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کا انجام یا انتقام

بالآخر ان کے اعمال بد کی سزا ہم نے انہیں دی

لہذا دیکھو کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا

جنہوں نے عمل کے ذریعہ سے ہمارے قوانین کی تکذیب کر دی تھی۔

فَأَنْتَقِمْنَا مِنْهُمْ

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

۳۴

الْمُكَذِّبِينَ

عرش و کرسی



قرآن حکیم میں یہ الفاظ اللہ کے اقتدار و اختیار کے مفہوم کی اداسیگی کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔

عرش

اللہ ہی ہے جس نے کائنات کی بلندیوں و پستیوں کو
چھ مختلف ادوار میں متنوع منازل سے گزار کر پیدا کیا۔
اور پھر اس کے مرکزی کنٹرول کو اپنے دستِ قدرت میں رکھا
اسے ہر چیز کا علم ہوتا ہے جو زمین کے اندر داخل ہوتی ہے۔
اور اس چیز کا بھی جو اس میں سے نکلتی ہے۔
اور وہ سب کچھ بھی اس کے علم میں ہوتا ہے جو فضا کی بلندیوں سے اترتا ہے۔
اور اس کا بھی جو اوپر چڑھتا ہے
تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے
اور جو کچھ کرتے ہو اُسے دیکھ رہا ہوتا ہے
کائنات میں سارا اقتدار و اختیار اُسی کو حاصل ہے
اور ہر معاملہ اُسی کے قانون کے گرد گردش کرتا ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ
وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا
وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ
وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا
وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
لَّهُ فُلُكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالَّذِي تُرْجَعُ الْأُمُورُ
۵۷-۳

کرسی

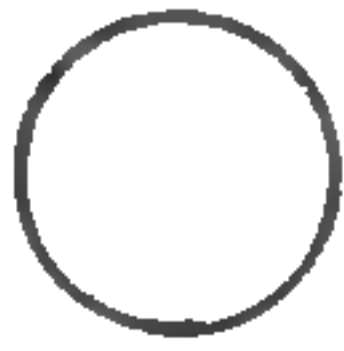
اللہ کا علم و اقتدار کائنات کی بلندیوں و پستیوں پر چھایا ہوا ہے
اور ان کی حفاظت و نگہبانی سے وہ کبھی تھکتا نہیں۔

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ

نظام خداوندی کا جب تختِ اجلال پہنچے گا

قیامِ نظامِ خداوندی کے بعد تم دیکھو گے کہ جملہ کائناتی قوتیں اور مدبرات
 امورِ الہیہ اللہ کے تختِ اجلال کے گرد احاطہ کیے ہوں گے
 اور اس کے نظامِ ربوبیت کو قابلِ حمد و ستائش بنانے کے لیے ہر مہمِ عمل
 اس وقت تمام انسانی امور کے فیصلے حق کے ساتھ ہونگے
 اور اللہ کی ربوبیتِ عالمینی اس حُسن و خوبی سے آشکارا ہو گی کہ
 ہر ایک کی زبان اُس کی حمد و ستائش میں زہرہ بار بار اور نغمہ سنج ہو گی۔

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ
 حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
 يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
 وَقُضِيَ بَيْنَهُمُ بِالْحَقِّ
 وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ۳۹/۴۵



۲۳ اللہ کی مشیت

قرآن کریم کی رو سے اللہ کا جو تصور قائم ہوتا ہے وہ کسی جابر اور مطلق العنان حاکم کا تصور نہیں جو کسی بات پر خوش ہو کر جاگیر بخش دیتا ہے اور ناراض ہو کر کھال کھنچا دیتا ہے بلکہ یہ ایک نہایت ہی مہربان، شفیق اور ہمدرد دوست یا خیر خواہ کا تصور ہے جو قدم قدم پر انسان کی رہنمائی کرتا اور اسے پیش آمدہ خطرات سے بچنے کی تدابیر بتاتا ہے۔ اس نے انسان کی خارجی و داخلی دنیا کو متوازن انداز سے چلانے کے لیے قوانین بنا دیئے ہیں اور اسے ان قوانین سے فیض حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے وہ بتاتا ہے کہ ان قوانین کی خلاف ورزی کر کے تم اپنا نقصان کر لو گے۔ اور ان کے مطابق زندگی بسر کر کے اپنی ذات اور معاشرہ کو خوشگوار بنا لو گے۔

اللہ کے ان قوانین کو اس کی مشیت کہا جاتا ہے اور مشیت خداوندی کے تین گوشے ہیں۔ ایک گوشہ وہ ہے جہاں امر الہی کے مطابق ہر شے وجود میں آتی ہے اور اس کے لیے قواعد و ضوابط اور قوانین و خواص متعین ہوتے ہیں اس گوشے میں کہا جائے گا کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس قسم کا قانون چاہتا ہے بناتا ہے۔

مشیت کا دوسرا گوشہ ان قوانین کا ہے جن کے مطابق اس کائنات کا سارا نظام چل رہا ہے انہیں قوانینِ فطرت کہا جاتا ہے اشیائے کائنات ان قوانین کے مطابق چلنے کے لیے مجبور ہیں وہ ان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتیں اور نہ خود اللہ ہی ان قوانین کو توڑتا ہے۔ لہذا یہ سارا نظام نہایت حسن و خوبی سے چل رہا ہے۔

اللہ کی مشیت کا تیسرا گوشہ انسانی دنیا سے متعلق ہے انسانی زندگی کے دو حصے ہیں ایک تعلق اس کی طبعی زندگی سے ہے اس کے لیے طبعی قوانین مقرر ہیں دوسرا حصہ انسان کی اندرونی ذات یا نفس کے متعلق ہے اور اس کے لیے بھی قوانین مقرر ہیں۔ البتہ انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو ان قوانین کو قبول کر کے ان کے مطابق زندگی بسر کرے اور چاہے تو ان کے خلاف اپنے خود ساختہ قوانین کے مطابق زندگی بسر کرے۔ بہر حال نتائج پر اسے اختیار حاصل نہیں انسان کے ہر عمل کا نتیجہ اللہ کے قانونِ مکافات کے مطابق نکلتا ہے۔



پہلا نسخ

مشیتِ خداوندی کا وہ پہلو جس کی رو سے مختلف امور کے بنیادی فیصلے اور قوانین وضع کیے جاتے ہیں

بنیادی امور کے فیصلے

۲۲/۱ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝
بنیادی امور کے فیصلے اللہ کی مشیت کے مطابق ہوتے ہیں۔

بنیادی امور میں مطلقاً اللہ کی مرضی کام کرتی ہے

۲۲/۲ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ۝
ان امور کے متعلق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

بنیادی پروگراموں کی تشکیل میں صرف اس کی مرضی

۲۲/۳ اِنَّ رَبَّكَ فَاعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ ۝
بلاشبہ تمہارا پروردگار جس طرح چاہتا ہے اپنے پروگراموں کی تشکیل کرتا ہے۔

بنیادی تخلیق بھی صرف اس کی مشیت کے مطابق

۲۲/۴ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ ۝
تخلیقی امور کے فیصلے صرف اللہ کی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔

بنیادی احکام و قوانین کا تعین بھی اسکے ارادہ کے مطابق

۲۲/۵ اِنَّ اللّٰهَ يَخْطُبُ مَا يُرِيدُ ۝
احکام و قوانین اللہ اپنے ارادہ و اختیار سے متعین کرتا ہے۔

ان امور کے فیصلوں کے متعلق کوئی اللہ سے لوچھے والا نہیں

۲۲/۶ لَا يُسْئَلُ عَنْهَا فَعْلٌ ۝
ان امور کے فیصلے کرنے میں اللہ کسی کے آگے جوابدہ نہیں۔

دوسرا رُخ

مشیتِ خداوندی کا وہ رُخ جس کی رُو سے ہر چیز اُس کے قوانین کے مطابق کام کرتی ہے

قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝۴
اللہ نے ہر چیز کے لیے
اندازے - پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ۝۳۸
اللہ کے قوانین اس کے مقرر شدہ پیمانوں کے مطابق بنتے ہیں
اللہ کا قانون اُس کی مشیت کی رُو سے
مقرر شدہ پیمانوں کے مطابق بنتا ہے۔

مَّا مِنْ دَآئِبَةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۝۱۱
کچھ بھی ان قوانین کے دائرے سے باہر نہیں
کوئی ذی روح ایسا نہیں
جس کی بھوٹی ہمارے قوانین کے ہاتھ میں نہ ہو

وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝۱۲
اللہ کے قوانین اٹل ہوتے ہیں
ہمارے قوانین اٹل ہوتے ہیں ان میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللَّهِ تَبْدِيلًا ۝۱۳
ان قوانین میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے
اللہ کے قوانین و دستور میں کبھی تبدیلی نہ پاؤ گے۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝۱۴
ان قوانین میں صاحبِ عقل و بصیرت کے لیے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں موجود ہیں
تمہارے فائدے کے لیے قانون کی زنجیروں میں جکڑ دیے گئے ہیں

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ

وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ

إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

رات و دن اور سورج و چاند

اور تارے بھی اس کے قانون کی رو سے تھامے لیے مسخر ہیں۔

ان امور میں صاحبانِ عقل و بصیرت کے لیے حقیقت تک پہنچنے کی نشانیاں ہو رہی ہیں۔

کائنات کی تمام اشیا اللہ کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز رہتی ہیں

اللہ کے قوانین کے سامنے سجدہ ریز ہے

ہر وہ چیز جو کائنات کی بندگی و پستیوں میں موجود ہے

خواہ وہ جاندار مخلوق ہو

یا کائناتی قوتیں ہوں

ان میں سے کسی کو مجالِ سربازی نہیں۔

وہ اپنے پُروردگار کی طرف سے عام قوانین کی خلاف ورزی سے خائف رہتے ہیں

اور جس راستے پر انہیں لگا دیا گیا ہے اس پر سر جھکاٹے چلتے رہتے ہیں۔

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي

السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

مِنْ دَابَّةٍ

وَالْمَلَائِكَةُ

وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ

يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ

وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝۲۹-۳۰

اللہ نے بھی اپنے قوانین کو اپنے آپ پر لازم قرار دے لیا ہے

تمہارے رب نے اپنے آپ پر لازم قرار دے لیا ہے

رحمت کو

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ

الرَّحْمَةَ ۝۴

وہ خود بھی اپنے قوانین کے خلاف نہیں جاتا

مومنین کی حفاظت کرنا ہم پر واجب ہے۔

حَقًّا عَلَيْنَا نُنَاجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝۵

تیسرا رخ

مشیتِ خداوندی کا وہ رخ جس میں انسان کو اپنی مرضی برتنے کی آزادی دے دی گئی ہے

انسان کو اللہ نے عمل کی آزادی دے دی

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

اگر اللہ چاہتا تو

لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

تمام انسانوں کو بجز ایک اُمت بنا دیتا

وَلَكِنْ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ

لیکن اُس نے جبر نہیں کیا اور لوگوں کو آزادی دیدی کہ وہ چاہیں تو گمراہی

وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

اختیار کر لیں اور چاہیں تو ہدایت حاصل کر لیں۔

وَلَسْتَ لِقَ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۱۴

تاکہ تم سے تمہارے کاموں کے متعلق جواب طلب کیا جاسکے۔

جی چاہے تو ہمارا ضابطہ تو نہیں کو قبول کر لو اور جی چاہے تو رد کر دو

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ

لوگوں سے کہہ دیجیے کہ تمہارے پروردگار کی جانب سے ضابطہ حق و صداقت آگیا

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ

اب جس کا جی چاہے اُسے قبول کر لے

وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ ۝۱۵

اور جس کا جی چاہے اُسے رد کر دے

انسان کو اختیار دیا گیا کہ خواہ اپنی ذات میں استحکام پیدا کرے خواہ انتشار

وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا

انسانی ذات کو توازن دیا گیا

فَالْهَمَّهَا

اور اُس کے اندر ایسی صلاحیتیں رکھ دی گئیں

فُجَّورَهَا

کہ چاہے تو اپنی ذات میں انتشار پیدا کر لے

وَتَقْوَاهَا

اور چاہے تو اس انتشار سے محفوظ رہ کر استحکام پیدا کر لے

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا
وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا ۝۱۱۱

لہذا جس نے اپنی ذات کی نشوونما کر لی وہ کامیاب و کامران ہوا
اور جس نے اُسے دبا دیا وہ ناکام و نامراد رہا

جو جی میں آئے وہ کرو لیکن نتیجہ ہمار قانون کے مطابق نکلے گا۔

إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
إِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝۱۱۲

جو تمہارے جی میں آئے وہ کرو
البتہ جو کچھ کرو گے وہ ہمارے قانونِ مکافات کی نگاہ میں ہو گا۔

قوانینِ خداوندی کی طرف سے جو آنکھیں کھلی رکھے گا وہ فائدہ میں رہے گا اور جو بند کرے گا وہ نقصان میں

قَدْ جَاءَكُمْ بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ
فَمَنْ أَبْصَرَ فَلِنَفْسِهِ
وَمَنْ سَمِيَ فَعَلَيْهَا
وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيظٍ ۝۱۱۳

دیکھو تمہارے پروردگار کی جانب سے علم و بصیرت پر مبنی قوانین آگئے
اب جو کوئی اپنی آنکھیں کھلی رکھے گا تو اُس کا فائدہ اُسے ہی ہو گا
اور جو ان قوانین کی طرف سے آنکھیں بند کرے گا تو اُس کا نقصان بھی اُسے ہی ہو گا
میں تم پر پاسبان مقرر نہیں کیا گیا ہوں کہ تمہیں ہانک کر صراطِ مستقیم کی طرف لاؤں۔

اپنا سفر زندگی اگر اللہ کے دیے ہوئے ضابطہ حیات کے مطابق اختیار کر دے تو فائدہ میں سو گئے نقصان میں

قُلْ يَٰ أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ
فَمَنِ اهْتَدَىٰ
فَأَنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ
وَمَنْ ضَلَّ
فَأَنَّمَا يَضِلُّ بِلَايَها
وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِمُكِيلٍ ۝۱۱۴

تمام بنی نوع انسان سے پکار کر کہہ دیجیے
کہ تمہارے پروردگار کی جانب سے حقیقت پر مبنی ضابطہ حیات آ گیا
اگر تم اُس کی رہنمائی میں سنبھلے زندگی اختیار کرو گے
تو اس سے تمہاری ہی ذات کو فائدہ پہنچے گا
اور اگر تم اُسے چھوڑ کر دوسری راہیں اختیار کرو گے
تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہو گا
مجھے تم پر داروغہ مقرر نہیں کیا گیا ہے کہ تمہیں زبردستی راہِ راست پر لاؤں۔

اللہ اپنی ہی جو نعمتوں سے کسی قوم کو محروم نہیں کرتا تو میں خود اپنے آپ کو محروم کر لیتی ہوں

ذَٰلِكَ بَٰرَئُ اللّٰهَ
لَكُمْ مَغْفِرًا نِّعْمَةً
يَادُ رُكُّو اللّٰهَ كَآيَہِ مَكْمُ قَانُونِ سَہ
كہ وہ ان نعمتوں میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں کرتا

أَنْعَمَهَا عَلَى قَوْمٍ

حَتَّى يُغَيِّرُوا

مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۝۳۵

جو اُس نے کسی قوم کو عطا کی ہوئی ہوتی ہیں
جب تک کہ وہ قوم اپنے اندر نفسیاتی تبدیلیاں پیدا کر کے
اپنے آپ کو ان نعمتوں سے محروم نہیں کر لیتی۔

اللہ کی دی ہوئی رہنمائی کے ذریعے ہی منزل مقصود حاصل ہو سکتی ہے

اللَّهُ نَزَّلَ

أَحْسَنَ الْحَدِيثِ

كِتَابًا مُتَشَابِهًا

مَثَلَانِ ۝۳۶

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ

الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

ثُمَّ تَلِينَ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۝۳۷

ذَٰلِكَ هُدَىٰ اللَّهِ

يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ

وَمَن يَضِلَّ اللَّهُ

فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ۝۳۸

اللہ نے اس وحی کو اس انداز سے نازل کیا ہے
کہ یہ اپنے حسن و توازن میں کمال تک پہنچ گئی ہے
اس کتاب کا ہر مضمون دوسرے سے مربوط ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں
نیز تصریف آیات کے ذریعہ سے بھی بات کو واضح کیا گیا ہے
جو لوگ ان قوانین پر غور و فکر کرتے ہیں ان کے دنگے کھڑے ہو جاتے ہیں
ان قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن نتائج سے۔
لہذا ان کے دل قوانین خداوندی کی اطاعت کھیلے اور نرم ہو جاتے ہیں
یہ ہے اللہ کا دیا ہوا ضابطہ حیات
جو چاہے اس سے رہنمائی حاصل کرے
لیکن جو کوئی ایسا راستہ اختیار کرے جسے وحی غلط قرار دیتی ہے۔
تو اُسے منزل مقصود تک کوئی نہیں پہنچا سکتا۔

اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے فریب میں آتے ہوئے لوگ

الَّذِينَ كَفَرُوا

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝۳۹

وَالَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝۴۰

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ

جو لوگ ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں
وہ سخت عذابوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں
اور جو لوگ ہمارے قوانین کو قبول کر کے
ان کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کرتے ہیں
انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے
اور بہت بڑا اجر ملتا ہے
لیکن جن کے مفاد پرستانہ جذبات ان کے غلط کاموں کو بھی خوشنما بنا کر دکھاتے ہیں

اور وہ اس فریب میں مبتلا ہو کر غلط راہوں کو ہی متوازن و خوشگوار سمجھنے لگ جاتے ہیں
انہیں اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق آزادی حاصل ہے کہ وہ چاہیں تو گمراہی میں ہی مبتلا رہیں
اور چاہیں تو راہِ ہدایت کو اختیار کر لیں
لہذا تم ان لوگوں کے لیے اپنی جان کیوں گھٹاتے ہو
جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ کا قانونِ مکافات اسے خوب جانتا ہے۔

فَرَاهَ حَسَنًا
فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ
وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
فَلَا تَذْهَبُ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ

جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے

ان لوگوں کی حالت پر غور کیا
جنہوں نے اپنے جذبات و خواہشات کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے
وہ علم کے باوجود گمراہ ہو گئے
اُن کے دل و داغ پر گویا مہر لگ گئی ہیں
اور اُن کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں

أَفَرَأَيْتَ
مَنْ اخْتَأَى إِلَهَهُ هَوَاهُ
وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ
وَوَخَّمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ
وَجَعَلَ عَلَى بَصَرِهِ غِشَاةً

کسی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی گئی کہ وہ لوگوں کو زبردستی راہِ ہدایت چلائے

تم میں سے کسی پر یہ ذمہ داری نہیں ڈالی گئی
کہ وہ لوگوں کو زبردستی راہِ ہدایت پر چلائے
بلکہ لوگوں کا راہِ راست پر چلنا اللہ کے قانونِ مشیت کی مطابق ہوتا ہے
جس کی رو سے لوگوں کو عمل کی آزادی دی گئی ہے۔

لَيْسَ عَلَيْكَ
هُدَاهُمْ
وَلَكِنَّ اللَّهَ
يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ



منشیہ

رہنمائی نہیں حاصل ہوتی ہے جو اسے حاصل کرنا چاہیں

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورٍ
مَنْ يَشَاءُ ۝

اللہ اپنے نورِ ہدایت کی طرف اُس کی رہنمائی کرتا ہے
جو اُس سے رہنمائی لینا چاہے

اللہ کے بندوں میں سچو چاہے اس کی ہدایت حاصل کرے

ذَلِكَ هُدَى اللَّهِ
يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۝

یہ اللہ کی طرف سے دی ہوئی ہدایت ہے
اُس کے بندوں میں سے جس کا جی چاہے اُس سے رہنمائی حاصل کرے

لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ جو چاہے سیدھی راہ اختیار کرے اور جو چاہے گمراہ رہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ
إِلَّا يُلِيْسَانِ قَوْمَهُ
لِيُبَيِّنَ لَهُمْ
فِيضِلَّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ
وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۝

ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے
وہ اپنی قوم کی زبان میں ہی پیغامِ حق پہنچاتے تھے۔
تاکہ لوگوں پر قوانینِ خداوندی کو واضح کر دیں
پھر لوگوں کو اختیار دیا گیا کہ جو چاہے غلط راستہ پر قائم رہے
اور جو چاہے سیدھی راہ اختیار کرے۔

اللہ نے اپنے قوانین پوری وضاحت سے دیے ہیں اب جس کا جی چاہے متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی حاصل کرے

لَقَدْ أَنْزَلْنَا آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ
وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

دیکھو ہم نے واضح اور صاف قوانین نازل کر دیے ہیں
اب جس کا جی چاہے اللہ کے ان قوانین کے ذریعہ سے
ایک متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی حاصل کرے۔

انسان کچھ سوہرذی حیات کو توہین کا پابند کر دیا گیا لیکن انسان کو عمل کی آزادی می گئی

زمین پر چلنے والے جس قدر ذی حیات ہیں
یا فضائے آسمانی میں اڑنے والے پرندے
طبعی تخلیق کے اعتبار سے وہ بھی تمہارے ہی جیسی النوع ہیں
ان کھیلے ہم نے کتاب فطرت میں مکمل طور پر قوانین دے رکھے ہیں
اور وہ سب کے سب بلا چون و چرا اپنے رب کی دی ہوئی رہنمائی کے گرد جمع رہتے ہیں
لیکن انسان کا معاملہ مختلف ہے وہ ہمارے قوانین کی خلاف ورزی بھی کر سکتا ہے
اور ان میں سے بعض علم و عقل کے دیے گل کوڑے بہرے اور گونگوں کی طرح
جہالت و تعصب کی تاریکیوں میں بھٹکتے رہتے ہیں
پہنانچہ اللہ کے قانونِ مشیت کی دی ہوئی آزادی سے جو چاہتا ہے غلط راستہ اختیار کر لیتا ہے
اور جو چاہتا ہے زندگی کی متوازن روش اختیار کر لیتا ہے۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ
وَلَا طَيْرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ
إِلَّا أَمْرٌ أَمَّا لَكُمْ
مَا فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ
ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ
وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
صُومًا وَبِكُمْ
فِي الظُّلُمَاتِ
مَنْ يَشَاءُ اللَّهُ يَضِلُّهُ
وَمَنْ يَشَاءُ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
۳۸-۳۹

انسان کو اپنی اہمیت کوئی کی آزادی حاصل ہے لیکن منزل پر تو وہی پہنچ سکتا ہے جو صحیح راہ پر ہو

نظام زندگی کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں
صحیح اور غلط راستے واضح کر دیے گئے ہیں
سو جو لوگ غیر خدائی نظاموں سے منہ موڑ کر
اللہ کے تجویز کردہ نظام زندگی کو اپنا لیں گے
تو سمجھ لو کہ انہوں نے ایسے محکم سہارے کو تمام اپنا
جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اس لیے کہ
یہ نظام اس اللہ کا تجویز کردہ ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔
اللہ کا قانون اس جماعت کا یار و مددگار ہو گا
وہ انہیں غلط راستے کی تاریکیوں سے نکال کر صحیح راہ کی روشنیوں میں لے آئے گا۔
اور جو لوگ اللہ کے نظام کی خلاف ورزی کریں گے
ان کے معاملات دنیا کی سرکش قوتوں کے سپرد ہو جائیں گے

لَا أَكْرَاهَ فِي الدِّينِ
قَدْ ثَبَّحَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ
فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ
فَقَدْ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ
لَا انْفِصَامَ لَهَا
وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ
اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا
يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا
أُولَٰئِكَ هُمُ الطَّاغُوتُ

يُخْرِجُوهُمْ مِّنَ النُّورِ

إِلَى الظُّلُمَاتِ

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

۲۵۴-۲۵۵

جو انہیں صحیح راستہ کی روشنیوں سے ہٹا کر
غلط راہ کی تاریکیوں کی طرف لے جائیں گے
جہاں انسانیت کی کھیتی مجلس کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہے
اور اس تباہی سے نکلنے کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی۔

رزق کی کشادگی اور تنگی کے لیے قوانین مقرر ہیں

قُلْ إِنَّ سَرَّيَّ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

۲۵۶

کو رزق کی کشادگیاں بھی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہیں
اور تنگیاں بھی اُسی کے قانون کے مطابق
لیکن اکثر لوگ اس بات کو سمجھتے نہیں

اللہ کے قوانین کے خلاف جانے والوں کی روزی تنگ ہو جاتی ہے

وَمَن أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي

فَأَن لَّهٗ مَعِيشَةٌ ضَنْكًا

۲۵۷

جو لوگ ہمارے قوانین سے روگردانی کریں گے
ان کی روزی تنگ ہو جائے گی۔

اللہ کا قانون، کہ دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرنے سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے

قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ

لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ

وَمَا أَنفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ

فَهُوَ يَخْلُقُهُ

وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

۲۵۸

کو میرا پروردگار اپنے بندوں کے رزق میں کشادگیاں
اور تنگیاں اپنے قانونِ مشیت کے مطابق کرتا ہے
اور اُس کا قانون یہ ہے کہ جو کچھ تم دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرو گے
اس سے تمہارے رزق میں اضافہ ہوتا جائے گا۔
بلاشبہ وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔

اللہ کی راہ میں دوسروں کی بھلائی پر خرچ کرنا ایسا ہے جیسے ایک دانہ بیج بو کر سیکڑوں دانے حاصل کیے جائیں

مَثَلُ الَّذِي يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ

فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں دوسروں کی بھلائی کے لیے وقف کر دیتے ہیں
ان کی مثال ایسی ہے جیسے بیج کا ایک دانہ بوئیں تو اس سے کتنی ہی
بالیں چھوئیں اور ہر بال میں سیکڑوں دانے لگیں۔

وَاللّٰهُ يُضَعِّفُ لِمَنْ يَّشَاءُ
وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۲/۲۷۱

اللہ کے قانونِ مشیت کی رو سے اس طرح اضافے ہوتے ہیں
اللہ کے نظام میں بڑی وسعتیں ہیں اور وہ یکسر علم و حکمت پر مبنی ہے۔

حفاظت بھی اللہ کے قانون کے مطابق حاصل ہوتی ہے اور عذاب بھی اللہ کے قانون کے مطابق آتا ہے

لِلّٰهِ مَا فِي

السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وَأِنْ تُبَدُّوْا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوْا

يَحَاسِبُكُمْ بِهِ اللّٰهُ

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاءُ

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاءُ

وَاللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۲/۲۸۴

اللہ کے پروگراموں کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے
جو کچھ بھی کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
تم اپنے دل کی بات خواہ ظاہر کر دو خواہ اُسے چھپا کر رکھو
اللہ کا قانونِ مکافات ہر حال میں اس کا عتابہ کرے گا۔
تمہیں حفاظت بھی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہے
اور عذاب بھی اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی آتا ہے
اللہ نے ہر چیز کے لیے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں

جس کا جی چاہے اللہ کی رحمت کے سایہ تلے آجائے

وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ

لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

وَلَكِنْ

يَدْخُلُ مَنْ يَّشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ

وَالظَّالِمُونَ

فَالَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۲/۲۸۵

اللہ اگر چاہتا تو
تم سب کو بجز ایک اُمتِ واحدہ بنا دیتا
لیکن اُس نے تمہیں آزادی دی
لہذا اب جس کا جی چاہے اُس کی رحمت کے سایہ تلے آجائے
اور یاد رکھو جو ظلم کی روش اختیار کریں گے۔
وہ دنیا و آخرت میں بے یار و مددگار ہو جائیں گے۔

جس کا جی چاہے نظامِ خداوندی کو اختیار کرے

قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ

إِلَّا مَنْ شَاءَ أَنْ

يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۲/۲۸۶

کہو میں کسی سے راہِ حق دیکھانے کی اُبرت طلب نہیں کرتا
میری اُبرت تو صرف یہ ہے کہ تم میں سے جس کا جی چاہے
اپنی مرضی سے نظامِ خداوندی کو اختیار کرے۔

کوئی بھی اللہ کا چہیتا نہیں، یہاں قانون کی عملداری ہے اور نتائج بھی قانون کے مطابق ہی نکلتے ہیں

یہود و نصریٰ کہتے ہیں

ہم تو اللہ کی اولاد اور اس کے چہیتے ہیں
اُن سے کہو اگر ایسا ہوتا تو تمہارے جرائم کی تمہیں سزائیں ملتی
درحقیقت تم بھی اللہ کے پیدا کردہ دوسرے انسانوں کی طرح ہو
لہذا یاد رکھو یہاں خاٹت بھی اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہے
اور عذاب بھی اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی آتا ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ

نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ

قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ

بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِّثْلُ خَلْقٍ

يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ

وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ

اللہ صبر اس کی طرف لوٹے گا جو چاہے گا کہ وہ اس کی طرف لوٹے

اس کے بعد اب اللہ اس کی طرف لوٹے گا
جو چاہے گا کہ وہ اس کی طرف لوٹے
بلاشبہ اللہ بڑا ہی خاٹت دینے والا اور رحیم ہے۔

ثُمَّ يَتَّبِعُ اللَّهُ مَن يَشَاءُ

عَلَىٰ مَن يَشَاءُ

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۙ



إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ



کائنات کی ہر شے کی تخلیق اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

اس کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں جو کچھ ہے
اس سب پر صرف اللہ کا اقتدار و اختیار ہے
ہر شے کی تخلیق اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہوتی ہے
اور اللہ نے ہر چیز کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ہر جاندار کی تخلیق بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا
ان میں وہ بھی ہیں جو پیٹ کے بل رہتے ہیں
اور وہ بھی جو دو پاؤں پر چلتے ہیں
اور وہ بھی جو چار پاؤں پر چلتے ہیں
اللہ سب کچھ اپنے قانونِ مشیت کے مطابق پیدا کرتا ہے
اور اُس نے ہر چیز کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں۔

وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ
فَمِنْهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ
وَمِنْهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ
وَمِنْهُمْ مَّن يَمْشِي عَلَىٰ أَرْبَعٍ
يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ہواؤں کا چلنا بارش کا برسا اور قوموں کی موت و حیات وغیرہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے
اور وہ بادل اُٹھاتی ہیں
پھر وہ اپنے قانونِ فطرت کے مطابق انہیں فضا میں پھیلا دیتا ہے
پھر وہ مختلف ٹکڑیوں میں بٹ جاتے ہیں

اللَّهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّحَ
فَتُثْبِتُ سَحَابًا
فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ
وَيَجْعَلُ مِنْهُ جُفَاءً

فَدَرَى الْوَدْقُ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ
فَإِذَا أَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ
إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ
قَبْلِ أَنْ يَنْزَلَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمُبْلِسِينَ
فَانْظُرْ إِلَى آثَارِ رَحْمَةِ اللَّهِ
كَيْفَ يُخَيِّ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِ الْمَوْتَىٰ
وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

پھر تم دیکھتے ہو کہ بارش کے قطرے بادلوں سے پھٹتے چلے آ رہے ہیں
اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق جب اُس کے بندوں پر بارش برتی ہے
تو وہ اُس سے کس قدر خوش ہو جاتے ہیں
حالانکہ اس کے برسنے سے پہلے وہ بالوں ہو رہے تھے۔
اللہ کی رحمت کے اثرات کو دیکھو کہ اُس کے ذریعہ سے
وہ کس طرح زمینِ مردہ کو حیاتِ تازہ عطا کر دیتا ہے۔
اسی طرح دنیا میں مردہ قوموں کو حیاتِ نو مل سکتی ہے
اور یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں و قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

انسان کی پیدائشِ جوانی اور بڑھاپا سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتی ہے

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ
ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً
ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ

اللہ ہی ہے جو تمہیں نہایت کمزور حالت میں پیدا کرتا ہے
پھر کمزوری قوت میں بدلتی جاتی ہے
پھر اس قوت کے بعد تم پر بڑھاپے کی کمزوری چھا جاتی ہے
یہ تخلیقی پروگرام اُس کے قانونِ مشیت کے مطابق جاری و ساری ہے
جس کے پیمانے و قوانین یکسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

بیٹوں اور بیٹیوں کی پیدائش اور بے اولادی غیر سب کچھ طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے

لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
يَهْبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنْ أَتَا
وَيَهْبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذَّكَرَ
أَوْ يَزْوَجَهُمْ ذَكَرًا أَوْ أُنثَىٰ
وَيَجْعَلُ مَنْ يَشَاءُ عَقِيمًا
إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ

کائنات کی بندگیوں و پستیوں پر اللہ ہی کو اقتدار و اختیار حاصل ہے
اسی کے قانونِ مشیت کے مطابق تخلیق ہوتی ہے
اور اُس کے طبعی قوانین کے مطابق کسی کے ہاں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں
اور کسی کے ہاں صرف لڑکے پیدا ہوتے ہیں
یا کسی کے ہاں لڑکے اور لڑکیاں دونوں مل جاتے ہوتے ہیں
اور کسی کے ہاں اولاد ہی نہیں ہوتی
یہ سب کچھ اس کے علم پر مبنی پیمانوں و قوانین کے مطابق ہوتا ہے

اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں پر غور کرو

کہو کہ دنیا میں چل پھر کر دیکھو اور غور کرو
کہ مختلف اشیائے کائنات کی تخلیق کی ابتدا کس طرح ہوتی ہے
پھر اللہ کے قانونِ مشیت کی مطابقت وہ کس طرح نئی نئی زندگیاں اختیار کیے جاتی ہیں
بلاشبہ یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ہوتا ہے۔

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَإَنظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ
ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ
إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ



۲۶ رضائے خداوندی

رضا کے معنی ہوتے ہیں کسی سے متفق ہو جانا۔ اس کے مطابق کام کرنا اس سے ہم آہنگ ہو جانا۔ قوانین خداوندی سے ہم آہنگی کا نام ”رضات اللہ“ ہے جب انسان ان قوانین کے مطابق عمل کرتا ہے تو ان قوانین کے نتائج اس کے عمل سے ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ یعنی انسان کے ہر عمل کا نتیجہ خود اس کے عمل کے اندر مضمر ہوتا ہے۔ اس طریق عمل کے نتیجہ کو ”رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ہمارے ہاں ایک غیر قرآنی تصور یہ ہے کہ ہم اللہ کی عبادت یا دیگر نیک کام اس لیے کرتے ہیں کہ اللہ ان سے خوش ہوتا ہے۔ ہم اسے راضی رکھنے کے لیے یہ سب کچھ کرتے ہیں اگر ہم یہ سمجھ نہ کریں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے۔

چونکہ راضی ہو جانا اور ناراض ہو جانا انسانی جذبات ہیں لہذا اس سے ذہن اس طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ یہی جذبات اللہ میں بھی ہیں۔ وہ بھی کسی بات سے خوش ہو جاتا ہے اور کسی سے ناراض ہوتا ہے حالانکہ اللہ خوشی اور ناراضگی کے انسانی جذبات سے بہت بلند اور مبرا ہے۔

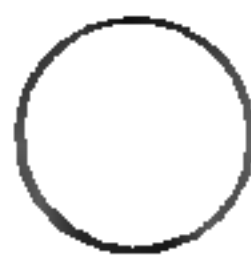
اللہ کے متعلق تصور اس دور کی پیداوار ہے جب ذہن انسانی اپنے عہد طفولیت میں تھا۔ اس نے دیوی دوتا یا خدا کا تصور ایسا ہی پیدا کیا ہے جیسا وہ اپنے سامنے بادشاہ کو دیکھتا تھا اس لیے کہ اس کے نزدیک بادشاہ سے بڑھ کر قوت و اقتدار کا مالک کوئی اور نہیں تھا۔ اس کے ذہن نے اللہ کو بھی بادشاہ کی طرح ایک تخت پر بٹھایا پھر یہ سمجھا کہ بادشاہ کے امراء و وزراء کی طرح خدا کے بھی مقربین ہیں جنہیں اس کے کاروبار میں عمل دخل ہے۔ نیز اس کے حاجب و دربان بھی ہیں۔ بندے اس کی رعایا ہیں جنہیں اس کے سامنے دم مارنے کی جانی ہے۔ اگر انسان نے اپنی کوئی درخواست اس کے حضور پیش کرنی ہو تو اس کے ساتھ کوئی نذرانہ بھی پیش کرنا ضروری ہوگا۔ اور اس درخواست کو اس کے مقربین میں سے کسی کی وساطت سے وہاں تک پہنچانا ہوگا تاکہ وہ سفارش کرے۔ ان درخواستوں کے فیصلے یا بادشاہ کے دیگر احکام کسی قاعدے اور قانون کے مطابق نہیں ہوتے۔ اس کا انحصار بادشاہ کے مزاج پر ہوتا ہے۔ اگر وہ خوش ہو گیا تو جاگیر بخش دیتا ہے اور اگر ناراض ہو گیا تو کھال کھنچا دیتا ہے اور اللہ تو بادشاہوں کے بادشاہ ہے وہ جسے چاہے بادشاہ بنا دے جسے چاہے گدا بنا دے جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل و خوار کر دے وہ بے پروا ہے لہذا بندوں کی تمام تر کوشش یہ ہونی چاہیے کہ وہ اللہ کو کسی طرح راضی رکھیں اسے خوش کر لیں لہذا اس کی عبادت پرستش یا بھگتی سے یہی مقصد تھا کہ اللہ ایشور پر ماتا کو خوش رکھا جائے وہ اپنے عبادت گزار بندوں اور بھگتوں سے راضی ہے۔

لیکن قرآن کریم اس توہم پر تباہ تصور کو مٹا کر اس کی جگہ اللہ کا حقیقی تصور دیتا ہے جس کی رو سے بتایا گیا کہ اللہ متبدل نہیں ہے۔
 کی طرح نہیں اس نے ہر بات کے لیے قاعدہ اور قانون مقرر کر رکھا ہے اور کائنات کے تمام امور اس کے متعین کردہ قوانین
 اصول کے مطابق سرانجام پاتے ہیں انسانی زندگی کے لیے بھی اس نے قوانین مقرر کر رکھے ہیں انسان کے ہر عمل کا نتیجہ
 ان قوانین کے مطابق مرتب ہوتا ہے وہ بادشاہوں کی طرح یونہی خوش ہو کر نہ کسی کو انعام دیتا ہے اور نہ۔۔۔ لونی ناراض
 ہو کر عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ اللہ نے انسان کی زندگی کے سامنے ایک مقصد رکھا ہے اور اس نے جو قوانین عطا کیے ہیں
 وہ اس لیے ہیں کہ انسان ان کے مطابق زندگی بسر کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچ جائے۔
 انسان مشعل ہوتا ہے اپنی طبعی زندگی پر اور اپنی روحانی زندگی پر اور زندگی کی کامیابی کے مقصد یہ ہے کہ انسان کی طبعی
 زندگی بھی خوشگوار رہے اور اس کی روحانی زندگی یا ذات کی بھی نشوونما ہو جائے انسانی ذات یا روح کی نشوونما سے
 مراد یہ ہے کہ اس میں جس قدر مضمحل صلاہتیں ہیں وہ بیدار ہو جائیں۔

اللہ کی ذات ایک مکمل ترین ذات ہے جس میں اس کی تمام صفات بطریق احسن جلوہ فرما ہوتی ہیں۔ وہی
 صفات انسان کی ذات میں بھی ہیں۔ لیکن علیٰ قدر بشریت یعنی چھوٹے پیمانے پر اور انسانی ذات یا روح کی نشوونما کے
 معنی یہ ہیں کہ اس میں ان صفات کی نمود ہوتی جائے اب ظاہر ہے کہ انسانی ذات کو جس قدر زیادہ نشوونما حاصل ہوگی یہ
 اتنی ہی زیادہ صفات خداوندی سے ہم آہنگ ہوتی جائے گی اور اس طرح تکمیل ذات یا تکمیل روح کے قریب جاتی جائیگی
 قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان کو طبعی زندگی کی خوشگواریاں بھی ملتی چلی
 جاتی ہیں اور اس کی ذات کی نشوونما بھی ہو جاتی ہے یعنی اس کی خارجی دنیا بھی حسین و خوشگوار ہو جاتی ہے۔ اور اس
 کی داخلی یا روحانی دنیا میں بھی ایک عظیم انقلاب آ جاتا ہے یہ انقلاب (یعنی انسانی ذات یا روح کا نشوونما پا جانا) بہت
 بڑی کامرانی ہے۔

لیکن اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ انسانی ذات یا روح کی نشوونما صرف اس معاشرہ کے اندر
 ہو سکتی ہے جو قرآن کریم متشکل کرتا ہے خانقاہوں یا حجروں میں نہیں ہو سکتی لہذا رضوان من اللہ یا مرنات اللہ قرآن کے
 مطابق زندگی بسر کرنے اور اس کے خوشگوار نتائج کا نام ہے



ضوانہ کی وضاحت

دیکھو تمہاری طرف اللہ کی جانب سے
ایک واضح ضابطہ قوانین کی صوت میں روشنی آ گئی ہے
اللہ اُس کے ذریعہ سے ہر اُس قوم کو
جو اپنی زندگی کو قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھے۔
سلامتی کی راہ دکھاتا ہے
اور بھالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر
علم و حقیقت کی روشنیوں میں لے آتا ہے
اور اپنے قانون کے مطابق رہنمائی کرتا ہے
سیدھی اور متوازن روش زندگی کی طرف۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ
نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
يَهْدِي بِهِ اللَّهُ
مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ
سُبُلَ السَّلَامِ
وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ
بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۱۵-۱۴

ضوان اللہ کے نتیجے میں قائم ہونے والا جنتی معاشرہ

جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کیا
اور اس کی خاطر گھر بار اور وطن چھوڑا
اور اس کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کی
اپنے اموال سے بھی اور اپنی جانوں سے بھی
اللہ کے ہاں ان کے بڑے بلند درجے ہیں
اور یہی کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں
ان کا پروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ
ان کے لیے سامانِ نشوونما اور غلیاتِ خداوندی کی فراوانی ہوگی۔
انہوں نے اپنی زندگی کو قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھا
جس کے نتیجے میں ایسا جنتی معاشرہ قائم ہو گیا
جس میں زندگی کی سدا بہار نعمتیں اور خوشگواریاں ہیں
یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے

الَّذِينَ آمَنُوا
وَهَاجَرُوا
وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
أَعْظَمَ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ
وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
يُبَشِّرُهُم رَبُّهُمْ
بِرَحْمَةٍ مِنْهُ
وَرِضْوَانٍ
وَجَنَّاتٍ لَهُمْ
فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
أَجْرُ عَظِيمٍ ۝۲۳

اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ قوانینِ خداوندی کے مطابق
زندگی بسر کرنے سے کتنا بڑا اجر ملتا ہے۔

مغفرة من الله وضوان الله کی وضاحت مثال کے ذریعے سے

جو لوگ اللہ کے نظام سے کفر کرتے
اور اس کے قوانین کی تکذیب کرتے ہیں
ان کی اقسا ترک جاتی ہے اور وہ پُرغذاب زندگی بسر کرتے ہیں
لہذا اچھی طرح جان لو کہ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا
وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ
إِعْلَمُوا

مفاد پرستانہ نظاموں کے طبعی مفادات کی حیثیت
کھیل تماشہ سے زیادہ نہیں ہوتی
ان کی ظاہری ٹیپ ٹاپ

أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَلَهْوٌ
وَزِينَةٌ

اور ان کا ایک دوسرے پر فخر جتنا
اور ان کے مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ
ان کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کے ایک جھینٹے سے
اگ آنے والی فصل جسے دیکھ کر کسان خوش ہو جاتا ہے
لیکن ایسی کھیتی دوسرے ہی دن خشک ہونا شروع ہو جاتی ہے
اور ذرا سی دھوپ سے زرد پڑ جاتی ہے۔

وَتَفَاخُرُ بَيْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ
كَمَثَلٍ غَيْثٍ
أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ
ثُمَّ يَهَيِّجُ
فَقْرَهُ مُصْفَرًّا

اور پھر پور پور ہو کر بھس بن جاتی ہے۔
اور اس کے اس انجام سے کسان شدید مشکلات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا
وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ

دیکھو ایسی صورتِ حال سے بچنے کے لیے اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل کریں۔
اور اپنی زندگی کو اس کے قوانین کے ساتھ ہم آہنگ کر لو۔
یاد رکھو کہ دنیاوی زندگی اور اس کے پیش پا افتادہ مفادات
دھوکے کی ٹٹا کے سوا کچھ نہیں

وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ
وَرِضْوَانٌ

لہذا اپنے پُروردگار کے نظام کی پناہ میں آنے کے لیے آگے بڑھو
اور اس جنت کو حاصل کر لو

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

سَابِقًا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ
وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا

كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

أَعَدَّتْ لِلَّذِينَ

آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۝ ۵۴ ۱۹-۲۱

جس کی وسعت اس دنیا سے لے کر اس دنیا تک پھیلی ہوئی ہے۔
اور یہ تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے
جو نظامِ خداوندی کو دل و جان سے قبول کر لیتے ہیں۔

رضوانا من اللہ کی وضاحت

اللہ کے رسول محمد

اور ان کے ساتھیوں کی یہ کیفیت ہے کہ یہ لوگ
غافلینِ نظامِ خداوندی کے مقابلہ میں چٹان کی طرح سخت
اور آپس میں بڑے نرم دل اور ہمدرد ہوتے ہیں
دیکھو کہ کس طرح ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کیلئے جھک جاتے ہیں
اور قوانینِ خداوندی کے سامنے پیکرِ تسلیم و رضا بنے ہوئے ہیں۔
یہ لوگ قوانینِ خداوندی کے مطابق سامانِ زینت کی تلاش میں مصروف
رہتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ ان کا ہر عمل قانونِ خداوندی سے
ہم آہنگ اور ان کی سیرت صفاتِ خداوندی سے یک رنگ ہو جائے
اس سے جو سکونِ قلب اور حقیقی مسرت انہیں حاصل ہوتی ہے
اس کے اثرات ان کے چہروں سے نمایاں نظر آتے ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

وَالَّذِينَ مَعَهُ

أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ

رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

زُرَّارٌ لَّكَامٍ

سُجَّدًا

يَتَّبِعُونَ فَضْلًا

مِّنَ اللَّهِ

وَرِضْوَانًا

سَيَأْتِيهِمْ فِي وَجْهِهِمْ

مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۝ ۴۹

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا مفہوم

اللہ کے گاہ

یہ اعمال کے ظہورِ نتائج کا دن ہے
اس میں صرف اُن لوگوں کا ایمان اُنہیں فائدہ دے گا
جنہوں نے اپنے دعویٰ ایمان کو اپنے اعمال سے سچ کر دکھایا تھا
اُن کے لیے ایسی پُر بہار جنتی زندگی ہے
جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چستے رواں ہوتے ہیں
لہذا اس کی شادابیاں ہمیشہ قائم رہتی ہیں

قَالَ اللَّهُ

هَذَا يَوْمٌ

يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ

صِدْقُهُمْ

لَهُمْ جَنَّاتُ

جَزْرَىٰ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

انہوں نے اپنے آپ کو قانونِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھا تو اللہ کے قانونِ مکافات نے انہیں اپنے ثمرات و برکات سے بہنار کر دیا۔ بلاشبہ یہ بہت بڑی کامیابی و کامرانی ہے۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

وَرَضُوا عَنْهُ

ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کی وضاحت

جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا اور اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو گئے وہ یقیناً بہترین خلائق لوگ ہیں ان کے حسنِ عمل کی جزا ان کے رب کے ہاں سے یہ ملے گی کہ ان کے لیے جنتی معاشرہ تشکیل پا جائے گا۔ جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے لہذا اس کی شادابیاں ہمیشہ قائم رہیں گی انہوں نے اپنے آپ کو قانونِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھا تو اللہ کے قانونِ مکافات نے انہیں اپنے ثمرات و برکات سے بہنار کر دیا۔ یہ اس لیے ہوا کہ یہ لوگ بڑے عاقبت اندیش تھے۔ انہوں نے قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کے نتائج کا خوف رکھا۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ

جَزَاءُ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

جَنَّاتُ عَدْنٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

وَرَضُوا عَنْهُ

ذَٰلِكَ لِمَنْ

خَشِيَ رَبَّهُ ۝

جنتی معاشرہ میں ہر قدم رضوانِ من اللہ اٹھتا ہے

کھو آؤ میں تمہیں ایک ایسی چیز کا پتہ نشان بتاؤں جو تمام دنیاوی مال و متاع اور شان و شوکت سے بہتر ہے ان لوگوں کے لیے جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں یہ وہ جنتی معاشرہ ہے جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوتے ہیں لہذا اس کی بہاؤں پر کبھی حسرتاں نہیں آتی

قُلْ أَوْثَقُوا

بِحَبْرِ مَنْ ذَلِكُمْ

لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ

جَنَّاتٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

خَالِدِينَ فِيهَا

وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۚ

اس میں تمام رفقاء پاکیزہ سیرت اور بند کردار کے حامل ہوتے ہیں
اور اس میں ہر قدم قانونِ خداوندی کی ہم آہنگی میں اٹھتا ہے۔

جنتی معاشے میں سب اہم چیز ”رضوان“ من اللہ اکبر ہوتی ہے

اللہ وعدہ کرتا ہے

مومن خواتین و مردوں سے

اس جنتی معاشرہ کا

جس کے نیچے قوانینِ خداوندی کے چستے رواں ہوں گے

اور جس کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی

ان کے لیے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی

اس جنتی معاشرہ میں

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی صفات سے ہم آہنگی و یک رنگی حاصل

ہو گی اور یہ وہ کامیابی ہے جو بڑی ہی عظیم القدر ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ
الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا
وَمَسْكِنٌ طَيِّبٌ
فِي جَنَّةٍ عَدْنٍ
وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ الْأَكْبَرِ
ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۚ

رضوان اللہ کا اتباع کرنے والے لوگ زندگی کے نقصانات سے بچے رہتے ہیں

اہل ایمان کارزارِ حیات میں مروانہ وار آگے بڑھتے ہیں اور اللہ

کی عطا کردہ آسودگیوں اور خوشحالیوں سے جھولیاں بھر کے واپس آتے ہیں

بغیر کسی قسم کا نقصان اٹھائے

اس لیے کہ وہ قوانینِ خداوندی کا پورا پورا اتباع کرتے ہیں۔

فَأَنْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ
مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ
لَّمْ يَسْسِمْهُمْ سُوءٌ
وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۚ

اے مطمئن نفس

اے وہ کہ جس نے قوانینِ خداوندی کے اتباع سے

سکون گہر کی طرح دل کا صحیح اطمینان حاصل کر لیا ہے

تیرا طریقِ زندگی قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ تھا

لہذا تیری زندگی پسندیدہ خوشگوار یوں کی حامل ہو گئی

يَا أَيَّتُهَا
النَّفْسُ الطَّمِينَةُ
ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ
رَاضِيَةً

اور پروردگار کی طرف سے تمہیں حسبِ منشا آسائشیں حاصل ہوں گی
تم اللہ کے ان بندوں میں شامل رہو جنہوں نے اللہ کی حکومت اختیار کر رکھی ہے
اور اس طرح داخل ہو جاؤ قوانینِ خداوندی کے مطابق متشکل
جنتی معاشرہ میں۔

قَرُضِيَّةً
فَاَدْخُلْنِي فِي عِبْدِي
وَاَدْخُلْنِي
جَنَّةَ ۲۷-۸۹

وجہ اللہ کے مطابق قائم معاشی نظام

کیا لوگ اس حقیقت پر غور نہیں کرتے کہ
اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق آتی ہے
رزق کی کشائش بھی اور اس کی تنگی بھی
دیکھو اس حقیقت میں توازنِ ہدیش راہ کی نشانیاں موجود ہیں
ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں
لہذا بطور ان کے حق کے دو اپنے قریب والوں کو
اور ان کو جو معذور یا سیرنگار ہو جائیں۔
اور مسافروں کی دیکھ بھال پر خرچ کرو
یہ روش ان لوگوں کے لیے بہترین نتائج کی حامل ہو گی
جو یہ سب کچھ اللہ کی خاطر کرتے ہیں۔
یہی لوگ ہیں جن کی سعی و عمل کی کمیتیاں پُران چڑھتی ہیں۔

اَوْ لَوِيْرُوْا
اِنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ
لِمَنْ يَّشَاءُ وَيَقْدِرُ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ
فَاَتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ
وَالْمَسْكِيْنَ
وَابْنَ السَّبِيْلِ
ذٰلِكَ خَيْرٌ
لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۲۸-۳۷

اس معاشرے کی مثال جس میں لوگ اپنے اموالِ مرضا اللہ کے لیے وقف کر دیتے ہیں

ان لوگوں کی مثال ایسی ہے
جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں
تاکہ انہیں قوانینِ خداوندی کے مطابق سرف کیا جائے
اور اس سے ان کی اپنی ذات کا بھی استحکام و ثبات ہو جائے
جیسے کسی سطح مرتفع پر ایک باغ لگایا ہو
اس پر اگر زور کی بارش پڑے

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
بِتَغَاٰءٍ مَّرْضَاتِ اللّٰهِ
وَتَشِيْمًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ
كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ
اَصَابَهَا وَابِلٌ

فَأَنتَ أَكْلَهُمُ الضَّعِيفِينَ

فَإِنْ لَّمْ يَصِبْهَا

وَأَبْلَ قَطْلٌ

وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ

بَصِيرٌ

۲۴۵

تو دگنا پھل دے

اور اگر زور کی بارش نہ بھی پڑے تو

ہلکی پھوار ہی اس کی شادابی کے لیے کافی ہوگی

لہذا یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں جو کچھ بھی تم کرتے ہو

وہ سب اللہ کی نظر میں ہوتا ہے۔

لَوْجِبَ اللّٰہ دوسروں کی پرورش کا انتظام کرنے والے لوگ کسی شے شکر یہ کہ بھی متمنی نہیں تھے

يُؤْفُونَ بِالَّذِ

وَيَخَافُونَ يَوْمًا

كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِ

وَيُطِيعُونَ الطَّعَامَ عَلَى حَيْثُ

مُسْكِنًا

وَيَتَنَمَّ

وَأَسِيرًا

إِنَّمَا نَطْعُكُمْ لَوْجِبَ اللّٰہ

لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً

وَلَا شُكْرًا

۹-۷۷

اہل ایمان عالمگیر ربوبیت کی ذمہ داریاں برضا و رغبت پوری کرتے ہیں

وہ ڈرتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو

معاشرہ میں چاروں طرف شر پھیل جاتے گا۔

لہذا وہ اللہ کی محبت میں سامانِ رزق پہنچانے کا انتظام کرتے ہیں

مغذروں اور ہیروزگاروں کے لیے

اور ان کے لیے جو معاشرہ میں کمزور اور بے آسرا ہو گئے

اور ان کے لیے جو کسی بھی مصیبت میں گرفتار ہو گئے

اور یہ سارا انتظام وہ اللہ کی خاطر کرتے ہیں

اور جن کھلیے کرتے ہیں ان سے کسی قسم کی جزا کے متمنی نہیں ہوتے

حتا کہ وہ ان سے شکریہ کے بھی طلبگار نہیں ہوتے

اپنے موال اللہ کی راہ میں وقف کرنے کا جذبہ محرکہ

دیکھو تم جو کچھ بھی قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں دو گے

اس کا فائدہ تمہاری اپنی ذات کو پہنچے گا۔

بشرطیکہ جو کچھ بھی تم اس مد میں دیتے ہو

اس کا جذبہ محرکہ اللہ کے قانون کے مطابق نظام کی تشکیل ہو

یوں جو کچھ تم خرچ کرو گے اس نظام کے قیام کے بعد

وہ تمہیں پورا پورا واپس مل جائے گا۔

اس میں تمہاری ذرہ برابر بھی حق تلفی نہیں ہوگی۔

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ

فَلَا نُنْفِيسُكُمْ

وَمَا تُنْفِقُونَ

إِلَّا ابْتِغَاءً وَجْهِ اللّٰہ

وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ

نُوفِّ إِلَيْكُمْ

وَأَنْتُمْ لَا تَظْلَمُونَ

اللہ بکدوں پر شفقتِ مرضتِ اللہ میں سے ہے

وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَشْتَرِي نَفْسَهُ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ
وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ ۝۲

انسانوں میں ایسے بھی ہیں
جو اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں
مشارعِ خداوندی کے پورا کرنے کے لیے
اور اللہ اپنے بندوں پر بڑی شفقت رکھتا ہے۔

تمہارا مال میں ضاؤ دوسروں کے استحصال سے نہیں بلکہ لو تجہ اللہ ان کی پرورش کرنے سے ہوتا ہے

وَمَا آتَيْتُم مِّن رَّبًّا
لِّيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ
فَلَا يَرْبُوَ عِنْدَ اللَّهِ
وَمَا آتَيْتُم مِّن زَكَاةٍ
تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُضْعِفُونَ ۝۳

دیکھو جو کچھ تم دوسروں کو اس لیے دو کہ اس کے بدلے میں
تمہیں ان کے مال میں سے اس سے زیادہ ملے جو تم نے انہیں دیا ہے
تو یاد رکھو اللہ کے نزدیک مال میں اس طرح اضافہ نہیں ہوتا
بلکہ جو مال تم دوسروں کی پرورش و نشوونما کے لیے دیتے ہو
محض اس لیے کہ تمہاری زندگی قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ ہو جائے
تو یہ ہیں وہ لوگ جن کے مال میں
حقیقی اضافہ ہوتا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سب کچھ کر وجہِ ربک علی کی پناہ میں آ جاؤ

فَاذْرُكُوهُ
نَارًا تَلْتَظُ
لَا يَصْلَهُنَّ إِلَّا الْأَشْقَى
الَّذِي كَذَبَ
وَتَوَلَّى
وَسَيَجْزِيهَا
الْأَثْقَى
الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ

ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں
سرمایہ دارانہ نظام کی بھڑکائی ہوئی آگ سے
اس میں وہ بادِ بخت جلتے ہیں
جو نظامِ خداوندی کی تکذیب کرتے
اور اس سے منہ موڑ لیتے ہیں
البتہ وہ لوگ اس تباہی سے محفوظ رہ سکیں گے
جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہوں
اپنا سب کچھ نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے دے دیں گے

اس طرح ان کی اپنی ذات کی نشوونما بھی ہو جائے گی
یاد رکھو یہ دنیا اس لیے نہیں ہو گا کہ وہ
کسی کے حصال کا بدلہ چکا رہے ہیں
بلکہ یہ دنیا خاصاً اس لیے ہو گا کہ
خدا کا عالمگیر نظام بدستِ قائم ہو جائے
یہی ان کا بہترین عند ہے
جس سے انہیں حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
دَعَا إِلَىٰ خُرُوجِ الْحَکْمِ
مِنَ رِجَالِهِمْ
لَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ

درجہ کے مطابق نظامِ حکومت

دیکھو اللہ کے اقتدار کے ساتھ مت شامل کرو
کسی دوسرے کے اقتدار کو
یاد رکھو اللہ کے ہوا کسی اور کو اقتدار حاصل نہیں
کائنات کی دیگر اشیاء کی طرح ذہنِ انسانی کے وضع کردہ نظریات بھی
ہر آن تغیر پذیر رہتے ہیں تغیر سے ماوراء عرف اللہ کا متعلق کردہ راستہ ہے
اللہ حکومت صرف اللہ کے قوانین کی ہو گی
اور تمہارا ہر قدم اُسی کی طرف اٹھنا چاہیے۔

وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ

مرشدانہ کے مطابق نظامِ مشاورت

اکثر لوگوں کی مشاورت میں
فلاحِ انسانی کی کوئی بات نہیں ہوتی
مشاورت وہی اچھی ہوتی ہے جو رفاہِ عامہ کے لیے عیادت دینے کے سلسلہ میں ہو
یا معاشرہ کے ان کاموں کے متعلق جو اللہ کے پسندیدہ ہیں
یا معاشرہ کی اصلاح کے لیے
جو لوگ ایسا کریں گے کسی ذاتی غرض سے نہیں بلکہ
خالصاً اللہ کے قانون سے ہم آہنگ ہونے کے لیے

وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ
وَلَا یُخْرِجُوهُمْ

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ

أَجْرًا عَظِيمًا ۲

تو ایسے لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ خوشگوار ہو گا
اور انہیں اس کا بہت بڑا اجر ملے گا

مشرق و مغرب کے چکروں میں نہ پڑو

دیکھو اللہ کا نظام جہت و سمت اور زمان و مکان کی نسبتوں سے بلند ہے
لہذا تم مشرق و مغرب کے چکر میں نہ پڑو
تم جہاں بھی اس کی طرف متوجہ ہو گے
اس کی طرف جانے والا راستہ تمہارے سامنے ہو گا
اللہ کا نظام بڑی وسعتوں کا مالک ہے
اور سترپا علم و بصیرت پر مبنی ہے۔

وَلِلَّهِ

الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ

فَإِنَّمَا تُتَوَلَّوْا

فَتَمُوجُّهُ لِّلَّهِ

إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ

عَلِيمٌ ۲

زندگی کی خوشگواریاں حاصل کرنے کے لیے محض آرزوئیں کافی نہیں اس کے لیے اسلم و بہنہ اللہ کی ضرورت ہوتی ہے

دیکھو محض آرزوئوں سے زندگی کی خوشگواریاں و سرفرازیاں
حاصل نہیں ہو سکتیں خواہ تمہاری آرزوئیں ہوں خواہ اہل کتاب کی
اس سلسلہ میں اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو کوئی غلط روش اختیار
کرے گا تو اس کے نتائج بھی بھیگتے گا
اور اللہ کے قانون کے ہوا اپنے لیے
نہ کوئی دوست پائے گا نہ مددگار
اور جو کوئی اپنی اور معاشرہ کی اصلاح والے کام کرے گا
خواہ وہ مرد ہو یا عورت

لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ

وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ

مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا

يُجْزَئِهِ

وَلَا يَجِدُ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ

وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ

مِنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْثَىٰ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ

فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا

وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا

مِمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهًا لِلَّهِ

وَهُوَ مُحْسِنٌ ۲

۱۲۳-۱۲۵

اور اس نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہو گا
تو ایسے لوگ زندگی کی شادابیوں سے بہرہ یاب ہوں گے
اور ان کی محنت کے حاصل میں ذرا بھی کمی نہیں کی جائے گی
اس سے زیادہ حسن و توازن کا حامل نظام اور کون سا ہو سکتا ہے
جس میں ہر فرد اپنے جذبات و توجہات کو اللہ کے قوانین کے سامنے
جھکا دے اور پھر نہایت حسن کارانہ انداز کی زندگی بسر کرے۔

کسی مذہبی گروہ ہندی پس داخل ہونے سے جنت حاصل نہیں جاتی اسکے لیے اَلْمَوْتِ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ فِيهَا حَقٌّ کی ضرورت ہوتی ہے

یہود اور نصری کہتے ہیں کہ کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ ان کی گروہ بندیوں میں شامل نہ ہو جائے
یاد رکھو یہ محض ان کی خوش فہمیاں ہیں
کہو دلیل پیش کرو

اگر تم اپنے اس دعوے میں پختے ہو
ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ

جس نے بھی اپنے آپ کو قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکا دیا
اور اس طرح اپنی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کر لیا
تو ایسے لوگوں کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں اجر ہوتا ہے
یہ لوگ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جاتے ہیں
اور غموں و پریشانیوں سے بچے رہتے ہیں۔

وَقَالُوا لَنَدْخُلَ الْجَنَّةَ

لَا مِنْ كُنْهٍ هُوَ وَنَصْرُوهُ

بَدَلَتْ كَمَا يُبَدِّلُ

فَلَنُؤْتِيَهُمْ كَمَا كُنْتُمْ

لَكُمْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

بَلَىٰ

مَنْ سَلَكَ جَنَّةَ اللَّهِ

وَهُوَ فَحِشٌ

فَلَهُ أَجْرٌ عِنْدَ رَبِّهِ

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلے میں قیادت کے لیے ایک نہایت ہی اہم اور بنیادی ہدایت

دیکھو میں ان بڑے بڑے وڈیروں کی خاطر اپنے پاس سے
دور نہ کر دینا مظلوم طبقہ کے ان لوگوں کو جو بغیر کسی ذاتی مفاد کے
دن رات اس دعوت کے عام کرنے میں مصروف رہتے ہیں
خالصتاً اللہ کی خاطر

یہ چیز کہ تمہاری جماعت میں بیشتر غریب اور مظلوم طبقہ کے
لوگ شامل ہوتے ہیں تمہیں کسی طرح مؤد الزام نہیں ٹھہرا سکتی
بہر حال تقویتِ دین کے لیے بڑے بڑے لوگوں کو جماعت میں شامل کرنے
کی تمہاری خواہش کو کسی طرح بھی ان غریبوں کے خلاف نہیں جانا چاہیے
اگر تم نے اپنی اس خواہش کے پیش نظر ان لوگوں کو دور ہٹا دیا
تو تمہارا شمار بھی ظالموں میں ہو جائے گا۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ

بِالْعَدْوَةِ وَالْعُشْيِ

يُرِيدُونَ وَجْهَكَ

مَا عَلَيْكَ مِنْ

حِسَابٍ مِمَّنْ شَاءَ

وَمِمَّنْ حَسَابُكَ

غَيْرُكَ مِمَّنْ شَاءَ

فَقَطَّ رَدْهُمْ

فَاتَّوَنَ مِنَ الظَّالِمِينَ

وہ لوگ جن کا کیا کرایا سب ضائع چلا جاتا ہے

اس وقت ان کی حالت کیا ہوگی
جب موت ان کے سامنے آکھری ہوگی
اور ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج عذاب بن کر
ان پر مسلط ہو جائیں گے اور ان کا پچھوڑ نکال دیں گے
یہ اس لیے کہ یہ لوگ ان راستوں پر چلتے ہیں
جو قوانین خداوندی کے خلاف ہیں
اور اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنا انہیں سخت ناگوار گزرتا ہے
لہذا ان کا کیا کرایا سب اکارت چلا جائے گا۔

فَكَيْفَ
إِذَا تَوَفَّيْتُهُ
الْمَلِكُ يَصْرِيحُ
وَجُوهُهُمْ وَأَذْبَارُهُمْ
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا مَا
اسْتَحْطَ اللَّهُ
وَكَيْفَ هُوَ رِضْوَانًا
فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۚ

لہذا تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

اس کائنات کی ہر شے تغیر پذیر اور فنا ہو جانے والی ہے
لیکن اللہ کا متعین کردہ راستہ جو اس کی ربوبیت اعلیٰ و اکرم
کی طرف لے جاتا ہے غیر تبدیل اور باقی رہنے والا ہے
لہذا تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

كُلٌّ مِّنْ عَلَيْهِ فَاِنْ
وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ
فِي آيَةِ الْآلَاءِ رَبِّكُمْ أَتُكْذِبُونَ ۚ



اللہ کے مقرر کردہ پیمانے اور قوانین

قَدَرُ کے معنی ہیں کسی شے کا اندازہ پیمانہ حجم جسامت طول و عرض وغیرہ هَذَا قَدَرُ هَذَا کے معنی ہیں یہ چیز اس دوسری چیز کے اندازے پیمانے جسامت وغیرہ کے بالکل برابر ہے اس کے عین مطابق ہے دونوں ایک ہی قالب میں ڈھلی ہوئی ہیں جَاءَ عَلَى قَدَرٍ کے معنی ہیں۔ ”وہ بالکل اندازے کے مطابق آیا“ قَدَارُ اس شخص کو کہتے ہیں جو مناسب اور معتدل قد کا ہونہ زیادہ لمبا نہ چھوٹا۔ الْمُقْتَدَرُ ہر چیز کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں ان مثالوں سے واضح ہے کہ قَدَرُ اور تَقْدِيرُ کے معنی ہیں اندازہ اور پیمانہ یا کسی چیز کو اندازہ اور پیمانہ کے مطابق بنادینا۔ نیز کسی چیز کے تناسب اور توازن کا ٹھیک ٹھیک قائم رکھنا۔ متوازن اور معتدل رہنا ان بنیادی معنوں کو پیش نظر رکھنے سے۔ قرآن کریم کے متعدد مقامات آسانی سے سمجھ میں آجائیں گے۔

سُورَةُ فِرْقَانٍ میں ہے۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَرَهُ تَقْدِيرًا ۲۵ ”اللہ نے ہر شے کو پیدا کیا۔ پھر ان کے لیے پیمانے اور اندازے مقرر کر دیے۔“ آگ کی تقدیر یہ ہے کہ وہ حرارت پہنچاتی ہے پانی کی تقدیر یہ ہے کہ وہ ٹپال ہے نشیب کی طرف بہتا ہے۔ ایک خاص درجہ حرارت پر پہنچ کر بھاپ بن جاتا ہے اور جب اسے ٹھنڈ پہنچائی جائے تو پھٹر کی طرح سخت ہو کر برف بن جاتا ہے۔ سورۃ اعلیٰ میں ہے الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى ۸۶ ”اللہ وہ ہے جو مختلف اشیائے کائنات کی تخلیق کرتا ہے۔ پھر ان میں مناسب اعتدال پیدا کرتا ہے پھر ان کے پیمانے اور اندازے مقرر کرتا ہے اور ان کی اس راستے کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے جس پر چل کر وہ ان پیمانوں اور اندازوں کے مطابق بن جائیں“ یہ ہے اللہ کا نظام ربوبیت جو کائنات میں جاری ساری ہے اور جس کی رو سے کائنات کی ہر شے اپنی تقدیر تک پہنچتی چلی جاتی ہے۔

انسان کے اندر بھی کچھ بننے کی صلاحیتیں (POTENTIALITIES) رکھ دی گئی ہیں۔ لیکن اسے دیگر اشیائے کائنات کی طرح مجبور نہیں کر دیا گیا کہ وہ صرف اس راستے پر چلے جس پر چلنے سے اس کی یہ تمام صلاحیتیں نشوونما پا کر تکمیل تک پہنچ جائیں اسے اس کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو یہ راستہ اختیار کرے اور چاہے دوسرا راستہ جس سے اس کی یہ صلاحیتیں دب کر رہ جائیں ان دونوں راستوں میں امتیاز وحی کی رو سے ہوتا ہے (جو قرآن کریم کے اندر محفوظ ہے)

اب انسان جو راستہ اختیار کرے گا یا اس راستے میں جس مقام پر ٹھہر جائے گا۔ اس کے مطابق۔ اللہ کا

قانون اس پر نافذ ہو جائے گا۔ جس طرح مثلاً جب تک پانی سیال رہتا ہے تو اس پر سیالیت (LIQUIDITY)

کا قانون نافذ رہتا ہے۔ اور جب منجمد ہو جاتا ہے تو پھر جادیت (SOLIDITY) کا قانون اس پر نافذ ہو جاتا ہے یعنی انسان جو کچھ بننا چاہتا ہے اس کے مطابق اللہ کا قانون اس پر نافذ ہو جاتا ہے۔ ابتدا INITIATIVE انسان کی طرف سے ہوتی ہے اور اللہ کا قانون اس کا اتباع (FOLLOW) کرتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔

فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۖ "جب انہوں نے ٹیڑھا راستہ اختیار کر لیا تو اللہ نے ان کے دلوں کو ٹیڑھا کر دیا" دوسری جگہ ہے۔ يُؤْفِكُ عَنْهُ مَنْ أَفَكَ ۝ اس راستہ سے پھیرا یا اس کو جاتا ہے جو خود اس سے پھر جاتا ہے۔ یعنی انسان جو راستہ اختیار کرتا ہے اس کے مطابق اللہ کا قانون اس پر نافذ ہو جاتا ہے۔ انسان کی ممکنات کا میدان بہت وسیع ہے۔ لہذا اس کے لیے تقدیرات کے انتخاب کا میدان بھی لامحدود ہے یہ جیسا خود بن جائے گا ویسی اس کی "تقدیر" بن جائے گی علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں

حرفے بارکیش بہ رمزے مضمہست تو اگر دیگر شوی او دیگر است
خاک شو نذر ہوا ساز و ترا شک شو بر شیشہ انداز و ترا
شبہنی! افتدگی تہتیر تست قلزمی! پائندگی تہتیر تست

مراد اس سے یہ ہے کہ تم اگر کسی ایک حالت میں ہو اور اس کے مطابق قانون خداوندی کے نتائج تمہارے لیے ناخوشگوار ہیں تو تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لو اس سے اللہ کا دوسرا قانون (تقدیر) تم پر منطبق ہو جائے گی اور تمہاری تقدیر بدل جائے گی۔ یہ ہے قرآن کی رو سے "تقدیر" کا مفہوم لہذا جب کہا جائے گا کہ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تو اس مطلب یہ ہو گا کہ اللہ کا قانون ہر شے پر حاوی اور غالب ہے۔ اور اس شے کو اس کی آخری منزل تک لیے جا رہا ہے۔ انسان بھی جس مقام پر اپنے آپ کو رکھے گا اس کے مطابق اللہ کا قانون (تقدیر) اس پر حاوی ہو گا۔ اب یہ بات انسان کے اپنے اختیار کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو کس مقام پر رکھنا چاہتا ہے اور اس طرح اللہ کی کون سی تقدیر اپنے لیے منتخب کرتا ہے۔



کائنات کی ہر شے کی تخلیق خاص پیمانوں اور قوانین کے مطابق ہوتی

ہم نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
ایک خاص اندازے، پیمانے اور قانون کے مطابق

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ

بِقَدَرٍ ۝ ۵۴

اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا اور پھر اس کے پیمانے و قوانین مقرر کر دیے

اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
اور پھر اس کی صلاحیتوں اور امکانات کے پیمانے مقرر کر دیے

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ

فَقَدَرْنَا تَقْدِيرًا ۝ ۵۵

خَلَقَ، فَسَوَى قَدَرٍ فَهَدَىٰ

الَّذِي خَلَقَ

فَسَوَّى ۝

وَالَّذِي قَدَرَ

فَهَدَىٰ ۝ ۵۶

اللہ نے کائنات کی ہر شے کو پیدا کیا
پھر اس کے حشو و زوائد دور کر کے اس میں تناسب پیدا کیا
پھر اس کے لیے اندازے، پیمانے اور قانون مقرر کر دیے۔
پھر جو کچھ اُس نے بننا تھا اُس کی رہنمائی اُسے دے دی۔

مختلف حرامِ فلکی کے لیے مقرر کردہ پیمانے و قوانین یا اُن کی تقدیر

مختلف اجسامِ فلکی کو جیسا کہ انہیں ہونا چاہیے تھا
دو مراحل میں بنا دیا گیا۔

فَقَضَيْنَا سَبْعَ سَمَوَاتٍ

فِي يَوْمَيْنِ

وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا

وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ

وَحِفْظًا

ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ

الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ ۵۷

اور جس قانون کے مطابق انہوں نے چلنا تھا وہ ان کی بناوٹ میں رکھ دیا گیا
اور قریب کی فضا کو ہم نے جگمگاتے چراغوں سے مزین کیا
اور انہیں ایسا محفوظ بنایا کہ نہ آپس میں ٹکرائیں نہ تم پر گریں۔
یہ وہ تقدیر یا قوانین و پیمانے ہیں
جو صاحبِ علم و قوت، اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔

سُورج و چاند کی منازل کے پیمانے یا تقدیر

هُوَ الَّذِي جَعَلَ شَمْسٌ ضِيَاءً
وَالْقَمَرَ نُورًا
وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ
يَتَعَلَّمُونَ
عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابِ ۚ

اللہ ہی ہے جس نے سورج کو ایسا درخشندہ بنایا
اور چاند کو ایسا تابناک
اور ان کی منازل کے اندازے و پیمانے مقرر کر دیے
تاکہ تم معلوم کر سکو
ماہ و سال کی گنتی اور حساب۔

زمین پر مختلف موسموں کی تبدیلی کے پیمانے یا تقدیر

وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا
وَبَرَكَاتٍ فِيهَا
وَقَدَرَ فِيهَا آقَافًا تَبَعًا فِي أَرْبَعَةِ
أَيَّامٍ سَوَاءٍ لِلنَّاسِ يَدِينُ ۝

اللہ نے سطح زمین پر پہاڑ جما دیے
اور زمین میں مختلف چیزوں کے پیدا کرنے کی صلاحیت رکھ دی
اور چار موسموں کے پیمانے مقرر کر دیے
تاکہ یہاں رہنے والے لوگوں کو وافر خوراک ملتی رہے

بادلوں سے پانی برسنے کے پیمانے اور قوانین

وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
يُقَدِّرُ
فَأَمْكُنَهُ فِي الْأَرْضِ ۝

ہم بادلوں سے پانی برساتے ہیں
ایک خاص پیمانے اور قانون کے مطابق
اور اسے مختلف انداز سے زمین میں مٹھائے رکھتے ہیں۔

یہ پیمانے اور قوانین صاحبِ علم و قوت اللہ کے مقرر کردہ ہیں

وَجَعَلَ ثَنِيْلَ سَكَنًا
وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ حُسْبَانًا
ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ
الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝

رات آرام کے لیے بنائی گئی
اور سورج و چاند سے ماہ و سال کا حساب لگایا جاسکتا ہے
وہ تقدیر یا پیمانے اور قوانین ہیں
صاحبِ علم و قوت اللہ کے مقرر کردہ ہیں۔

پیدائش انسانی کے پیمانے و قانون

گیا تم غور نہیں کرتے کہ ہم نے تمہاری پیدائش
ایک حقیر سے مادہ تولید سے کی
پھر اسے ایک مسترد مدت تک رحمِ مادر میں ٹھہرائے رکھا
لیہاں وہ ایک مقررہ پیمانے اور قانون کے مطابق نشوونما پاتا رہا
اس طرح ہم نے تمام امور کے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں
اور کس قدر عمدگی سے نتائج مرتب کرتے رہتے ہیں
ہماری مقرر کردہ یہ پیمانے اور قانون۔

الَّذِينَ خَلَقُوا
مِنْ نَّارٍ قَهْرِينَ
فَجَعَلْنَاهُمْ فِي قَرَارٍ قَالِينَ
إِلَى قَدَرٍ مَّعْلُومٍ
فَقَدَرْنَا
فَنَعْمَ
الْقَادِرُونَ ۝ ۲۴

عمر کا گھٹنا بڑھنا اور زندگی و موت کے پیمانے اور قانون مقرر ہیں

اللہ کے قانون کے مطابق تمہیں ملتی ہے زندگی بھی اور پھر موت بھی۔
اور تم لوگ زندگی کی منازل طے کرتے ہوئے بڑھاپے کی عمر تک پہنچ جاتے ہو
جس میں انسان سوجھ بوجھ رکھنے کے بعد پھر نادان ہو جاتا ہے۔
یہ سارے قوانین اور پیمانے اللہ کے علم پر مبنی ہیں۔

وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَوَفِّكُمْ ثُمَّ
وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ
لِكُلٍّ لَا يَعْلَمُ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ قَدِيرٌ ۝ ۲۵

عمر کا بڑھنا یا گھٹنا سب طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے

کسی بڑی عمر والے کو عمر نہیں دی جاتی
اور نہ کسی کی عمر میں کمی ہی کی جاتی ہے
مگر یہ سب کچھ طبعی قوانین کے مطابق ہوتا ہے۔

وَمَا يَعْزُبُ عَنْهُمْ مُمْغَةٍ
وَلَا يَنْقُصُ مِنْ عُمُرِهِ
إِلَّا فِي كِتَابٍ ۝ ۲۶

اور موت بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں اور قوانین کے مطابق آتی ہے

ہم نے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں
تمہارے درمیان موت کے لیے۔

نَحْنُ قَادِرُونَ
بَيْنَهُ السَّوْتِ ۝ ۲۷

ہری حیات کی عمر کا تعین اور موت و حیات سب کچھ قوانینِ الہیہ کے مطابق ہوتا ہے

ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی ذی حیات کی موت

اللہ کے قانون کے بغیر واقع ہو جائے

اللہ کا قانون ہی ہر کسی کی عمر کی مدت کا تعین کرتا ہے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

كِتَابًا مُّوَجَّلًا ۝ ۱۲۹

انسان کو علم و بصیرت کے عمل کی آزادی دی گئی

ہم نے انسان کو پیدا کیا

نطفہ سے

جو مخلوق ممکنات کا مجموعہ ہے

پھر گردشیں دے دے کر اُسے

ایک صاحبِ علم و بصیرت ہستی بنا دیا

پھر اُسے ہدایت کی راہ سنبھائی۔

اور اختیار دیا کہ خواہ اس ہدایت کو قبول کر لیں

اور خواہ اس سے انکار کر دیں۔

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

مِنْ نُّطْفَةٍ

أَمْشَلٍ

نَبْتٍ

فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ

إِذَا شَاءَ

وَأَنكَرْنَا ۝ ۱۳۰

انسان کی حالت مجبوری کی نہیں ہے اسے عمل کی آزادی دی گئی تاکہ اس کے کاموں کی باز پرس کی جائے

اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو بحیر

ایک اُمت واحد بنا دیتا

لیکن اُس نے جبر نہیں کیا اور آزادی دی کہ

جو چاہے وہ گمراہی کی روش اختیار کر لے

اور جو چاہے وہ راہِ ہدایت اختیار کر لے

تاکہ تم سے جواب طلبی کی جائے

ان کاموں کی جو تم کرتے رہے۔

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ

أُمَّةً وَاحِدَةً

وَلَكِنْ

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ

وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۝

وَلَتُسْأَلُنَّ عَنْهَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ۱۳۱

انسان کو کچھ بھی پیش آتا ہے اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے

قُلْ لَنْ يُصِيبَكَ

لَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ ۝

کہو ہمیں جو کچھ بھی پیش آتا ہے وہ ان قوانین کی رُس سے ہوتا ہے جو اللہ نے ہمارے لیے مستر کر دیے ہیں۔

قوموں کی عز و ذلت ترقی و تنزلی سب اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں اور قوانین کے مطابق ہوتا ہے

قُلِ اللَّهُمَّ مِلْكَ تَشَاءُ

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ

وَتُعِزُّ مِمَّنْ تَشَاءُ

وَتُذِلُّ مِمَّنْ تَشَاءُ

بِيَدِكَ الْخَيْرُ

إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

کہو میں کائنات میں اللہ کے قانون کی حکمرانی ہے
یہاں اقتدار و حکومت ملتی بھی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق ہیں
اور چھنتے بھی اسی کے قانونِ مشیت کے مطابق ہیں
یہاں عزت بھی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق حاصل ہوتی ہے
اور ذلت بھی اسی کے قانونِ مشیت کے مطابق ملتی ہے
یہاں طہر سرح کی بھلائی کا کٹر ول اللہ کے قانون کے ہاتھ میں ہے۔
اور اس نے ہر شے کے لیے پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

انسان کو حفاظت بھی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق ملتی ہے اور عذاب بھی ان کے مطابق ہی آتا ہے

وَأَن تَبْدُو مَا فِي أَنْفُسِكُمْ

أَوْ تُخْفَوُہُ

يَحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ

فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ

وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ

وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

دیکھو تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے خواہ ظاہر کر دو
اور خواہ اسے چھپا کر رکھو
اللہ کا قانونِ مکافات بہر حال اس کا حساب لے لے گا۔
لہذا انسان کو حفاظت بھی اللہ کے قانونِ مشیت کے مطابق ملتی ہے
اور اس پر عذاب بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق ہی آتا ہے
اللہ نے ہر چیز کے اندازے، پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

انسان پر مصیبت اس کے اپنے ہاتھوں لائی ہوتی ہوتی ہے

قُلْتُ أَنِّي هَذَا

قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ

لوگ کہتے ہیں ہم پر یہ مصیبت کہاں سے آئی
ان سے کہو یہ تمہاری اپنی ہی لائی ہوئی ہے۔

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ ۝ ۱۶۵

یاد رکھو اللہ نے ہر چیز کے لیے
اندازے۔ پیمانے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

قوموں کی زوال انکے جبر و استبداد اور معاشرہ کی ناہمواریوں کی وجہ آتا ہے

یاد رکھو جو لوگ دنیا میں جبر و استبداد کا نظام قائم کرتے ہیں
اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے کی چالیں چلتے ہیں۔
انہیں معلوم نہیں کہ اس طرح کی چالیں
خود، چلنے والوں پر آٹ جلیا کرتی ہیں۔
کیا وہ اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ
اقوام سابقہ کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہی ان کے ساتھ بھی ہو۔
بہر حال اللہ کا قانون اٹل ہوتا ہے۔

اس کی نتیجہ خیزی میں نہ کبھی تبدیلی آتی ہے
اور نہ کوئی اس کا رخ ہی موڑ سکتا ہے
کیا لوگوں نے دنیا میں گھوم پھر کے دیکھا نہیں
اور تاریخی شواہد سے اندازہ نہیں لگایا کہ
اقوام سابقہ کی غلط روش کے نتائج کیا نکلے
حالانکہ وہ قوت میں ان سے بھی بڑھ کر تھیں
لہذا یاد رکھو اس کائنات میں کوئی قوت ایسی نہیں ہے
جو اللہ کے قانون کو بے بس کر دے
اللہ نے اس سلسلہ میں علم پر مبنی
قاعدے اور قانون مقرر کر رکھے ہیں۔

سَتَكْبَارُ فِي الْأَرْضِ
وَمَكْرَ السَّيِّئِ
وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ
السَّيِّئِ إِلَّا بِأَهْلِهِ
فَمَلْ يَنْظُرُونَ
إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ
فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ
تَبْدِيلًا ۝

كُنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝
أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً
وَدَكَانَ اللَّهُ لِيُعْجِزَهُمْ
شَيْءٌ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
إِنَّا كُنَّا عَلِيمًا
قَدِيرًا ۝ ۲۵

بہر حال انسان کو ایک وقفہ مہلت کی سہولت بھی حاصل ہے

(بہر حال انسان کو اصلاح کے لیے ایک وقفہ مہلت بھی دیا گیا ہے)
اگر اللہ انسان کے کاموں کا نتیجہ فوراً نکال دیتا

وَتَوَيَّأُ أَخِذُ اللَّهِ
النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا

وَأَتْرَكَ عَلَى ظَهْرِهِمَا

مِنْ دَابَّةٍ

وَلَكِنْ يَتَخَرَّجُهُمْ

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ

فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ

بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ۝ ۲۵

تو تمہیں اس وقت زمین کی پیٹھ پر

ایک بھی متنفس زندہ نظر نہ آتا۔

لہذا ہمارا قانون ملت ڈھیل دیے رکھتا ہے

ایک مقررہ وقت تک کے لیے

اور جب ملت کا یہ وقفہ پورا ہو جاتا ہے تو نتائج سامنے آ جاتے ہیں

یاد رکھو اللہ کا قانون مکافات

انسان کے کاموں پر نظر رکھے ہوتے ہوتا ہے۔

انسان کی داخلی و خارجی دنیا میں جو کچھ اسے پیش آتا ہے وہ سب مقررہ قوانین کے مطابق ہوتا ہے

انسان پر نہ تو خارجی دنیا میں کوئی آفت آ سکتی ہے

اور نہ اس کی داخلی زندگی میں کوئی مصیبت

بجز اس کے کہ اس کے لیے

پہلے سے قوانین مقرر کر دیے گئے ہیں

اور اللہ پر ایسا کرنا کچھ مشکل نہیں تھا۔

مَا أَصَابَ مِنْ مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ

وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ

إِلَّا فِي

كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا

إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝ ۲۶

یہاں ہر کوئی اپنی کارکردگیوں کے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے

لوگوں کو اس بات سے آگاہ رہنا چاہیے کہ

یہاں انسداد اور اقوام کی اپنی مرضی پر منحصر ہے

کہ وہ آگے بڑھ کر ترقی کی منزلیں طے کرنا چاہتے ہیں

یا پیچھے رہ کر پسماندگی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

یاد رکھو یہاں ہر کوئی اپنی کارکردگیوں کے

شکنجے میں جکڑا ہوا ہوتا ہے۔

نَذِيرًا لِلْبَشَرِ ۝

لَمِنْ شَأْنِكُمْ

أَنْ يَتَقَدَّمَ

أَوْ يَتَأَخَّرَ

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

رَهِيْنَةً ۝ ۲۷

اور انسانی ذات کا اتھکام یا انتشار خود انسان کے اپنے ہاتھوں میں ہے

اور انسانی ذات پر غور کرو کہ

اسے ہم نے کس انداز سے متوازن بنایا ہے

وَنَفْسٍ

وَمَا سَوَّاهَا ۝

پھر اس نے اندر اس امر کی صلاحیت رکھ دی گئی ہے
 کہ وہ چاہے تو غلط روش پر چل کر اپنے اندر انتشار پیدا کر لے
 اور چاہے تو قوانین خداوندی کی پیروی کر کے اپنے اندر استحکام پیدا کر لے
 یاد رکھو کامیاب و کامران وہ ہوتے ہیں
 جن کی ذات اور صلاحیتیں نشوونما پا جاتی ہیں
 اور ناکام و نامراد وہ ہوتے ہیں
 جن کی ذات اور صلاحیتیں وہی ہوئی غیر نشوونما یافتہ رہ جاتی ہیں۔

فَالْهَمَّهَا

فُجُورَهَا

وَتَقْوَاهَا ○

قَدْ أَفْلَحَ

مَنْ زَكَّاهَا

وَقَدْ خَابَ

مَنْ دَسَّاهَا ○ ۹۱

یُرمی روش کے نتیجے میں ذہن بھی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں

لوگ جب ٹیڑھی روش اختیار کر لیتے ہیں

تو اللہ کے قانون کے مطابق

ان کے ذہن ہی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔

فَلَمَّا زَاغُوا

آزَا اللَّهُ

قُلُوبَهُمْ

۹۱

لوگوں کی غلط روش کی وجہ ان کے ذہنوں پر زنگ چھتا ہے

لوگوں کے ذہنوں پر زنگ چھڑ جاتا ہے

ان کی غلط روش زندگی کی وجہ سے۔

رَأَى عَلَى قُلُوبِهِمْ

مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ○ ۹۲

عقل و بصیرت کا نہ لینے والے شک و التباس کی غلاں میں لپکتے ہیں

کوئی مندر اس وقت تک نظام خداوندی کو قبول نہیں کر سکتا

جب تک کہ اللہ کے قانون کے مطابق (غور و فکر سے کام نہ لے)

اور وہ لوگ شک و التباس کی غلافتوں میں لپکتے رہتے ہیں

ہو عقل و بصیرت سے کام نہیں لیتے۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَبْصُرَ

رَأَى بِإِذْنِ اللَّهِ

وَيَجْعَلُ رَجَسَ عَلَى

الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ○ ۹۳

اور تو نہیں خود اوندی سے انسانی عقل و فہم کو راہنمائی حاصل ہو جاتی ہے

کوئی آفت یا مصیبت نہیں آ سکتی

بغیر اللہ کے قانون کے

اور جو کوئی اللہ کے ان قوانین کی صداقت پر یقین رکھتا ہے

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ

إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ

وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ

يَهْدِي قَلْبَهُ

وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ۶۴

تو اس کے قلب کو رہنمائی حاصل ہو جاتی ہے
اور یاد رکھو اللہ کو تمام باتوں کا علم ہے۔

نتائج محنت کو شش سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ

۵۳/۴۹

إِلَّا مَا سَعَىٰ

اور دیکھو انسان کو وہی نتائج مل سکیں گے
جس کچلے اُس نے محنت اور کوشش کی ہو گی۔

اور ہدایت اسی کو حاصل ہوتی ہے جو اس کی طرف رجوع کرے

وَيَهْدِي إِلَىٰ

مَنْ يَشَاءُ ۝ ۶۵

اور ہدایت اسی کو حاصل ہوتی ہے
جو اس کی طرف رجوع کرے۔

اللہ کسی قوم پر کامیابی کی راہیں بند نہیں کرتا

وَمَا كَانَ اللَّهُ

لِيُضِلَّ قَوْمًا

بَعْدَ إِذْ هَدَاهُمْ

حَتَّىٰ يَبَيِّنَ لَهُمُ

مَّا يَتَّقُونَ

إِنَّ اللَّهَ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ ۶۵

یہ بات اللہ کے شایانِ شان نہیں

کہ وہ کسی قوم کو راستہ دکھانے کے بعد

پھر یونہی اس پر کامیابی کی راہیں بند کر دے

وہ پہلے اس امر کی وضاحت کرتا ہے کہ انہیں

کن باتوں کی پابندی کرنی ہے اور کن امور سے بچنا ہے۔

(اس کے باوجود جو لوگ خلاف ورزی کریں ان پر کامیابی کی راہ بند ہو جاتی ہے)

یاد رکھو اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔

اللہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمت کو از خود نہیں بدلتا

ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ

لَمْ يَكْ مُغَيِّرًا نِّعَمَهُ

أَنعَمَ مَا عَلَىٰ قَوْمٍ

حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا

دیکھو اللہ کا یہ طریقہ کار نہیں ہے کہ وہ

اس نعمت کو بدل ڈالے

جو اُس نے کسی قوم پر انعام کر رکھی ہے

جتنا کہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلی پیدا کر کے

مَا آتَيْنَاهُمْ

وَأَنَّ اللَّهَ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ۴۴

اپنے آپ کو اس نعمت سے محروم نہ کرے۔
یاد رکھو اللہ کا قانونِ مکافات
سب کچھ سُنتا اور ہر بات سے باخبر ہوتا ہے۔

انسان کو عمل کی آزادی دی گئی ہے لیکن نتیجہ ہر حال اللہ کے قانون کے مطابق نکلتا ہے

نَحْمَدُكَ مَا شِئْنَا

إِنَّمَا نَعْمَدُكَ

بِحَقِّكَ

انسان کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جیسے چاہے کام کرے
لیکن جو کام وہ کرتا ہے اُنہیں ہمارا قانونِ مکافات
دیکھ رہا ہوتا ہے اور نتائج اس کے مطابق مرتب کرتا ہے۔

اللہ کے ہاں ہر کسی کا درجہ اس کے عمل کے لحاظ سے متعین ہوتا ہے

وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ

فِعْلًا كَعَمَلُهُ

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝ ۴۵

اللہ کے ہاں ہر کسی کا درجہ
اس کے عمل کے لحاظ سے متعین ہوتا ہے
اور اللہ کے قانونِ مکافات کی نگاہوں سے
کسی کا عمل اوجھل نہیں رہنے پاتا۔

اللہ کسی قوم کی حالت میں ان خود تبدیلی پیدا نہیں کرتا

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغَيِّرُ

مَا بَشَرُهُمْ

حَتَّىٰ يَغَيِّرُوا

مَا بَا نَفْسِهِمْ ۝ ۴۶

دیکھو اللہ ہرگز تبدیلی پیدا نہیں کرتا
کسی قوم کی حالت میں
جب تک کہ وہ قوم خود
اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔

اللہ کسی قوم پر ظلم نہیں کرتا یہ تو خود انسان ہے جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ

النَّاسَ شَيْئًا

وَلَكِنَّ النَّاسَ

أَنفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ۝ ۴۷

دیکھو اللہ کا یہ طریقہ نہیں ہے کہ
انسانوں پر کسی قسم کا کوئی ظلم کرے
انسان تو خود ایسا ہے کہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے
اپنی ذات پر ظلم کرتا ہے۔

اللہ کی مرضی کا غلط تصور

وہ لوگ جنہوں نے شرک کی روش اختیار کر رکھی ہے
 کہتے ہیں (دُنیا میں اللہ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا)
 اگر اللہ کو یہ سب کچھ منظور نہ ہوتا
 تو نہ ہم اس روش کو اختیار کر سکتے تھے
 اور نہ ہمارے آبا و اجداد ہی
 اور نہ ہم لوگ کسی شے کو حرام ہی قرار دیتے
 دیکھو! یہ بات کچھ نئی نہیں ان سے پہلے کے لوگ بھی اس
 قسم کی کٹ جھتیوں سے حقیقت کو جھٹلاتے رہے ہیں
 مگر انہوں نے اپنے اعمال کے نتیجہ میں ہمارے عذاب کا مزا چکھ لیا۔
 ان سے کہو اس بارے میں اگر کوئی اعلیٰ دلیل تمہارے پاس
 ہے تو اُسے ہمارے سامنے پیش کرو۔
 لیکن تم تو محض ظن و قیاس کے پیچھے چلتے ہو
 اور انگلیں دوڑاتے رہتے ہو۔

سَيَقُولُ الَّذِينَ
 أَشْرَكُوا
 لَوْ شَاءَ اللَّهُ
 مَا أَشْرَكْنَا
 وَلَا آبَاؤُنَا
 وَلَا حَرَمْنَا مِنْ شَيْءٍ
 كَذَلِكَ كَذَبَ الَّذِينَ
 مِنْ قَبْلِهِمْ
 حَتَّىٰ ذَاقُوا آسَافًا
 قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ
 فَتُخْرِجُوهُ لَنَا
 إِنْ تَشْعُرُونَ إِلَّا الظَّنَّ
 وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا خَفَرُ صَوْنٍ ۝

تقدیر کا غلط مفہوم

یہ غیر خدائی قوتوں کی تعبیری کرنے والے لوگ کہتے ہیں
 کہ اگر اللہ کی مرضی ایسی نہ ہوتی تو ہم
 ان ہستیوں کی تعبیری کر ہی نہ سکتے یہ تو تقدیر کا لکھا ہے
 دراصل انہیں علم ہی نہیں کہ تقدیر کسے کہتے ہیں
 یہ لوگ اس معاملہ میں محض قیاس آرائیوں سے کام لیتے ہیں۔

وَقَالُوا
 لَوْ شَاءَ الرَّحْمَنُ
 مَا عَبَدْنَاهُمْ
 مَا لَهُمْ بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ
 إِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝

من صلل اللہ کا مفہوم

تمہیں یہ کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں
 تمہارے درمیان دو رائیں پائی جاتی ہیں

فَسَأَلَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ
 فَيَعْتَنِينَ

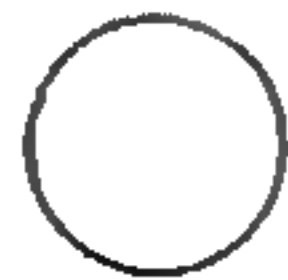
وَاللّٰهُ اَرْكَمُ
بِمَا كَسَبُوا
اَتُرِيدُونَ اَنْ تَهْدُوْا
مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ
وَمَنْ يُّضِلِّ اللّٰهُ
فَلَنْ يَّجِدَ لَهُ
سَبِيْلًا ۝ ۲۲

حالانکہ اللہ انہیں منحرف قرار دے چکا ہے
ان کی غلط روش اور بد عملی کی وجہ سے
کیا تم ایسے لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتے ہو
جو اللہ کے قانون کی رو سے گمراہ قرار پا چکے ہیں
یاد رکھو جو کوئی اللہ کے قانون کی رو سے گمراہ قرار پا چکا ہو
اس کے لیے بجز قانونِ خداوندی کی طرف مکمل لوٹ آنے کے
اصلاح کی کوئی اور صوت ہو نہیں سکتی۔

اللہ کا بھٹ

مِنَ النَّاسِ
مَنْ يُجَادِلُ فِي اللّٰهِ
بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مُّرِيْدٍ
كُتِبَ عَلَيْهِ
اَنْهُ مِّنْ تَوَلّٰهٖ
فَاِنَّهُ يُضِلُّهُ
وَيَهْدِيْهِ
اِلَى عَذَابٍ اَلِيْدٍ ۝ ۲۳

ایسے لوگ بھی ہیں
جو قوانینِ خداوندی کے بارے میں جھگڑتے نکالتے رہتے ہیں
بغیر علم و بصیرت کے
دراصل یہ لوگ اپنے سرکش مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی کرتے ہیں
اور اللہ نے یہ لکھ دیا ہے کہ
جو کوئی ان سرکش مفاد پرستانہ جذبات کو اپنا رفیق بنا لے گا۔
تو یہ جذبات اسے گمراہ کر کے جھوٹیں گے
اور اسے لے جائیں گے
بُرجِ عذابِ جہنمی زندگی کی طرف۔



تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ



ہمارے ہاں تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ کے معنی یہ لیے جاتے ہیں کہ انسان خود کچھ نہ کرے اور اس انتظار میں ہے کہ اللہ اس کے لیے سب کچھ از خود کر دے گا۔ توکل کا یہ مفہوم قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جو ہر قدم پر سعی و عمل کی اور جدوجہد کی تاکید کرتا ہے۔

آپ ایک آدمی کو سمندر میں پھینک دیجئے وہ تیرنا نہ جانتا ہو تو ڈوب کر مر جائے گا۔ آپ لوہے کے ایک ٹکڑے کو پانی میں ڈال دیجئے وہ فوراً پانی کے نیچے چلا جائے گا۔ لیکن اگر آپ اسی لوہے کی ٹینوں وزن کی چادروں سے ایک خاص قاعدے کے مطابق ایک عظیم القدر جہاز بنالیں تو وہ سینہ بھر پر بط کی طرح تیرتا چلا جائے گا۔ آپ جہاز کو سمندر میں کس اطمینان سے چلاتے رہتے ہیں اور کس اطمینان سے اس پر سوار ہو جاتے ہیں۔ یہ اطمینان کس چیز سے پیدا ہوتا ہے اس "ایمان" سے کہ اس جہاز کی تعمیر قانونِ فطرت کے ان فارمولوں کے مطابق کی گئی ہے کہ اتنی جسامت کا جہاز اس قدر وزن لے کر تیرتا رہے گا یہ قانون کبھی دھوکا نہیں دے گا اس قانون پر پورا پورا اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ یہ سہارا دغا نہیں دے گا۔ یہ آبرائوٹے گا نہیں اس کو توکل کہتے ہیں۔

قرآن کریم نے بتایا ہے کہ جس طرح خارجی کائنات میں اللہ کے قوانین جاری و ساری ہیں۔ جن پر پورا پورا بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح انسانوں کی تمدنی زندگی کے لیے جو قانون اللہ نے عطا کیے ہیں ان کی نتیجہ خیزی پر بھی اسی طرح بھروسہ کیا جاسکتا ہے اگر ہم ان کے مطابق چلیں گے تو جس نتیجہ کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے وہ یقیناً برآمد ہو کر رہیگا اس کا نام تَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ہے اور انہی معنوں میں اللہ الْوَکِیْلُ ہے یعنی جس کے قانون پر پورا پورا بھروسہ کیا جاتے۔

توکل درحقیقت ایمان کی استواری اور یقین کی پختگی ہی کا دوسرا نام ہے لیکن کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ قوانینِ خداوندی پر اس قسم کے اعتماد کے ساتھ وہ سامان اور ذرائع مہیا کیے جائیں جو زیرِ نظر پروگرام کے لیے ضروری ہوں توکل ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے کا نام نہیں توکل اسباب و ذرائع کو مہیا کرنے کے بعد پورے پورے عزم و ہمت سے غیر متذبذب طور پر حصولِ مقصد کے لیے جدوجہد کرنے کا نام ہے۔ توکل سے انسان کے اندر نفسیاتی قوت پیدا ہو جاتی ہے جس سے اس کے اسباب و ذرائع عام انداز سے کہیں بڑھ کر نتائج پیدا کرتے ہیں۔ کانپتے ہاتھوں کبھی نشانہ ٹھکانے پر نہیں بیٹھتا۔ توکل انسان کے ہاتھوں کو کانپنے نہیں دیتا۔

توکل کے مفہوم کی وضاحت

اَوَاعِدُ وَالْهَمُّ مَا
اَسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ
وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ
تُرْهَبُونَ بِهِ
عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ
وَالْآخِرِينَ مِنْ دُونِهِمْ
لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ
وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ لَكُمْ
وَأَنْتُمْ لَا تَظْلَمُونَ ۝
وَأِنْ جَحَّوْا لِلْسَّلَامِ
فَأَجْنَحْ لَهُا
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۝

دشمنوں کے مقابلہ کے لیے ہر وقت مستعد رہو
اور امکان بھر دفاعی قوت تیار رکھو
اور اپنی سرحدوں کو فوجی چھاؤنیوں سے مستحکم کر دو
تہاہ اس طرح سے ان لوگوں کو نائف رکھ سکو
جو نظام خداوندی کے دشمن ہیں اور اس طرح سے تہاہ بھی دشمن
اور ان کے علاوہ انہی جیسے اور دشمنوں کو بھی
جن کا ابھی تمہیں علم نہیں تھا لیکن اللہ کو ان کا علم ہے۔
یار رکھو نظام خداوندی کے قیام و استحکام کے سلسلہ میں
تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا تمام فائدہ تمہیں ہی ہو گا
یہ نظام تمہیں ہر طرح کے ظلم و زیادتیوں سے محفوظ رکھے گا
بہر حال دشمن اگر صلح کی طرف مائل ہو
تو تم بھی صلح کی طرف ہجھک جاؤ
اور اللہ کے قانون پر بھروسہ اور توکل رکھو۔

ان تمام تیاریوں کے بعد اللہ کی تائید و نصرت پر توکل رکھو

الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ
إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ
فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ إِيمَانًا
وَقَالُوا
حَسْبُنَا اللَّهُ
وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝

یہ وہ سماجیانِ غم و یقین ہیں کہ جب لوگ ان سے کہتے ہیں کہ
دشمن نے تمہارے خلاف لشکرِ جرار جمع کر رکھا ہے
لہذا تمہیں اس سے ڈرنا چاہیے
تو اس سے ان کا ایمان اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے
اور وہ دل کے پورے اطمینان سے کہتے ہیں
ہمارے لیے اللہ کے قانون کی تائید و نصرت کافی ہے
جن پر پورا پورا بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلے میں جان کی بازی لگا کر جدوجہد کرو اور پھر اسکے قانونِ توکل کرو

نہ میرے وہ بندو جنہوں نے نظامِ خداوندی قبول کر لیا ہے
دیکھو میری زمین وسیع ہے لہذا دنیا کے جس حصہ میں بھی
اس کے لیے حالات سازگار ہوں وہاں ہمارا یہ نظام قائم کرو
اس جدوجہد میں اگر جان بھی چلی جائے تو پروا نہ کرو
کیونکہ یہاں ہر ذی حیات نے موت کا مزا تو چکھنا ہی ہے
اور اپنے اعمال کے لیے ہلکے پاس جواب دہ ہونا ہے۔

لہذا جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
اس کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کریں گے
تو ہم انہیں ایسی بلند و بالا جنتی زندگی میں داخل کر دیں گے
جس کی تہ میں قانونِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
لہذا اس کی خوشگواریاں سدا بہار ہوں گی۔

دیکھو! ہم کام کرنے والوں کو ان کے کاموں کا کتنا اچھا بدلہ دیتے ہیں
یعنی ان لوگوں کو جو اپنے پروگرام پر نہایت استقامت سے عمل پیرا
رہتے ہیں اور اللہ کے قانون کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھتے ہیں

يَعْبَادِي الَّذِينَ آمَنُوا
إِنَّ أَرْضِيَّ وَاسِعَةٌ
فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ
كُلُّ نَفْسٍ

ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
ثُمَّ إِلَيْنَا تُرْجَعُونَ
وَالَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا
يَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا

نِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ
الَّذِينَ صَبَرُوا

وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ ۵۹-۶۰

نظامِ خداوندی کے تحفظ کیلئے شدت سے اللہ کے قوانین سے استغاثہ اختیار کرو انکی محکمیت پر بھروسہ رکھو

دیکھو! مگرانی پروگرام پر عمل درآمد شروع کرتے وقت
شدت کے ساتھ قانونِ خداوندی سے وابستہ رہ کر ان کا تحفظ حاصل کرو
مفادپرست اور سرکش قوتوں کی مضرت رسائیوں سے۔
یاد رکھو یہ مفادپرست اور تخریبی قوتیں ان پر غلبہ نہیں پاسکتیں
جو قوانینِ خداوندی کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں
اور ان کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہیں۔

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ

فَأَسْتَعِذْ بِاللَّهِ

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ

عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ ۶۱-۶۲

اللہ کے قوانین پر بھروسہ یا توکل

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ
فَلَكُمْ مِنَ اللَّهِ
ذِكْرُ اللَّهِ رَبِّ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَالْيَٰ اُنْبِیَّ ۝ ۲۲

دیکھو تمہارے درمیان جس معاملہ میں بھی اختلاف ہو
تو اس کا فیصلہ قانونِ خداوندی کی رو سے کیا جائے گا۔
کہو یہ میرے پروردگار کا قانون ہے
جس پر میرا پورا بھروسہ ہے
اور میں ہر معاملہ میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

قوانینِ خداوندی کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے معاملاتِ باہمی مشاورت سے طے کرو اور پھر اللہ پر توکل کرو

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
فَإِذَا عَزَمْتَ
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
الْمُتَوَكِّلِينَ ۝ ۲۳

دیکھو اپنے معاملاتِ باہمی مشاورت سے طے کرو
اور اس طرح سے جب تم کسی بات کا فیصلہ کر لو
تو پھر اللہ کے قانون پر پورا پورا بھروسہ کرو۔
بلاشبہ اللہ کی نگاہ میں پسندیدہ ہے
یہی روش متوکلین۔

اللہ کے قوانین تمہاری کارسازی کیلئے کافی ہیں لہذا ان پر بھروسہ رکھو

وَاتَّبِعْ مَا يُوحَىٰ
إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
إِنَّ اللَّهَ كَانَ
بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا
وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ ۲۴

دیکھو تم صرف اس وحی کا اتباع کرو
جو تمہارے پروردگار کی جانب سے تمہاری طرف نازل ہوئی ہے
اور یاد رکھو کہ اللہ کو سب خبر ہوتی ہے
جو کچھ کہ تم کرتے ہو
اور اللہ کے قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو
یہ قوانین تمہیں کبھی دغا نہیں دیں گے اور تمہاری کارسازی کیلئے کافی ہیں۔

اللہ کے قوانین کی نتیجہ خیزی پر بھروسہ

وَاللَّهُ غَنِيٌّ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

اللہ کے تجویز کردہ پروگرام کی تکمیل میں مشرفِ مل ہے
ہر وہ چیز جو کائنات میں پنہاں ہے

وَالَّذِي يُدْعَىٰ الْأَمْرُ كُلُّهُ
فَاعْبُدْهُ

وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ

عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

اور تمام معاملات کا فیصلہ اس کے قانون کے مطابق ہوتا ہے
لہذا تم اللہ کے قوانین کی کامل اطاعت کرتے رہو
اور ان کی نتیجہ خیزی پر پورا بیلونا بھروسہ رکھو۔
یاد رکھو تمہارا پروردگار کسی کے عمل سے بے خبر نہیں ہوتا
کہ اس کا نتیجہ مرتب ہونے سے رہ جائے۔

کہو تمہارے لیے اللہ کا قانون ہی کافی ہے اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں

وَلَيْنُ سَأَلْتَهُمْ

مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ الْأَرْضَ

لَيَقُولَنَّ اللَّهُ

قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ

قَاتِلُوا مَنْ دُونِ اللَّهِ

إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ

هَلْ هُنَّ كُشِفَتْ ضُرُّهُ

أَوْ أَرَادَنِيَ بِرَحْمَةٍ

هَلْ هُنَّ مُمْسِكَتٌ رَحْمَتِهِ

قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ

عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝

ان لوگوں سے اگر پوچھا جائے کہ

کائنات کی بندگیوں و پستیوں کو کس نے پیدا کیا ہے

تو یہ لوگ اقرار کریں گے کہ انہیں اللہ ہی نے پیدا کیا ہے

ان سے کہو اگر حقیقت یہ ہے تو غور کرو کہ

جن ہستیوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو ان میں ایسی قوت

کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے پہنچنے والے

نقصانات کو ہم سے دور کر سکیں۔

یا اس کے قانونِ مکافات کی رو سے ملنے والی رحمتوں

اور نوازشوں کو ہم سے روک سکیں۔

کہو ہمارے لیے اللہ کا قانون ہی کافی ہے

اور بھروسہ کرنے والے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔



اللہ کا حقیقی تصور (اسکے قوانین کی رُست)

اللہ تعالیٰ کا مروجہ غیر قرآنی تصور کچھ اس قسم کا ہے جیسے کوئی من موجی بادشاہ یا ڈکٹیٹر ہو جس کے ہاں نہ کوئی قاعدہ ہو نہ قانون، نہ عدل ہو نہ انصاف موج میں ہو تو گناہگار کو بخش دے اور جی میں آئے تو بے گناہ کو سزا دے ڈالے پنجابی کے ایک صوفی شاعر کے بقول۔

اوتھے کی پروا ہے راقب اوتھے بے پروا ہیاں
پھڑلے عملاں والیاں نوں تے چھڈ دیئے اوگنہار نوں

یعنی ان خداؤں کا کاروبار جہاں بانی کسی قاعدے قانون کے تحت نہیں چلتا۔ وہاں تو بے پروا ہیاں ہیں۔ لہذا سارا کام موڈ پر چلتا ہے۔ اگر موج میں ہوتے تو مجرموں کو بھی بخش دیا۔ نہ صرف بخش دیا بلکہ چوروں کو قطب بنا دیا اور اگر موڈ اچھا نہ ہوا تو نیک عمل والوں کو بھی گرفتار بلا کر دیا۔

ذہن انسانی کے یہ تراشیدہ خدا نہ ظالم کو ظلم سے روکتے ہیں نہ مظلوم کی داد رسی ہی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود خود ستانی کے اس قدر حریص کہ ہر خدا اپنے ماننے والوں سے چاہتا ہے کہ اس کی تعریفیں کی جائیں اس کی پوجا اور عبادت کی جائے اس کے آگے جھکا جائے اور نیت کے اس قدر بھوکے کہ ہر دم پوجا کے پرشاد فاتحہ کے حلوے نیاز کی ریوڑیوں اور قربانی کے بکروں پر نظر رہتی ہے۔ یہ خدا عدل و انصاف سے اس قدر غاری ہیں کہ منستوں، تذرانوں اور چڑھاؤں کی رشوت پر غاصبوں، قاتلوں، چوروں اور ٹھگوں کی مرادیں بھرتے ہیں۔

استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ یہ گھٹیا تصور قانون دینے والی اس اعلیٰ و اقدس ذات کے متعلق ہے جس کے محکم قوانین کے تحت اس عظیم کائنات کا سارا نظام اس عدل و توازن کے ساتھ چل رہا ہے اس لامحدود کائنات میں یہ عظیم کمرے کھرب ہا کھرب سالوں سے اس کے قوانین کے تحت اپنے اپنے محور میں محور گردش ہیں لیکن مجال ہے جو ایک ذرہ برابر بھی اپنی حدود سے ادھر ادھر ہو جائیں اس کائنات کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے کا تجزیہ فرمائیے اس میں بھی آپ کو عدل و توازن پر مبنی قوانین کا بحر بے کراں ملے گا۔

اسی طرح انسانی دنیا میں بھی۔ زندگی اور موت عزت و ذلت عروج و زوال سب کچھ اس کے محکم قوانین کے مطابق ہوتا ہے افراد کے لیے بھی اقوام کے لیے بھی۔

لہذا علم و آگاہی کے اس روشن دور میں اللہ جیسی عظیم ہستی کے متعلق ایسے ذلت آمیز تصورات کو جہالت کے اندھے پن کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کمیونسٹ بلاک کے لوگ اللہ کے منکر ہیں لیکن ذہن اس بات کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتا کہ علم کی اس قدر بلندیوں پر پہنچی ہوئی یہ اقوام جن کی سائنس کا واسطہ ہر وقت اللہ کے قوانین کے ساتھ رہتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ اس سستی کو ہی نہ مانیں جس کے قوانین کی بنیاد وہ ان کی سائنس کی ساری عمارت استوار ہے لہذا ان کے متعلق جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ ذہن انسانی کے ان تراشیدہ خداؤں کے منکر ہوں گے۔ جن کے خیالی بُت اہل مذہب نے اپنی اپنی ذہنی سطح کے مطابق تراش رکھے ہیں۔ اور جن کے نام پر انہوں نے اپنی اپنی مذہبی گروہ بندیوں کو استوار کیا ہوا ہے لیکن ایسے جھوٹے خداؤں کا منکر تو ہر ذی فہم انسان کو ہونا چاہیے۔ کیوں کہ کوئی بھی غور و فکر کرنے والا انسانی ذہن اللہ کے متعلق ایسے دقیقانوسی تصورات سے مطمئن ہو ہی نہیں سکتا۔

بہر حال یہ علیحدہ بات ہے کہ کمیونسٹ دنیا کو ابھی تک کسی نے اللہ کے قرآنی تصور سے متعارف کرانے کی کوشش ہی نہیں کی لہذا وہ لا کی منزل پر پہنچ کر اِلا کے منتظر ہیں۔ لیکن یہ لوگ مذہبی دنیا سے پھر بھی ایک قدم آگے ہیں۔ کیوں کہ مذہبی دنیا تو ابھی تک ذہن انسانی کے تراشیدہ خداؤں کے تصور کی بھول بھلیوں سے ہی نکل نہیں پاتی ہے لہذا لا اِلا سے مراد اللہ کے ان تمام تصورات سے انکار کرنا ہے جو ذہن انسانی نے خود تراش رکھے ہیں اور اِلا اللہ سے مراد اللہ کے صرف اس تصور کو ماننا ہے جو اللہ نے خود اپنی کتب میں دیا اور جو اب صرف قرآن کریم میں اصل حالت میں موجود ہے۔

اس سلسلہ میں اس بات کو بھی جان لینا چاہیے کہ اللہ کا حقیقی تصور اسی صورت میں سمجھ میں آسکتا ہے جب کہ اس کے تمام باطل تصورات سے انکار کر دیا جائے۔



اللہ کے قوانین میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ

اللہ کی سنت بدلا نہیں کرتی

وَلَا يَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا ۝۵۱

اللہ کے قوانین تبدیل کرنے کا کسی کو اختیار نہیں

وَأَنزَلْنَا مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ

وَلَكِنْ يَجِدُ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝۵۱

اے نبی لوگوں کے سامنے صرف وہ پیش کر
جو اللہ نے تمہاری طرف کتاب میں وحی کیا ہے
اور یاد رکھو اللہ کے قوانین میں تبدیلی کرنے کا کسی کو اختیار نہیں
اور نہ ان قوانین کے سوا اور کوئی جائے پناہ ہی تمہارے لیے موجود ہے۔

اللہ کے قوانین میں تبدیلی کرنے کا کوئی مجاز نہیں

تمہارے رب کے قوانین مکمل طور پر دیدیے گئے ہیں

صدق و عدل کے ساتھ

اب ان قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا۔

وَمَتَّ كَلِمَاتُ رَبِّكَ

صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ ۝۵۱

قانونِ مکافات کو کوئی ٹال نہیں سکتا

کوئی ٹال نہیں سکتا اس عذاب کو

جو بحسبِ اِقَام کے اعمال کے نتیجے میں ان پر آتا ہے۔

وَلَا يَرُدُّ بَأْسَهُ

عَنِ الْقَوْمِ الْغَافِلِينَ ۚ

وراثتِ ارض کے لیے بنیادی قانون

ہم نے ہر کتاب وحی میں متعلقہ امور کو سامنے لانے کے بعد

اس حقیقت کو بنیادی قانون کے طور پر واضح کر دیا تھا کہ

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ

مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ

أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا

عِبَادِي الصَّالِحُونَ ۝ ۱۵

ارض کے حقیقی وارث وہی لوگ ہوں گے
جن میں اس کے وارث ہونے کی صلاحیت ہوگی۔

اللہ اس وقت تک کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب کہ وہ خود تبدیل

لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ

يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ

يَحْفَظُونَهُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ

حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۝ ۱۶

افراد اور اقوام کے اعمال کو نتیجہ تک پہنچانے کے لیے

ان کے آگے اور پیچھے ایسی قوتیں متعین ہیں

جو ان کے اعمال کو اللہ کے قانون کے مطابق نتیجہ خیز کرتی ہیں۔

لہذا یاد رکھو اللہ کبھی اس حالت کو تبدیل نہیں کرتا جو کسی قوم کو حاصل ہوتی ہے
جب تک کہ وہ قوم خود اپنی حالت کو نہ بدلے۔

اللہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمتیں نہیں چھینتا بلکہ قومیں خود اپنے آپ ان نعمتوں سے محروم کر لیتی ہیں

ذَٰلِكَ بَيَانَ اللَّهِ

لَكَرِيكَ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ

حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ۱۷

اللہ کا مقررہ قانون یہ ہے کہ

وہ کسی قوم کو دی ہوئی نعمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کرتا

تھا کہ وہ قوم خود اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کر کے اپنے آپ کو ان نعمتوں

سے محروم نہ کرے اور اللہ کا قانون مکافات سب کچھ سننا اور ہر بات کا خبر ہے۔

جو کچھ کرتے ہو اسی کا نتیجہ پاتے ہو۔ اللہ کسی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا

مَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ

إِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُومٌ ۝ ۱۸

ہم نے کبھی کسی علاقہ کے لوگوں کو ہلاکت میں نہیں ڈالا

جب تک کہ وہ مقررہ قانون کی رو سے اس کے مستحق نہیں ہو گئے۔

جن کے لیے اللہ کی رحمت لکھ دی گئی ہے

وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ

فَسَاكِنَةُ الَّذِينَ

يَتَّقُونَ

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

وَالَّذِينَ هُمْ يَأْتِيَانَا يُؤْمِنُونَ ۝ ۱۹

ہماری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے

اور یہ خاص طور پر ان کے لیے لکھ دی گئی ہے

جو ہمارے قوانین کی پیروی کرتے ہوتے

نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں

اور ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

جن کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ نے لی ہے

ان لوگوں کی حفاظت اور بچاؤ ہمارے ذمے ہے
جو ہمارے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

حَقًّا عَلَيْنَا نَجِ
الْمُؤْمِنِينَ ۝

جن کی مدد اللہ کی ذمہ داری ہو گئی

ان لوگوں کی مدد کرنا ہماری ذمہ داری ہے
جو قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ
الْمُؤْمِنِينَ ۝

اللہ کی حفاظت حاصل کرنے کا طریقہ

اور اللہ کی حفاظت ان کھیلے ہے
جو اپنی غلط روش سے باز آ کر
اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کریں
اور ان قوانین کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کریں
اور پھر اس روش ہدایت پر قائم رہیں۔

وَأَنِّي لَغَفَّارٌ
لِّمَن تَابَ
وَأَمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا
ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝

اللہ کا وعدہ

جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر کے
اس کے اصلاح معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
تو وہ ایک ایسے جنتی معاشرہ کی تشکیل میں کامیاب ہو جائیں گے
جس کی تہ میں اللہ کے قوانین کے چشمے رواں ہوں گے
لہذا ان کی دنیا و آخرت کی زندگیاں ہمیشہ جنت میں گزریں گی
یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
وَعَدَ اللَّهُ حَقًّا ۝

اللہ کا وعدہ

اللہ وعدہ کرتا ہے
ان لوگوں سے جو نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
اس کے تجویز کردہ پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
کہ انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
اور ان کی محنت کے نتائج نہایت عظیم ہوں گے۔

وَعَدَ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ ۹

اجر بے حساب حاصل کرو گے

میرے ان بندوں سے کہہ دو
جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے کہ
اپنے پروگرام کے قوانین کی پوری پوری پیروی کریں
اس طرح جو لوگ اپنے معاشرہ کو حسین و متوازن بنا لیں گے
ان کی دنیاوی زندگیاں حسین و خوشگوار ہو جائیں گی
لہذا اللہ کی زمین وسیع ہے جو مقام بھی تمہیں اس نظام کے قیام کے لیے سازگار
معلوم ہو وہاں چلے جاؤ اور ہر قسم کے حالات کا صبر و استقامت سے مقابلہ کرو
اس کا نتیجہ تمہیں اس انداز سے ملے گا جو تمہارے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔

قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِينَ
آمَنُوا
اتَّقُوا رَبَّكُمْ
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ
إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ
أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ۱۰

اللہ کے لیے ہو نظر حیات سے دنیا و آخرت میں ثبات ممکن حاصل ہوتا ہے

اللہ ثبات و ممکن عطا کر دیتا ہے اہل ایمان کو
محکم نظریہ زندگی کے ذریعہ سے
دنیاوی زندگی میں بھی
اور اخروی زندگی میں بھی۔

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ ۝ ۱۱

قوانین خداوندی کے اتباع سے دنیاوی زندگی بھی خوشگوار اور اخروی زندگی میں بھی خیر و برکت

جو لوگ قوانین خداوندی کے مطابق متوازن انداز کی زندگی بسر کرتے ہیں
ان کے لیے دنیاوی زندگی میں بھی طہر سرج کی خوشگواریاں ہوتی ہیں
اور آخرت کی زندگی میں بھی خیر و برکت ہوتی ہے۔
اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے والوں کا کیا ہی اچھا ٹھکانا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ
وَلَنُعَمِّدَ الْمُتَّقِينَ ۝ ۱۴۰

اور قوانین خداوندی سے پہلو تہی کے نتیجے میں وزی تنگ ہو جاتی ہے

جو لوگ ہمارے قوانین کا اتباع کریں گے
وہ زندگی کی صحیح روش سے بھٹک نہیں سکیں گے
اور نہ جانکاہ مشقتوں، پیچیدگیوں میں ہی مبتلا ہوں گے
اور جو لوگ ہمارے قوانین سے پہلو تہی کریں گے
ان کی وزی تنگ ہو جائے گی۔

فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ
فَلَا يَضِلُّ
وَلَا يَشْقَى
وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي
فَأَن لَّهِ مَعِيشَةٌ ضَنْكًا ۝ ۱۴۱

نظام خداوندی تمہارے معاشرے کی بہواریاں کو کر کے حسن و توازن پیدا کر دے گا

جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر کے
اس کے بتائے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے
ان کی اپنی ذات اور معاشرے کی ناہواریاں دور ہو جائیں گی
اور ان کی زندگیوں میں حسن و توازن پیدا ہو جائے گا۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ ۝ ۱۴۲

قیام نظام خداوندی سے مانے میں تمہارے قدم جم جائیں گے

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اگر تم اس نظام کے قیام و استحکام میں اللہ کی مدد کرو گے
تو وہ بھی اس سلسلہ میں تمہاری مدد کرے گا
اور زمانہ میں تمہارے قدم جم جائیں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ
يَنْصُرْكُمْ
وَيُخْرِجْ أَقْدَامَكُمْ ۝ ۱۴۳

اور ہم خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے حصہ میں زمانہ کی ٹھوکریں آتی ہیں

وَالَّذِينَ كَفَرُوا

فَتَعَسَّآ لَهُمْ

وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ

فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝

اور جو لوگ نظامِ خداوندی کی خلاف ورزی کریں گے

وہ زمانہ کی ٹھوکریں کھاتے رہیں گے

اور ان کے تمام اعمال بے کار چلے جائیں گے

اور یہ نتیجہ ہو گا اللہ کے نازل کردہ قوانین سے منہ موڑنے کا

لہذا ان کے سب اعمال اکارت جائیں گے۔

اللہ کے نظام کو چھوڑ دینے والے ہاتھوں میں پڑ جائیں گے

فَهَلْ يُهْلِكُ إِلَّا الْقَوْمَ

الْفَاسِقُونَ ۝

اب ہلاکت میں وہ قوم پڑنے لگی

جو اللہ کے نظام کو چھوڑ کر دوسری طرف نکل جائے گی۔

قیامِ نظامِ خداوندی کیلئے قربانیاں دینے کے نتیجہ میں

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ مَاتُوا

لَيَرْزُقَهُمُ اللَّهُ

رِزْقًا حَسَنًا ۝

جو لوگ گھربار اور وطن چھوڑ کر

قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے

اور اس جدوجہد میں مارے گئے یا مر گئے

تو ان کا حق ادا ہو گیا۔ اللہ انہیں اُخروی زندگی میں بہترین

سامانِ نشوونما عطا کرے گا اور وہ مزید ارفع فی منازل طے کرنے کے قابل ہو جائیں گے

قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے جانیں قربان کرنے کے صلہ میں

وَالَّذِينَ قُتِلُوا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَلَنُيْضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝

سَيَهْدِيهِمْ

وَيُضِلُّهُمُ بِاللَّهُم ۝

جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں

قیامِ نظامِ خداوندی کی راہ میں

تو ان کے یہ اعمال ضائع نہیں جائیں گے

اللہ انہیں منزلِ مقصود تک پہنچائے گا

ان کے حالات کو سنوار دیا جائے گا

اور وہ زندگی کی اقسائی منازل طے کرتے ہوئے اس نئی زندگی میں داخل ہو جائیں گے جس کا تعارف کرا دیا گیا ہے۔

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
عَرَفًا لَهُمْ ۝

اللہ کی مٹی کی صلاحیتوں کی قدر کرنے اور قدر کرنے کے نتائج

تم نے اگر اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کی قدر کی تو ان صلاحیتوں میں اور اضافہ ہوتا جاتے گا اور اگر تم نے ان کی قدر نہ کی تو تم شدید غائبوں اور مشکوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ
لَأَزِيدَنَّكُمْ
وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ
إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ ۝

جو کچھ کرتے ہو اسی کا نتیجہ پاؤ گے۔ اللہ کسی کو ظلم نہیں کرتا

جو کوئی اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح والے کام دے گا تو اس کا فائدہ خود اسے ہی ہو گا۔ اور جو کوئی اپنی ذات اور معاشرہ میں بگاڑ پیدا کرے گا تو اس کا نقصان بھی خود اسے ہی ہو گا۔ اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ اپنے بندوں پر ظلم کرے۔

مَنْ عَمِلْ صَالِحًا
فَلِنَفْسِهِ
وَمَنْ أَسَاءَ
فَعَلَيْهَا
وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝

ہر کسی کا درجہ اس کی کارکردگی کی روشنی میں ہوتا ہے

ہر کسی کا درجہ اس کی کارکردگی کی روشنی میں ہوتا ہے اور تمہارا پروردگار غافل نہیں ہے اس سے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

وَلِكُلِّ دَرَجَةٍ عَمَلُهُمْ
وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ
عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝

ٹیسری دش پرچہ جسے بنیٹ ہی ٹیسری سبجاتی ہے

اور جب انہوں نے ٹیسری دش اختیار کیے تھے تو اللہ کے قانون مکافات کے مطابق ان کے ذہن ہی ٹیٹ سے ہو گئے اس قوم کو اللہ کی رہنمائی بھی کچھ کام نہیں دیتی جو جان بوجھ کر غلط روش اختیار کرتی ہے۔

فَلَمَّا زَاغُوا
زَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْفَاسِقِينَ ۝

عمل اور نتیجہ کا قانون

ہر واقعے کے نتیجہ خیز ہونے کا ایک مقام ہے
اس کے آپکنے پر نتیجہ ڈھل کر سامنے آ جاتا ہے۔

لِكُلِّ نَبَأٍ مُّسْتَقَرٌّ
وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۝

ظہورِ نتائج کے وقت کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہیں ہوگا

اور جب صور پھونکا جائے گا
تو اس وقت نہ آپس کی رشتہ داریاں باقی رہیں گی
اور نہ کوئی کسی کا پُرسانِ حال ہی ہوگا
اس دن فیصلہ انسان کی ذاتی صلاحیتوں کے مطابق ہوگا
لہذا جن کی صلاحیتوں کا پلٹرا بھاری ہوگا وہی لوگ کامیاب و کامران ہوں گے
اور جن کا یہ پلٹرا ہلکا ہوگا ان کی ذات کی نشوونما میں کمی رہ گئی ہوگی
لہذا وہ خسارہ میں رہیں گے اور آگے نہیں بڑھ سکیں گے
وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ
فَلَا أُنسَبُ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ
وَلَا يَتَسَاءَلُونَ
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ
فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ
فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ ۱۰۱-۱۰۳

اور اللہ کے نام پر دھوکہ دینے والے دغا بازوں کے فریب میں نہ آنا

اے نوعِ انسان
اپنے پُروردگار کے قوانین کی پیروی کرو
اور ہمیشہ ظہورِ نتائج کے وقت سے ڈرتے رہو
جب حالت یہ ہوگی کہ نہ تو باپ اپنے بیٹے کے تھپی کام آ سکے گا
اور نہ بیٹا ہی باپ کی کوئی مدد کر سکے گا۔
یاد رکھو اللہ کا یہ قانونِ مکافات اٹل ہے
لہذا دنیاوی زندگی کے مفادات کی بھول بھلیوں میں ہی پھنس کر نہ رہ جانا
اور نہ ان دغا بازوں کے فریب ہی میں آنا
جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
اتَّقُوا رَبَّكُمُ
وَإِخْشَاؤُكُمْ
لَا يَخْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ
وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَائِزٌ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئًا
إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ
بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۝

بقار کاتانون

جو چیز نوح انسان کے لیے فائدہ مند ہے
وہی دنیا میں باقی رہ سکتی ہے۔

وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ
فَنَبِّئْهُمْ فِي الْأَرْضِ ۝



اللہ کے قوانین



اگر ایسا کرو گے تو نتیجہ یہ نکلے گا

قیامِ نظامِ خداوندی کے نتیجہ میں جنتی معاشرہ قائم ہو جائے

نوشخری دو ان لوگوں کو

جو اللہ کے نظام کو قبول کر کے

اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے

کہ ان کے لیے ایک سدا بہار جنتی معاشرہ متشکل ہو جائے گا

جس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چشتے رواں ہوں گے۔

وَبَشِّرِ الَّذِينَ

آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ فِيهَا

قوانینِ خداوندی پر قائم معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ ہو گا اور عزت کی روزی ملے گی

جو لوگ نظامِ خداوندی کی صداقت پر ایمان لا کر

اس کے بتائے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہوں گے

ان کے معاشرہ میں ہر کسی کو تحفظ حاصل ہو گا

اور عزت کی روزی ملے گی۔

فَالَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

لَهُمْ غَفْرَةٌ

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

نظامِ خداوندی میں نہ کسی طرح کا خوف باقی رہے گا پریشانیاں

دیکھو جو لوگ اللہ کے رفیق بن جاتے ہیں

ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف کا خاتمہ ہو جاتا ہے

اور کسی طرح کی پریشانیاں باقی نہیں رہتیں۔

إِلَّا إِنْ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الَّذِينَ آمَنُوا
وَكَانُوا يَتَّقُونَ
لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ
لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَةِ اللَّهِ
ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

یہ وہ لوگ ہیں جو نظام خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
اور اس کے قوانین کی پوری پوری پیروی کرتے ہیں
ان کچھلے دنیا کی زندگی میں بھی خوشگواریاں و سرفرازیاں ہیں
اور آخرت کی زندگی میں بھی شادابیاں و کامرانیوں۔
یاد رکھو اللہ کے یہ قوانین اٹل ہیں جن میں بھی تبدیلی نہیں ہوتی
لہذا یہ بہت بڑی کامیابی ہے جو انسان کے حصہ میں آ سکتی ہے۔

نظام تمہیں ایک امتیازی زندگی مہیا کر دے گا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ
يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا
وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اگر تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے رہو
تو تمہیں ایک امتیازی زندگی حاصل ہو جائے گی
اور تمہارے مناصب کی نامہوریاں اور خرابیاں دور ہو جائیں گی
اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا۔
یاد رکھو اللہ کا نظام بڑی عظیم خوشحالیوں کا نشان ہے۔

اس نظام پر قائم لوگوں کو اللہ کی کائناتی قوتوں کی مدد حاصل ہوگی

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ
ثُمَّ اسْتَفْتَمُوا
تَنْزَلَ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ
أَلَّا تَخَافُوا
وَلَا تَحْزَنُوا
وَأَبَشِرُوا بِإِجْتِنَةِ اللَّهِ
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝

جو لوگ اپنی پُرش و نشوونما کھیلے اللہ کے نظام کو منتخب کر لیتے ہیں
اور پھر اس نظام پر استقامت سے قائم رہتے ہیں
تو انہیں اللہ کی کائناتی قوتوں کی مدد حاصل ہو جاتی ہے
اور انہیں ہر طرح کے خوف سے محفوظ کر لیا جاتا ہے
اور ان کی تمام طرح کی پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔
یہ بشارت ہے اس جنتی مناصب کی
جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے۔

اللہ کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتیجے میں خوف پریشانیوں سے نجات حاصل ہوگی

فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ
يَسِّرُ لَهُ اللَّهُ أُمُورَهُ ۝

جو لوگ ہماری ہدایت کے مطابق زندگی بسر کریں گے

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

وہ ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
اور انہیں کسی طرح کی پریشانیاں لاحق نہیں ہوں گی۔

اپنے اموال نظامِ خداوندی کے حوالے کر دینا یہ نظام تمہیں ہر خوف اور پریشانی سے نجات دلا دے گا

الَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ثُمَّ لَا يَتَّبِعُونَ مَّا أَنْفَقُوا

مَتَا وَلَا أَذًى

لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

جو لوگ اپنے اموال فلاحِ عامہ کے لیے

نظامِ خداوندی کے حوالے کر دیتے ہیں

پھر اس کے بعد اس کا نہ تو کسی پر احسان سمجھتے ہیں

اور نہ اس کے لیے کسی کی اذیت ہی کا باعث بنتے ہیں

تو ایسے لوگوں کو ان کے پروردگار کی جانب سے اجر ملتا ہے

ایسے معاشرہ کی صورت میں جو ہر طرح کے خوف سے پاک ہوتا ہے

اور اس میں کسی کو کوئی پریشانی لاحق نہیں ہوتی۔

کامیابیاں نہیں حاصل ہونگی جو اپنے آپ کو مفاد پرستوں سے بچالیں گے

اور جنہوں نے اپنی ذات کو خود غرضیوں و مفاد پرستیوں سے بچا لیا

تو وہی لوگ ہیں جن کی کھیتیاں پروان چڑھیں گی۔

وَمَنْ يُوقِ شَهْنَفَ نَفْسِهِ

فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

اللہ کی رحمت جن کے قریب ہوتی ہے

اللہ کی رحمت ان کے قریب ہو جاتی ہے

جو اس کے قوانین کے مطابق حسنِ کارنامہ انداز سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ

مَنِ الْمُحْسِنِينَ ۝

اللہ کی راہ میں اگر جان بھی کام آجائے تو گھاٹے کا سوا نہیں

دیکھو قیامِ نظامِ خداوندی کی جدوجہد میں اگر تمہاری جان بھی کام آگئی

تو آخری زندگی میں تمہیں اللہ کی حفاظت اور اس کی رحمت حاصل ہو جائے گی

اور یہ چیز اس تمام سرمایہ سے بہتر ہے جسے انسان اپنے لیے جمع کرتا ہے۔

وَلَكِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مِتُّمُ

لِغَفْرَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٍ

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝

نظامِ خداوندی میں تمہارے لیے زندگی کی نئی نئی راہیں کھل جائیں گی

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا
لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ
الْحَسِينَ ۝ ۲۹

ہو لوگ ہمارے متعین کردہ مقاصد کے لیے جدوجہد کرتے ہیں
ان کے سامنے متوازن زندگی کی نئی نئی راہیں کھل جاتی ہیں۔
یاد رکھو اللہ کی مدد ان کے ساتھ ہوتی ہے
جو اس کے قوانین کے مطابق حسن و توازن کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

اللہ کے قوانین کے ذریعے تمہارے حقوق کی حفاظت ہو جائیگی

فَاذْكُرُونِي
أَذْكُرْكُمْ
وَأَشْكُرُوا لِي
وَلَا تَكْفُرُون ۝ ۳۰

اگر تم نے اللہ کے قوانین کو اپنے پیش نظر رکھا
تو ان کے ذریعے سے تمہارے حقوق کی حفاظت ہو جائے گی
لہذا اللہ کی دی ہوئی اس نعمت کی قدر کرو
اور اس کے قوانین کو نگاہوں سے اوجھل نہ ہونے دو۔

اللہ کے قوانین کے ذریعے تم زندگی کے خطرات سے بچ جاؤ گے

يَا أَيُّهَا النَّاسُ
اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي
خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ۳۱

اے نوعِ انسان
اپنے اس پروردگار کے قوانین کی اطاعت کرو
جس نے تمہیں اور تم سے پہلے کے لوگوں کو پیدا کیا۔
ان قوانین کے ذریعے سے تم زندگی کے خطرات سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

قوانینِ خداوندی تمہیں اعلیٰ و برتر بنادیں گے

وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ۳۲

اور تم ہی اعلیٰ و برتر ہو گے
اگر تم نے قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کی۔

اگر تم غلطیوں سے باز آ کر اپنی اصلاح کر لو گے تو اللہ کو رحم کرنے والا پاؤ گے

أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا
بِجَهَالَةٍ

اگر تم سے کوئی غلط کام سرزد ہو جائے
نادانی یا بے ہمتی سے

ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ
فَإِنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ ۴۰

پھر اگر اس سے باز آ جاؤ
تو اللہ کو خطا طت دینے والا اور رحم کرنے والا پاؤ گے۔

اگر بڑے جرائم سے بچتے رہو گے تو چھوٹی موٹی کوتاہیاں خود بخود دور ہو جائیں گی

إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ
مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ
نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
وَنُدْخِلْكُمْ مَدْخَلًا كَرِيمًا ۝ ۴۱

اگر تم ان بڑے بڑے جرائم سے بچے رہے
جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے
تو تمہاری چھوٹی موٹی ناہمواریاں و کوتاہیاں خود بخود دور ہو جائیں گی
اور تمہیں عزت و مرفہ حالی کی زندگی نصیب ہو جائے گی۔

اگر تم نے اللہ کے نظام سے روگردانی کر لی تو اپنا مقام کنوا بیٹھو گے

وَأِنْ تَوَلَّوْا
يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ
ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ۝ ۴۲

یاد رکھو اگر تم نے نظامِ خداوندی سے روگردانی کر لی
تو تمہارا یہ مقام کسی دوسری قوم کے حصہ میں آ جائے گا
جو لازماً تمہارے جیسی نہیں ہو گی تم سے بہتر ہو گی۔

اللہ کی برکتیں اسکے قوانین کی پیروی سے ملتی ہیں نہ کہ مذہبی گروہ بندیوں کی دہشتی سے

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا
وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَى
وَالصَّبِيَّانَ
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَعَمِلَ صَالِحًا
فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ۴۳

دیکھو خواہ وہ لوگ ہوں جو اہل ایمان ہونے کے دعویدار ہیں
اور خواہ وہ جو یہودی و عیسائی کہلاتے ہیں
اور خواہ وہ جو صابین ہوتے ہیں۔ کسے باشد
جو کوئی بھی قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے گا
اور اللہ کے قانونِ مکافات اور یومِ آخرت پر یقین رکھے گا
اور اللہ کے دیے ہوئے پروگراموں پر عمل پیرا ہو گا
تو ان کے پروگرام کے قانون کے مطابق انہیں اجر ملے گا
اور وہ ہر قسم کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
اور انہیں کسی طرح کی پریشانیاں لاحق نہیں رہیں گی۔

کسٹی بھی گروہ بندی کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں

یہودی و عیسائی (اور اب مسلمان بھی) کہتے ہیں
ہمارے سوا جنت میں کوئی داخل نہیں ہو سکے گا
دیکھو یہ سب ان کی خوش فہمیاں ہیں
کہو تمہارے پاس اس امر کی اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کرو
اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو۔
ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں کسی کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں
البتہ جو لوگ قوانینِ خداوندی کے سامنے اپنا تسلیم خم کر دیں گے
اور ان قوانین کے مطابق حَسَن و توازن کی زندگی بسر کریں گے
وہ اپنے پروردگار کی جانب سے اجر کے مستحق ہوں گے
اور انہیں ظہرِ سحر کے خوف سے نجات مل جائے گی۔
اور ان کی زندگیوں میں سے پریشانیاں نکل جائیں گی۔

وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ
إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصْرًا
تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ
قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
بَلَى
مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ
وَهُوَ فَحِشٌّ
فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝۲۰



سنة الله



اللہ کے قاعد اور دستور میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے

ہمارا قاعدہ و دستور اب بھی وہی رہے گا
جو قبل ازیں بھیجے گئے رسولوں کے سلسلہ میں رہا تھا
اور تم کبھی بھی ہماری سنت میں تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

سُنَّةٌ مِّنْ قَدْ
أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا
وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا

اللہ اپنے قوانین اس قدر وضاحت سے اس لیے بیان کرتا ہے تاکہ تمہیں قوموں کے عروج و زوال کے سلسلے میں اللہ کی سنت کا علم ہو جائے

اللہ اپنے قوانین اس قدر وضاحت کے ساتھ اس لیے بیان کرتا ہے کہ
تمہیں بھی اس اندازِ زندگی کی طرف رہنمائی حاصل ہو جائے
جو اقوام سابقہ میں سے کامیاب لوگوں کے تھے۔
لہذا اللہ اپنی رحمتوں کے ساتھ تمہاری طرف متوجہ ہے
اپنے ان قوانین کے ذریعہ سے جو سراسر علم و حکمت پر مبنی ہیں۔

يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ
وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ
الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ

اقوامِ عالم کیا اس بات کی منتظر ہیں اللہ کی سنت کے مطابق جو کچھ اقوام سابقہ ساتھ ہو چکا ہے ہی کچھ انکے ساتھ بھی ہو؟

انسانی رہنمائی کچھ لیے ہم نے اس قرآن میں اپنے قوانین کو پھرا
پھرا کر اور مثالیں دے دے کر وضاحت سے بیان کر دیا ہے
لیکن اس کے باوجود انسان کی حالت یہ ہے کہ
وہ اکثر معاملات میں جھگڑے نکالتا رہتا ہے۔
نظامِ خداوندی کو قبول کرنے میں آخر انسان کے سامنے کیا مجبوری ہے
کہ وہ اس رہنمائی کو قبول کر کے اپنے پروردگار کی حفاظت میں آجائیں
کیا وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کے ساتھ بھی

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ
لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
وَكَانَ الْإِنْسَانُ
أَكْثَرُ شَيْءٍ جَدَلًا
وَمَا مَعَهُمُ الْتَأْسُ أَنْ يَنْتَوِيضُوا
إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ
إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ

سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ

وہی کچھ ہو جو اقوام سابقہ کے ساتھ ہو چکا ہے
یہاں تک کہ ہمارا عذاب ان کے سامنے آ کر کھڑا ہو جائے۔

أَوَيَاتِهِمُ الْعَذَابُ قَبْلًا

۵۵-۵۴

جو روستہ بد اور مکر کی چالوں سے معاشرہ میں ٹپکھٹو کا نظام قائم کرنیوالوں کے متعلق اللہ کا اٹل قانون

اَسْتِكْبَارًا فِي الْأَرْضِ

وَمَكْرَ السَّيِّئِ

وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئِ

إِلَّا بِأَهْلِهِ

فَهَلْ يَنْظُرُونَ

إِلَّا سُنَّتَ الْأَوَّلِينَ

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَبْدِيلًا

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللَّهِ تَحْوِيلًا ۝ ۳۵

جو لوگ جو روستہ بد کے ذریعے اور مکر کی چالیں چل کر
دنیا میں ناہمواریاں اور لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرتے ہیں
کیا انہیں معلوم نہیں کہ ناہمواریاں پیدا کرنے کی چالیں
خود چلنے والوں کو لے ڈوبا کرتی ہیں

تو کیا یہ لوگ اس بات کے منتظر ہیں کہ
جو کچھ اقوام سابقہ کے ساتھ ہوا وہی کچھ ان کے ساتھ بھی ہو
بہر حال یہ تو ہو کر رہے گا کیونکہ اللہ کے قوانین نہ تو ٹلا کرتے ہیں
اور نہ کبھی ان کا رخ ہی تبدیل ہوتا ہوا دیکھو گے۔

قوانینِ خداوندی کی پابندی اور خلاف ورزی کے نتائج کے سلسلہ میں اللہ کی سنت

قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کرنے والوں سے کہ دو کہ

اگر وہ اپنی اس روش سے باز آ جائیں تو جو کچھ کر چکے ہیں

اس کے مضر اثرات سے انہیں خالت حاصل ہو سکتی ہے

لیکن پھر اگر وہی کچھ کرنے لگ گئے

تو جو کچھ اقوام سابقہ کے ساتھ ہوا وہی کچھ انہیں بھی پیش آ کر رہے گا۔

قوموں کے عروج و زوال کے سلسلہ میں اللہ کی سنت معلوم کرنے کے لیے تاریخی شواہد کا مطالعہ کرو

گذشتہ اقوام کے ساتھ جو کچھ ہوتا رہا اسے معلوم کرنے کے لیے

دنیا میں گھوم پھر کر تاریخی شواہد کا مطالعہ کرو

اور دیکھو کہ ان اقوام کا کیا شر ہوا

جو قوانینِ خداوندی کے خلاف زندگیاں بسر کرتی تھیں۔

دیکھو نوعِ انسان کھیلے یہ اندازِ تذکیر اس لیے اختیار کیا گیا ہے

تاکہ انہیں منزلِ مقصود تک پہنچنے کی راہ مل جائے۔

جو غلط روش کی تباہیوں سے بچنے کے آرزومند ہیں۔

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا

إِنْ يَنْتَهُوا

يُغْفَرْ لَهُمْ فَاَقْدِ سَلَفٌ

وَاِنْ يَّعُودُوا

فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ ۝ ۳۶

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ

فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ

فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

الْمُكَذِّبِينَ

هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ

وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ

لِلْمُتَّقِينَ ۝ ۳۷

اللہ اور انسان کے درمیان تعلق



اللہ اور انسان کے درمیان تعلق

وَلِیُّ

قرآن کریم نے اللہ اور انسان کا تعلق اس قسم کا قرار دیا ہے جسے ہم عام الفاظ میں رفاقت کا تعلق کہتے ہیں اگر انسان قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے تو اللہ خود اس کا رفیق (ولی) بن جاتا ہے اور اس کے قانون کے حیات بخش نتائج اس کے شامل حال ہو جاتے ہیں۔

دوسری طرف ان قوانین کی اطاعت سے انسانیت کے ہاتھوں اللہ کے کائناتی پروگرام کی تکمیل ہوتی ہے یعنی کائنات میں حسن و نکھار پیدا ہوتا ہے اس طرح انسان اللہ کا وَلِیُّ بن جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے ایک طرف اللہ کو مومنین کا وَلِیُّ کہا ہے ۲/۲۵۷ اور دوسری طرف مومنین کو اَوْلِیَاءُ اللہ قرار دیا ہے ۱۱/۱۱۰

یاد رہے کہ اَوْلِیَاءُ اللہ کا کوئی خاص گروہ نہیں قرآن کریم کی رو سے ہر مومن وَلِیُّ اللہ ہے اور کام مومنین اَوْلِیَاءُ اللہ ہیں۔ اس نے ان الفاظ میں کہ دیا ہے کہ اَوْلِیَاءُ اللہ وہ ہیں الَّذِينَ اٰمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۱۱/۱۱۰ جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور اس کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کی مزید پہچان یہ بتاتی کہ

لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۱۱/۱۱۰ "ان کے معاشرہ سے ہر طرح کے خوف پریشانیاں اور حزن ختم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے متعلق فرمایا کہ لَهُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۱۱/۱۱۰

"ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی ہر قسم کی خوشگواریاں اور سرفرازیاں ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی شادابیاں اور کامرانیوں اور یہ سب کچھ قیامِ نظامِ خداوندی سے حاصل ہوتا ہے آخرت کی زندگی کو تو یہاں دیکھا نہیں جاسکتا لیکن دنیا کی زندگی تو ہر ایک کے سامنے ہوتی ہے لہذا قیامِ نظامِ خداوندی سے اللہ کی رفاقت اور اس کے ذریعہ سے حاصل ہونے والی زندگی کی سرفرازیاں اور شادابیاں تو دیکھی جاسکتی ہیں لہذا اس تصور کے علاوہ اَوْلِیَاءُ اللہ کا جو تصور بھی ہے وہ غیر قرآنی ہے۔

قرآن نے انسانوں کے صرف دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک گروہ ان لوگوں کا ہے جو اللہ کا نظام قائم کرتے اور اس کے تابع زندگی بسر کرتے ہیں اس گروہ کو حزب اللہ کہا گیا ہے۔ ۵۸/۵۸ اور دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو غیر خدائی نظام قائم کرتے اور اس کے تابع زندگی بسر کرتے ہیں انہیں حزب الشیطان کہا گیا ہے ۵۸/۵۹

جو لوگ اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اللہ ان کا رفیق ہے

وَاللَّهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۳۸
اللہ ان کا رفیق اور دوست ہے
جو اس کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں

جو لوگ اللہ کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں اللہ ان کا دوست ہے

وَاللَّهُ وَلِيُّ
الْمُتَّقِينَ ۝ ۳۹
اللہ ان کا رفیق اور دوست ہے
جو اس کے قوانین کی پیروی کرتے ہیں

ان تمام لوگوں کو اللہ کی رفاقت حاصل ہو جاتی ہے جو اس صلاحیت بخش دگرام پر عمل پیرا ہوتے ہیں

إِنَّ وَلِيَ اللَّهِ
الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ
وَهُوَ يَتَوَلَّى
الضَّالِّينَ ۝ ۴۰
ہمارا رفیق وہ اللہ ہے
جس نے یہ ضابطہ قوانین نازل کیا۔
اور ان تمام لوگوں کو اس کی رفاقت حاصل ہو جاتی ہے
جو اس کے بتائے ہوئے صلاحیت بخش پرگراموں پر عمل پیرا ہوتے ہیں

جان لو کہ اللہ تمہارا بہترین رفیق اور بہترین مددگار ہے

فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَوْلَاكُمْ
نِعْمَ الْمَوْلَى
وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝ ۴۱
اچھی طرح جان لو کہ اللہ تمہارا رفیق ہے
اور وہ بہترین رفیق ہے
اور بہترین مددگار ہے۔

رفیق و مددگار

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تمہارا رفیق ہے
اور وہ بہترین مددگار ہے۔

بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ
وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ ۝ ۴۲

حُسنِ عمل کے نتیجہ میں اللہ کی دوستی و رفاقت

تمہارے پروردگار کی دی ہوئی یہ روشِ زندگی
ایک متوازن روشِ زندگی ہے
بلاشبہ ہم نے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے
اپنے احکام و قوانین کو

اس قوم کے لیے جو ان پر توجہ دینا چاہے
اللہ کا نظام ان کھلیے سلامتی کا گہوارہ ہو گا
ان کے پروردگار کی جانب سے
اور اللہ ان کا دوست و مددگار بن جائے گا
ان کی عملی زندگی کی خوبیوں کی وجہ سے۔

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ

مُسْتَقِيمًا

قَدْ فَضَّلْنَا

الْآيَاتِ

لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝

لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ

عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۱۲۸-۱۲۷

اللہ کی رفاقت انسان کو زندگی کی تیاریوں سے نکال کر روشنیوں میں لے آتی ہے

اللہ ان لوگوں کا دوست اور رفیق بن جاتا ہے
جو قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
یہ قوانین اور ان کے ذریعے ملے ہوئی اللہ کی دوستی انہیں بھالتوں
اور تاریکیوں سے نکال کر علم و عقل کی روشنیوں میں لے آتی ہے

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ

آمَنُوا

يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ

إِلَى النُّورِ ۝ ۲۵۷

اور طاعوت کی رفاقت انسان کو بھالت کی تیاریوں کی طرف لے جاتی ہے

اور جو لوگ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں
تو ان کے رفیق اور دوست
باطل نظام اور باطل قوتیں ہو جاتی ہیں
جو انہیں علم و عقل کی روشنیوں سے نکال کر
بھالت کی تاریکیوں کی طرف لے جاتی ہیں
لہذا ان کی زندگی مشکلوں اور مصیبتوں کی آگ میں جلتے گزرتی ہے
اور وہ ہمیشہ اسی حالت میں مبتلا رہتے ہیں۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا

أُولَئِكَ هُمُ

الطَّاغُوتُ

يُخْرِجُهُم مِّنَ النُّورِ

إِلَى الظُّلُمَاتِ

أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ۲۵۸

اللہ کے رفیق خوف پریشانی سے محفوظ ہو جاتے ہیں

الْأَنَّا أَوْلِيَاءُ اللَّهِ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
الَّذِينَ آمَنُوا
وَكَانُوا يَتَّقُونَ
لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ
لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ
ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

دیکھو جو لوگ اللہ کے رفیق بن جاتے ہیں
انہیں نہ تو کوئی خوف باقی رہ جاتا ہے نہ پریشانی
یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے قوانین کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں
اور اس طرح سے اپنے آپ کو خطرات سے بچا لیتے ہیں
ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشگواریاں و سرفرازیاں ہیں
اور آخرت کی زندگی میں بھی۔
یہ اللہ کا اٹل قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی
اور یہ سب سے بڑی کامیابی ہے جو انسان کے حصہ میں آ سکتی ہے۔

اللہ کی رفاقت پر بھروسہ کھو

وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا
وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ

اللہ مومنین کا رفیق ہے
لہذا انہیں اللہ کی رفاقت پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔

اللہ کا کسی کو رفیق بنانے کا مطلب ہرگز نہیں کہ وہ کمزور ہے

وَلَمْ يَكُنْ لَدَوْفِ
فَمِنَ الذَّلِيلِ
وَكَبِيرُهُ زَكِيًّا

اللہ کا کسی کو رفیق بنانے کا مطلب یہ ہرگز نہیں
کہ وہ کمزور ہے اور اسے مدد کی ضرورت ہے۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔
بلکہ وہ تو تمام قوتوں کا واحد مالک ہے۔

نظامِ خداوندی میں انسان کی کائناتی قوتوں یا ملائکہ کی فاقہ بھی حاصل ہو جاتی ہے

جن لوگوں نے اللہ کے نظامِ ربوبیت کی پناہ حاصل کر لی
اور پھر ہمیشہ اس نظام کا سایہ اپنے سر پر قائم رکھا
تو انہیں اللہ کی کائناتی قوتوں یا ملائکہ کی مدد حاصل ہو جاتی ہے
اور وہ ہر طرح کے خوف اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں
اور انہیں وہ جنتی معاشرہ حاصل ہو جاتا ہے۔

جس کا ان سے وعدہ کیا گیا تھا۔
یہ قوتیں دنیا کی زندگی میں بھی ان کی دوست و مددگار رہتی
ہیں اور آخرت کی زندگی میں بھی
اور اس جنتی معاشرہ میں انہیں وہ سب کچھ حاصل ہوتا ہے
جس کے لیے ان کے دل چاہیں
اور جس کی وہ خواہش کریں۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ
ثُمَّ اسْتَقَامُوا
تَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ
أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا
وَابْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي
كُنتُمْ تُوعَدُونَ

نَحْنُ أَوْلِيُّكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا
مَا تَشْتَهُى أَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ ۝

اللہ کے قانون سے فاقہ

دیکھو! جو مصیبت بھی تم پر آتی ہے
وہ تمہاری نفسِ لادی غلطیوں یا غلط نظام کی وجہ سے
تمہارے اپنے ہاتھوں کی لائی ہوئی ہے
اور اگر تم اصلاح کر لو تو تمہاری غلطیوں میں سے اکثر کی تلافی ہو جاتی ہے
لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے
اس کے نتائج سے بچ سکو۔ تم دنیا میں اللہ کے قانون کو بے بس نہیں کر سکتے
اور تمہارے لیے اللہ کے قانون کے سوا
کوئی اور دوست و مددگار نہیں ہے۔

وَمَا آصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ
فَمَا كَسَبَتْ
أَيْدِيكُمْ
وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ۝
وَمَا أَنْتُمْ
بِعَاجِزِينَ فِي الْأَرْضِ
وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ
مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

دوستانہ مدد کے لیے درخواست

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا أَصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا
رَبَّنَا وَلَا تُحِثْ عَلَيْنَا
مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ
وَاعْفُ عَنَّا
وَاعْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا
أَنْتَ مَوْلَانَا
فَاَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝۱۳۹

پروردگار ہم جہالت اور استبداد کے ان بوجھوں تک نہ دب جائیں
جن کے نیچے اقوام سابقہ دب گئی تھیں۔
پروردگار ہم پر ایسی ذمہ داریاں عائد نہ ہو جائیں
جن کے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو
ہمیں توفیق ہو کہ اپنے حسنِ عمل سے اپنی لغزشوں کے اثرات کو مٹا سکیں۔
پروردگار ہمیں ہر طرح کا تحفظ حاصل رہے
اور ہماری نشوونما کیلئے ضروری سامان و ذرائع ہمیں ملتے رہیں
آپ ہی ہمارے دوست، رفیق اور سرپرست ہیں
لہذا نظامِ خداوندی کے مخالفین کے مقابلہ میں ہماری مدد فرمائیے۔

دنیا و آخرت کی زندگیوں میں رفاقت کی درخواست

فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
أَنْتَ وَلِيّ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
تَوَفَّنِي مُسْلِمًا
وَأَحِقِّنِي بِالْحَقِيقَاتِ ۝۱۴۰

اے کائنات کے پیدا کرنے والے
مجھے آپ کی رفاقت و سرپرستی حاصل رہے
دنیا کی زندگی میں بھی، اور آخرت کی زندگی میں بھی
مجھے توفیق عطا فرمائیے کہ مرتے دم تک آپ کے قوانین کا اطاعت کن رہا رہوں
اور ان لوگوں میں شامل رہوں جو اصلاح کرنے والے ہیں۔

مَغْفَرَة



(مادہ - غ ف ر)

اس مادہ کے معنوں میں چھپانے اور محفوظ رکھنے کا مفہوم شامل ہوتا ہے غَفَرُ چھپانا۔ پردہ ڈالنا الْمَغْفَرُ وَالْغِفَارَةُ زرہ کی طرح حلقوں میں بنی ہوئی جالی جو خود کے نیچے پہنی جاتی ہے۔ اور گردن اور کندھوں کو ڈھانپ لیتی ہے تاکہ ان پر تلوار کا اثر نہ ہو اور اس کے پہننے والا حمد آور سے محفوظ رہے اس سے مَغْفِرَةٌ کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔ یعنی حفاظت تحفظ۔

جب کوئی قوم غلط روش اختیار کر لیتی ہے تو اس روش کے مضر اثرات مرتب ہونا شروع ہو جاتے ہیں لیکن قبل اس کے کہ وہ اثرات اس حد تک آگے بڑھ جائیں کہ ان کی ہلاکت یقینی ہو جائے۔ اگر وہ قوم اس غلط روش کو چھوڑ کر قانونِ خداوندی کے مطابق صحیح روش اختیار کر لیتی ہے تو اس سے نہ صرف یہ کہ سابقہ روش کے مضر اثرات سے اس کی حفاظت ہو جاتی ہے بلکہ اسے قانونِ خداوندی کے خوشگوار نتائج بھی ملنا شروع ہو جاتے ہیں یوں سمجھیے کہ جیسے صحت کے اصولوں کے خلاف عمل کرنے سے انسان کی صحت بگڑ جاتی ہے لیکن صحت کے مکمل طور پر تباہ ہو جانے سے قبل اگر وہ اپنی غلط روش سے باز آجائے اور صحت کے صحیح اصولوں پر عمل شروع کر دے۔ تو اس سے نہ صرف اس کی صحت کو بچنے والے نقصان کی تلافی ہو جائے گی بلکہ اس کی صحت بحال بھی ہونا شروع ہو جائے گی۔

لہذا غلط روش پر چلنے والی قوم اگر اپنی اس روش سے باز آجائے جسے تَوْبَةُ کہتے ہیں اور اپنی زندگی اللہ کے قوانین کے مطابق بسر کرنا شروع کر دے تو اس سے اس کے اندر ایسی توانائی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے جس سے وہ اپنی سابقہ غلط روش کے مضر اثرات سے محفوظ ہو جاتی ہے یہ اس کی مَغْفِرَةٌ ہے۔

تو انہیں خداوندی کے خلاف جو کام بھی کیا جائے اس کا نتیجہ نقصان ہوتا ہے۔ نقصان خارجی دنیا میں بھی ہوتا ہے اور خود انسان کی اپنی ذات کا بھی۔ اگر ایسی زندگی بسر کی جائے جس میں قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی نہ ہو تو انسان اس قسم کے نقصانات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

استغفار

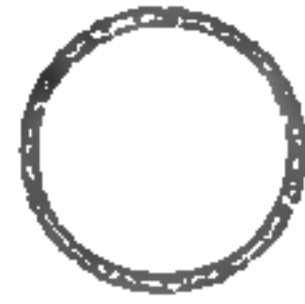
لیکن اگر کبھی اس قسم کی لغزش سرزد ہو جائے تو پھر اس کے برعکس ایسے اچھے کام کیے جائیں جن کے منفعت بخش نتائج اس نقصان کی تلافی کر دیں۔ استغفار کے معنی یہی ہیں۔

تصویر درست نہیں ہے کہ محض کچھ الفاظ کی تسبیح پڑھ لینے سے ان مضر رساں کاموں کے نتائج سے حفاظت حاصل ہو جاتی ہے یا اللہ گناہوں اور جرائم کی معافی محض کچھ الفاظ کے دہرا دینے سے کر دیتا ہے یہ تصور سراسر قرآن کے خلاف ہے

ہمارے ہاں مَغْفِرَہ کے معنی لیے جاتے ہیں "اللہ کا بندے کے گناہوں کو بخش دینا" بخشش کا یہ تصور قرآنِ کریم کے پیش کردہ قانونِ مکافات کے یکسر خلاف ہے قانونِ مکافات کی رو سے انسان کا ہر عمل ایک نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ غلط اعمال مضر نتائج پیدا کرتے ہیں۔ اور صحیح اعمال خوشگوار نتائج۔ غلط اعمال کے مضر نتائج کا "بخش دینا" بے معنی سی بات ہے۔ بخشش کا یہ تصور ملوکیت کی فضا کا پیدا کردہ ہے جس میں بادشاہ خوش کر مجرموں کے جرائم بخش دیا کرتا تھا۔

ہم اگر کسی دوسرے کا نقصان کریں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہم سے اس کا بدلہ نہ لے اور درگزر کر دے لیکن اس سے جو نقصان ہم نے اپنی ذات کا کیا "ظَلَمْتُ نَفْسِي" اسے کوئی دوسرا کس طرح معاف کرے گا۔ اس نقصان کی تلافی ہم خود ہی کر سکتے ہیں اس طرح قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کر کے ہم اللہ کا کچھ نقصان نہیں کرتے۔ خود اپنا نقصان کرتے ہیں لہذا اللہ کی طرف سے معاف کر دینے یا بخش دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس کی تلافی خود ہمیں ہی کرنا ہوگی۔

قرآن کی رو سے "جَنَّتْ" انسان کے اعمال کا فطری نتیجہ ہے یہ کسی سے بخشش کے طور پر نہیں مل سکتی۔



معفرت کا فلسفہ

دیکھو ایسے لوگوں کے حمایتی نہ بنو
جو اور تو اور اپنی ذات سے بھی خیانت کرتے ہیں
دیکھو اللہ ایسے خیانت کاروں کو پسند نہیں کرتا ہے
جو اپنی ذات میں کمزوری اور اپنی صلاحیتوں میں اضمحلال پیدا کر لیتے ہیں
یہ لوگ انسانوں سے تو اپنی حرکات چھپا سکتے ہیں
لیکن اللہ کے قانونِ مکافات سے ان کی حرکات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتیں۔
وہ تو اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب یہ
راتوں کو چھپ کر ناپسندیدہ امور کے متعلق مشورے کرتے ہیں
اللہ کا قانونِ مکافات ان کے تمام اعمال کو محیط ہے۔
دیکھو دنیاوی زندگی میں تو تم مجرموں کی وکالت کر کے اور
مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے انہیں قانون کی گرفت سے بچا لیتے ہو
لیکن ظہورِ نتائج کے وقت اللہ کے قانونِ مکافات سے
بچانے کھیلے کون ان کی طرف سے جھگڑ سکے گا۔
اور وہاں کون ان کا وکیل ہو گا۔
لہذا اس محکم اصول کو یاد رکھو کہ جرم خواہ کسی اور کے خلاف سرزد ہو
یا تمہاری اپنی ذات کے خلاف تو اس کے ازلے کی صرف یہ صوت ہے کہ
اپنی اصلاح کر کے ایسے کام کرو کہ جن سے ان جرائم کے مضر اثرات سے محفوظ ہو جاؤ
اگر تم نے ایسا کیا تو اس نقصان سے تمہاری حفاظت بھی ہو جائے گی
اور تمہاری ذات کی نشوونما کا مزید سامان بھی تمہیں مل جائے گا۔

جنہیں اللہ کی غفارت یا اسکا تحفظ حاصل ہوتا ہے

دیکھو اللہ کی غفارت یا اس کا تحفظ ان کے لیے ہے
جو اپنی غلط روش سے باز آ جائیں

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ
يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ
إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَانًا
أَشِيمًا ۝

يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ
وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ
وَهُوَ مَعَهُمْ

إِذْ يُبَيِّنُونَ مَا لَا يَرْضَى مِنَ الْقَوْلِ
وَكَانَ اللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطًا ۝

هَآأَنْتُمْ هَآؤَ لَا جِدَلْتُمْ
عَنْهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
فَمَنْ يُجَادِلِ اللَّهَ عَنْهُمْ
يَوْمَ الْقِيَمَةِ

أَمْ مَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا
وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا

أَوْ يَظْلِمِ نَفْسَهُ
ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ
يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا
رَحِيمًا ۝

وَإِنِّي لَغَفَّارٌ
لِّمَنْ تَابَ

وَأَمِّنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا
ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۚ

اور نظامِ خداوندی کے تحت زندگی بسر کریں
اور اس کے اصلاحِ معاشرہ کے پروگراموں پر عمل پیرا ہو جائیں
اور پھر اس روشِ ہدایت پر مستعدی سے چلتے رہیں۔

اللہ کے شدید العقاب اور اس کے غفور رحیم ہونے کا مطلب

أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَأَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
إِعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ
شَدِيدُ الْعِقَابِ
وَأَنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ۝ ۹۰-۹۴

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا ہمہ گیر قانون
تمام اشیائے کائنات اور عالمِ انسانیت کی
ضروریات، مصالح اور تقاضوں سے باخبر ہے
لہذا جان لو کہ اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کے
عواقب بھی بہت شدید ہوتے ہیں
اور اس کے قانون کے مطابق زندگی بسر کرنے کے نتیجہ میں
ہر طرح کا تحفظ بھی حاصل ہو جاتا ہے
اور پرورش کے تمام سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔

اہل علم ہی جان سکتے ہیں کہ اللہ کے نظام میں کس قدر تحفظ ہے

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ
أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
فَخَرَجْنَا بِهِ شَجَرَاتٍ
فُخْتِلِفًا أَلْوَانُهَا
وَمِنْ أَجْبَالٍ جُدَدٌ
بَيْضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ
أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ
وَمِنَ النَّكْلِ وَالذَّوَابِ
وَالْأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ
كَذَلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ

غور کرو کہ کس طرح اللہ
بادلوں سے ایک جیسا پانی برساتا ہے
لیکن اس سے پھل پیدا ہوتے ہیں
مختلف رنگوں اور ذائقوں کے
اور پہاڑوں پر غور کرو کہ ان کا مادہ تخلیق ایک ہی ہے
لیکن ان میں مختلف رنگوں کے خطے ہیں
کوئی سفید، کوئی سرخ، کوئی کالا، بھنگا
اسی طرح انسان، دیگر جاندار
اور مویشی بھی مختلف قسموں کے ہیں
لہذا اللہ کے ان قوانین کی عظمت کے سامنے جھکتے ہیں

مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

غَفُورٌ ۳۵
۲۸-۲۷

اس کے بندوں میں سے وہی لوگ جو اہل علم ہیں
اور یہی لوگ جان سکتے ہیں کہ اللہ کے قانون میں کس قدر قوت ہے
اور وہ کس قدر تحفظ دیتا ہے۔

اللہ کی مغفرت یا تحفظ کے ذرائع

وَالَّذِينَ آمَنُوا

وَهَاجَرُوا

وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

وَالَّذِينَ آمَنُوا

وَنَصَرُوا

أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا

لَهُمْ مَغْفِرَةٌ

وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ ۳۶

جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا
اور اس کی خاطر اگر گھر بار اور وطن چھوڑنا پڑا تو چھوڑ دیا
اور اس کے قیام و استحکام کے لیے مسلسل جدوجہد کرتے رہے
اور وہ لوگ جنہوں نے ان خانہ ویرانوں کو ٹھکانہ دیا
اور اس مقصد میں ہر طرح کی مدد کی
تو یہی لوگ ہیں جو حقیقی مومن ہیں
انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہوگا
اور عزت کی روزی ملے گی۔

ایسا نظام جو زندگی کی تمام آفتوں سے تحفظ دے گا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ

تُنَجِّيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ آتٍ

تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

وَتَجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ

ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

يَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ

وَيُدْخِلُكُمْ جَنَّاتٍ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
کیا ہم تمہیں ایسی تجارت کا پتہ نشان بتائیں جس میں کبھی
نقصان نہ ہو اور تمہیں زندگی کی تمام پریشانیوں سے نجات مل جائے
تو آؤ رسولؐ کے لائے ہوئے نظام کے مطابق زندگی بسر کرو
اور اس نظام کے قیام و استحکام کے لیے پوری پوری جدوجہد کرو
اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
اسی میں تمہاری خیر ہے
اگر تم علم کی بارگاہ سے بوجھو
یہ نظام تمہیں ان آفتوں سے تحفظ دے گا جو تمہارے پیچھے لگی رہتی ہیں
اور تمہارے لیے ایسا جنتی معاشرہ قائم ہو جائے گا

جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشمے رواں ہوں گے
اور جنتِ ابدی ہوگی جس میں نہایت خوشگوار مسکن ہوں گے
یہ بہت بڑی کامیابی و کامرانی ہے جسے نصیب ہو جائے۔

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
وَمَسْكَنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ
ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ۱۱
۱۲-۱۰

قرآنی مشعرہ میں ہر طرح کا تحفظ ہوگا اور عزت کی روزی ملے گی

وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ
وَلَا أَكْبَرُ
إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ
لِيَجْزِيَ الَّذِينَ
آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
أُولَئِكَ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ ۱۲
دیکھو انسانی زندگی کا نہ کوئی چھوٹا مسئلہ ایسا ہے
اور نہ کوئی بڑا مسئلہ ہی کہ جس کا حل
اس کتابِ مبین میں آنے سے رہ گیا ہو
یہ اس لیے کہ جزا مل جائے ان کو
جو اللہ کے قوانین کو قبول کر کے
ان کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں
انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ مل جاتا ہے
اور عزت کی روزی ملتی ہے۔

حقیقی مومن جبکہ مشعرہ میں ہر طرح کا تحفظ اور عزت کی روزی ہے

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ
أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا
لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ
وَمَغْفِرَةٌ
وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ ۱۳
جو لوگ نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں
اور ہمارا دیا ہوا رزق مخلوقِ خدا کے لیے عام کر دیتے ہیں
یہی لوگ حقیقی مومن ہیں
ان کے پروردگار کے یہاں ان کے لیے اعلیٰ درجے ہیں
اس نظام میں انہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جاتا ہے
اور عزت کی روزی ملتی ہے۔

اللہ کے نظام کو قرضِ حسنہ دے کر اپنے لیے تحفظ حاصل کر لو

إِنْ تَقْرَضُوا مِنَ اللَّهِ
قَرْضًا حَسَنًا
قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اگر تم اپنے اموال
بطورِ قرضِ حسنہ اس نظام کے حوالے کر دو گے

تو یہ مال کئی گنا ہو کر واپس تمہیں ہی مل جائے گا
اور اس نظام میں تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو گا۔
دیکھو اللہ ہر کسی کو اس کی محنت کا بھرپور معاوضہ دیتا ہے
وہ بڑا ہی حلیم اور وسیع النظر ہے۔

يُضِعُّهُ لَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ
وَاللَّهُ شَكُورٌ
حَلِيمٌ ۝ ۶۲

نظامِ خداوندی کی حفاظت میں آنے والے دوسروں پر سبقت لے جاؤ

اور سبقت لے جانے کی کوشش کرو

نظامِ خداوندی کی حفاظت میں آنے کے لیے

اور اس جنت کو حاصل کر لو

جس کی وسعت اس دنیا سے لے کر اُس دنیا تک پھیلی ہوئی ہے

اور جو تیار کی گئی ہے ان کے لیے

جو اللہ کے نظام کے تحت زندگی بسر کرتے ہیں۔

سَابِقُونَ
مَغْفِرَةً مِّن رَّبِّكُمْ

وَجَنَّةٍ

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ

آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۝ ۶۱

اور تیزی سے اللہ کے نظام کی حفاظت میں آجاؤ

اور تیزی سے آ جاؤ

اللہ کے نظامِ ربوبیت کی حفاظت میں

اور اس جنت کو حاصل کر لو

جس کی وسعت اس دنیا سے لے کر اُس دنیا تک پھیلی ہوئی ہے

اور جو تیار کی گئی ہے ان کے لیے

جو قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں

اور پیامِ نظامِ خداوندی کے لیے اپنا مال خرچ کرتے ہیں

خوشحالی میں بھی اور بدحالی میں بھی

اور اپنی زائد قوت و حرارت کو تعمیری کاموں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں

اور نوعِ انسان کو ہر طرح کی آفتوں سے محفوظ رکھتے ہیں

اور اللہ پسند کرتا ہے ایسے لوگوں کو

جو انسانی ذات اور معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرتے ہیں۔

وَسَارِعُونَ إِلَى

مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ

وَجَنَّةٍ

عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ

أُعِدَّتْ

لِلْمُتَّقِينَ ۝

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ

فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ

وَالْكُظُمِينَ الْغَيْظِ

وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ

وَاللَّهُ يُحِبُّ

الْمُحْسِنِينَ ۝ ۶۳-۶۴

اللہ کے نطفہ نام کی برکتیں اور تحفظ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
 اگر تم اللہ کے قوانین کی بلوری بلوری پیروی کرتے رہو
 تو تمہیں دنیا میں ایک امتیازی حیثیت حاصل ہو جائے گی
 اور تمہارے معاشرہ کی ناہمواریاں دور ہو جائیں گی
 اور تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا۔
 یاد رکھو اللہ کا نظام بڑی عظیم خوشحالیوں کا ناسخ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 إِن تَتَّقُوا اللَّهَ
 يَجْعَلْ لَكُمْ فُرْقَانًا
 وَ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ
 وَيَغْفِرْ لَكُمْ
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝۶۹

اللہ کے نظام میں رحمتیں اور تحفظ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
 اس نظام کی بلوری بلوری پیروی کرو
 اور اس کا رسول جو رہنمائی تمہارے لیے لایا ہے اس پر بھروسہ رکھو
 اس سے تم اس کی دوسری رحمتوں کے حقدار ہو جاؤ گے۔
 اور تمہیں ایسی شمع بصیرت حاصل ہو جائے گی
 جو تمہاری راہوں کو روشن رکھے گی
 اور تمہیں زندگی کا ہر تحفظ حاصل ہو جائے گا۔
 یاد رکھو اللہ کے نظام میں ہر طرح کا تحفظ اور رحمت موجود ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 اتَّقُوا اللَّهَ
 وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ
 يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ
 وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا
 تَمْشُونَ بِهِ
 وَيَغْفِرْ لَكُمْ
 وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝۷۰

اللہ کے نظام میں چھوٹی موٹی لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت ہو جائے گی

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
 اس نظام کی بلوری بلوری پیروی کرو
 اور جو بات کو حکم و استوار دو۔
 اس سب سے تمہارے کام سنو رہائیں گے
 اور چھوٹی موٹی لغزشوں کے مضر اثرات سے تمہاری حفاظت ہو جائے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
 اتَّقُوا اللَّهَ
 وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا
 يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ
 وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۝۷۱

اللہ کا وعدہ تحفظ

اللہ وعدہ کرتا ہے ان لوگوں سے
جو اللہ کے قوانین پر ایمان لا کر
ان کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے
کہ انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو گا
اور ان کی محنت کے انہیں عظیم نتائج ملیں گے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝

ہر طرح کا تحفظ اور اجرِ کبیر

جو لوگ قوانینِ خداوندی کو قبول کر کے
ان کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کریں گے
انہیں اس معاشرہ میں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہو جائے گا
اور اجرِ کبیر ملے گا۔

وَلَنَنصِفَنَّ
وَنَعْمُوا الصَّالِحِينَ
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ
وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝

اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دیتا اور خوشحال زندگی کا وعدہ کرتا ہے

دیکھو! تمہارے مفاد پرستانہ جذبات تمہیں ڈراتے ہیں کہ
اگر تم نے سب کچھ دوسروں کے لیے دے دیا تو تم خود مفلس ہو جاؤ گے
اور تمہیں ترغیب دیتے ہیں
بخل کی اور اپنی ذات کے لیے مال جمع کرنے جیسی فحاشی کے
لیکن اللہ کا نظام تمہیں ہر طرح کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے
اور خوشحال زندگی بسر کرانے کا وعدہ کرتا ہے۔
کیوں کہ یہ اللہ کا دیا ہوا نظام ہے جو بڑی وسعتوں کا مالک ہے
اور اس کی ہر بات علم و حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ
الْفَقْرَ
وَيَأْمُرُكُمُ
بِالْفَحْشَاءِ
وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا
وَاللَّهُ وَاسِعٌ
عَلِيمٌ ۝

اور مغفرت سے محروم لوگ

اے اہل ایمان !

نظام خداوندی کی اطاعت کرو

اور کوئی قدم ایسا نہ اٹھاؤ جس سے تمہارا کیا کرایا نتائج چلا جائے۔

یاد رکھو جو لوگ قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں

اور اللہ کے نظام کے سامنے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں

وہ اگر اسی انکار و سرکشی کی حالت میں مر گئے

تو اپنے اعمال کے تباہ کن نتائج سے ہرگز محفوظ نہیں رہیں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ

وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

تُحْمَلُونَ بِهِمْ كَفَّارًا

فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ۚ

جنہوں نے پُر تحفظ زندگی کے بدلے پُر عذاب زندگی کا سودا کر لیا

جو لوگ چھپاتے ہیں اللہ کے ان قوانین کو

جو اُس نے اپنی کتاب میں نازل کیے ہیں

حقیر حقیر فوائد کی خاطر

وہ لوگ دراصل اپنے بیٹوں میں

آگ بھر رہے ہیں۔

ظہور نتائج کے وقت اللہ کے قانون کی رو سے ملنے والے

سعاد میں اور خوشگواریاں ان سے بات تک نہیں کریں گی

ان کی صلاحیتیں غیر نشوونما یافتہ رہ جائیں گی

اور ان کی زندگیاں سخت عذاب میں گزریں گی

یہ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے گمراہی خرید لی۔

ہدایت کے بدلے میں

اور عذاب کا سودا کر لیا تحفظ کے بدلے میں

کیسا عجیب حوصلہ ہے ان کا کہ

پُر عذاب زندگی گزارنے کے لیے تیار ہو گئے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ

مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ

وَيَشْتَرُونَ بِهِ شِمًا قَلِيلًا

أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ

إِلَّا النَّارَ

وَلَا يَحْكُمُهُمُ اللَّهُ

يَوْمَ الْقِيَمَةِ

وَلَا يُزَكِّيهِمْ

وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَالَةَ

بِالْهُدَىٰ

وَالْعَذَابُ بِالْمَغْفِرَةِ

فَمَا أَصْبَرَهُمْ

عَلَى النَّارِ ۚ

نظامِ خداوندی پر جن کا ایمان تختہ نہیں ہوتا وہ اس کے تحفظ سے محروم ہو جاتے ہیں

جن لوگوں کا نظامِ خداوندی پر ایمان پختہ نہیں ہوتا ان کی کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ زبان سے اللہ کے قوانین کا اقرار کرنے کے باوجود عملاً کفر کی روش پر کاربند رہتے ہیں

اور پھر اس بے عملی میں آگے ہی بڑھتے چلے جاتے ہیں ایسے لوگوں کو اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ انہیں زندگی کی خوشگاریوں کی راہ ہی مل سکتی ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا
ثُمَّ آمَنُوا
ثُمَّ كَفَرُوا
ثُمَّ آذُوا كُفْرًا
لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا يَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝

قومِ راہِ گم شدہ قومِ راہِ گم شدہ کیلئے پھر سے اللہ کی حفاظت و رحمت حاصل کرنے کا طریقہ

ایسی قوم کو راہِ راست کیسے نصیب ہو سکتی ہے جس نے نظامِ خداوندی کو قبول کرنے کے بعد پھر کفر کی روش اختیار کر لی حالانکہ وہ خود اس بات پر شاہد ہیں کہ

ان کے رسولؐ نے اس نظام کو عملی شکل دے کر اس کے واضح نتائج دنیا کے سامنے پیش کیے اور اس کا حق ہونا ثابت کر دیا تھا سو ظاہر ہے کہ ایسی ظالم قوم، ہدایتِ خداوندی سے فیضیاب نہیں ہو سکتی

ان کے اس طرزِ عمل کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ قوم نظامِ خداوندی کے ثمرات و برکات سے محروم ہو جائے گی۔

اور انہیں کائناتی قوتوں کی مدد بھی حاصل نہیں ہو سکے گی اور اقوامِ عالم بھی انہیں ذلیل و خوار سمجھ کر پھٹکار کرتی رہیں گی۔

یہ ذلت و خواری ان پر ہمیشہ مسلط رہے گی

اور کس طرح کے زبانی جمع خرچ سے کمی واقع نہیں ہو سکے گی ان کے غلاب میں۔

اور نہ ان کے اعمال کے نتائج کے ظہور میں تاخیر کی جائے گی ہاں اگر یہ لوگ اس غلط روش کو چھوڑ کر

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا
كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ
وَشَهِدُوا
أَنَّ الرُّسُولَ حَقٌّ
وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ
وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝
أُولَٰئِكَ جَزَاءُ وَّهُمْ
أَنَّ عَلَيْهِمُ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝
خُلِدُوا فِيهَا
لَا يَخَفُّ عَنْهُمْ
الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝
إِلَّا الَّذِينَ

تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
وَأَصْلَحُوا
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
رَحِيمٌ ۝

پھر سے نظام خداوندی کی طرف لوٹ آئیں
اور اپنی اصلاح کر لیں
تو انہیں پھر سے اللہ کے نظام کا تحفظ حاصل ہو سکتا ہے
اور اس کی رحمت اور سامانِ نشوونما سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔

استغفار کا مفہوم

كِتَبُ احْكَمَتِ آيَتُهُ
ثُمَّ فُضِّلَتْ
مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۝
اَلَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ
اِنِّىْ لَكُمْ مِنْهُ
نَذِيرٌ
وَبَشِيرٌ ۝
وَ اِنْ اسْتَغْفَرُوْا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تَوْبُوْا اِلَيْهِ ۝

دیکھو اس کتاب کے قوانین محکم بنیادوں پر استوار ہیں
اور نہایت واضح اور نکھرے ہوئے انداز میں بیان کیے گئے ہیں
یہ اس اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہے جو حکیم بھی ہے اور نہیر بھی
لہذا اطاعت صرف اللہ کے قوانین کی کرو۔ ان کے ہوا کسی اور کی اطاعت نہ کرو
اس باب میں اور تو اور خود اس رسول کی بھی پوزیشن صرف یہ ہے کہ
وہ تمہیں ان قوانین کی خلاف ورزی کے تباہ کن انجام سے آگاہ کرتا ہے
اور ان قوانین کے مطابق زندگی بسر کرنے کے خوشگوار نتائج کی بشارت دیتا ہے
لہذا تم اللہ کے ان قوانین کی حفاظت میں آ جاؤ
اور ہر طرف سے ہٹ کر صرف انہی کی طرف رجوع کرو۔

استغفار کا مفہوم

وَ اِنْ اسْتَغْفَرُوْا رَبَّكُمْ
ثُمَّ تَوْبُوْا اِلَيْهِ
يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا
اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى
وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ
فَضْلًا
وَ اِنْ تَوَلَّوْا
فَاِنَّىْ اَخَافُ

دیکھو! تم اپنے پروردگار کے قوانین کی حفاظت میں آ جاؤ
اور ہر طرف سے ہٹ کر صرف انہی کی طرف رجوع کرو
وہ تمہیں نہایت خوشگوار اور پسندیدہ سامانِ زیست سے بہرہ یاب کرے گا
ایک مدتِ معینہ تک (جس کا تعین خود تمہارے اعمال و کردار کے مطابق ہوگا)
اور تم جس قدر حصولِ معاش کی استعداد بڑھاتے جاؤ گے
وہ تمہیں اسی قدر معاشی آسائشیں بہم پہنچاتا جائے گا
لیکن تم نے اگر اللہ کے قوانین سے انحراف کر لیا
تو مجھے اندیشہ ہے کہ

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ ۝
إِلَى اللَّهِ مَرْجِعُكُمْ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

تم بڑی سخت تباہیوں میں پھنس جاؤ گے
یاد رکھو تمہاری زندگی کی ہر گردش کا رخ اس کے قانونِ مکافات کی طرف ہے
اور اس نے عمل اور اس کے نتیجہ کے لیے پیمانے مقرر کر رکھے ہیں۔

استغفار کا طریقہ

وَأَقِمْ الصَّلَاةَ
وَأَتُوا الزَّكَاةَ
وَأَقْرِضُوا اللَّهَ
قَرْضًا حَسَنًا ۝

نظامِ خداوندی قائم کر کے
نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو
اور اس مقصد کے حصول کے لیے اپنا مال اس نظام کے حوالے کر دو
بطورِ قرضِ حسنہ کے۔

وَمَا تَقْدِمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ
تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ
وَأَعْظَمُ أَجْرًا ۝
وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

دیکھو اس سلسلہ میں جو بھی عمل خیر تم آگے بھیجو گے
نظامِ خداوندی کے اندر اُسے زیادہ بہتر صورت میں پا لو گے
نیز اس کے اجر میں (تمہاری ذات کی نشوونما اس پر مستزاد ہو گی)
لہذا اس طرح سے اللہ کی خاطر طلب کرتے رہو
یقیناً وہ بڑا ہی خاطر دینے والا اور رحیم ہے۔

استغفار کا طریقت

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً
أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
ذَكَرُوا اللَّهَ
فَأَسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ
وَمَنْ يَغْفِرِ الذُّنُوبَ
إِلَّا اللَّهُ
وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا
وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

اہل ایمان سے اگر کوئی معیوب حرکت سرزد ہو جاتی ہے
یا کسی غلط کام سے وہ اپنی ذات پر ظلم کر بیٹھتے ہیں
تو فوراً اللہ کے قوانین کو اپنے سامنے لے آتے ہیں
اور ان کے ذریعہ سے غلطیوں کے مضر اثرات سے محفوظ ہو جاتے ہیں
کیوں کہ غلطیوں کے مضر اثرات سے حفاظت کا سامان
اللہ کے قانون کے سوا اور کہاں مل سکتا ہے
یہ لوگ اگر اپنے آپ پر یا کسی دوسرے پر زیادتی کر بیٹھتے ہیں
تو دیدہ دانستہ اس پر اصرار نہیں کرتے۔

استغفر اللہ

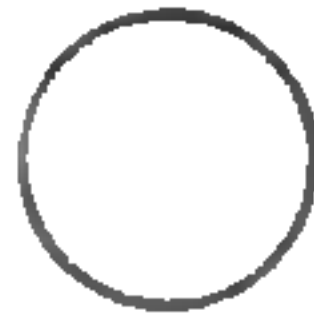
جس کسی سے معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والا کوئی عمل نبرد ہو گیا
یا وہ اپنی ذات میں عدم توازن پیدا کر کے اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھا
پھر اس نے ان حرکات پر نادم ہو کر اللہ کے قانون کی مخالفت چاہی
تو وہ اللہ کو بڑا ہی مخالفت دینے والا اور رحیم پائے گار۔

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا

أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ

ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ

يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا ۝ ۴۱



حمد کسی نہایت حسین متناسب، نادر شاہکار کو دیکھ کر انسان کے دل میں تحسین و ستائش کے جو جذبات پیدا ہوتے ہیں ان کے اظہار کا نام حمد ہے جس کا مقصد اس شاہکار کے خالق کی عظمت و برتری کا اعتراف کرنا ہوتا ہے۔ جس کے لیے چند شرائط ہیں مثلاً

۱۔ جس حُسن و رعنائی اور شاہکار کی ستائش کی جا رہی ہے وہ ایک خارجی حقیقت اور محسوس شے ہونی چاہیے۔ کیونکہ غیر محسوس اور مشاہدہ میں نہ آنے والی چیزوں کے متعلق ہمارے دل میں جذبات تحسین و ستائش پیدا نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ہم کسی مصوّر کی تعریف اس کی ان تصاویر کے ذریعے ہی کر سکتے ہیں جو مرئی طور پر ہمارے سامنے آجائیں۔

۲۔ کسی کی جس بات یا جس کام کی تعریف کی جا رہی ہے وہ اس سے اختیاری طور پر سرزد ہونا چاہیے (تاکہ اس کی انفرادی خودی کے زندہ و بیدار ہونے کا اندازہ کیا جاسکے)، اضطراری طور پر خود بخود یا نہی میکانیکی انداز سے کسی فعل کا سرزد ہو جانا ستائش کا حق پیدا نہیں کرتا تھا کہ وہ حسن جو کسی میں پیدا نشی طور پر موجو ہو اس کے لیے بھی حمد کا لفظ نہیں بولا جاتا مدح کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مشین نہایت عمدہ چیز بن رہی ہے تو وہ مشین قابلِ حمد نہیں بلکہ قابلِ مدح ہوگی۔ اور اس کا بنانے والا مستحقِ حمد۔ یہی صورتِ رقصِ طاؤس کی ہے طاؤس مستحقِ مدح ہے اور اس کا خالق (اللہ) سزاوارِ حمد

۳۔ حمد کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جس چیز کی حمد ستائش کی جا رہی ہے اسے ستائش کرنے والے کا دل بھی پسند کرتا ہو کسی کے دباؤ سے اس کی تعریف کرنا حمد نہیں مدح ہے حمد میں ملمع کاری، نمائش، منافقت یا کسی کو بنانے کے لیے تعریف کرنے کا کوئی دخل نہیں ہو سکتا حمد میں تو جذباتِ تحسین بے ساختہ زبان پر آجاتے ہیں۔

۴۔ جس چیز کی حمد کی جا رہی ہے۔ اس کا ٹھیک ٹھیک علم ہونا بھی ضروری ہے محض گمان کی بنا پر حمد نہیں کی جاسکتی مبہم تصورات دھندلے نقوش اور شکوک و تذبذب پیدا کرنے والے خیالات و معتقدات کبھی حمد کا جذبہ پیدا نہیں کر سکتے حمد فریبِ تجلِ توہم پرستی اور اندھی عقیدت سے نہیں ابھرتی۔ اس کا سرچشمہ یقینِ محکم اور ایمانِ مکمل ہوتا ہے۔

۵۔ جن نفع بخش بخشش انگیز باتوں اور حسن و تناسب کے شاہکاروں کی حمد کی جا رہی ہو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ کمال کے درجہ تک پہنچ چکے ہوں اور ان کی نفع بخشیاں محسوس ہوں جو آرٹ تکمیل تک پہنچا ہو یا جو آرٹ انسانیت کے لیے نفع بخش نہ ہو وہ مستحق حمد و ستائش نہیں ہوتا۔ (جیب کترے کے ہاتھ کی صفائی وجہ حمد نہیں ہو سکتی)

ان شرائط کے ساتھ جذبات تحسین و ستائش کے اظہار کا نام حمد ہے اگر ان میں سے کسی ایک کی کمی ہے تو اس کے لیے حمد نہیں بلکہ مدح کا لفظ بولا جائے گا۔ اللہ کے شاہکاروں کے لیے ہر جگہ حمد کا لفظ آیا ہے مدح کا لفظ ایک جگہ بھی نہیں آیا۔

لہذا جہاں قرآن کریم میں ہے کہ "وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ" ۱۳ "رعد اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے۔" یا "وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ" ۱۸ "کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں حمد اسی کے لیے ہے" یا "وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا دُيِّبُ بِحَمْدِهِ" ۱۹ "کوئی شے ایسی نہیں جو حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام کائناتی قوتیں اس قسم کے تعمیری اور منفعت بخش نتائج پیدا کرنے میں مصروف عمل ہیں جو اللہ کی حمد و تحسین کے زندہ پیکر ہیں تاکہ اس مقصد کے لیے جو تخریبی قوتوں کو راستہ سے ہٹایا جاتا ہے تو یہ کام بجائے خویش وجہ ستائش ہوتا ہے چنانچہ ظالم قوتوں کی تباہی کے سلسلہ میں کہا "فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا" وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۲۰ ظلم کرنے والی قوم کی جڑ کاٹ گئی۔ اور اللہ رب العالمین کے لیے تہہ ہے۔ یعنی وہ تخریبی قوتوں کو راستے سے ہٹا کر تعمیری پروگرام کو اس طرح کامیاب بنانے والا ہے کہ اس کے منفعت بخش نتائج اللہ کی حمد و ستائش کی منہ بولتی تصویر بن جائیں۔

حمد کے جو معانی اوپر دیے گئے ہیں ان کی روشنی میں قرآن کریم کی سب سے پہلی آیت الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پر غور کیجیے اور دیکھیے کہ ان چار لفظوں سے قرآن کریم نے کس طرح اس عظیم حقیقت کو بے نقاب کر دیا ہے کہ کائنات کا ہر حسین گوشہ اور منفعت بخش پہلو اللہ کے اس عالمگیر قانون ربوبیت کے وجہ حمد و ستائش ہونے کی زندہ شہادت ہے جو ہر شے کو اس کے نقطہ آغاز سے بتدریج اور کمال تک لے جا رہا ہے ظاہر ہے کہ یہ حمدیت محض ایک عقیدہ کا نام نہیں بلکہ وہ جذبہ تحسین ہے جس کا اظہار نظام کائنات پر غور و فکر سے بے ساختہ ہو جاتا ہے۔

جو قوم نظام کائنات پر غور ہی نہیں کرتی وہ اس کے خالق کے کمال کو تحسین کس طرح دے سکتی ہے نیز جو قوم اس کے نظام ربوبیت کو متشکل ہی نہیں کرتی وہ کیسے سمجھ سکتی ہے کہ اس کے نتائج کس درجہ مستحق حمد و ستائش ہیں۔ "اللہ کی حمد کرنا" ایک عملی پروگرام ہے یعنی نظام خداوندی کو عملاً متشکل کر کے ایسے نیر العقول اور درخشندہ

نتائج پیدا کرنا جنہیں دیکھ کر دنیا کی ہر قوم پکار اٹھے کہ جس اللہ نے ایسے قوانین عطا کیے ہیں وہ واقعی مستحقِ حمد و ستائش ہے۔



قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات جسے اپنے اقتدار کے لیے کسی مددگار کی ضرورت نہیں

کو حمد و ستائش ہے اس اللہ کے لیے

جس نے نہ کسی کو بیٹا بنایا

اور نہ اقتدار و اختیار میں ہی اس کا کوئی شریک ہے

اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی مددگار کی ضرورت ہو

اس کے نظام و قوانین کے ذریعہ سے اس کی بھرپوری کائنات کا تحت بچا دو۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

لَمْ يَخْلُقْ وَلَدًا

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ يَكُنْ فِي الْمَلِكِ

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِيلِ

وَكَبِيرُهُ تَكْبِيرًا ۝۱۰۰

قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات کائنات کو عدم سے جو دہیں لائی

قابلِ حمد و ستائش ہے اللہ کی وہ ذات

جو تمام سلسلہ کائنات کو عدم سے وجود میں لائی

اس نے کائناتی قوتوں کو اپنی ایسی قوتوں کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے

ان میں کئی قوتیں ایسی ہیں جو

دو دو تین تین چار چار خواص رکھتی ہیں

وہ کائناتی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا رہتا ہے

اپنے قانونِ مشیت کے مطابق

اللہ نے ہر شے کے کام کرنے کے لیے پہلے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں جن پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ

فَاطِلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

جَاعِلِ الْمَلَكِ رُسُلًا

أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ

مَشْنِي وَثَلْتِ وَرُبِعَ

يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ

مَا يَشَاءُ

إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ ۝۱۰۰

کائنات کا گوشہ گوشہ اپنے خالق کی حمد ستائش کا زندہ پیکر ہے

کائنات کا گوشہ گوشہ اپنے پیدا کرنے والے کی
حمد و ستائش کا زندہ پیکر ہے
اس میں تاریکی اور اُجالے کی نمود بھی اسی کے قانون کے مطابق ہے
لوگوں کی یہ غلط فہمی ہے جو توحید کا انکار کر کے
اللہ کے ساتھ اوروں کو بھی شریک ٹھہرتے ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ
ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
بِرَبِّهِمْ يُعَذِّبُ اللَّهُ
۴۰

کائنات کی ہر شے حسن و خوبی کے اعتبار سے اس کی حمد ستائش کا زندہ پیکر ہے

کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے
وہ اللہ کے تخلیقی پروگرام میں سرگرم عمل ہے
اور حسن و خوبی کے اعتبار سے اس کی حمد و ستائش کا زندہ پیکر
اور جب اس سلسلہ کائنات کے مجموعی پروگرام پر غور کیا جائے
تو وہ بھی اس کی حمد و ستائش کا آئینہ دار نظر آئے گا۔
اس لیے کہ اس کی ہر حکمت پر مبنی ہے
اور جو کچھ یہاں ہو رہا ہے وہ اس سے اچھی طرح بانہر ہے
اسے سب معلوم ہے کہ زمین میں کیا داخل ہوتا ہے
اور اس کے بعد اس میں سے کیا بن کر نکلتا ہے
فضا کی بلندیوں میں سے کیا کچھ نیچے آتا ہے
اور کیا کچھ اوپر چڑھتا ہے
اور یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ یہاں کی ہر شے کی نشوونما ہوتی جائے
اور وہ تباہ کن عناصر کے اثرات سے محفوظ رہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي لَهُ مَا فِي
السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَلَهُ الْحَمْدُ
فِي الْآخِرَةِ
وَهُوَ الْحَكِيمُ
الْخَبِيرُ ۝
يَعْلَمُ مَا يَلِيهِ فِي الْأَرْضِ
وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا
وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ
وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا
وَهُوَ الرَّحِيمُ
الْغَفُورُ ۝

کائنات کی ہر شے اللہ کے پروگرام کے درجہ حمد ستائش بنانے میں سرگرم ہے

کائنات کی بلندیاں اور پستیاں اور جو کچھ ان کے اندر ہے
سب اللہ کے مقرر کردہ پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرم عمل ہے

لَسَنَّا لَدَ السَّمَوَاتِ تَسْبِيحًا
وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ

وَأَنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ

بِحَمْدِهِ

وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ

تَسْبِيحَهُ

إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا

غَفُورًا ۝ ۱۷۹

یہاں کوئی شے ایسی نہیں جو اس کے پروگرام کی تکمیل کے لیے سرگرم نہ ہو جس کے نتائج اللہ کی حمد و ستائش کے زندہ پیکر بن کر سامنے آ جاتے ہیں لیکن تم (اپنی علمی سطح بلند کیے بغیر) سمجھ نہیں سکتے کہ وہ کس طرح اپنے مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کرتے ہیں۔ اللہ اپنی تحمل آمیز قوتوں کے ساتھ نہایت محکم انداز سے نظم کائنات کو اپنے کنٹرول میں رکھے ہوئے ہے اور اس کی ہر طرح سے حفاظت کیے جا رہے ہیں۔

قابلِ حمد و ستائش ہر ذات جس نے یہ ضابطہ قوانین نازل کیا ہے

قابلِ حمد و ستائش ہے اللہ کی وہ ذات

جس نے اپنے بندے پر یہ ضابطہ قوانین نازل کیا

وہ ضابطہ قوانین جس میں کسی قسم کا بیچ و خم نہیں

جو نہایت سیدھی واضح اور متوازن بات کہتا ہے

تاکہ لوگوں کو غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کر دے

اور جو اس کے مطابق زندگی بسر کریں

انہیں ان کے صلاحیت بخش اعمال کے

خوشگوار نتائج کی بشارت دیدے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ

وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ عِوَجًا

قِيمًا

لِيُنْذِرَ رَبًّا سَاحِدًا يَوْمَ يُدْعَىٰ لَدُنْهُ

وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ

يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ

أَنَّهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۝ ۱۷۹

اس کائنات کی ہر شے اللہ کے قوانین کی حمد و ستائش کی زندہ شہادت ہے

ان لوگوں سے انگریزوں جیسے کہ

کائنات کی بنیادیوں اور پستیوں کو کس نے پیدا کیا ہے

تو وہ کہہ دیں گے کہ اللہ نے۔

کہو اللہ کا قانون ہی ہے جو ہر جگہ قابلِ حمد و ستائش ہو سکتا ہے

لیکن اکثر لوگ علم و بصیرت سے کام نہ لینے کی وجہ سے بہرہ رستے ہیں۔

کہو ارض و سموات میں سب جگہ اللہ کا قانون کارفرما ہے

وہ اس بات کا محتاج نہیں کہ تم اس کے قوانین کی پیروی کرو

وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ

مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

لَيَقُولَنَّ اللَّهُ

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ

اس کائنات کی ہر شے اس کے قوانین کی حدود و ستائش کی زندہ شہادت ہے۔
کائنات کی وسعتوں اور اس کے قوانین کی حدود و امتوشیوں کا یہ عالم ہے
کہ اگر تمام رُسنے زمین کے درخت قلم بن جائیں
اور تمام سمندر و شنائی میں تبدیل ہو جائیں
اور اس کے بعد کئی اور سمندر بھی ملا دیے جائیں
تو بھی ان قوانین کا احاطہ نہ ہو سکے۔

یہ قوانین جہاں اتنی قوت رکھتے ہیں کہ اس عظیم اللہ کائنات کو
کنٹرول میں رکھ سکیں اس کے ساتھ علم و حکمت پر مبنی بھی ہیں۔

نظامِ خداوندی کے خوشگوار نتائج کو دیکھ کر ہر کوئی خراج تحسین و آفرین پیش کرتا ہے

ہمارے قوانین پر وہ لوگ ایمان لاتے ہیں
کہ جب ان کے سامنے پیش کیے جائیں (تو غور و فکر کے بعد)
ان کے سامنے تسلیمِ خم کر دیتے ہیں
اور نظامِ خداوندی کو مشکل کرنے کے لیے سرگرم عمل رہتے ہیں
تاکہ اس کے حسین اور خوشگوار نتائج کو دیکھ کر ہر کسی کی زبان سے
بے ساختہ نکلے کہ یہ نظام فی الواقعہ ہزار تحسین و آفرین کا مستحق ہے
وہ اس جد جہد میں مصروف رہتے ہیں اور کبھی حال میں بھی اس سے سُر ہٹ نہیں کرتے
ان کی جہد مسلسل اور سعی پیہم کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ
ان کے پہلو بستر سے نا آشنا ہو جاتے ہیں۔ وہ دن رات اس جد جہد میں مصروف
رہتے ہیں۔ وہ معاشرہ میں خوشگوار نتائج پیدا کرنے کی توقع اور اسے
تباہ کن خطرات سے محفوظ رکھنے کے احساس سے ہر مقام پر اللہ کے قانون کو پکارتے ہیں
اس مقصد کے لیے وہ ہر اس شے کو جو ہم نے انہیں دے رکھی ہے
نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کے لیے وقف کر دیتے ہیں

ابداً کوئی نہیں جانتا

اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو

جو ان کے اعمال کی جزا میں پنہاں رکھی گئی ہے۔

وَلَوْ أَنَّ مَكَافِ
الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ
وَالْبَحْرِ مِلْدَةٌ
مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ
لَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ
حَكِيمٌ ۝ ۲۵-۲۷

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا
الَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِهَا
خَرُّوا سُجَّدًا
وَسَبَّحُوا
بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ
تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ
عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ
خَوْفًا وَضَعْفًا
وَيَسْتَرْفِعُونَ
صَوْتَهُمْ
يَنْفَقُونَ ۝

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ
لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۲۸-۳۰

قوانینِ خداوندی کے نتائج ہر دیدہ بینا سے خارجِ تحسین وصول کر لیتے ہیں

جو کوئی نعمائے خداوندی کو اس کے قوانین کے مطابق صرف کرتا ہے تو اس پاس گزاری سے اس کی اپنی ذات کی صلاحیتیں نشوونما پاتی ہیں اور جو کوئی اس کے خلاف جاتا ہے تو اس کا نقصان بھی اسی کو ہوتا ہے اللہ کا قانون تو اپنی نتیجہ خیزیوں میں کسی کی مدد کا محتاج نہیں اس کے نتائج ہر دیدہ بینا سے بے ساختہ خارجِ تحسین وصول کر لیتے ہیں۔

وَمَنْ يَشْكُرْ
فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ
وَمَنْ كَفَرَ
فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ
حَسِيدٌ ۝ ۳۱

کشفِ درخورد شمس یہ نظامِ حسن نے ہماری تمام پریشانیاں دور کر دیں

پھر ہم نے اس کتاب کا وارث بنایا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا تھا ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہونگے جو اسے چھوڑ کر اپنے آپ پر ظلم کریں گے اور کچھ درمیان کی راہ پر گامزن ہوں گے نہ ادھر کے نہ اُدھر کے اور کچھ ایسے ہوں گے جو سبقت لے جائیں گے سلاحِ انسانی کے کاموں میں اللہ کے قوانین کے مطابق

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ
الَّذِينَ أَصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا
فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ
وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ
وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ
بِإِذْنِ اللَّهِ

یہی لوگ ہیں جو بلند مدارج کے مستحق ہوں گے وہ ایسی جنتی زندگی میں داخل ہو جائیں گے جس میں انہیں قوت و شہمت اور سرفرازیوں و سربندیوں کے اعزازات و امتیازات حاصل ہوں گے وہ نہایت ہی عموماً قسم کے لباسِ زیب تن کریں گے اور زندگی کی ان شادابیوں اور سرفرازیوں کو دیکھ کر والہانہ پکار اٹھیں گے کہ کس قدر درخوردِ حمد و ستائش ہے اللہ کا یہ نظام جس نے ہماری تمام پریشانیاں اور افسردگیوں کو دور کر دیا بلاشبہ اللہ کے اس نظام میں ہمیں طہرِ شرح کا تحفظ حاصل ہے اور ہماری محنتوں کے ہمیں بھرپور نتائج دیے جا رہے ہیں

ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ۝
جَنَّتٌ عَدْنٌ يَدْخُلُونَهَا
يُحَدِّثُونَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ
مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا
وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ۝
وَقَالُوا
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ
إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ
شَكُورٌ

الَّذِي لَحْنًا دَارَ الْمَقَامَةِ
مِنْ فَضْلِهِ لَا يَسْتَنَافِيهِ نَصَبٌ
وَلَا يَسْتَنَافِيهِمُ الْغُوبُ ۝ ۲۵-۲۲

اس نظام کی برکات سے ہمیں ایسا معاشرہ نصیب ہو گیا ہے
جس میں نہ تو جگرپاش مشقتیں اٹھانی پڑتی ہیں
اور نہ ذہنی کاوش اور نفسیاتی افسردگی ہی ہے۔

نظامِ خداوندی کے عالمگیر نتائج دیکھ کر ہر کسی کی زبان پر اس کے لیے تحسین و آفرین کے کلمات ہونگے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ

قوانينِ خداوندی کے چشتے رواں ہوں گے

فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ

ان کے اس نعمتوں بھرے جنتی معاشرہ کی تہ میں

دَعْوُهُمْ فِيهَا

وہ معاشرہ جو ان کے اس دعویٰ کی زندہ شہادت ہو گا کہ

سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ

اللہ اس سے بہت بلند ہے کہ صحیح کوششوں کے تخریبی نتائج پیدا کرے

وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا

اس معاشرہ میں ہر کوئی دوسروں کے لیے حیات بخش آرزوئیں

سَلَامٌ

اور سلامتی عطا کرنے والی تمنائیں لیے ہو گا

وَأَخِرُ دَعْوُهُمْ

اور ان کی اس دعوت کا آخری نتیجہ یہ ہو گا کہ

إِنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

اس نظام ربوبیت کے عالمگیر نتائج کو دیکھ کر ہر کوئی ہلکا

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ۹-۱۰

اُٹھے گا کہ اللہ کا یہ نظام کس قدر مستحقِ حمد و ستائش ہے۔

قابلِ حُمدِ ستائش ہے اللہ کا قانونِ مکافات جس کے مطابق اللہ کے تمام وعدے پورے ہوتے

وَسَيَقُولُ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَئِ

جو لوگ قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کریں گے

الْجَنَّةِ زُفْرًا

انہیں گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا

حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا

پہنچے جب وہ اس کے قریب پہنچیں گے

وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا

تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے

وَقَالَ لَهُمْ خُزْنُهَا

اور اس کے محافظ ان سے کہیں گے کہ

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ

تم پر طبرِ سرح کی سلامتی ہو تم بہت اچھے رہے

فَادْخُلُوا خِلَادِينِ

لہذا اس میں خوشگوار یوں کی زندگی بسر کرو

وَقَالُوا

وہ اپنے اعمال کے ان درخشندہ نتائج کو دیکھ کر ہلکا اُٹھیں گے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

کہ فی الحقیقت درخبر ہزار حمد و ستائش ہے اللہ کا قانونِ مکافات

جس کے مطابق اللہ کے تمام وعدے پورے ہوتے
اور ہمیں دنیا میں مملکت اور حکومت عطا ہو گئی
اور اب ہم اس جنتی معاشرہ میں جہاں چاہیں رہیں سہیں
لہذا دیکھو کام کرنے والوں کا یہ کیسا اچھا صلہ ہے
اس دور میں تم دیکھو گے کہ جملہ کائناتی قوتیں اور مدبرات امور الہیہ
اللہ کے تحتِ اجلال کے گرد احاطہ کیے ہوں گے اور اس کے
نظامِ ربوبیت کو قابلِ حدودِ ستائش بنانے کے لیے متعدد سے سرگرم عمل
اس وقت تمام انسانی امور کے فیصلے حق کے ساتھ ہوں گے
اور اللہ کی ربوبیتِ عالمیہ اس حسن و خوبی سے آشکارا ہوگی کہ
ہر ایک کی زبان اس کی حدودِ ستائش میں زمرہ بار اور نغمہ سنج ہوگی۔

صَدَقْنَا وَعْدَهُ
وَأَوْزَنَّا الْأَرْضَ
نَتَّبِعُ أَمِنْ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ
فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمِلِينَ
وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ
حَاقِقِينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ
يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَقُضِيَ بَيْنَهُمُ بِالْحَقِّ
وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۳۹﴾

کستہِ حمدِ ستائش کے قابلِ وجہ ذاتِ جس نے ہماری اہمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی

حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ بھی عملاً
ہمارے قوانین کی تکذیب کریں گے
اور ان سے سرکشی برتیں گے
وہ کبھی زندگی کی ان خوشگوار یوں سے بہرہ یاب نہیں ہو سکیں گے
جو اللہ کے متعین کردہ آسمانی نظام کے اتباع کا فطری نتیجہ ہے
ان کا معاشرہ کبھی جنتی معاشرہ نہیں بن سکے گا
یہ ایسا ہی ناممکن ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزر جانا
مجرمین کی غلط روش کے نتائج ایسے ہی ہوتے ہیں۔
ایسی قوموں کا بچھونا بھی جہنم کا ہو گا
اور اوڑھنا بھی جہنم کا۔

یاد رکھو ظلم اور سرکشی کا نتیجہ یہی کچھ ہوا کرتا ہے
ان کے برعکس جو قوم ہمارے قوانین کی صداقت کو تسلیم کر لے گی
اور ہمارے مستر کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوگی

إِنَّ الَّذِينَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا
لَا تُفَتِّحُ لَهُمْ
أَبْوَابُ السَّمَاءِ
وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
حَتَّى يَلْبِغَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ
وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ
لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ زُهَّادٌ
وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ
وَكَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ
وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝
وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ
مِّنْ غِلٍّ
فَجَرَّيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارَ
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
هَدَانَا لِهَذَا ۖ بِمَنِّهِمْ

تو ہمارے قوانین کی پیروی سے ان کی ذات کی وسعتیں بڑھ جائیں گی
یہ لوگ جنتی معاشرہ کے لوگ ہوں گے اس دنیا میں بھی
اور آخرت میں بھی ہمیشہ جنت میں رہنے والے
اس جنتی معاشرہ کی خصوصیت یہ ہو گی کہ ان کے دلوں میں سے
بغض، کینہ، عداوت، سازش اور مکر و فریب وغیرہ نکل جائیں گے
کیوں کہ اس معاشرہ کی تہہ میں قوانین خداوندی کے چٹھے رواں ہونگے
اور وہ بے ساختہ پکار اٹھیں گے کہ کس قدر حمد و ستائش کے قابل ہے
وہ ذات جس نے ہماری رہنمائی اس حسین منزل کی طرف کر دی۔

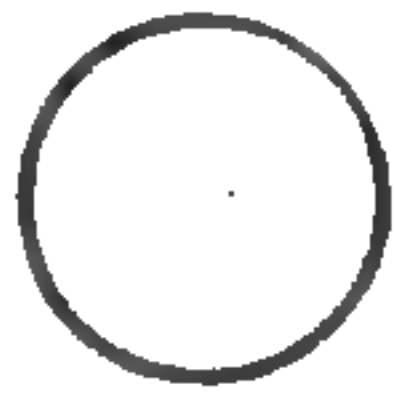
نظام خداوندی کی راہ میں حائل موانع کو دور کر کے اسے وجہ ہزار حمد و ستائش بنایا جائے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا
إِلَىٰ أُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ
فَاَخَذْنَاهُمْ
بِالْبَاسِ ۖ وَ
لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ۝
فَلَوْلَا اِذْ جَاءَهُمْ بَاسُنَا تَضَرَّعُوا
وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ
وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
كَانُوا يَعْصُونَ ۝
فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ
فَتَعَنَّا عَلَيْهِمْ
اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ
حَتّٰى اِذَا فِرْعٰوْنُ اٰوْتُوْا

دیکھو ہم رسول بھیجتے رہے ہیں
تم سے پہلے بھی دیگر اقوام کی طرف
اور وہ اقوام ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کے نتیجہ میں
عام مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا ہوتی رہیں
یہ ابتدائی تنذیر ہوتی ہے تاکہ لوگ محتاط ہو جائیں
لیکن اس تنذیر سے عبرت حاصل کرنے کے بجائے
ان کے دل اور زیادہ سخت ہو جاتے
اس لیے کہ ان کی مفاد پرستیوں کے جذبات ان کی کارگزاریوں کو
ان کی نگاہوں میں بڑا خوشنما بنا کر دکھاتے
بہر حال ہمارے قوانین کو پس پشت ڈال دینے کے باوجود
جب ہمارے قانون مہلت کی بنا پر
خوشحالیوں کے دروازے ان پر کھلے رہتے تو وہ
قوت اور دولت کے نشہ میں اور بھی بدست ہوتے چلے جاتے

میں آنکہ ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج کے ظہور کا وقت آ جاتا
 اور ان پر ایسا زوال آتا کہ ان کی باؤفسرینی کی کوئی صوت باقی نہ رہتی
 لہذا اس قوم کی بڑ کٹ جاتی
 جس نے انسانیت پر ظلم کیجے تھے
 سو اس طرح نظامِ ربوبیت کی راہ میں حائل موانع دور ہو جاتے
 تو یہ نظام دنیا کیلئے وجہ ہزار حمد و ستائش بن جاتا۔

أَخَذْنَاهُمْ بِغَتَّةٍ
 فَأَذَاهُمُ مُّبْلِسُونَ ○
 فَقَطَّعَ دَائِرَ الْقَوْمِ
 الَّذِينَ ظَلَمُوا
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
 رَبِّ الْعَالَمِينَ ○ ۴۱-۴۲



کائنات

۳۵

سَمَاءُ

مادہ - س م و

ہر وہ چیز جو اوپر ہو۔ یا اوپر چھائی ہوئی ہو۔ سَمَاءُ کہلاتی ہے لہذا سَمَاءُ جمع سَمَوَاتُ آسمان کو کہتے ہیں کیونکہ وہ زمین پر بلند اور سایہ فگن ہوتا ہے اور آسمان سے مراد وہ اجرام فلکی ہیں جو فضا کی بلندیوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ نیز سَمَاءُ سے مراد کائناتی زندگی اور اس کا نظام بھی ہوتا ہے اور فضا کی بلندیوں میں پھیلی ہوئی تمام توانائیاں مثلاً ایتھر اور ایٹم وغیرہ بھی یعنی فضا مع اپنے مشمولات کے۔

أَرْضُ

مادہ - ا ر ض

ہر وہ چیز جو نیچے ہو۔ ارض کہلاتی ہے۔ عام طور پر زمین کو کہتے ہیں۔ اَرْضُ النَّحْلُ جوتے کے تلے کو کہتے ہیں۔ نیز ٹانگوں کا وہ حصہ جو گھٹنوں سے نیچے ہوتا ہے اَرْضُ کہلاتا ہے زمین کو بھی اَرْضُ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ پاؤں کے نیچے رہتی ہے۔ نیز اَرْضُ سے مراد انسان کی معاشی، معاشرتی اور تمدنی زندگی بھی ہوتی ہے

الْأَرْضُ وَالسَّمَوَاتُ

اس پوری کائنات اور اس کی پستیوں و بلندیوں اور تمام اجرام فلکی کے لیے اَلْأَرْضُ وَالسَّمَوَاتُ اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔

تخلیق میں ارتقائی انداز

کائنات اور انسان کی تخلیق ارتقائی انداز سے عمل میں آئی ہے کائنات میں جو کچھ نظر آ رہا ہے وہ جھٹ سے ایک ہی دفعہ اس شکل میں نمودار نہیں ہو گیا۔ بلکہ ان کی تخلیق کا آغاز ایک معمولی نکتہ سے ہوا پھر وہ نشر و پاشی ہوئے منزل بہ منزل ارتقائی منازل طے کرتے ہوئے اپنی موجودہ شکل میں پہنچے ہیں۔

اللہ کا اندازِ تخلیق

اللہ کے عالمِ مشیت میں ایک اسکیم سامنے آتی ہے
وہ اس اسکیم کا آغاز اس کے بہت ترین نقطہ سے کرتا ہے
پھر وہ رفتاری منازل طے کرتی ہوئی نقطہ تکمیل کی طرف بڑھتی جاتی ہے
اور ان ارتقائی منازل کی مدت تھماے حساب و شمار کے مطابق
ہزار ہزار سال (اور بعض حالتوں میں پچاس پچاس ہزار سال) ہوتی ہے۔

يَذَرُ الْأَفْرَ مِنْ السَّمَاءِ
إِلَى الْأَرْضِ
ثُمَّ يَعْرِجُ إِلَيْهِ
فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝

نقطہ آغاز

اللہ جب کسی چیز کی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے
تو اس کے لیے کہتا ہے کہ
ہو جائے (اور اس کے ساتھ ہی تخلیق کا عمل شروع ہو جاتا ہے)
اور پھر وہ چیز بن کر سامنے آ جاتی ہے۔

إِذَا أَرَادَ شَيْئًا
أَن يَقُولَ لَهُ
كُنْ
فَيَكُونُ ۝

یکائیات عدم سے وجود میں لائی گئی

تعریف ہے اس اللہ کے لیے
جو اس کائنات کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ
فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝

پہلی بار

پہلی بار عدم سے وجود میں لائے گئے
یہ آسمان و زمین۔

بَدِئُهُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝

اللہ تخلیق کو گردشیں و دور تکمیل تک پہنچاتا ہے

اللہ تخلیق کی ابتدا کرتا ہے
پھر اسے گردشیں دے دے کر
اپنے مقررہ نکتہ تکمیل تک پہنچاتا ہے۔

اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ
ثُمَّ يَعِيدُهُ
ثُمَّ إِلَيْهِ رُجْعُونَ ۝

اللہ کائنات کو گردشیں دیتا ہوتا ہے نئی نئی زندگیاں عطا کرتا چلا جا رہا ہے

أَوَلَمْ يَرَوْا

كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ

ثُمَّ يُعِيدُهُ

إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝

قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا

كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ

ثُمَّ اللَّهُ يُنْشِئُ النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ

إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۲۹-۳۰

کیا تم غور نہیں کرتے کہ
اللہ اشیائے کائنات کی ابتدائی تخلیق کیوں کرتا ہے
اور پھر کس طرح گردشیں دے دے کر انہیں ارتقائی منازل طے کرتا ہے
یہ سب کچھ قوانین خداوندی کی رو سے نہایت آسانی سے ہوتا چلا جا رہا ہے
لوگوں سے کہو کہ وہ دنیا میں گھوم پھر کر دیکھیں اور غور کریں کہ
اللہ نے تخلیق کائنات کی ابتدا کس طرح کی ہے
اور پھر کس طرح اسے نئی نئی زندگیاں عطا کرتا چلا جا رہا ہے
یہ سب کچھ اللہ کے مقرر کردہ بیانون کے مطابق ہوتا ہے۔

تخلیق کائنات کی تکمیل چھ مراحل میں ہوئی

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي

خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ

يَدْبِرُ الْأُمُورَ ۝

تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے
جس نے اس کائنات کی تخلیق کو

چھ مراحل میں مکمل کیا

اور پھر اس پورے نظام کے کنٹرول کو اپنے ہاتھ میں رکھا
ہر معاملہ میں اس کا تدبیر کار فرما ہے۔

زمین و آسمان پہلے ایک ہی بیولہ تھے پھر انہیں الگ کر دیا گیا

إِنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

كَانَتَا رَتْقًا

فَفَتَقْنَاهُمَا ۝ ۳۱

یہ زمین و آسمان

پہلے ایک ہی بیولہ تھے

پھر ہم نے انہیں الگ الگ کر دیا۔

زمین کو الگ کرنے کا انداز

اس کے بعد زمین کو پھینک کر الگ کیا
اور اس میں مرید تغیرات سے ہماری پیدا کی گئی۔

وَالْأَرْضَ بَعْدَ ذَلِكَ
دَحَاهَا ۝ ۹۶

مکش ثقل یا نظر نہ آنے والی ٹیک

اجرام فلکی کی تخلیق کی گئی
جو نظر آنے والی کسی ٹیک کے بغیر ہی فضا میں معلق ہیں
اور زمین کا توازن قائم رکھنے کے لیے اس پر پہاڑ بنا دیے گئے
تاکہ وہ گردش کرتے ہوئے تہائے سمیت کسی طرف کو ڈول نہ جائے۔

خَلَقَ السَّمَوَاتِ
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ
أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ ۝ ۹۷

اور کائنات کا مرکزی کنٹرول اللہ کے اپنے ہاتھ میں ہے

اللہ وہ ہے جس نے
اجرام فلکی کو فضا کی بندیوں میں معلق کر رکھا ہے
بغیر کسی نطنس آنے والی ٹیک کے

اللَّهُ الَّذِي
رَفَعَ السَّمَوَاتِ
بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا
ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى ۝ ۹۸

اور کائنات کا مرکزی کنٹرول اللہ کے اپنے دستِ قدرت میں ہے
اس نے سورج اور چاند کو اپنے قانون کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے
یہ سب ایک معینہ مدت کے لیے اپنے اپنے مدار پر چلے جا رہے ہیں۔

وہ مرحلہ جب اجرام فلکی میں گیس اور دھواں چھایا ہوا تھا

اللہ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا

جہاں اس وقت دھواں اور گیس چھایا ہوا تھا

پھر ہم نے آسمان و زمین سے کہا

ہمارے قوانین کے تابع چلو خواہ خوشی سے خواہ ناخوشی سے

انہوں نے کہا ہم خوشی سے آپ کے قوانین کی اطاعت کریں گے

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ
وَهُیَ دُخَانٌ
فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ
اِئْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا
قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ

لہذا متعدد اجرام فلکی کی تخلیق دو مراحل میں کر دی گئی
 اور سب کو ان کے قوانین کی وحی دے دی گئی
 اور آسمان دنیا کو ہم نے جگمگاتے چراغوں سے مزین کر دیا
 اور انہیں ایسا محفوظ کیا گیا کہ نہ آپس میں ٹکرائیں نہ تم بہ کھیں
 اور یہ سب کچھ ان پیمانوں کے مطابق ہو رہا ہے
 جو اس زبردست اور صاحبِ علم ہستی نے مقرر کیے ہیں۔

فَقَضَيْنَا سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ
 وَأَوْحَيْنَا فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا
 وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا
 بِمَصَابِيحَ ۖ وَحِفْظًا
 ذَلِكَ تَقْدِيرُ
 الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝

وہ مرحلہ جب صرف پانی ہی تھا

اسی کی ذات ہے جس نے
 اس کائنات کی تخلیق
 چھ مختلف مراحل میں کی
 اور ایک مرحلہ پر اللہ کی حکومت پانی پر تھی۔

وَهُوَ الَّذِي
 خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
 فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ
 وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ۚ

زمین کی تخلیق دو مراحل میں ہوئی

زمین کی تخلیق کی گئی
 دو مراحل میں۔

خَلَقَ الْأَرْضَ
 فِي يَوْمَيْنِ ۚ

تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مستقر پر رواں دواں

تم نے غور کیا کہ اللہ کھل سرج
 رات کو دن میں داخل کرتا ہے
 اور دن کو رات میں

اس گردش کے لیے سوج اور چاند کو مقرر کر دیا گیا ہے
 اور یہ تمام ایک عبادِ مقررہ تک کے لیے برابر چلے جا رہے ہیں۔

الَّذِي أَنْشَأَ
 لِيُزَيِّنَ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
 وَيُزَيِّنُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
 وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
 كُلٌّ يَجْرِي إِلَىٰ آجَلٍ مُّسَمًّى ۚ

نظامِ فلکی اللہ کے مقرر کردہ پیمانوں کے مطابق چل رہا ہے

اور سوج اپنے مستقر پر چلا جا رہا ہے

یہ سب کچھ ان پیمانوں کے مطابق ہو رہا ہے

جو اس زبردست اور صاحبِ علم ہستی نے مقرر کر دیے ہیں

اور چاند کی منزلیں مقرر کر دی گئی ہیں۔

وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں سے سوکھی ٹہنی کی طرح نظر آتا۔

نہ سوج اپنی جگہ سے آگے بڑھ کر ایسا کر سکتا ہے کہ

چاند کو جا پکڑے

اور نہ رات دن پر بوقت لے جا سکتا ہے

یہ تمام اجرامِ فلکی اپنے اپنے مدار میں تیرتے پٹے جا رہے ہیں

اجرامِ فلکی کی گردش سے مہینوں کی گنتی کا تعلق

اللہ کے قانون کی رو سے مہینوں کی گنتی بارہ ہے

یہ گنتی اس قانونِ فطرت کے مطابق ہے

جو اللہ نے تخلیقِ ارض و سما کے وقت مقرر کیا تھا۔

اجرامِ فلکی میں سے کوئی بھی اپنے مدار سے ادھر ادھر نہیں ہٹ سکتا

بلاشبہ اللہ نے

اجرامِ فلکی کو اپنے قوانین کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے

ان میں سے کوئی بھی اپنے مقام سے بال برابر ادھر ادھر نہیں ہٹ سکتا

اور اگر ان میں سے کوئی اپنے مقام سے ہٹ جائے

تو اسے اس کے اصل مقام پر لانے والی

کوئی اور قوت نہیں ہے

یہ اللہ ہی ہے جو اس قدر تحمل کے ساتھ

اس کائنات کی حفاظت کر رہا ہے۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۖ

ذَلِكَ تَقْدِيرُ

الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ

وَالْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ

حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۚ

لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا

أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ

وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ

اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِی كِتَابِ اللَّهِ

يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ۚ

إِنَّ اللَّهَ

يَسِيرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

أَنْ تَرُدُّوْا

وَلَكِنَّ زَالَتَا

إِنْ أَمْسَكَهُمَا

مِنْ أَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهِ ۚ

إِنَّهُ كَانَ حَكِيمًا

عَفُورًا ۝

اجرام فلکی کے گردش کرنے کی شہادت

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝۱۹
قسم ہے اجرام فلکی کے گردش کرنے کی۔

یہ بتائیں اہل علم اقوام کی سمجھ میں آ سکتی ہیں

یہ اللہ کا قانون ہے جس نے

سُج کو ایسا درختہ بنایا

اور چاند کو ایسی تابناکی عطا کی

اور ان کی منازل متعین کر دیں

تاکہ ان سے تم برسوں کا حساب و گنتی معلوم کر لیا کرو

اللہ نے یہ سب کچھ مثبت اور تعمیری انداز میں بنایا ہے

اور اپنے قوانین و حقائق کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے

ان اقوام کے لیے جو اہل علم ہیں۔

کائنات کی ہر ٹھوس تعمیری انداز میں پیدا کی گئی ہے

ہم نے اس کائنات کو

اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اس سب کو

ٹھوس تعمیری انداز میں پیدا کیا ہے

ایک وقت معینہ تک چلنے کے لیے۔

اس کائنات کو محض شغل پھیل تماشہ کے طور پر پیدا نہیں کیا گیا

اور ہم نے اس کائنات کو

اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس سب کو

محض کھیل تماشہ یا شغل کے طور پر پیدا نہیں کر دیا ہے

بلکہ جو کچھ بھی یہاں پیدا کیا گیا ہے وہ سب

تعمیری اور مثبت مقاصد کے لیے ہے۔

هُوَ الَّذِي

جَعَلَ الشَّمْسُ ضِيَاءً

وَالْقَمَرَ نُورًا

وَقَدَرَهُ مَنَازِلَ

لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ

فَاَخْلَقَ اللَّهُ ذَلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ

يُفَصِّلُ الْآيَاتِ

لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ۝۱۹

مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

وَمَا بَيْنَهُمَا

اِلَّا بِالْحَقِّ

وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۝۲۰

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ

وَمَا بَيْنَهُمَا

اِلَّا بِالْحَقِّ

وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۝۲۱

۝۲۰-۲۱

کائنات کی کوئی چیز تخریبی یا بیکار پیدا نہیں کی گئی

اور ہم نے اس بلوری کائنات کو
اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس میں سے کسی چیز کو بھی
تخریبی یا بے کار اور بے مقصد پیدا نہیں کیا ہے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا
بِاطِلًا ۚ

کائنات کے بالحق پیدا کیے جانے کا مقصد

اور اللہ نے اس کائنات کو
بالحق اس لیے پیدا کیا ہے
تاکہ ہر کسی کو اس کے کام کا پورا پورا نتیجہ مل جائے
اور کسی پر کسی قسم کی زیادتی اور ظلم نہ ہو۔

وَخَلَقَ اللَّهُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ
وَلِيُخْرِجَ كُلَّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ
وَهُمْ لَا يَظْلُمُونَ ۝

متعدد آسمان اور متعدد زمینیں

اللہ وہ ہے جس نے
متعدد آسمان پیدا کیے
اور ان کے مطابق زمینیں بھی۔

اللَّهُ الَّذِي
خَلَقَ سَبْعَ سَمَوَاتٍ
وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۚ

بروج

ہم نے فضا کی بلندیوں میں
اُبھرے ہوئے کمرے پھیلا رکھے ہیں
جو دیکھنے والوں کو خوشنما نظر آتے ہیں۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ
بُرُوجًا
وَزَيْنًا لِلنَّظِيرِينَ ۝

آسمانِ دُنیا

ہم نے آسمانِ دُنیا یا قریبی فضا کو
تاروں سے مرتب کیا۔

إِنَّا زَيْنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا
بِزِينَةِ الْكُوكَبِ ۝

آسمانی کروں میں ذی حیات کی نشاندہی

اور آیاتِ الہی میں سے ہے
تخلیق آسمانوں کی اور زمین کی
اور ان کروں میں ذی حیات آبادیاں پھیلا دی گئی ہیں
اور اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ
جب چاہے انہیں آپس میں ملا دے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ
خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا بَثَّ فِيهِمَا مِنْ دَابَّةٍ
وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ
إِذَا يَشَاءُ قَدِيرٌ ۝ ۲۱

کائنات کی شے نے قوانین خداوندی کے آگے تسلیم خم کیا ہوگا

اللہ کے قوانین کے سامنے تسلیم خم کیا ہوا ہے ہر اس چیز
نے جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
خوشی سے بھی اور ناخوشی سے بھی۔

وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
طَوْعًا وَكَرْهًا ۝ ۲۲

کائنات کی ہر چیز اللہ کے قوانین کے سامنے سربسجود ہے

اللہ کے قوانین کے سامنے سربسجود ہے ہر وہ چیز
جو کائنات کی بلندیوں و پستیوں میں موجود ہے
خوشی سے بھی اور ناخوشی سے بھی۔

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
طَوْعًا وَكَرْهًا ۝ ۲۳

پوری کائنات پر اللہ کا قانون چھایا ہوا ہے

اللہ کا قانون چھایا ہوا ہے
آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی۔

وَهُوَ اللَّهُ
فِي السَّمَوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۝ ۲۴

قوانین خداوندی کی محسوس شہادت

قوانین خداوندی کی کس قدر محسوس شہادت موجود ہیں
آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی

وَكَايِنَ مِنْ آيَةٍ
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

يَمُرُّونَ عَلَيْهَا

وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ۝ ۱۰۵

جن پر سے لوگ گزرتے رہتے ہیں
لیکن نہ توجہ دیتے ہیں اور نہ غور و فکر ہی کرتے ہیں۔

غور و فکر کی دعوت

قُلْ اَنْظُرُوا مَاذَا

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ ۱۰۶

کو گہری نظر سے مطالعہ کرو اور غور و فکر کرو اس پر
جو کچھ کہ ان آسمانوں اور زمین کے اندر موجود ہے۔

تم رحمن کی تخلیق میں کہیں کوئی نقص نہیں پاؤ گے

الَّذِي

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝

مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ۝

فَارْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ

يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ

خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيْرٌ ۝ ۱۰۷

اللہ کی ذات وہ ہے

جس نے ابراہیم علیہ السلام کے متعدد تہہ در تہہ جلتے پیدا کیے
کیا تمہیں رحمن کی تخلیق میں کہیں کوئی بے ترتیبی نظر آتی ہے؟
پھر پلٹ کر دیکھو کہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟
بار بار دیکھنے کی کوشش کرو اور خوب جانچ پڑتال کے بعد غور کرو
ہر بار تمہاری نگاہیں ناکام لوٹیں گی
اور تمہیں کوئی نقص اس نظام میں نظر نہیں آئے گا

کائنات کی ہر شے انسان کے تابع تسخیر کر دی گئی

وَسَخَّرَ لَكُم

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

جَمِیْعًا ۝ ۱۰۸

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۱۰۹

دیکھو تمہارے تابع تسخیر کر دیا گیا ہے
جو کہ آسمانوں میں ہے اور جو کہ زمین میں ہے
سب کچھ اس کی طرف سے
اور ان امور میں بڑی نشانیاں ہیں
ان اقوام کے لیے جو غور و فکر سے کام لیتی ہیں۔



ملائیکہ



فرشتے یا کائناتی قوتیں

اللہ تعالیٰ اس کائنات کو اپنی پیدا کردہ ان قوتوں کی رو سے چلا رہے ہیں جنہیں ملائیکہ کہا گیا ہے۔ ان ملائیکہ یا قوتوں کو خود کوئی اختیار و ارادہ حاصل نہیں یہ اللہ کے مقرر کردہ پروگراموں کو اس کی مشیت کے مطابق مکمل تک پہنچاتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا تعلق عالم امر سے ہے یعنی وہ عالم جہاں اللہ کے تدبیری امور طے پاتے ہیں۔ ہم اس عالم کے متعلق صرف اتنا ہی جان سکتے ہیں جتنا قرآن نے بتایا ہے اس لیے ہم ان ملائیکہ کے متعلق بھی اس سے زیادہ کچھ کہ نہیں سکتے جتنا قرآن میں آیا ہے۔

لیکن جو ملائیکہ ہماری محسوس کائنات میں کار فرما ہیں جنہیں فطرت کی قوتیں کہا جاتا ہے۔ انسان ان قوتوں کا علم حاصل کر سکتا ہے اور اس علم کے ذریعہ سے انہیں مسخر کیا جاسکتا ہے اور یہی وہ ملائیکہ ہیں جو انسان کے سامنے سجدہ ریز ہیں یعنی انسان ان سے کام لے سکتا ہے ان میں سے بعض قوتیں خود انسان کے اندر کار فرما ہوتی ہیں۔ انہیں نفسانی قوتیں کہا جاسکتا ہے۔

انسان کے دورِ جہالت میں فطرت کی ان قوتوں کو دیوی دیوتا سمجھ کر ان کی پرستش کی جاتی تھی قرآن کریم نے ان توہم پرستیوں کو مٹایا اور ملائیکہ کے صحیح مقام و منصب سے انسان کو آگاہ کیا اور بتایا کہ ملائیکہ یا دیوی دیوتا انسان کے سامنے سجدہ ریز ہیں اس کے مطیع اور فرمانبردار ہیں لہذا انسان کا یہ منصب نہیں ہے کہ وہ ان ملائیکہ یا کائناتی قوتوں کے آگے جھکے اور انہیں دیوی دیوتا بنالے یہ شرفِ انسانیت کے خلاف بات ہوگی اس سے انسان اپنے مقام بلند سے گر کر خس و خاشاک میں بل جائے گا۔



کائناتی قوتیں اللہ کی سکیموں کی تکمیل کا ذریعہ ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
جَاعِلِ الْمَلَكِئَةِ رُسُلًا
أُولَى أَبْجَهِتٍ مَّمْنَى وَثَلَّثَ وَرَبَّ
يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ
إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ ۲۵۰

قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات جو تمام سلسلہ کائنات کو عدم سے وجود میں لائی
اس نے کائناتی قوتوں کو اپنی اسکیموں کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے
ان میں سے کئی قوتیں دو دو تین تین چار چار خواص رکھتی ہیں
وہ اپنے قانونِ مشیت کے مطابق کائناتی تخلیق میں نت نئے اضافے کرتا رہتا ہے
اور اس نے ہر شے کے لیے پہلے اور قوانین مقرر کر دیے ہیں جس پر اس کا اپنا کنٹرول ہے۔

مختلف قوتوں کا ذکر

وَالذَّرِيَّتِ ذُرُوًّا
فَالْحَمَلِ وَفَرًّا
فَالْجَرِيَّتِ يَسْرًا
فَالْمَقْسَمِ أَمْرًا ۝ ۲۵۱

قسم ہے اُن قوتوں کی جو اُڑانے یا پھیلانے والی ہیں
اور اُن کی جو اُٹھانے والی ہیں
اور اُن کی جو بہک فٹاری سے چلنے والی ہیں
اور اُن کی جو تقسیم امور کرنے والی ہیں۔

مختلف قوتوں کا ذکر

وَالنَّزْعِ غَرْقًا
وَالنَّشِطِ نَشْطًا
وَالسَّيْحِ سَبْحًا
فَالسَّيْقِ سَبْقًا
فَالْمَدْرِتِ أَمْرًا ۝ ۲۵۲

قسم ہے اُن قوتوں کی جو ڈوب کر کھینچتی ہیں
اور جو آہستگی سے نکال لے جاتی ہیں
اور اُن کی جو تیزی سے تیر رہی ہیں
اور اُن کی جو حکم بجا لانے میں سبقت کرتی ہیں
اور اُن کی جو تدبیر امور کرتی ہیں۔

مختلف قوتوں کا ذکر

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ
وَمَنْ حَوْلَهُ
يَسْبِغُونَ ۝ ۲۵۳

وہ قوتیں جو کائنات کے مرکزی کنٹرول اور اس کے تفصیلات
کے پروگرام کو بڑے کار لانے پر مامور ہیں
اور جو اپنے فرائض کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں۔

پیغام رساں قوتیں

اور اللہ ملائکہ میں سے بعض کو
پیغام رسائی کے لیے منتخب کر لیتا ہے۔

اللَّهُ يَصْطَفِي
مِنْ مَّالِكِهِ رُسُلًا ۝

روح القدس

مکوتران کو روح القدس تمہارے پروردگار کی طرف سے
بطور حقیقت ثابتہ لے کر اُتارا ہے۔

قُلْ نَزَّلَهُ رُوحُ تَقْوَىٰ
مِنْ رَبِّكَ بِحَقِّ ۝

روح الامین

یہ قرآن تمہارے پروردگار کا نازل کردہ ہے
جسے روح الامین نے تمہارے قلب پر اُتارا ہے۔

وَإِنَّا نَنْزِيلُهُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ
نَزَّلَهُ بِرُوحِ الْإِيمَانِ عَلَى قَلْبِكَ ۝

جبریل

مکو جبریل پر خدا ہونے کی کیا بات ہے
اُس نے قرآن کو قلب محمد پر
اللہ کے حکم کے مطابق اُتارا ہے۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ
فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ
بِإِذْنِ اللَّهِ ۝

نگران قوتیں

اللہ نے ایسی قوتیں مقرر کر رکھی ہیں
جو تم پر نگران رہتی ہیں۔

وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ
حَفَظَةً ۝

اعمال کا ریکارڈ رکھنے والی قوتیں

اللہ کی مقرر کردہ قوتیں
تمہاری ایک ایک تدبیر کو ریکارڈ کرتی رہتی ہیں۔

إِن رَّسَلْنَا
يَكْتُبُ بَيْنَ يَدَيْهِ ۝

تقویت دینے والی قوتیں

جو لوگ اللہ کے نظامِ ربوبیت کو قبول کر لیتے ہیں اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں۔ تو اللہ کی کائناتی قوتیں ان کا ساتھ دیتی ہیں اور ان کیلئے باعثِ تقویت بنتی ہیں۔ اس سرح ان کے خوف و پریشانیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ اس جنتی معاشرہ میں ہوتا ہے جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ
ثُمَّ اسْتَقَامُوا
تَنْزَلَ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ
أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا
وَابْشُرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ

دنوں پر سکون طاری کرنے والی قوتیں

پھر اللہ نے دل کا سکون و قرار نازل فرمایا اپنے رسول اور مومنین پر اور تمہارے قلوب کی دُنیا میں وہ شکر اُتائے جنہیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے تھے۔

ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَةً
عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ
وَأَنْزَلَ جُنُودًا
لَّا تَرَوُهَا

ملک الموت

کو وہ فرشتہ تمہیں وفات دیتا ہے۔ جو اس کام کے لیے تم پر متعین کیا گیا ہے۔

قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ
الَّذِي وَكَّلَ بِكُمْ

رعد و دیگر ملائیکہ

یہ رعد اور دوسری تمام کائناتی قوتیں قانونِ خداوندی کی ہیبت سے اپنے اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہتی ہیں۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ
وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ

سب کچھ قوانینِ خداوندی کے سامنے سربسجود ہیں

اور اللہ کے قانون کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہے یہ پوری کائنات اور جو کچھ اس کے اندر ہے سب کا سب

وَلِلَّهِ يَسْجُدُ
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

خواہ وہ جاندار مخلوق ہو یا کائناتی قوتیں ہوں
ان میں سے کسی کو بھی مجال سترابی نہیں۔

مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝۱۹

کائناتی قوتیں اللہ کے پروگراموں کو پچاس پچاس ہزار برس مسلسل مکمل کرتی ہیں

مِنْ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ
تَعْرَجُ الْمَلَائِكَةُ
وَالرُّوحُ

نفسانی منازل طے کرنا اللہ کی طرف سے ہے
اور کائناتی قوتیں اللہ کی سیکیوں کو تکمیل تک پہنچاتی ہیں
اور الوہیاتی توانائی بھی۔

إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدَارُهُ
خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝۲۰

یہ مراحل بڑے بڑے طویل المیعاد وقفوں میں طے پاتے ہیں
جن کی مدت پچاس پچاس ہزار برس کی بھی ہو سکتی ہے۔

راہنمائی کے لیے اگر انسان کی بجائے ملائیکہ آتے

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ
عَلَيْهِ مَلَكٌ
وَلَوْ أُنْزِلْنَا
مَلَكَ

یہ لوگ کہتے ہیں ہمیں اگر ہدایت دینی ہی تھی
تو اس کچلے کسی فرشتہ کو کیوں نہیں بھیجا گیا۔
دیکھو! اس کام کے لیے اگر ہم فرشتہ بھیجتے تو معاملہ کچھ مختلف ہو جاتا
فرشتے چونکہ خود حکم کے پابند ہوتے ہیں لہذا انہوں نے اگر حکم کی تعمیل ہی کرانی تھی
اور حکم عدلی کی صوت میں تمہارا کام ہی تمام ہو جانا تھا۔
اور اب جو مہلت تمہیں ملی ہوئی ہے وہ ہرگز نہ ملتی۔

لَقَضَى الْأَمْرُ
ثُمَّ لَا يَنْظُرُونَ ۝۲۱

اہل زمین کی حفاظت کرنے والی قوتیں

تَكَادُ السَّمَوَاتُ
يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ
وَالْمَلَائِكَةُ يُسَبِّحُونَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَيَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ ۝۲۲

تمہاری کارسائیوں کی وجہ سے ہو سکتا تھا کہ
تمہارے سُرور پر آسمان پھٹ پڑتا
لیکن اللہ کی کائناتی قوتیں اس کی رابوبیت کو
موجبِ حمد و ستائش بنانے میں ہمہ تن سرگرم عمل ہیں
اور یوں قدرت کی طرف سے اہل زمین کی خلافت ہو جاتی ہے۔

ملائیکہ انسان کے سامنے سترِ سجود

اور جب ہم نے کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ وہ انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں یعنی اس کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں تو انہوں نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا سوائے ابلیس کے۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ط

ابلیس یعنی انسان کے اپنے سرکش جذبات کا اسکے آگے جھکنے سے انکار

پھر ہم نے کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ وہ انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں یعنی اس کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں تو انہوں نے اس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا سوائے اس کے اپنے سرکش جذبات کے وہ اطاعت کرنے والوں میں شامل نہیں ہوئے۔

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ط
لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ط

ساجد کو مسجود نہ بنالو

اور ایسا نہ کرو کہ ملائکہ کی پرستش شروع کر دو یا انبیاء کو خدائی کا درجہ دینے لگ جاؤ۔

وَلَا يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّنَ أَرْبَابًا ط



شیطن - ابلیس

۱۲۷

شیطن

مادہ - شیطن

- بنیادی معنی دور ہو جانا۔ محروم ہو جانا۔ اشتعال میں آکر سرکشی اختیار کرنا اس کے علاوہ۔
- ۱ انسان کے مشعل و سرکش جذبات کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔
 - ۲ عقل خود بین جو غل کی ترغیب دیتی ہے۔ کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔
 - ۳ عقل بیاک جو سرکش جذبات کو بروئے کار لاتی ہے بھی شیطان سے تعبیر کی گئی ہے۔
 - ۴ غلط نظام زندگی کے لیڈروں اور مذہبی پیشواؤں کو بھی شیطان کہہ کر پکارا گیا ہے۔
 - ۵ غیر متدین اور وحشی قبائل جو تمدنی زندگی کے اصول و قیود سے باغی ہوتے ہیں کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔
 - ۶ عربوں کے ہاں ایک قسم کے سانپ کو بھی شیطان کہا جاتا ہے اور اسی نسبت سے ناگ پھنی تھوہر کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔
 - ۷ پیاس کی شدت سے جو جلن اور اضطرابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اسے بھی شیطان سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ابلیس

مادہ - ابلیس

- بنیادی معنی ناامیدی و مایوسی
- قرآن حکیم میں شیطان و ابلیس کو ایک ہی سک کے دو رخ اور ایک ہی حقیقت کے دو پہلو قرار دیا گیا ہے
- انسان اور اس کے جذبات اگر بیاک ہو کر حدود اللہ سے باہر نکل جائیں تو شیطنیت اور اگر یہ مایوسی و ناامیدی طاری کر لیں تو ابلیسیت۔
- قرآن کریم میں اکثر مقامات پر ایک ہی بات کو کبھی شیطان سے منسوب کر دیا گیا اور کبھی ابلیس سے۔

ابلیس و شیطان انسانی جذبات کے روپ میں

ابلیس یعنی انسان کے تند و تیز جذبات کی تمثیلی انداز میں وضاحت

پھر ہم نے تمام کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ
انسان کے آگے جھک جائیں اس کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں
لہذا ان سب نے انسان کے آگے سر تسلیم خم کر دیا
لیکن انسان کے اپنے تند و سرکش جذبات نے اس کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا
اُن سے پوچھا گیا تم نے اس کے آگے جھکنے سے انکار کیوں کیا
باوجودیکہ ہم نے حکم دیا تھا
انہوں نے کہا انسان کو جو کچھ ملا ہے اس میں سب سے بلند درجہ ہمارا ہے
ہماری تخلیق میں تیزی، تندی اور آتش فشاں شامل ہے
اور اس کے علاوہ جو کچھ انسان میں ہے وہ تو نرا مٹی کا ڈھیر ہے۔
اُن سے کہا گیا اس زعمِ باطل کی وجہ سے تم اپنے مقام سے گر گئے۔
تمہاری تندی و سرکشی تمہاری بڑائی کی دلیل نہیں ہو سکتی
ہذا دور ہو جاؤ۔ تم نے اپنے آپ کو ذلیل و خوار کر دیا۔

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ
اسْجُدُوا لِآدَمَ
فَسَجَدُوا
إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ
قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ
إِذْ أَمَرْتُكَ
قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ
خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ
وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ
قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ
لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا
فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ۝

ابلیسی جذبات کی انسان پر یورش کا ذکر

ان ابلیسی جذبات نے کہا ہیں اس وقت تک انسان کے ساتھ رہنے کی ہمت دیجیے
جب تک کہ یہ اپنے راستہ کے موانعات ہٹا کر حیاتِ نو نہیں حاصل کر لیتا
جواب ملا ہاں تمہیں اس وقت تک کی ہمت ہو گی۔
انہوں نے کہا آپ نے ہم پر سعادت کی راہ بند کر کے ہمیں تباہ و برباد کر دیا ہے
اب ہم انسان کو متوازن روشِ زندگی کی طرف جانے سے روکنے کیلئے اسکی گھات میں

قَالَ أَنْظِرْنِي
إِلَى يَوْمٍ يَبْعَثُونَ ۝
قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ ۝
قَالَ فِيمَا آغْوَيْتَنِي
لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

ثُمَّ لَا تَبِيعُهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ
وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ
وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ ○
قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَقْدُورًا
لَسَنْ تَبْعَكَ مِنْهُمْ
لَا مَلَكَيْنَ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ○

بیٹھے نہیں گے اور اس پر ہر طرف سے یورش کریں گے
سامنے سے پیچھے سے دائیں سے بائیں سے اس پر آئیں گے
اور آپ ان میں سے اکثر کو اپنی غیبات کا قد شناس نہ پائیں گے۔
ان سے کہا گیا تمہاری یہ حرکات ذلت و خواری کا سبب بنیں گی
اور جو لوگ تمہارے پیچھے لگ کر ابلیسی روش زندگی اپنالیں گے
وہ حیوانی سطح پر جنیں گے اور ان کی اعلیٰ صلاحیتیں خیماس جائیں گی۔

تو اینجی اوندی کو چھوڑ کر مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے پیچھے لگنے والی قوم کا انجام عبرت

وَإِلَّ عَلَيْنَا نَبَأُ الَّذِي
أَتَيْنَاهُ آيَاتِنَا
فَأَنسَلَخْنَا مِنْهَا
فَاتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ
فَكَانَ مِنَ الْغَوِينَ ○
وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا
وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ
وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ
إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثُ
ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ
كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
فَاقْصِصْ الْقِصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○

اور لوگوں کو اس قوم کا حال سناؤ
جسے ہم نے اپنے قوانین سے نوازا تھا
لیکن وہ انہیں چھوڑ کر صاف الگ ہو گئی
اور اپنے مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے پیچھے لگ کر
غلط راہوں پر چل پڑی۔
ہم اپنے قوانین کے ذریعہ سے اس کے درجے بلند کرنا چاہتے تھے
لیکن وہ پستیوں کے ساتھ ہی چپک کر رہ گئی
اور ہوس پرستیوں نے اس کی حالت اس بکتے کی سی کر دی
جو ہر حال میں زبان شکائے بانپتا ہی رہتا ہے۔
یہ حالت ہو جاتی ہے اس قوم کی
جو ہمارے قوانین کی عمل کے ذریعہ سے تکذیب کرتی ہے
لوگوں کو یہ باتیں سناؤ تاکہ وہ ان پر غور و فکر کریں۔

مفاد پرستانہ شیطانی جذبات نے انہیں بڑی دور کی گمراہیوں میں ڈال دیا۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ
يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ
إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
أَنَّا نَكُنْ مَكْتَبًا
عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ
فَلَا يَفْقَهُونَ

اُن کی حالت پر غور کیا
جن کا دعویٰ ہے کہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں
اور کتب سابقہ پر بھی

يُرِيدُ أَنْ يَمْلِكَا كُنُوزَ

إِلَى السَّاعَةِ

وَقَدْ أَمَرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ

وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ

أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ ۲۰

لیکن عملاً اپنے مسائل کے حل کے لیے وہ
انسانوں کے خود ساختہ باطل اصول و ضوابط کو اپناتے ہیں
حالانکہ انہیں ایسا کرنے سے روکا گیا تھا۔

ان کے مفاد پرستانہ شیطانی جذبات نے انہیں
بہت بڑی دور کی گمراہیوں میں ڈال دیا ہے۔

ابلیسی جذبات کی پیروی کرنے والوں کی رہنمائی پر عذاب زندگی کی طرف ہو جائے گی

وَمِنَ النَّاسِ

مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ

بِغَيْرِ عِلْمٍ

وَيَشْتَبِهُ كُلَّ شَيْطَانٍ قَرِيدٍ

كُتِبَ عَلَيْهِ أَنْذَارٌ مِّنْ تَبَّ كَذَّابٌ

فَإِنَّهُ يُضِلُّهُمْ

وَيَهْدِيهِمْ إِلَى عَذَابٍ شَدِيدٍ ۝ ۲۱-۲۲

اور انسانوں میں ایسے بھی ہیں
جو قوانینِ خداوندی کے بارے میں یونہی جھگڑے نکالتے ہیں
بغیر علم و بصیرت کے

اور اپنے سرکش جذبات کے پیچھے چلتے ہیں
حالانکہ یہ طے شدہ بات ہے کہ جو ان کے پیچھے چلا
وہ گمراہ ہی ہو گا

اور اُس کی رہنمائی پر عذاب زندگی کی طرف ہو جائے گی

شیطانی جذبات سے بچ کر اللہ کی پناہ میں آنے کی خواہش کرو

اور دیکھو بُرائی کی مداخلت بُرائی سے نہیں
بلکہ احسن اور مثبت انداز میں کرو۔

إِذْ فَعَرَ بِالْأُتَى

هِيَ أَحْسَنُ السَّيِّئَةِ

وَلَوْ أَنَّ لَكَ بِهَا يَصِفُونَ

وَقُلْ رَبِّ اعْزُذْ بِكَ

مِنْ هَؤُلَاءِ الشَّيْطَانِ ۝ ۹۰-۹۱

لوگوں کی تخریبی باتوں سے ہم خوب واقف ہیں
لذا کہو اے پروردگار میں اپنے تخریبی و منفی جذبات کے
شر سے بچ کر آپ کے قوانین کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں۔

اے نوعِ انسانی مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے بہکاوے میں نہ آجانا

يٰبَنِي آدَمَ

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ

كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُمُ

مِنَ الْجَنَّةِ

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا

لِيُزَيِّنَ بَيْنَهُمَا سَوَاسِطَهُمَا

دیکھنا کہیں اپنے مفاد پرستانہ شیطانی جذبات کے بہکاوے میں نہ آجانا
ورنہ یہ مفاد پرستیاں تمہیں بھی اسی طرح محروم کر دیں گی
جس طرح تمہارے آباؤ اجداد کو جنتی معاشرے سے محروم کر دیا تھا
انہیں شرفِ انسانیت کے لباس سے عریاں کر کے
اُن کے معاشرہ کی ناخوشگواریاں و ناہمواریاں عیاں کر دی تھیں۔

ابلیس و شیطان

عقل فریب کا عقل خود ہیں کے ڈپ میں

عقل فریب کا غلط کاموں کو اچھا بنا کر دکھاتی ہے

تم قبل بھی ہم قوموں کی طرف اپنی رہنمائی بھیجتے رہے ہیں
وہ جب ہمارے قوانین پر عمل کرنا چھوڑ دیتے
تو نتیجہ میں مشکلوں و مصیبتوں میں مبتلا ہو جاتے۔
چاہیے تو یہ تھا کہ وہ اس ابتدائی تنذیر پر قناعت ہو جاتے
اور اپنی اصلاح کمر کے قانون خداوندی کے سامنے جھک جاتے
لیکن اس تنذیر سے عبرت حاصل کرنے کی بجائے ان کے دل اور بھی سخت ہو جاتے۔
اس لیے کہ ان کی عقل فریب کار نے ان کے کاموں کو
ان کی نظروں میں بڑا خوشگوار بنا کر دکھا دیا تھا۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ
فَاَخَذْنَاهُمْ
بِالْبَاسَاءِ وَالضَّرَآءِ
لَعَنَهُمْ يَتِزَعَّرُونَ ۝
فَلَوْلَا اِذْ جَاءَهُمْ بَاسُنَا تَضَرَّعُوا
وَلَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ
وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ
مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

عقل فریب کا مفاد پرستیوں کو خوشنما بنا کر دکھاتی ہے

حیرت ہے کہ یہ لوگ قرآن میں غور و تدبیر نہیں کرتے
کیا ان کے قلوب پر عقل لگ گئے ہیں
دراصل ان لوگوں نے قوانین خداوندی سے منہ موڑ لیا ہے
باوجود اس کے کہ انہیں واضح رہنمائی حاصل ہو چکی تھی
لیکن ان کی عقل فریب کار نے ان کی مفاد پرستیوں کو بڑا خوشنما بنا کر
دکھایا اور انہیں طرح طرح کی فریب انگیز امیدیں دلائیں۔

اَفَلَا يَتَذَكَّرُوْنَ الْقُرْآنَ
اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالٌۭہَا ۝
اِنَّ الَّذِیْنَ اَرْتَدُّوْا عَلٰی اَدْبَارِهِمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰی
الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ
وَاَمَلٰی لَهُمْ ۝

عقل خود ہیں ناداری کا خوف دلا کر بخل جیسی فحاشی کی ترغیب دیتی ہے

تمہاری عقل خود ہیں ناداری کا خوف دلا کر

الشَّيْطٰنُ يَعِدُّكُمْ الْفَقْرَ

تمہیں بخل جیسی فحاشی کی ترغیب دیتی ہے
اور اللہ کا نظام تمہیں ہر قسم کی احتیاج سے محفوظ رکھنے
اور خوشحالی کی زندگی بسر کرنے کی ضمانت دیتا ہے۔

وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ
وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً
مِّنْهُ وَفَضْلًا ۚ

ابلیس و شیطان

مذہبی پیشواؤں کے روپ میں

اللہ کی وحی میں آمیزش کرنے والے شیاطین

تم سے قبل ہمیشہ ایسا ہوتا رہا کہ ہمارا فرستادہ نبی ہمارا پیغام لے کر
آتا اور اس کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کرتا لیکن اس کے جانے کے بعد
معاذ پرست مذہبی پیشوا اس کی وحی میں آمیزش کر کے اسے کچھ کا کچھ بنا دیتے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ
إِلَّا إِذَا تَمَنَّيَ الْشَّيْطَانُ فِي
أَمْنِيَّتِهِ

لہذا ان معاذ پرست شیطانوں کی آمیزش کردہ وحی کو اللہ منسوخ کر دیتا۔
اور ایک نئے رسول کے ذریعہ سے اپنے احکام و قوانین کو پھر سے محکم کر دیتا۔
اس لیے کہ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

فَيَنْسِفُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ
ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝۲۲

اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر کے شیاطین

اے نوعِ انسان

يَا أَيُّهَا النَّاسُ

دنیا میں حلال اور پاکیزہ ذرائع سے حاصل کردہ روزی کھاؤ
اور شیطان کے نمائندہ ان مذہبی پیشواؤں کے پیچھے نہ لگ جانا
یہ تمہارے کھلے ہوتے دشمن ہیں

كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا
وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ
إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ
إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ
وَالْفَحْشَاءِ

یہ لوگ ایسے قانون بناتے ہیں کہ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا ہو جاتی ہیں
اور افرادِ معاشرہ بخل اور مال جمع کرنے کی فحاشیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں

اور یہ لوگ اپنی اس خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرتے
اور اللہ کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں جن کا انہیں علم ہی نہیں ہے۔

وَنَقُولُوا عَلَى اللَّهِ
مَا لَا يَعْلَمُونَ ۝

ان پر شیطان نازل ہوتے ہیں

کیا ہم تمہیں بتائیں کہ
شیطان کمن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں
ان جھوٹے اور فریب کار مذہبی پیشواؤں پر
جن کا تکیہ ہی محض سنی سنائی باتوں پر ہے
اور اکثریت تو جھوٹوں کی ہے۔

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ
مَنْ تُنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ
تُنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ
يُلْقُونَ السَّمْعَ
وَالْأُصْرَ ۝

لوگوں کو توہمات میں پھنسا کر یہ اپنا التوسیدہ کرتے ہیں

یہ مذہبی پیشوا لوگوں کو توہمات میں اس لیے پھنساتے ہیں کہ
اللہ کے بندوں کی کمائی میں سے ایک مسترہ حصہ مفت مالے جائیں
چند پیسوں کی خاطر اتنی بڑی قبیح حرکت اور ملعونیت
وہ اپنے ان مقاصد کے حصول کے لیے لوگوں میں طرح طرح کے باطل عقائد بھجواتے
ہیں کہ اس طرح سے جانوروں کے کان چیرنے سے اور اس طرح اشیا کے فطرت میں تغیر و
تبدل کرنے سے ان کی مُرادیں پوری ہوں گی اور ان کی آرزوئیں برآئیں گی۔
ظاہر ہے کہ جو قوم قوانین خداوندی کو چھوڑ کر ان مفاد پرستوں کو اپنا پیشوا بنائے
تو اس کا نتیجہ کھلی ہوئی بربادی کے ہوا اور کیا ہو سکتا ہے۔
شیطان کے یہ نمائندے لوگوں کو جنت کے وعدے دیتے اور ان کی آرزوئیں
بر آنے کے ثرے سناتے ہیں جو سب دھوکا اور فریب ہے

وَقَالَ لَا تَخْذَنْ مِنْ
عِبَادِي نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝
وَلَا ضَلَالَهُمْ
وَلَا مَنِيَّةٌ لَهُمْ وَلَا مَرْتَبَةٌ
فَلْيَبْتَغُوا أَذَانَ الْأَنْعَامِ
وَلَا مَرْغَمَ فَلْيُغَيِّرُوا خَلْقَ اللَّهِ
وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ
فَقَدْ خَسِرَ خُسْرًا مُبِينًا ۝
يَعِدُهُمْ وَيُؤْتِيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ
الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا
أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ
وَلَا يَخْرُجُونَ عَنْهَا حَتَّىٰ ۝

ان سب کا ٹھکانا جہنم ہو گا
بس سے خلاسی کی کوئی سوت یہ نہ پائیں گے۔

مذہبی پیشوا اور ان کے متبعین یعنی ابلیس کا سارا لاؤ لشکر جہنم رسید ہو گا

اس روز جہنم ابھر کر گمراہ لوگوں کے ساتھ آجائے گی

بَرَزَاتِ الْجَحِيمِ لِلْغَايِبِينَ

وَقِيلَ لَهُمَ إِنَّمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ

مِنْ دُونِ اللَّهِ

هَلْ يَنْصُرُكُمْ

أَوْ يَنْصُرُونَ

فَكُذِّبُوا فِيهَا لَهُمُ الْعَذَابُ

وَجُنُودُ ابْلِيسَ أَجْمَعُونَ

قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ

تَاللَّهِ إِنْ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

إِذْ نُسَوِّدُكُمْ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وَمَا أَضَلُّنَا إِلَّا الْعِجْمُونَ

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ

وَلَا صِدِّيقٍ حَمِيمٍ

فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً

فَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٦﴾

۱۰۳-۹۱

اور ان سے پوچھا جائے گا کہاں ہیں وہ ہستیاں جن کی تم

اللہ کے قوانین کی بجائے اطاعت کیا کرتے تھے

آج کیا وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں

یا کیا وہ اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں

اس روز یہ پیشوا اور ان کے متبعین سب جہنم رسید کر دیے جائیں گے

یعنی ابلیس کا ساک کا سارا لاؤ شکر

وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے

متبعین اپنے پیشواؤں سے کہیں گے اللہ کی قسم تمہارے پیچھے لگ کر تو ہم گمراہ ہو گئے

ہم نے تمہیں اپنا ان دانا سمجھا اور خدائی کا درجہ دے دیا تھا۔

لیکن تم سخت مجرم لوگ تھے جنہوں نے ہمیں اس طرح غلط راستوں پر ڈال دیا

آج نہ کوئی ایسا ہے کہ ہماری سفارش کر سکے

اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے

کاش ہمیں ایک بار پھر واپس دنیا میں جانے کا موقع مل جاتے

تو ہم پوری طرح قوانینِ خداوندی پر عمل کرنے والے لوگ بن جاتیں۔

ان ابلیسوں کی پیروی کرنے والوں کے لیے مقامِ عبرت

قیامت کے روز جب سب لوگ اللہ کی عدالت میں حاضر ہوں گے

تو وہ جو کمزور تھے اور دوسروں کے پیچھے چلتے تھے

اپنے مذہبی پیشواؤں اور رہنماؤں سے کہیں گے

دنیا میں ہم تمہارے پیچھے چلا کرتے تھے

آج کیا تم ایسا نہیں کرو گے کہ

اس عذاب سے بچاؤ کی کوئی سبیل پیدا کر دو۔

وہ کہیں گے اگر ہمیں اپنے بچاؤ کی کوئی صوت نظر آ جاتی

تو ہم تمہارے بچاؤ کی بھی کوئی شکل بناتے

اب ہم خواہ روئیں پیٹیں خواہ اسے جھیل لیں اس کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

وَبَرَّرُوا لِلَّهِ جَمِيعًا

فَقَالَ الضُّعَفَاءُ

الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا

فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنْكُمْ

عَذَابَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

قَالُوا لَوْ هَدَّيْنَا اللَّهُ

لَهَدَيْنَاكُمْ

سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجْرُكُمْ أَمْ صَبْرُنَا

مَا لَنَا مِنْ قَبِيضٍ ۝
وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ
إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ
وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ
وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ
إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي
فَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَلَوْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِآيَاتِي كُنتُمْ بِآيَاتِي
بَصِيرِينَ ۝
إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا
أَمَرَكُمُ مِنْ قَبْلُ
إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

اب ہمارے لیے چھٹکارہ کی کوئی صوت نہیں ہے
بہر حال جب فیصلہ ہو چکے گا تو ذیہبی پیشواؤں کے روپ میں یہ شیطان
اپنے متبعین سے کہیں گے ایک وعدہ اللہ نے تم سے کیا تھا جو سچا ثابت ہوا
اور ایک وعدہ ہم نے تم سے کیا تھا جو پورا نہ ہو سکا
بہر حال ہمارا تم پر کوئی زور تو نہیں تھا
ہم نے تمہیں اپنی طرف بلایا اور تم نے ہمارا بلاوہ قبول کر لیا
اب ہمیں الزام دینے کی بجائے آپ کو الزام دو
آج نہ ہم تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں نہ تم ہماری مدد کر سکتے ہو
ہم اس بات پر سخت بیزار ہیں کہ تم دنیا میں
اللہ کے قوانین کی اطاعت کے بجائے ہماری اطاعت کرتے رہے
حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کا نتیجہ المناک غالب ہوتا ہے۔

ابلیس و شیطان نجومیوں کے بھیس میں

علم نجوم کا حیر

علم نجوم کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ فضا کی یہ بلندی جو ہمیں قریب تر نظر آتی ہے
اس میں مختلف کمرے ہیں جو چمک سے تمہیں خوشنما دکھائی دیتے ہیں
اور ہم نے انہیں ہر قسم کے تخریبی عناصر سے محفوظ رکھا ہے
اس عالم امر تک جہاں اشیائے کائنات کے قوانین اور ہیماں بنتے ہیں کسی کی رسائی
نہیں۔ انسانی قیاس آرائیوں کو وہاں ہر طرف سے دنگے پڑتے ہیں
وہ مقام سرحد عقل انسانی سے ماوراء ہے جو لوگ اس قسم کی توہم پرستیوں میں
مبتلا رہتے ہیں ان کے لیے سب زندگی میں ذلتوں اور پستیوں کا غالب ہے
ان کی قیاس آرائیاں بعض اوقات درست بھی ثابت ہو جاتی ہیں

إِنَّا زَيْنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا
بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ
وَحِفْظًا مِمَّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِجٍ
لَّا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ الْأَعْلَى
وَيَقْدِفُونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ
دُخْرًا وَلَهُمْ
عَذَابٌ وَاصِبٌ
إِلَّا مَنْ خِطَفَ انْخِطَفَةً

فَاتَّبَعَهُ شَيْطَانُ ثَقُوبٌ
فَاسْتَفْتَاهُمُ أَهْمُ أَشَدُّ خَلْقًا
أَمْ مَنْ خَلَقْنَا ۚ

لیکن اب روشنی کے اس دور میں ہرطن و تخمین کے پیچھے علم کا چمکتا ہوا شعلہ موجود رہے گا لہذا ان سے پوچھو کہ تخلیق کے اعتبار سے یہ جامد کرے زیادہ قوتوں کے مالک ہو سکتے ہیں یا انسان جسے ہم نے صاحبِ عقل و ارادہ بنایا ہے۔

اللہ نے نظامِ فلکی کو مفاد پرستوں کے شر سے محفوظ رکھا ہے

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزِينَةً لِّلنَّظِيرِينَ
وَحَفِظْنَاهُمْ مِّنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيزٍ
إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ
فَاتَّبَعَهُ شَيْطَانٌ مُّبِينٌ ۝

تاروں سے قسمت کا حال بتانے والوں کی حقیقت یہ ہے کہ فضا میں پھینے ہوئے کروں سے جو روشنی منعکس ہوتی ہے وہ دیکھنے میں خوشنما دکھائی دیتی ہے اور ہم نے اس نظامِ فلکی کو ان مفاد پرستوں کے شر سے محفوظ رکھا ہے ان لوگوں کی پیشگوئیاں محض قیاس آرائیاں ہوتی ہیں اور روشنی کے اس دور میں ایسی قیاس آرائیوں کے پیچھے علم کا چمکتا ہوا شعلہ

ستارہ تو خود انسان کے تابع تسخیر ہے

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِی ۝

اور تمہارے تابع تسخیر کر دیا گیا ہے رات اور دن کو اور سورج اور چاند کو اور ستارے بھی اس کے حکم سے تمہارے تابع تسخیر کر دیے گئے ہیں۔

ہوس زر کا شیطانی روپ

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا
لَا يَقُومُونَ
إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ
الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ

جو لوگ سریہ کا منافع کھاتے ہیں ان کے معاشرہ کو استحکام و توازن حاصل نہیں ہو سکتا اس معاشرہ کے افراد کو ہوس زر کا خبط ہو جاتا ہے جیسے کہ انہیں شیطان نے چھو لیا ہو۔

خود پرستانہ جذبات کی تسکین کا شیطانی روپ

وَالَّذِينَ يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ
وَلَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
جو لوگ اپنا مال محض نمونہ و نمائش کے لیے خرچ کرتے ہیں سمجھ لو کہ ان کا نہ تو اللہ پر ایمان ہوتا ہے

وَلَا يَأْتِيهِمْ فِيهِ

وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطَانُ

لَهُ قَرِينًا فَسَاءَ قَرِينًا ۝۱۰

اور نہ یوم آخرت پر۔

ان کا جذبہ جس کہ محض اپنے خیر پستانہ جذبات کی تسکین ہوتا ہے
ظاہر ہے کہ جس عمل کی بنیاد اس قسم کے پست جذبات پر ہو اس کا نتیجہ خوشگوار کیسے ہوگا

خرچ بیجا کا شیطانی روپ

وَاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ

وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ

وَلَا تَبْذُرْ رِبًّا

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ

كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيْطَانِ ۝۱۱

اور دیکھو حقوق ادا کرو اپنے قریب والوں کے

مغذروں بیروزگاروں اور مسافروں کے

اور مال کو فضولیات میں خرچ نہ کر دو

یاد رکھو جو لوگ فضولیات میں مال خرچ کر دیتے ہیں

وہ شیطانوں کے بھائی بند ہیں۔

حسد کا شیطانی روپ

قَالَ يَبْنَى لَا تَقْصُصْ رُيَاكَ

عَلَىٰ إِخْوَتِكَ

فَيَكِيدُكَ الْكَافِرُ كِيدًا

إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝۱۲

(حضرت یعقوبؑ نے یوسفؑ سے) کہا بیٹے اپنا خواب بھائیوں کے سامنے

بیان نہ کرنا ایسا نہ ہو کہ وہ حسد میں آ کر

تمہارے خلاف کوئی خفیہ منصوبہ بنا ڈالیں

کیوں کہ انسان کے حاسدانہ جذبات اس کے کھلے ہوئے دشمن ہیں۔

عمل شیطانی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِنَّمَا الْحَرَمُ

وَالْمَيْسُ

وَالْأَنْصَابُ

وَالْأَزْلَامُ

رَجُسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝۱۳

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے

ہر قسم کا نشہ اور نشہ آور اشیاء

ہر قسم کا جوا اور ہونے کی طرح بغیر محنت کے حاصل ہو جانے والی دولت

اور تمام متبرک آستانے اور استمان وغیرہ

رمل۔ فال۔ استخارہ اور قرعہ اندازی وغیرہ

یہ سب گندے اور شیطانی کام ہیں

ان سے بچو تاکہ تمہاری زندگی کامیاب ہو سکے۔

اسلاف پرستی کا شیطانی روپ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ
قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا آبَاءَنَا
أَوْ لَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُو
هُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ ۳۱

ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ
اللہ کے نازل کردہ قوانین کا اتباع کرو

تو کہتے ہیں ہم تو اس روش پر چلیں گے جس پر اپنے بزرگوں کو پایا
خواہ یہ روش شیطان کی وضع کردہ ہو اور وہ انہیں ایسی تباہی
کی طرف لے جائے جس سے سب کچھ جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جائے۔

مناقت کا شیطانی روپ

وَإِذَا الْقَوَالِیْنِ آمَنُوا
قَالُوا آمَنَّا
وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَیْطَانِهِمْ
قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ
إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ ۝ ۳۲

یہ مفاد پرست لوگ جب ایمان والوں سے ملتے ہیں
تو کہتے ہیں ہم نے تمہارے نظام کو قبول کر لیا ہے
اور تنہائی میں جب اپنے مذہبی پیشواؤں اور غلط رہنماؤں کے پاس ہوتے ہیں
تو کہتے ہیں اصل میں تو ہم تمہارے ہی ساتھ ہیں
اُن لوگوں کو تو ہم محض بیوقوف بناتے ہیں۔

بڑی بڑی سیاسی قوتوں کا شیطانی روپ

وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ
وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمُ خَيْلَكَ وَرَجْلَكَ
وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ
وَالْأَوْلَادِ
وَعَدَّهُمْ
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ
إِلَّا غُرُورًا ۝ ۳۳

یہ ابلیسی قوتیں پریپیگنڈا کے زور پر لوگوں کو اپنا بھنوا بنا لیتی ہیں
اور جو ان کے پریپیگنڈے سے متاثر نہیں ہوتے ان پر لشکر کشی کر دیتی ہیں
اور بعض مقامات پر کمزور قوموں کو مالی امداد دے کر اقتصادی تغلب
سے انہیں اور انکی آنے والی نسلوں کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتی ہیں
وہ ان سے بڑے بڑے وعدے کرتی ہیں
لیکن یاد رکھو ان شیطانی قوتوں کے وعدے اس کے سوا کچھ نہیں
سراسر فریب اور دھوکا ہیں۔

شیطان بمعنی وحشی قباہل

اور ہم نے سلیمان کے لیے تند ہواؤں کو مسخر کر دیا تھا
وہ اس کے پروگرام کے مطابق ان کی کشتیوں کو لے جاتی تھیں
اس سرزمین کی طرف جس میں ہم نے
زندگی کی خوشحالیوں کا بہت سا سامان رکھ چھوڑا تھا
اور ہم ہر بات کا علم رکھتے ہیں
اور ہم نے بڑے بڑے وحشی قباہل کو ان کے تابع کر دیا تھا
وہ ان کچلے سمندوں میں غوطہ زنی کرتے تھے
اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے کام کرتے تھے
اور ہم ان کی نجبانی کرتے تھے کہ سرکش نہ ہو جائیں۔

وَلَسَلِمْنَ الرَّيْجَ عَاصِفَةً
تَجْرِى بِأَمْرِ
إِلَى الْأَرْضِ الَّتِى
بَرَكْنَا فِيهَا
وَكُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمِينَ
وَمِنَ الشَّيْطَانِ
مَنْ يَغْوُصُونَ لَهُ
وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ
ذَلِكَ وَكُنَّا لَهُمْ حَفِظِينَ ۝

شیطان تخریبی قوتوں کے روپ میں

اور میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ
جو بات بھی کریں نہایت متوازن اور حسین انداز میں کریں
کیوں کہ معاشرہ کی تخریبی قوتیں تمہارے درمیان فساد پیدا کرنے کی تاک میں رہتی ہیں
خبردار رہو کہ یہ شیطانی قوتیں انسان کی کُل ہوئی دشمن ہوتی ہیں۔

وَقُلْ لِعِبَادِى
يَقُولُوا الَّتِى هِىَ اَحْسَنُ
اِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ بَيْنَهُمْ
اِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِينًا ۝

حزب شیطان

جن لوگوں پر مناد پرستیوں کے جذبات نے تسلط جما لیا ہے
اور انہوں نے ضابطہ خداوندی کو پس پشت ڈال دیا ہے
یہی لوگ ہیں جو حزب الشیطن ہیں
اور اچھی طرح جان لو کہ شیطانی پارٹی والے ہی خدا میں رہتے ہیں۔

اِسْتَحْذَرُوا الشَّيْطَانَ
فَاِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا
اُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ
اَلَا اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝

متقی لوگوں کو اگر شیطانی جذبات کا ذرا لمس بھی محسوس ہو تو فوراً چونک جاتے ہیں

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا

إِذَا مَسَّهُمْ طَیْفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ

تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُمْ

مُبْصِرُونَ ۝ ۴۱

ایسے محتاط لوگ جو تباہی سے بچنا چاہتے ہیں
اپنے اندر اگر منفی جذبات کی لمس بھی محسوس کر لیں
تو فوراً چونک جاتے ہیں اور پھر آنکھیں کھول کر
معاملہ کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

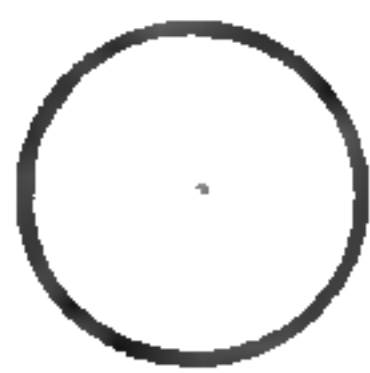
شیطانی جذبات سراٹھائیں تو قوانینِ خداوندی کی پناہ میں آجایا کرو

وَمَا يَنْزَعُكَ مِنَ الشَّيْطَانِ

نَزْعٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ

إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ ۴۰

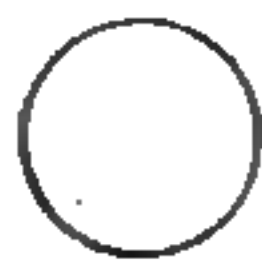
اور اگر کبھی تمہارے اندر مفاد پرستانہ جذبات سر اُبھارنے کی کوشش
کریں تو فوراً اللہ کے قوانین کی پناہ میں آ جایا کرو
بلاشبہ وہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔





(مادہ - جن ن)

- اس لفظ کے بنیادی معنی ہیں ہر وہ شے جو نگاہوں سے اور جھل ہو۔
- قرآن کریم میں لفظ جن مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے مثلاً
- ۱ ایک ایسی مخلوق کو جن کہا گیا ہے جو انسان سے قبل اس زمین پر آباد تھی اور جس کے متعلق قرآن میں ہے کہ اسے آگ سے پیدا کیا گیا تھا غالباً یہ اس دور میں ہوگی جب یہ زمین سورج سے علیحدہ ہو کر ہنوز جل رہی تھی اور اس کا درجہ حرارت بہت تیز تھا۔
 - اور جب زمین کا درجہ حرارت کم ہوا تو وہ مخلوق (جن)، ناپید ہو گئی لہذا اس کی جگہ انسان کو پیدا کر دیا گیا۔ اس لیے قرآن میں انسان کو خلیفہ یا جانشین کہا گیا ہے یعنی انسان زمین پر اس پہلی مخلوق (جن) کا جانشین ہے۔
 - ۲ غیر متہدن، غیر مہذب، غیر ترقی یافتہ اور وحشی قبائل یا اقوام کے لیے بھی قرآن میں "جن" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔
 - اور جہاں "جن" و "انس" کا اکٹھا ذکر آیا ہے وہاں "انس" سے مراد متہدن اور ترقی یافتہ اقوام یا لوگ ہیں اور "جن" سے مراد غیر متہدن اور غیر ترقی یافتہ اقوام یا لوگ ہیں۔
 - ۳ انسان کے بھڑک اٹھنے والے باغی جذبات کے لیے قرآن میں شیطان و ابلیس کے علاوہ "جن" کی اصطلاح بھی استعمال کی گئی ہے۔
 - ۴ جاہل اقوام جن دیوی دیوتاؤں کی پرستش کرتی ہیں انہیں بھی قرآن میں "جن" کہا گیا ہے۔



انسان سے قبل کی کوئی مخلوق

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا
سیاہ کیچڑ میں سے
اور اس سے قبل جنوں کو پیدا کیا تھا۔
سخت تیز آگ میں سے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمِإٍ مَسْنُونٍ
وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ
مِنْ نَارِ السُّمُومِ ۝۱۵
۲۴-۲۵

بھڑکتے ہوئے شعلوں میں پیدائش

اور انسان کو پیدا کیا گیا
کھنکھاتے کیچڑ سے
اور جنوں کو پیدا کیا گیا
آگ کے بھڑکتے شعلوں سے۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ
وَخَلَقَ الْجَانَّ
مِنْ مَارِجٍ مِنْ تَارٍ ۝۱۵
۱۵-۱۴

اور انسان کے بھڑک اٹھنے والے جذبات بھی جن ہیں

اور جب ہم نے کائنات قوتوں کو حکم دیا کہ
انسان کے سامنے تسلیم خم کر دیں اس کی مطیع و فرمانبردار بن جائیں
تو وہ سب اس کے سامنے سجڑ پڑ ہو گئیں۔
سوائے انسان کے باغی جذبات کے
کہ وہ بھڑک اٹھنے والے تھے۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ
اسْجُدُوا لِآدَمَ
فَسَجَدُوا
إِلَّا إِبْلِيسَ
كَانَ مِنَ الْغَافِلِينَ ۝۱۶

سیلمان کے دور کے جن

اور سیلمان نے شکر جمع کیے
وحشی قبائل میں سے بھی اور متمدن لوگوں میں سے بھی (جن وانس)
اور قبیلہ طبر کے شاہسوار بھی ساتھ شامل تھے۔
اور انہیں کیمپوں میں رک کر مناسب تربیت و ٹریننگ دی جاتی تھی۔

وَحِشْرَ لُسُلَيْمَانَ جُنُودَهُ
مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
وَالطَّبَرِ
فَهُمْ يُؤَنِّعُونَ ۝۱۷

وحشی اور بادیشہ قبائل کے معنوں میں

وَلَسَلَيْنَا الرِّيحَ
عُدُوهُمْ أَشَدَّ
وَرَوَاهُمْ أَشَدَّ
وَأَسْلَمْنَا لَهُ عَيْنَ الْقَطْرِ
وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ
بَيْنَ يَدَيْهِ ۝۳۴
اور سیلان کو ہواؤں کے رُخ کا ایسا علم حاصل تھا کہ
اس کے بادبان جہاز مہینوں کا سفر
صبح و شام میں طے کر لیتے تھے
اور ہم نے اس کیلئے معدنیات کے چشنے بہا دیے تھے
اور وحشی قبائل (جن) اس کی ہدایت کے مطابق
اس کی زیرنگرانی کام کرتے تھے۔

ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ لوگوں کیلئے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ
كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ
لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا
وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا
وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا
أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ
بَلْ هُمْ أَضَلُّ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ۝۳۵
اور جہنمی مماشرو میں زندگی بسر کرتے ہیں
بیشتر ترقی یافتہ اور غیر ترقی یافتہ اقوام کے لوگ (جن و انس)
یہ لوگ دل و دماغ تو رکھتے ہیں لیکن ان سے سوچ سمجھ کا کام نہیں لیتے
ان کی آنکھیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان سے بصیرت حاصل نہیں کرتے
ان کے کان بھی ہیں لیکن ان سے سماعت کا کام نہیں لیتے
یہ لوگ حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں
بلکہ ان سے بھی زیادہ پست
یہی لوگ ہیں جو غفلتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

جن و انس پسماندہ اور ترقی یافتہ اقوام کے معنوں میں

وَيَوْمَ يُخْشَرُهُمْ جَمِيعًا
يَخْشَرُ الْجِنِّ
قَدْ اسْتَكْبَرُوا مِنَّا الْإِنسُ
وَقَالَ أُولَٰئِكَ مِمَّنْ لَّنَا
رَبُّنَا اسْتَمْتَعْنَا بِغُضَائِهِمْ
وَبَلَّغْنَا أَجَلَنَا الَّذِي أَجَلْتَنَا ۝۳۶
اور جس دن تم سب کو جمع کیا جائے گا
اور پسماندہ اقوام سے کہا جائے گا کہ تم نظام نفاذ دہی اپنانے کی بجائے
ان ترقی یافتہ اقوام سے استفادہ کی کوشش کرتے رہو
اور ترقی یافتہ اقوام میں سے ان کے دوست کہیں گے
پروردگار ہم دونوں ہی اپنے اپنے مفاد کی خاطر ایک دوسرے کو استعمال کرتے رہے
اور اس طرح سے ہم آپ کے ٹھکانے ہوئے انجام کو پہنچ گئے۔

ان پیمانہ اور ترقی یافتہ اقوام سے باز پرس ہوگی

پوچھا جائے گا اے پیمانہ و ترقی یافتہ اقوام
کیا تمہارے پاس تمہارے اندر ہی کے رسول
ہمارے قوانین بنانے کے لیے نہیں آئے تھے
اور تمہیں اس انجام سے آگاہ نہیں کر دیا تھا
وہ کہیں گے ہم اپنی ان کوتاہیوں کا اقرار کرتے ہیں
دراصل ہم طبعی زندگی کے پیش پا افتادہ
مفادات کے چکر میں پھنس گئے تھے۔

يَعْتَصِرَ الْجَنِّ وَالْإِنْسَ
الَّذِي آتَاكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ
يُقْضُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي
وَيُنذِرُوكُم لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا
قَالُوا شَهِدْنَا عَلَىٰ أَنْفُسِنَا
وَشَرَّتْ لَهُمْ
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ

جن دیوی دیوتاؤں کے معنوں میں

یہ لوگ جنوں کو دیوی دیوتا سمجھ کر ان کی پوجا کرتے ہیں
اور بیشتر ان پر ایمان رکھتے ہیں۔

بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ
الَّذِينَ هُمْ بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝۳۴

انہیں اللہ کا شریک ٹھہرایا جاتا ہے

وہ لوگ جنوں کو اللہ کے شریک ٹھہرتے ہیں
اور انہیں دیوی دیوتا کہہ کر ان کے بت تراشتے ہیں
اور انہیں اللہ کے بیٹے بیٹیاں کہتے ہیں۔
بغیر علم و بصیرت کے ہی۔

وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ
وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوا لَهُ
بَنِينَ وَبَنَاتٍ
يَغَيْرُ عِلْمٌ ۖ



انسان

النَّاسُ

مادہ انسان

انسان مانوس ہونا یہ وحشت کی ضد ہے۔ اسْتَأْنَسَ الْوَحْشِيُّ کے معنی ہیں وحشی جانور مانوس ہو گیا۔
انسانُ فُلَانٍ فلاں شخص کا خاص دوست یا رفیق۔ الْاِنْسَ وہ قبیلہ جو کسی جگہ مقیم ہو انسان کے برعکس وہ غائب و بے
قابلِ جواب جگہ پھرتے ہیں اور اس طرح عام نگاہوں سے اوجھل رہتے ہیں جن کو کہلاتے ہیں۔

البَشَرُ

مادہ بشر

بَشَرٌ کے معنی انسانی جلد کی اوپر کی سطح کے ہیں چنانچہ الْبَشَرَةُ کے معنی ہیں کھال کو تھپیل دینا۔ یعنی اس کے
بال صاف کر دینا۔ پھر الْبَشَرُ کے معنی خود انسان کے ہو گئے۔

آدَمُ

مادہ۔ آدم

اَدَمَةُ کے معنی ہیں قرابت، موافقت مل جل کر رہنے کی صلاحیت یا خود میل جول اَدَمَةُ اور اَدَمَةُ
کے معنی ہیں۔ مخلوط ہونا موافق ہونا ایک دوسرے میں محبت ہونا اَلْاَدَمُ ہر موافق چیز کو کہتے ہیں جو مل جل کر رہ سکے۔

تخلیق انسانی کی ابتدا۔ قرآن میں بتایا گیا ہے کہ انسان زمین پر آباد پہلی کسی مخلوق کا جانشین ہے انسان سے قبل
زمین پر کوئی اور مخلوق آباد تھی جسے قرآن میں جن کہا گیا ہے اور جن کے متعلق بتایا ہے کہ
اسے آگ سے پیدا کیا گیا تھا یہ غالباً اس وقت ہوا ہوگا۔ جب زمین سورج سے علیحدہ ہو کر ہنوز جل رہی تھی اور اس
کا درجہ حرارت بہت تیز تھا۔ پھر جب زمین کا درجہ حرارت کم ہوا تو وہ مخلوق جن پیدا ہو گئی اور اس کی جلد انسان
کو پیدا کر دیا گیا اسی لیے قرآن میں انسان کو خلیفہ یا جانشین کہا گیا ہے یعنی انسان زمین پر اس پہلی مخلوق جن کا
جانشین ہے۔

انسانی زندگی کی ابتدا جس جراثیم سے ہوتی وہ پانی اور کھڑکیں پیدا ہوا پھر اس سے اگلے مرحلہ پر تخلیق نطفہ کے ذریعہ ہو گئی۔
ابتدائی تخلیق کے وقت انسان کوئی قابل ذکر شے نہ تھا لیکن گردشیں دے دے کر اور مختلف مراحل سے گذر کر انسانیت
بصارت اور عقل و فکر کی حامل شخصیت بنا دیا گیا۔

اللہ کا اندازِ تخلیق

اللہ کا اندازِ تخلیق یہ ہے کہ اس کے عالمِ مشیت میں ایک اسکیم آتی ہے وہ اس اسکیم کا آغاز اس کے پست ترین نقطہ سے کرتا ہے پھر آہستہ آہستہ اسے ارتقائی منازل طے کرتا ہوا نقطہ تکمیل کی طرف بڑھاتا جاتا ہے اور ان ارتقائی منازل کی مدت تمائے حساب و شمار کے مطابق ہزار ہزار سال (بعض حالات میں پچاس پچاس ہزار سال ۲۵۰۰) ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ تخلیق و آفت اس اللہ کی طرف سے کارفرما ہے جو ہر شے کی مضمر ممکنات سے بھی واقف ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ ان میں کیا کچھ مشہور ہو چکا ہے اور یہ سب کچھ قوانینِ خداوندی کی رو سے ہوتا ہے جن میں قوت بھی ہے اور رحمت بھی اس مقصد کے لیے اُس نے ہر شے کی تخلیق میں بہترین حُسن و توازن رکھا ہے۔

يَذَرُ الْأَرْضَ
مِنَ السَّمَاءِ
إِلَى الْأَرْضِ
ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ
فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ
أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ
ذَلِكَ عِلْمُ الْغَيْبِ
وَاللَّهُ هَادٍ
عَنِ الزَّيْغِ الَّذِي
أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۚ ۝۳۲-۵

انسانی تخلیق کی ابتدا

اللہ کی انہی اسکیموں میں سے ایک اسکیم انسان کی تخلیق بھی ہے اس کا آغاز بے جان مادہ یا مٹی سے ہوا پھر اگلے مرحلہ پر اس کی افزائش نسل بذریعہ تولید ہونے لگی۔ اور اس میں تناسب و توازن پیدا کیا جاتا رہا پھر اس کے اندر اپنی طرف سے اختیار و ارادہ کی حامل ذات ڈال دی گئی جس سے وہ حیوانات سے مختلف علم و بصیرت اور دل و دماغ کی حامل شخصیت بن گیا۔

وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ
مِنْ طِينٍ
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ
مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ نَّارٍ فَهَيَّيْنِ
ثُمَّ سَوَّاهُ
وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُّوحِهِ
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
وَالْأَفْئِدَةَ ۚ ۝۳۲-۹

انسان سے قبل زمین پر کوئی آتشی مخلوق آباد تھی

اور ہم نے انسان کو پیدا کیا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

سیاہ کیمچڑ میں سے
اور اس سے قبل جنوں کو پیدا کیا تھا
سخت تیز آگ میں سے۔

مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ
وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ
مِنْ نَّارِ السَّمُومِ ۝ ۱۵
۲۴-۲۵

انسان اس مخلوق کا زمین پر جانشین ہوا

اور جب تمہارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا کہ
ہم زمین پر ایک مخلوق پیدا کرنے لگے ہیں
جو پہلی آبادیوں کی جانشین اور صاحب اختیار و ارادہ ہوں گی
تو انہوں نے تعجب سے عرض کیا بارالہا کیا آپ یہاں ایسی مخلوق پیدا کریں گے
جو باختیار ہو کر دنیا میں نامہوریاں و خونریزیاں پھیلے گی
اس کے برخلاف ہم ہیں کہ پھر کردہ فرائض کی انجام دہی میں مشغول رہیں
اور آپ کے پروردگاروں کی تکمیل میں سرگرم ہیں۔
رب کائنات نے فرمایا اس معاملہ میں جو کچھ ہم جانتے ہیں
وہ تم نہیں جانتے۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ
خَلِيفَةً
قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا
مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ
بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ
قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ
مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ ۲۵

مسجد ملائکہ

اور جب ہم نے ملائکہ یعنی کائناتی قوتوں کو حکم دیا کہ
انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں
تو انہوں نے اس کے آگے تسلیم خم کر دیا۔

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوا لِآدَمَ
فَسَجَدُوا ۝ ۲۶

زندگی کی ابتدا پانی سے ہوئی

اور اللہ نے پیدا کیا
ہر جاندار کو پانی سے
ان میں وہ بھی ہیں جو پیٹ کے بل رہتے ہیں
اور وہ بھی جو دو پاؤں پر چلتے ہیں

وَاللَّهُ خَلَقَ
كُلَّ دَابَّةٍ مِّنْ مَّاءٍ
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِي عَلَىٰ بَطْنِهِ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ

وَمِنْ بَيْنِهِ مَنْ يَمُوتُ عَلَى كَرْبَةٍ
يَخْلُقُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ
إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝۲۵

اور وہ بھی جو چار پاؤں سے چلتے ہیں
اللہ نے ان سب کی تخلیق اپنے قانونِ مشیت کے مطابق کی
اور ہر چیز کے لیے پیمانے و قوانین مقرر کر دیے۔

پانی میں مٹی یا کچھڑے زندگی بھوٹی

انسانی زندگی کی ابتدائی تخلیق
سیاہ کچھڑ میں سے ہوتی
جو سوکھ کر کھنکھانے لگتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
مِنْ صَلْصَالٍ
مِنْ حَمِإٍ مَّسْنُونٍ ۝۲۶

انسانی تخلیق کی ابتدا مٹی یا مادے سے ہوتی

وہی ہے جس نے تمہاری تخلیق کی ابتدا
مٹی سے کی
اور پھر تمہاری طبعی زندگی کے لیے میعاد مقرر کر دی۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكَ
مِنْ طِينٍ
لَهُ قَضَىٰ آجَلًا ۝۲۷

انسان کو زمین سے اگایا گیا

اور اللہ نے اگایا تم کو
زمین سے نباتات کی طرح۔

وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ
مِنْ أَرْضٍ نَبَاةً ۝۲۸

نفسِ واحدہ سے

اللہ وہ ہے جس نے
واحد جبرئیلہ حیات سے تمہاری زندگی کو آگے بڑھایا
پھر تمہاری زندگی کا کارواں منزل بہ منزل بڑھتا ہوا
مقامِ آدمیت تک پہنچ گیا۔

وَهُوَ الَّذِي
أَنشَأَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
فَمُسْتَقَرٍّ
وَمُسْتَوْدَعٍ ۝۲۹

اگلے مرحلے میں انسانی نسل نطفہ سے ہونے لگی

بلاشبہ ہم نے انسانی تخلیق کی ابتدا

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طَيْنٍ

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً

فِي قَرَارٍ تَكْوِينٍ ۝ ۲۳

مٹی کے خلاصہ یا بے جان مادہ سے کی
پھر یہ تخلیقی پروگرام اس کوڑی تک پہنچا جہاں افزائش نسل نطفہ
سے ہوتی ہے جو رحمِ مادر میں قرار پاتا ہے۔

افزائش نسل انسانی میں گردش

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

مِنْ نُّطْفَةٍ

أَمْشَاجٍ

نَبْتَلِيهِ

فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ ۲۴

ہم نے انسان کی تخلیق کی (مختلف مراحل میں)
ایک مرحلہ پر اس کی پیدائش نطفہ سے شریعت ہوئی
جو تھا تو ایک قسمر لیکن گوناگوں ممکنات کا مجموعہ
جس کے بعد گودشیں دے دے کر
اُسے ایک صاحب بصیرت انسان بنا دیا۔

ان مراحل تک انسان کی کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں تھی

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ

حِجَابٌ مِّنْ لَّدُنَّهِ

أَمْ لَكُنْ شَيْئًا قَدْ كُورًا ۝ ۲۵

انسان تخلیق کے سلسلہ میں ایسے مراحل سے بھی گذرتا ہے
جب دنیا میں اس کی
کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں تھی۔

رحمِ مادر کے مراحل

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ

مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طَيْنٍ

ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً

فِي قَرَارٍ تَكْوِينٍ ۝ ۲۶

بلاشبہ ہم نے انسان کی تخلیق کی ابتدا
مٹی کے خلاصہ یا بے جان مادہ سے کی
پھر مختلف گودشوں کے بعد اس کی افزائش نسل نطفہ سے ہونے لگی
جو رحمِ مادر میں قرار پاتا ہے۔

ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً

مُخَّضًا

مُخَّضًا مَّضْغًا

فَلَمَّا زَوَّجْنَاهُ نَحْمًا

ثُمَّ لَمَسْنَا نَحْمًا خَرًّا ۝ ۲۷

پھر اس نطفہ کو خون کے لوتھرے میں تبدیل کیا
پھر خون کے لوتھرے کو گوشت کا لوتھر بنا دیا
پھر اس میں ٹیلوں کا ڈھانچہ اُتار دیا
پھر اس کو پنے پر گوشت کی تہ چھائی
پھر آخر کار تم انسان کی صورت اختیار کر گئے

صورت دی

لَقَدْ خَلَقْنَاهُ
ثُمَّ صَوَّرْنَاهُ ۝

ہم نے تمہاری تخلیق کی
اور پھر تمہیں صورت دی۔

حسین و متوازن پیکر دیا

وَصَوَّرَكُمُ فَاَحْسَنَ صُورَكُمْ
وَرَزَقَكُمُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ۝

اور تمہیں حسین و متناسب پیکر عطا کیا
اور تمہاری نشوونما کھلیے خوشگوار سامانِ زینت دیا۔

حسنِ تقویم سے پیدا کیا

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝

یقیناً ہم نے انسان کی تخلیق کی
بہترین حُسن و توازن کے ساتھ۔

قوتِ گویائی دی

خَلَقَ الْاِنْسَانَ
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

انسان کو پیدا کیا
اور اُسے قوتِ گویائی دی۔

حصولِ علم کی استعداد دی

الَّذِي
عَلَّمَهُ الْقَلَمَ
عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

اللہ وہ ہے جس نے
انسان کو تحریر کی استعداد دی
اور اسے ان حقائق کا علم دیا جنہیں وہ نہیں جانتا تھا۔

سماعت و بصارت دی اور عقل و فکر کی حامل شخصیت بنایا

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِينٍ ۝
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ

انسان کی ابتدائی تخلیق کچھڑ سے ہوئی
پھر اگلے مرحلہ میں اس کی افزائش نسل کا سلسلہ نطفہ سے چلا

ثُمَّ سَوَّاهُ
وَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا
وَجَعَلْنَا لَكُمْ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
وَالْأَفْئِدَةَ ۚ

پھر مزید آہستہ آہستہ اس میں تناسب و توازن پیدا ہوا
اور ہم نے اپنی توانائی کا شمع ڈال کر اسے صاحب اختیار و ارادہ بنادیا
اور وہ سماعت و بصارت اور
عقل و فکر کی حامل شخصیت بنا دیا گیا۔

عزت و فضیلت دی

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ
وَخَلَلْنَاهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَرَزَقْنَاهُمْ مِنْ الطَّيِّبَاتِ
وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ
خَلَقْنَا تَفْضِيلًا ۝

اور ہم نے انسان کو عزت دی
اور خشکیوں و ترلوں پر تسلط دیا
اور خوشگوار سامانِ زیت دیا
اور اپنی مخلوق میں سے بیشتر پر
فضیلت و برتری دی۔

اختیار و ارادہ جیسی نقلی چیز دی

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ
مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَلٍ
نَبْتَلِيهِ
فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا
إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ
إِذَا شَاءَ ۚ
وَإِنَّا لَكَاظِمُونَ ۝

ہم نے انسان کو پیدا کیا
نطفہ سے جو گوناگوں مخلوط نمکات کا مجموعہ ہے
پھر اُسے گردشیں دی جاتی رہیں
تاکہ اُس نے ایک صاحب بصیرت انسان کی صورت اختیار کر لی
ہم نے اُسے صحیح راہ کی طرف رہنمائی دی
اور پھر اُسے اختیار دیا کہ چاہے تو قبول کر لے
اور چاہے تو انکار کر دے۔

عمل کی آزادی دی

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ
لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً
وَلَكِنْ

اللہ اگر چاہتا تو
تمام انسانوں کو ایک ہی امت بننے پر مجبور کر دیتا
لیکن اس نے تمہیں عمل کی آزادی دی

تم اپنی مرضی سے گمراہی بھی اختیار کر سکتے ہو
اور اپنی مرضی سے ہدایت کی راہ پر بھی چل سکتے ہو
یہ اس لیے کہ تم سے جواب طلب کیا جا سکے
اس کے متعلق کہ جو کچھ تم کرتے رہے ہو۔

يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ
وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ
وَلَتَسْتَلْزِقَنَّ
عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
۱۶
۹۳

عمل کی آزادی لیکن نتیجہ قانون کے مطابق

تمہیں اختیار دے دیا گیا ہے کہ جو کچھ چاہو وہ کرو
لیکن یاد رکھو جو کچھ بھی تم کرتے ہو
اُسے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ
إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
بَصِيرٌ
۳۱

تم نے منزل بمنزل بند ہو جانا ہے

قسم ہے شام کی بُرخی کی
اور رات کی اور جو کچھ وہ سمیٹ لیتی ہے اس کی
اور چاند کی جب وہ ماہِ کامل ہو جاتا ہے
کہ تم نے ضرور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف
منزل بمنزل بند ہوتے چلے جانا ہے۔

فَلَا أَقْسِمُ بِالْشفقِ
وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ
وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ
لَتَرْكَبُنَّ
طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ
۱۴-۱۹

لیکن آگے بڑھنے کی رفتار تمہارے اپنے ہاتھ میں ہوگی

تم میں سے جو چاہے اپنی کوششوں سے
زندگی کے ارتقائی منازل میں آگے بڑھ جائے
اور جو پیچھے رہنا چاہے پیچھے رہ جائے
یاد رکھو! یہاں ہر کوئی اپنے عمل کے نتیجہ میں جکڑا ہوا ہے۔

لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ
أَنْ يَتَقَدَّمَ
أَوْ يَتَأَخَّرَ
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةً
۳۴-۳۸

اور ارتقائی منازل میں آگے بڑھنے کے لیے کائناتی قوتیں انسان کے تابع کر دی گئیں

اور جب تمہارے پروردگار نے کائناتی قوتوں سے کہا

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ

رَبِّ خَلَقَ بَشَرًا

مِنْ طِينٍ

فَذَكَّرْنَاهُ

وَنَفَخْنَا فِيهِ مِنْ رُوحِنَا

فَقَعَّوْا بِهِ سَجْدًا

فَسَجَدَ مُسَبِّحًا

كُلُّهُمْ جَمْعٌ ۝

ہم ایک نئی مخلوق انسان پیدا کرنے کے ہیں

جس کی ابتدا بے جان مادہ مٹی سے ہو گی

اور جب انسانی نمازوں کے کرنے کے بعد اس میں تناسب و توازن پیدا ہو جائے

اور ہم اپنی توانائی کا شمع نال کر اسے صاحب اختیار و ارادہ بنا دیں

تو تم اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا۔ اس کے مطیع و فرمانبردار بن جانا

لہذا تمام کائناتی قوتوں نے اس حکم کی تعمیل کی

اور انسان کے سامنے سجدہ ریز ہو گئیں۔

دریاؤں سمندروں سورج اور چاند جیسی چیزوں کو انسان کے لیے مسخر کر دیا گیا ہے

وَسَخَّرْنَا لَكُمُ الْفَلَکَ

الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ فَرْجًا

وَسَخَّرْنَا لَكُمُ الْاَنْهَارَ

وَسَخَّرْنَا لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

دَآبِّينَ ۝

وَسَخَّرْنَا لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ

اللہ نے جہازوں اور کشتیوں کو تمہارے لیے مسخر کر دیا

تاکہ وہ اس کے قانون کے مطابق سمندروں میں چلتے رہیں

اور تمہارے لیے دریا بھی مسخر کر دیے (کہ ان سے آبپاشی کا کام لو)

اس نے سورج اور چاند کو بھی تمہارے لیے مسخر کر دیا

کہ وہ ایک مقررہ قاعدے کے مطابق برابر چلے جا رہے ہیں

اور رات اور دن کو تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے۔

اس کائنات کی بلندیوں اور پستیوں میں جو کچھ ہے سب انسان کے لیے مسخر کر دیا گیا ہے

اِنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمُ

مَا فِی السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِی الْاَرْضِ

وَاَسْبَغَ عَلَیْكُمْ نِعْمَتَهُ

ظَاہِرَةً وَبَاطِنَةً ۝

اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے

ہر اس چیز کو جو آسمانوں میں ہے

اور ہر اس چیز کو جو زمین میں ہے

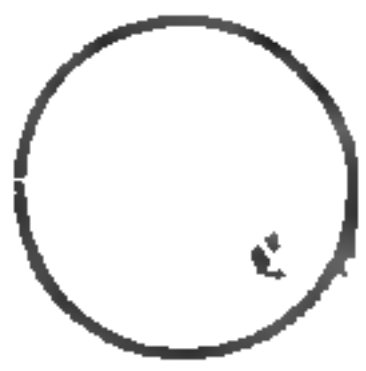
اور تمہاری نشوونما کے لیے ہر طرح کی نعمتیں دیا کر دی ہیں

خواہ وہ محسوس اور مرئی اشیاء ہوں یا کائنات کے پُرسے میں چھپی ہوئی قوتیں

تسخیر کا سنا اہل علم و عقل اقوام ہی کر سکتی ہیں

اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے رات اور دن کو
اور سورج و چاند کو
اور تمہارے بھی اس کے قانون کی رو سے تمہارے تابع تسخیر ہیں
دیکھو ان تمام امور میں بڑی نشانیاں موجود ہیں
ان اقوام کے لیے جو علم و عقل سے کام لیتی ہیں۔

وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ
وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ
لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ
۱۴/۱۳



آدم کی جنت

انسان کو جملہ صلاحیتوں کے ساتھ دنیا میں بھا دیا گیا۔ اس کی ابتدائی زندگی کا نقشہ یہ تھا کہ اس کی ضروریات بہت محدود تھیں اور سامانِ نشوونما کی بڑی فراوانی تھی! اس لیے ان میں نہ باہمی تصادم تھا نہ اختلاف تھا نہ افتراق تمام انسان ایک اور کی طرح رہتے تھے۔ لہذا اس پُر آشوش و پُر سکون معاشرہ کو جنت کہا گیا ہے۔

شجر ممنوعہ

شجر کے بنیادی معنی ہیں۔ ہر وہ چیز جو مجتمع ہو کر پھر کسی وجہ سے متفرق ہو جائے اسی سے شجر بینہم ^{۲۴} باہمی اختلافات کے معنوں میں آیا ہے۔

الشجر درخت کو بھی کہتے ہیں۔ غالباً اس لیے کہ اس کا ٹٹا ایک ہونے کے باوجود اس کی شاخیں منتشر اور بکھری ہوئی ہیں۔

قصہ آدم میں انسان کو جس شجر سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے وہ کوئی درخت نہیں تھا بلکہ انفرادی مفاد پرستیوں کی وجہ سے انسانوں کے درمیان جن اختلافات و فسادات کے پیدا ہو جانے کا خدشہ تھا۔ اس کا ذکر کیا گیا ہے۔

انسان سے کہا گیا کہ اگر تم نے انفرادی مفاد پرستیوں میں پڑ کر باہمی اختلاف و افتراق شروع کر دیا۔ تو یہ جنتی زندگی تم سے چھین جائے گی اور تم زندگی کے بلند مقاصد تو ایک طرف سامانِ زیست کے حصول میں بھی جان کا ہمشقوتوں میں مبتلا ہو جاؤ گے۔



جنتی معاشرہ میں جہاں سے جی چاہے کھا دے پیو لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے شجرِ ممنوعہ سے بچنا

بنی آدم سے کہا گیا کہ تم باہمی رفاقت اور

ہم آہنگی سے اس جنتی معاشرہ میں رہو

اور فراغت سے کھاؤ پیو

جہاں سے جی چاہے

لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے اختلافات سے بچنا (شجرہ)

ورنہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھو گے۔

وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ

وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ

وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا

حَيْثُ شِئْتُمَا

وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ

فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۲۰﴾

اس جنتی معاشرہ میں تمہارے اور مکان کا مسئلہ حل کر دیا گیا ہے

بنی آدم سے کہا گیا بلاشبہ انفرادی مفاد پرستیاں

تم سب رفقاء کی دشمن ہیں

خیال رکھو کہ یہ تمہیں کہیں اس جنتی زندگی سے محروم نہ کر دیں

اور تم مشکوں و میصبتوں میں مبتلا ہو جاؤ

یہ جنتی معاشرہ جو تمہیں حاصل ہے

اس میں نہ تو تمہیں بھوک کی فکر ساقی ہے نہ لباس کی

نہ پیاس کا خوف ہے

نہ موسموں کی شدت کا۔

فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَذَا

عَدُوُّكَ وَلِزَوْجِكَ

فَلَا يُخْرِجَنَّكَمَا مِنَ الْجَنَّةِ

فَنَشْقُ ﴿۲۱﴾

إِنَّ لَكَ أَلًا

تَجُوعٌ فِيهَا وَلَا تَعْرَى ﴿۲۲﴾

وَأَنْتَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا

وَلَا تَصْفَى ﴿۲۳﴾

﴿۱۹﴾

دیکھو اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم نہ کر بیٹھنا

اے نوعِ انسان تم سب رفقاء

اس جنتی معاشرہ میں رہو

اور جہاں سے جی چاہے فراغت سے کھاؤ پیو

لیکن انفرادی مفاد پرستیوں کے اختلافات سے بچنا (شجرہ)

ورنہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھو گے۔

يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ

الْجَنَّةَ

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا

وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ

فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ﴿۲۰﴾

﴿۱۹﴾

مہبوطِ آدم

مہبوط کے معنی ہیں اُترنا۔ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف تبدیلی جب کہ دوسری حالت میں پہلی حالت کے مقابلہ میں کچھ کمی ہو۔

قرآن کریم میں ہے کہ اگر انسان وحی کی رہنمائی میں اُمتِ واحدہ بن کر رہیں تو یہ زندگی شرفِ انسانیت کی زندگی ہوگی جو اسے ارتقاء کی طرف لے جاتی ہے لیکن اگر وہ مفاد پرستیوں میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں تو یہ اس مقام سے پستی کی طرف تبدیلی (مہبوط) ہوگی۔

انسان کو عروج و ارتقاء کے لیے پیدا کیا گیا ہے جمود یا انحطاط کے لیے نہیں لیکن جب یہ قانونِ خداوندی سے سرکشی برتتا ہے تو یہ بلند ہونے کے بجائے پستی کے گڑھوں میں گر جاتا ہے۔

انسانی زندگی کے ابتدائی دور کی کیفیت یہ تھی کہ سامانِ زیست کی فراوانیاں تھیں اور کوئی انسان ان پر قبضہ جانے کی کوشش نہیں کرتا تھا ہر کوئی جہاں سے جی چاہے با فراغت کھاتا تھا۔ پھر انسان کے اندر ابلیس یعنی اس کے مفاد پرستانہ جذبات اُبھرے اور انسان کو اس شجرِ ممنوعہ کے پاس لے گئے جس کے پاس اسے جانے سے رد کیا گیا تھا اس نے مشاجرت شروع کر دی۔ اور وہ زمین جو تمام انسانوں کے لیے سامانِ زیست ہوتا تھا اس نے اسے مختلف لوگوں نے اپنی ملکیت میں لینا شروع کر دیا۔ جن کے پاس طاقت ہوتی یا جن کا جتنہ مضبوط ہوتا وہ زمین کے بڑے بڑے ٹکڑوں پر قبضہ جما لیتے اور کمزور اور تنہا لوگ محروم رہ جاتے اس طرح انسانی معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے اسے جہنم بنا دیا گیا۔

اس ابلیس نے انسان کے کانوں میں افسوس بھی پھونکا کہ اولاد اور جائیداد کے ذریعہ سے انسان کچھ حیاتِ جاوداں حاصل ہو سکتی ہے۔ لہذا اس چکر میں پھنس کر انسان حیوان سے بھی پست سطح پر چلا گیا۔ حیوان تو صرف اپنا پیٹ بھرنا جانتا ہے۔ لیکن اس جذبہ کے تحت انسان کا پیٹ کبھی بھرتا ہی نہیں وہ اپنے بعد اپنا نام باقی رکھنے کے لیے اولاد اور اولاد کے لیے بھی مال و دولت کے انبار جمع کرتا چلا جاتا ہے ظاہر ہے کہ جس معاشرہ میں ہر کوئی اپنے لیے زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنا شروع کر دیتے تو اس معاشرہ میں ناہمواریاں ہی پیدا ہوں گی اور باہمی کشمکش سے جہنم کا سماں بندھ جائے گا۔

ابلیس نے انسان کو جس چکر میں ڈال دیا

انسان کے سرکش جذبات نے اس کے دل میں دوسو سے پیدا کرنے شروع کر دیے تاکہ ان کے دلوں میں پنہاں خواہشات و جذبات کو ابھار کر معاشرہ میں ناہمواریاں و ناخوشگواریاں پیدا کر دے انسان کے اندر کے اس ابلیس نے اس کے کان میں یہ افسوں بھی بھونکا کہ اللہ نے جو ایک عالمگیر برادری بن کر رہنے کی تاکید کی ہے تو اس سے اس کا مقصد یہ ہے کہ تم اپنے مال و اولاد کے ذریعہ سے حیاتِ جاوید حاصل نہ کر سکو ہر انسان کے اس قسم کے جذبات قسمیں کھا کھا کر اُسے یقین دلاتے ہیں کہ اس کا اپنا فائدہ انکی پیروی کرنے میں ہے اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں۔

فَوَسَّوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ
لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ
عَنْهُمَا مِنْ سَوَائِهِمَا
وَقَالَ مَا خُلِقْتُمَا رِجَالًا
عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا
مَلَائِكَةً أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۝
وَقَاَسَمَهُمَا أَنِّي
لَكُمَا لَئِنْ التَّصَحَّيْنِ ۝

مفاد پرستیوں کے چکر میں پڑ کر انسان اپنے مقامِ بلند سے گر گیا

انسان پر انفرادی مفاد پرستیوں کے جذبات غالب آ گئے اور اس نے مفاد پرستانہ طرز کی زندگی شروع کر دی جس سے اس کی وہ جلتی زندگی چھن گئی۔ انسان اس بلند مقام سے گر کر گروہوں میں بٹ گیا اور ہر گروہ دوسرے کا دشمن بن گیا۔ ان میں مفاد خویش کی پچھریں حائل ہو گئیں۔

فَازَلَهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا
فَاخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ
وَقُلْنَا اهْبِطُوا
بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۝

اور اس کا علاج

اللہ نے کہا اے بنی آدم اب تمہاری رہنمائی کے لیے ہمارے رسول آیا کریں گے اور ہمارے قوانین تم تک پہنچایا کریں گے اگر تم نے انکی پیروی کر کے اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لی تو تمہارے معاشرے سے ہر قسم کا خوف اور پریشانیاں نکل جائیں گی۔

يَبْنَىٰ آدَمَ
إِنَّمَا يُتِيْنُكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقْضُونَ عَلَيْكُمْ أَمْرًا
فَمِنْ أَتَقَىٰ وَأَصْلَحَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

خلیفہ



(مادہ: خ ل ف)

خليفة في الارض

خَلْفُ کے معنی ہیں پیچھے نیز یہ بعد کے لیے بھی بولا جاتا ہے ایک قرن کے بعد دوسرا قرن، ایک نسل کے بعد دوسری نسل۔ نیز ان انسانوں کو کہتے ہیں جو پہلے لوگوں کے جانشین ہوں۔ جیسے رسول اللہ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ ان کے جانشین یا خلیفۃ الرسول ہوئے اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے کہ کوئی کسی کی موجودگی میں اس کا جانشین نہیں ہو سکتا۔ اس کی عدم موجودگی میں ہی ہو سکتا ہے لہذا قرآن میں انسان کے متعلق جو کہا گیا ہے کہ اِنَّا جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً تو اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ انسان اللہ کا جانشین ہو گیا۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ تو ہر وقت اور ہر جگہ موجود ہے لہذا اس کی جانشینی کا تصور ہی باطل ہے۔ نہ انسان کو قرآن میں کسی جگہ خلیفۃ اللہ ہی کہا گیا ہے۔

انسان کو جو خَلِيفَةً فِي الْاَرْضِ کہا گیا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ دنیا میں اپنے سے پہلی کسی مخلوق کا جانشین (SUCCESSOR) ہے اور دوسرے یہ کہ انسان کو زمین میں بڑے اختیارات کا مالک بنایا گیا ہے۔ کائنات کی ہر شے اس کے تابع تسخیر کر دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ یہ نظریہ بھی درست نہیں ہے کہ انسان اللہ کی نیابت کرتا ہے۔ نیابت کے معنی ہوتے ہیں اپنے اختیارات کسی کو تفویض کر دینا اللہ اپنے اختیارات کسی کو تفویض نہیں کرتا۔ دنیا میں کسی کو خدائی اختیار است۔ (DIVINE RIGHTS) حاصل نہیں نہ کسی بادشاہ کو نہ مذہبی پیشوا کو حتیٰ کہ نبی کو بھی نہیں۔ اللہ نے اپنے مطلق اختیارات سے قوانین مرتب کیے ہیں۔ اور اللہ کے بندے ان قوانین کو پہلے اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں اور پھر باقی دنیا پر انسان کا فریضہ قوانین خداوندی کی تنفیذ ہے قوانین سازی نہیں اللہ کا رسول بھی اللہ کا دین دنیا تک پہنچاتا اور اسے نافذ کرتا ہے دین بناتا نہیں لہذا ان معنوں میں انسان اللہ کا نائب نہیں البتہ اس سے اگر مفہوم اللہ کے قوانین نافذ کرتے والا لیا جائے تو اور بات ہے لیکن اس کے لیے ”نائب“ کا لفظ استعمال نہیں کرنا چاہیے کیوں اس سے تفویض اختیارات کا باطل مفہوم ذہن میں آ جاتا ہے۔

خليفة في الارض كما مفهوم

اور جب تمہارے پروردگار نے ملائکہ سے کہا
ہم زمین پر ایک مخلوق پیدا کرنے لگے ہیں
جو پہلی آبادیوں کی جانشین اور صاحب اختیار و ارادہ ہوگی۔

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ
إِنِّيْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ
خَلِیْفَةًۭۙ بِیْ

استخلاف في الارض كما مفهوم

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا دیکھو عنقریب تمہارا پروردگار
تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے گا
اور دنیا میں تمہیں ان کا جانشین بنا دے گا
اور پھر دیکھو گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

قَالَ عَسٰی رَبُّكَ
اَنْ يُّهْلِكَ عِنْدَ وَكَرَّ
وَيَسْتَخْلِفُكُمْ فِی الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۹

اور وراثت ارض کی وضاحت

اور جس قوم کو اس قدر کمزور اور ذلیل و حقیر بنا دیا گیا تھا
اسے مختلف مراحل سے گزار کر ہم نے وارث بنا دیا
اس سرزمین کے مشرق و مغرب کا
جو ہمارے قدرتی خزانے اور پیداوار سے مالا مال تھی۔
یوں تمہارے پروردگار کا پروگرام حسن و خوبی کے ساتھ
تکمیل تک پہنچا۔ بنی اسرائیل کے حق میں
اس لیے کہ اس تمام جدوجہد میں انہوں نے بڑی استقامت کا ثبوت دیا تھا۔

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ
الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضَعُّوْنَ
مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
الَّتِیْ بَرَكْنَا فِیْهَا
وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰی
عَلٰی بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
بِمَا صَبَرُوْا ۝۱۴۰

قوموں کی جانشینی کا اصول

اللہ کا قانون مکافات قوموں کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق
دنیا میں ایک دوسری کا جانشین بناتا رہتا ہے
سو جو قوم اللہ کے قوانین سے انکار کرتی ہے

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ
خَلِیْفَ فِی الْاَرْضِ
فَمَنْ کَفَرَ

اسے اس کے تباہ کن نتائج بھیگتے پڑتے ہیں۔
یاد رکھو قوانینِ خداوندی کی خلاف ورزی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
وہ ہم انعاماتِ خداوندی سے محروم ہو جاتی ہے
اور جوں جوں وہ اس روش میں آگے بڑھتی جاتی ہے
اس کے نقصانات میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

فَعَلَيْهِمْ كُفْرُهُمْ
وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ كُفْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا
وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ
كُفْرُهُمْ إِلَّا خَسَارًا ۝ ۳۵
۳۹

اللہ کا وعدہ استخلافِ ارض

اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں کے لیے
جو قوانینِ خداوندی کی صداقت پر یقین رکھیں گے
اور ان کے مطابق اپنی ذات اور معاشرہ کی اصلاح کریں گے
کہ انہیں دنیا میں اقتدار و حکومت عطا کی جائے گی
جس طرح کہ ہم نے اقوام سابقہ کو اقتدار و حکومت عطا کیے تھے
اور ان کے نظامِ زندگی کو مستحکم کر دیا جائے گا
اس نظامِ زندگی کو جسے ہم نے ان کے لیے پسند کیا ہے
اور ان کی خوف کی حالت کو امن و آشتی میں بدل دیا جائے گا
اور وہ نہایت اطمینان سے ہمارے اور صرف ہمارے قوانین کی اطاعت کریں گے
اور ان پر کوئی جبر یا دباؤ نہیں ہوگا کہ وہ اس کے ساتھ کسی اور کی بھی اطاعت کریں۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا مِنْكُمْ
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفْنَا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ
الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا
يَعْبُدُونَنِي
لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۝ ۳۵

تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو

اقوام سابقہ کے بعد ہم نے تمہیں
دنیا میں ان کا جانشین بنایا
تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ
فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ
لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۝ ۳۵

قوموں کے لیے سوچنے کا مہتمم

یہ لوگ جو پہلی قوموں کی تباہی کے بعد ان کے ملک اور دولت کے وارث ہوئے ہیں۔ کیا ان پر یہ بات اب بھی واضح نہیں ہوئی کہ وہ بھی اپنے جسامت کی بنا پر ہمارے قانون کی گرفت میں آ سکتے ہیں؟ لیکن اسلاف کی اندھی تقلید اور مفاد پرستیوں کے اندھے جذبات نے ان کے سوچنے سمجھنے کی سلامیتوں کو سلب کر رکھا ہے۔

اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُوْنَ
الْاَرْضَ مِنْ بَعْدِ اَهْلِهَا
اَنْ لَّوْ نَشَاءُ اَصْنَعْنَاهُمْ يَوْمًا
وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ
فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ۝



کلمہ یا نظریہ حیات



(مادہ ۷۷ م)

کلمہ کے بنیادی معنی ہیں ایک لفظ ایک بات ایک جملہ ایک قصیدہ یا ایک خطبہ قرآن حکیم میں یہ لفظ ان معنوں میں بھی استعمال ہوا ہے جسے موجودہ اصطلاح میں نظریہ حیات یا نظام زندگی یا آئیڈیالوجی (IDEOLOGY) کہتے ہیں۔ کلمہ اللہ کے معنی ہیں۔ وہ نظریہ حیات یا نظام زندگی جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو بذریعہ وحی دیا اور جس کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تاکید کی اور جس کے نتیجہ میں دنیا و آخرت کی خوشگوار یوں کی بشارت دی۔ اور ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ جسے عام طور پر ہم کلمہ کہتے ہیں دراصل اس نظریہ حیات کا عنوان (TITLE) ہے جس کی تفصیل و تشریح قرآن مجید میں پھیلی ہوئی ہے۔ اسی لیے خود قرآن کو بھی بعض مقامات پر کلمہ کہا گیا ہے۔



کلمہ طیبہ

مثلاً کَلِمَةً طَيِّبَةً
كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ
أَصْلُهَا ثَابِتٌ
وَقَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ
تُؤْتِي أكلًا كُلَّ حِينٍ
يَا ذِينَ زَيْنًا ۝۱۶

ایک شوگوار اور مثبت نظریہ حیات کی مثال ایسی ہے
جیسے ایک عمو اور تناور درخت
اُس کی جڑیں پائال میں مضبوط اور شاخیں فضاؤں میں بلند
(یعنی اُسے مادی زندگی کا ممکن بنی حاصل ہوتا ہے اور اخلاقی بندی بھی)
وہ اپنے رب کے قانون کے مطابق سدا پھل دیتا چلا جاتا ہے۔
اور اس کا فینس ہر دور اور ہر زمانہ میں جاری رہتا ہے۔

کلمہ خبیثہ

اور ایک ناقص نظریہ حیات کی مثال ایسی ہے
جیسے ایک ناقص و نکم درخت
اس کی جڑیں زمین کے اوپر ہی اوپر ہیں جب جی چاہے اکھاڑ پھینکو
نقطہ نظام حیات کو نہ مضبوطی حاصل ہوتی ہے نہ ٹھہراؤ نصیب ہوتا ہے۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ
شَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ
اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ
مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝ ۱۴

کلمہ طیبہ و عمل صالح

جو لوگ عزت و تکریم سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں
انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ تمام عزتیں نظامِ خداوندی میں ملتی ہیں
عروج و ارتقا کے لیے ضروری ہے کہ
ایک تو ایسا خوشگوار بڑھنے پھولنے والا نظریہ حیات ہو
اور دوسرے وہ صلاحیت بخش عمل جو اس نظریہ کو عملی شکل دے۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ
فَإِنَّ الْعِزَّةَ جَمِيعًا
إِلَيْهِ يَصْعَدُ
الْكَلِمُ الطَّيِّبُ
وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۝ ۱۵

اللہ چاہتا ہے اس کے نظام کی سچائی بھی ظاہر ہو جائے اور باطل کا جھوٹ بھی

اللہ چاہتا ہے حق کی حقیقت اور اس کے دیے ہوئے
نظامِ حیات کی سچائی ظاہر ہو جائے
اور اس کے مخالفین کی جڑ کٹ جائے
حق کی سچائی بھی دنیا کو معلوم ہو جائے
اور باطل کا جھوٹ بھی سب پر کھل جائے۔
خواہ یہ بات مجربین پر کیسی ہی ناگوار کیوں نہ گزیرے

وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَيِّطَ الْحَقَّ
بِكَلِمَتِهِ
يَقْطَعُ دَابِرَ الْكَافِرِينَ
لِيُخَيِّطَ الْحَقَّ
وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ
وَلَوْ كَرِهَ الْغَافِرُونَ ۝ ۱۶

نبی اُمّیؐ خود بھی اسی نظام کی پیروی کرتے تھے

یہودی نوحؑ انسان کے سامنے اعلان کر دو کہ
میں وطنی، نسلی اور مذہبی گروہ بندیوں سے بلند ہو کر

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ

إِلَيْكُمْ جَمِيعًا

الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

يُحْيِي وَيُمِيتُ

فَأْمِنُوا بِاللَّهِ

وَسَأُفِيهِ النَّبِيُّ الْأَوَّلِيُّ

الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَتِهِ

وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿٢٤٧﴾

پوری انسانیت کے لیے پیغمبر بن کر آیا ہوں
اُس اللہ کا پیغمبر جس کی حکومت تمام کائنات پر ہے
اور جس کے ہوا کوئی اور صاحب اقتدار نہیں
زندگی اور موت کے فیصلے اُسی کے قانون کے مطابق ہوتے ہیں
لہذا اللہ اور اس کے قوانین پر ایمان لاؤ
اور اس کے رسول پر جو نزولِ قرآن سے قبل کھنا پڑھنا نہیں جانتا تھا
وہ نبی خود بھی اللہ پر اور اس کے دیے ہوئے نظام پر ایمان رکھتا ہے
لہذا اس کا اتباع کرو تاکہ ہدایت پا سکو۔

تمہارے رب کا کلمہ یا نظام زندگی مکمل طور پر قرآن میں دیا گیا ہے

وَقَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ

صِدْقًا وَعَدْلًا

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ

وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٤٨﴾

تمہارے پروردگار نے جو نظام حیات دنیا تھا
وہ قرآن میں صدق و عدل کے ساتھ مکمل طور پر دے دیا گیا ہے
اب اس نظام حیات میں کوئی تبدیلی کرنے والا نہیں
یاد رکھو! اللہ کو ہر بات کا علم ہے اور وہ سب کچھ سنتا ہے۔

اللہ کے نظام کے سوا تمہارے لیے اور کوئی جائے پناہ نہیں

وَأْتِلْ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ

وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ﴿٢٤٩﴾

اس نظام حیات کا اتباع کرو جو تمہارے
پروردگار نے اپنی کتاب میں دے دیا ہے
اللہ کے نظام میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی
اور نہ اس کے ہوا کوئی اور جائے پناہ ہی تمہیں مل سکے گی۔

کلمہ یا اللہ کے نظام سے تمہاری نیا بھی خوشگوار ہوگی اور آخرت بھی

الَّذِينَ آمَنُوا

وَكَانُوا يَتَّقُونَ

لَهُمُ الْبَشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

جن لوگوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا
اور اس طرح اپنے آپ کو زندگی کے خطرات سے بچا لیا
اُن کی دنیا کی زندگی بھی خوشگوار ہوئی

اور آخرت کی زندگی بھی خوشگوار
اللہ کے اس قانون میں کبھی تبدیلی نہیں ہو گی
لہذا یہ بڑی ہی عظیم کامیابی ہے۔

وَفِي الْآخِرَةِ
لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ
ذَٰلِكَ هُوَ الْقَوْرُ الْعَظِيمُ ۝۹۳-۹۴

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اللہ کی مدد

قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں اللہ تمہاری ایسے مدد کرے گا
جیسے رسولؐ کی اس حالت میں کی تھی کہ مخالفوں نے اسے گھر بار چھوڑنے
پر مجبور کر دیا تھا۔ اس بے سروسامانی میں کہ اس کے ساتھ صرف ایک رفیق تھا
اور وہ دونوں اپنی خافت کھیلے غار میں چھپے بیٹھے تھے
اور وہ اپنے رفیق کو غمزدہ نہ ہونے کی تسلیاں دے رہا تھا
اور کہتا تھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔
ایسے اضطرابِ انجیز حالات میں اللہ نے انہیں سکون و قرار دیا
اور دکھائی نہ دینے والی قوتوں سے اُن کی مدد کی
تاکہ کافرانہ نظامِ زندگی کو سرنگوں کر دیا گیا
اور اللہ کا نظامِ (کلمہ) سر بلند و سرفراز ہوتا چلا گیا
اور اللہ بڑا ہی قوتوں اور حکمتوں والا ہے۔

فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ
إِذَا أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا
ثَلَاثِينَ
إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ
إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَخْزَنْ
إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا
فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ
وَأَيَّدَ ذُبْنَؤِدْلَهُ تَرَوْهَا
وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى
وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا
وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝۹۵-۹۶



ذکر

(مادہ: ذکر)

الذِّكْرُ وَالتَّذْكَارُ کسی چیز کو محفوظ کر لینا کسی بات کا دل میں حاضر کر لینا۔ یہ لفظ نسی کے مقابلہ میں آئے ہے نسی کے معنی ہوتے ہیں کسی بات کو بھلا دینا لہذا ذکر کے معنی ہوتے ہیں کسی بات کو یاد رکھنا

ذکر اللہ

قرآن حکیم میں ذکر کی اصطلاح قوانین خداوندی۔ نظام خداوندی اور خود قرآن کے لیے استعمال ہوتی ہے، یعنی قرآن میں دیئے گئے احکام و قوانین کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا اس کے دیتے ہوئے نظام کو عملاً نافذ کرنا ذکر اللہ کہلاتے گا۔ اسی کے نتیجہ میں جنت ملتی ہے یا عقیبتی معاشرہ قائم ہوتا ہے۔

ذکر کے غلط معنی

اور اگر نہ تو نظام خداوندی قائم کیا جاسے اور نہ اس کے احکام و قوانین کو ہی زندگی کے معاملات میں اپننے سامنے رکھا جائے لیکن ذکر اللہ کے طور پر سبح کے دانوں پر اللہ کے نام کا ورد کرتے رہیں تو وہی نتیجہ نکلے گا جو آج کل ہمارے یہاں نکل رہا ہے۔



قرآن اور نظامِ خداوندی ذکر ہے جس کے نفاذ سے جنتی معاشرہ قائم ہوتا ہے

اللہ نے ہماری طرف یہ ذکر (قرآن) نازل کیا ہے
رسول تمہارے سامنے اس کے واضح اور صاف قوانین پیش کرتا ہے
لہذا جو لوگ ان قوانین کو قبول کر لیں گے
اور ان کے مطابق اصلاحِ معاشرہ کے کام کریں گے
انہیں یہ قوانین زندگی کی تاریکیوں سے نکال کر
علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آئیں گے
یاد رکھو! جو لوگ بھی ان قوانین کی صداقت پر یقین رکھ کر
ان کے متعین کردہ صلاحیت بخش پروگرام پر عمل پیرا ہوں گے
وہ ایسے جنتی معاشرہ میں داخل ہو جائیں گے
جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشنے رواں ہوں گے
اور یہ سدا بہار معاشرہ انہیں ہمیشہ ہمیشہ
خوشگوار سامانِ زینت مہیا کرتا رہے گا۔

قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا
رَسُولًا لَّيَتْلُوَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ
لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ
وَمَنْ يُؤْمَرْ بِاللَّهِ
وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ
تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا
قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۝۶۵

خوشگوار یوں کی ضامن کتاب

زندگی کی خوشگوار یوں کا ضامن یہ ذکر (قرآن)
ہماری طرف سے نازل کردہ ضابطہ حیات ہے
کیا تم اس سے انکار کرتے ہو؟

وَهَذَا ذِكْرٌ مُبِينٌ
أَنْزَلْنَاهُ
أَفَأَنْتُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ۝۶۶

ہر دور کی رہنمائی کے لیے

کوئی اس کے عوض تم سے کسی اجر کا طلبگار نہیں
یہ ذکر (قرآن) تو تمام جہانوں کی رہنمائی کے لیے ہے۔

قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝۶۷

تاکہ اسے سمجھ سکوا اور عقل و فکر سے کام لو

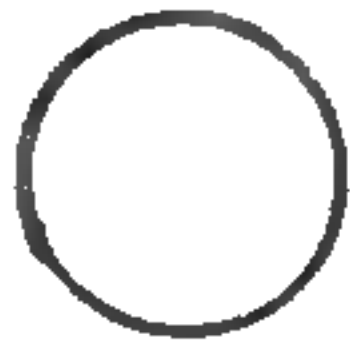
قسم ہے اس واضح اور صاف کتاب کی کہ
ہم نے قرآن کی زبان عربی اس لیے رکھی کہ
تم اسے سمجھ سکو اور عقل و فکر سے کام لو
اس کا سرچشمہ و بنیاد ہمارا وہ علم ہے
جو بڑا ہی بلند مرتبہ اور پُر حکمت ہے۔

وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ
إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْءَانًا عَرَبِيًّا
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ
وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ
لَدَيْنَا لَعَلَىٰ حَكِيمٍ ۝۳۲

اگر تم نے اس کا نفاذ چھوڑ بھی دیا تو اللہ اس کا نفاذ جاری رکھے گا

کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم اس ذکر یا نظام کے نفاذ سے رک جائیں گے
اس بات سے بیزار ہو کر کہ تمہاری قوم نے
حد سے تجاوز کرتے ہوئے اس کا نفاذ چھوڑ دیا ہے؟

أَفَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ
صَفْحًا أَن كُنْتُمْ قَوْمًا
مُزِفِينَ ۝۳۳



تسبیح

۴۳

مادہ س بج

تسبیح کے معنی ہیں تیزنا السَّوَاجِجُ وہ گھوڑے جو دوڑتے وقت تیرنے والے کی طرح اپنے ہاتھ پاؤں آگے بڑھاتے ہیں۔

تلاش معاش کے لیے تگ و دو کرنے اور دوڑنے یا چلنے میں دور تک نکل جانے کو بھی تسبیح کہتے ہیں اس لفظ کے بنیادی معنی کسی کام کی تکمیل کے لیے پوری پوری تگ و دو کرنا امکان بھر جدوجہد کرنا ہر وقت سرگرم عمل رہنا ہیں۔ لہذا قرآن کریم کی روش سے تسبیح کا مفہوم اللہ کے قوانین کی اطاعت میں سرگرم عمل رہنا اور قیام نظام خداوندی کے لیے پوری پوری جدوجہد کرنا ہیں محض تسبیح کے دالوں پر خدا کا نام گنا قرآنی تعلیم کا مفہوم ہرگز نہیں۔



کائنات کی ہر شے اللہ کے پروگراموں کی تکمیل یا تسبیح میں سرگرم عمل ہے

اللہ کے متعین فرمودہ۔ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے۔
ہر وہ چیز جو اس کائنات کی پستیوں و بلندیوں میں موجود ہے۔

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝۷

لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے

اللہ کے متعین فرمودہ پروگرام۔ کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں۔
یہ تمام اجرام فلکی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے۔ سب کچھ
یہاں کوئی شے ایسی نہیں جو اس کے پروگرام کی تکمیل کیلئے سرگرداں نہ ہو
اور اسے وجہ تحسین و آفرین نہ بناتی ہو۔

تَسْبِيحُ لَهُ

السَّمَوَاتِ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ

وَأَنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ

بِحَمْدِهِ

لیکن تم ان کی۔ اس تسبیح کو سمجھ نہیں سکتے۔

بلاشبہ اللہ کے نظام میں بڑی عظیمی اور تحفظ ہے۔

۱۷

اجرام فلکی کی تسبیح

اور سوج اپنے مقررہ مستقر پر پلا جا رہا ہے
یہ سب کچھ ان بیمانوں کے مطابق ہو رہا ہے
جو اس زبردست اور صاحب علم ہستی نے مقرر کر دیے ہیں
اور چاند کی منزلیں مقرر کر دی گئی ہیں
وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں سے سوکھی ٹھنی کی لہریں نظر آتا ہے
نہ سوج اپنی جگہ سے آگے بڑھ کر
ایسا کر سکتا ہے کہ چاند کو جا پکڑے
اور نہ رات دن پر ہفت لے جا سکتی ہے
یہ تمام اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں تیرتے پلتے جا رہے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا
ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ
الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ
وَالْقَمَرَ قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ
حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ
لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا
أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَاللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ
وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝۳۴

پرنڈوں، بادلوں اور دیگر تمام اشیائے کائنات کی صلوٰۃ و تسبیح

تم نے غور کیا کہ کس طرح اللہ کی طرف سے مقرر کردہ فرائض کی
انجام دہی میں مصروف ہے ہر وہ چیز جو اس کائنات میں موجود ہے
ان پرنڈوں کو دیکھو کس طرح فضا میں پر پھیلائے مصروف کار ہیں
کائنات کی ہر شے اپنے فرائض زندگی (صلوٰۃ) کو
اور اپنے دائرہ عمل (تسبیح) کو پہچانتی ہے
اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے
اس پوری کائنات پر اللہ ہی کی حکومت ہے
اور ہر شے کا قدم اللہ کے قانون کی طرف اٹھ رہا ہے
تم نے غور کیا کہ اللہ کا قانون کس طرح بادلوں کو ہٹاتا ہے
اور پھر کس طرح ان کا ایک ٹکڑا دوسرے میں مدغم ہو جاتا ہے
اور جب یہ اس لہریں سے تہ بہ تہ ہو جاتے ہیں تو
ان میں سے بارش برتنے لگتی ہے۔

الَّذِي تَرَىٰ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ
مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَالظَّالِمُ ضَلُّوا
كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ
وَتَسْبِيحَهُ
وَاللَّهُ عَلَيْهِمْ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝
وَلِلَّهِ فُلُكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَاللَّهُ الْمُهَيَّمُ ۝
الَّذِي تَرَىٰ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا
ثُمَّ يُؤَيِّفُ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ يُجْعَلُ ذُرَاكَامًا
فَذَرَىٰ الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ ۝۳۵

تربیت جماعت کی تسبیح

اے وہ کہ جس نے اس عظیم انقلاب کے لیے اپنے رفیق کار تیار کرنے میں اپنے رفتار کار کی تعلیم و تربیت کھیلے رات کا کچھ حصہ بھی صرف کیا کرو نصف رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ رات کی ان مجالس میں قرآنی احکام و قوانین کی اچھی طرح وضاحت کی جائے پھر اسی ترتیب اور نظم و ضبط کے ساتھ اسے عمل میں لاتے جاؤ اس لیے کہ تم پر ایک عظیم ذمہ داری ڈالی جا رہی ہے۔ شب بیداری میں ایک فائدہ تو یہ ہے کہ سہل انگاری کے جذبہ پر قابو پا لو گے اور دوسرے یہ کہ رات کے سکون میں معاملات پر اچھی طرح غور و فکر کر سکو گے دن کے اوقات میں تو تمہارے لیے بہت لمبی مصروفیات (تسبیح) ہوتی ہیں۔

يَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ
قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝
نِصْفَهُ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا أَوْ زِدْ عَلَيْهِ
وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ
تَرْتِيلًا ۝
إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝
إِن نَّكَشْتُمُ اللَّيْلَ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً ۝
وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝
إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝

قیام نظام خداوندی کے لیے جدوجہد یا تسبیح

اور اپنی جدوجہد (تسبیح) غم و استقلال سے جاری رکھو اور اللہ کے نظام ربوبیت کو وجہ تحسین و آفرین بنا دو۔ اس پروگرام کی تکمیل کے لیے صبح سے شام تک اور کچھ حصہ رات کا بھی۔ جدوجہد جاری رکھو گویا دن رات اسی کام میں مصروف رہو تاکہ تمہاری کوششیں بار آور ہو کر تمہارے لیے خوشیوں کا باعث بنیں اور ان خوشحالیوں کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھو جو متاع دنیا کے طور پر مختلف لوگوں کو حاصل ہیں یہ عارضی خوشحالیاں تو ان لوگوں کے لیے محض آزمائش ہیں دیرپا اور باقی رہنے والی خوشحالیاں تو صرف نظام خداوندی سے حاصل ہوتی ہیں

وَسَبِّحْ
بِحَمْدِ رَبِّكَ
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا ۝
وَمِنْ أَنَاثَى اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَأَطْرَافَ النَّهَارِ
لَعَلَّكَ تَرْضَى
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَى مَا مَتَّعْنَاهُ
أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۝
وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَى ۝

اس جدوجہد یا تسبیح سے قوموں کی بگڑی ہوئی حالت کو سنوارا جاتا ہے

اللہ کے متعین فرمودہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے (تسبیح)

سُبِّحُ لِلَّهِ

ہر وہ چیز جو کائنات کی پستیوں و بلندیوں میں موجود ہے
 اس کی حکومت ہر طرح کے نفس سے پاک ہے
 وہ غالب ہے اور اس کا غلبہ ہر سرِ مبنی پر حکمت ہے
 وہی ہے جس نے رہنمائی سے محروم اس قوم میں اپنا رسول پیدا کیا
 جو ان کے سامنے اللہ کے قوانین پیش کرتا ہے
 اور ایسا پروگرام دیتا ہے جس سے انکی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے
 وہ انہیں قوانینِ خداوندی کی تعلیم بھی دیتا ہے
 اور ساتھ ہی ان قوانین کی غرض و نیت و حکمت بھی بتاتا ہے
 اس حکمتِ عملی سے اس قوم کی اصلاح ہوتی تھی جو اس سے
 قبل سخت گمراہیوں و جہالتوں میں پھنسی ہوئی تھی
 اور یہ پیغام و پروگرام بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے بھی ہے
 اور یہ سب کچھ اللہ کے غلبہ و حکمت کی بنا پر کیا گیا ہے۔

مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
 الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
 هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ
 يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ
 وَيُزَكِّيهِمْ
 وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
 وَالْحِكْمَةَ
 إِنَّ كَانُوا مِنْ قَبْلُ
 لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ
 وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ
 وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ۹۲

تسبیح یہ ہے کہ اللہ کا پیدا کردہ سامانِ رست اس کے بندوں کی بطورِ حق ملتا ہے

یہاں نے اپنے کھیتی باڑی کے نظام پر کبھی غور کیا؟
 اور دیکھا کہ اس کی انجام دہی میں تمہارا حصہ کس قدر ہے
 اور ہم اس کی انجام دہی میں کیا کچھ کرتے ہیں
 اس سلسلہ میں جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ اگر نہ کریں تو یہ کیتیاں ٹخس ٹخس ہو
 جائیں اور تم صرف ہاتھ ملتے اور باتیں کرتے رہ جاؤ
 کہ ہم پر تو اُلٹی چٹی ہی پڑ گئی
 اور ہمارے تو نصیب ہی پھوٹ گئے
 اور یہ پانی جسے تم پییتے (اور کیتیاں بیچتے) ہو
 کیا اسے بادلوں سے تم اُتارتے ہو
 یا ہم اُتارتے ہیں۔
 اگر ہم نہ پہانتے تو یہ کھارا ہی رہ جاتا

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّحْمَ تَحَرُّوْنَ
 ؕ أَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَ
 أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ
 لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ حُطَامًا
 فَظَلَمْتُمْ تَفَكَّهُونَ
 إِنَّا الْمَغْرُمُونَ
 بَلْ نَحْنُ قَحْرٌ وَمُؤَن
 أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ
 ؕ أَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ مِنَ السَّمَاءِ
 أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ۝
 لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أَجَاجًا

پھر تم ہمارا حق کیوں تسلیم نہیں کرتے ہو
کیا تم نے کبھی غور کیا کہ جو آگ تم سلگاتے ہو
اس کے ایندھن کے لیے درخت تم اگاتے ہو
یا ہم اگاتے ہیں۔

یہ سب کچھ تمہیں اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ
اللہ نے یہ سب کچھ حاجت مندوں کے لیے سامانِ زینت بنایا ہے
لہذا اللہ کا نظام قائم کرنے میں سرگرم عمل ہو جاؤ (تسبیح)
ہم ستاروں کی گذرگاہوں کی قسم کھا کر کہتے ہیں
اگر سمجھ سکو تو یہ بہت بڑی قسم ہے کہ
قرآنِ نوے انسان کے لیے بڑا ہی کریم ہے۔

نقلیاتی جہا کی تسبیح اور اس کے نتیجہ میں قائم ہونے والا معاشرہ

بنائے قوانین پر ایمان لانے والے لوگ وہ ہیں
کہ جب ان کے سامنے یہ قوانین پیش کیے جاتے ہیں (تو ان پر
غور کرتے ہیں) پھر ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتے ہیں
اور ان کے مطابق نظام کی عملی تشکیل میں سرگرم عمل ہو جاتے ہیں
اور اس طرح سے اپنے رب کے نظام کو قابلِ ستائش و تحسین بنا دیتے ہیں
وہ کسی حال میں بھی اس نظام سے رہنمائی نہیں کرتے
ان کی مسلسل جدوجہد اور سعی پیہم کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ
ان کے پہلو بہتر سے نا آشنا ہو جاتے ہیں
وہ نظامِ خداوندی قائم کرتے ہیں تاکہ معاشرہ کو تباہی کا خوف نہ رہے
اور یہ طمع رکھتے ہیں کہ انسانی زندگی خوشیوں سے بھر جائے
اس کے لیے وہ ہمارا دیا ہوا رزق اللہ کی راہ میں دے دیتے ہیں
لہذا کہے معلوم کہ اس کے نتیجہ میں انہیں وہ کچھ ملنے والا ہے
جس سے دلوں کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل ہو جاتے گی۔
اور یہ جزا ہو گی اس جدوجہد کی جو قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے انہوں نے کی۔

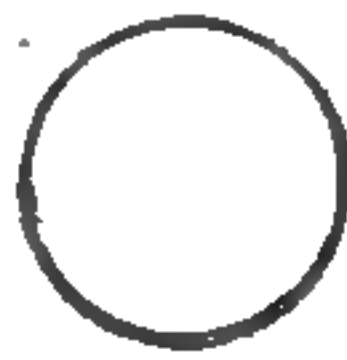
فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ
أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ
أَنَّكُمْ أَنْشَأْتُمْ شَجَرَهَا
أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ
نَحْنُ جَعَلْنَاهُ تَذْكِرَةً
وَمَا عَلَى الْمُقِيمِينَ
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ
فَلَا أُقْسِمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ
وَأَنَّهُ لَقَدْ عَلِمْتُمْ لَو تُعَلِّمُونَ عَظِيمًا
وَأَنَّهُ لَقَرَّانٌ كَرِيمٌ

إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ
إِذَا ذُكِرُوا بِهَا
خَرُّوا سُجَّدًا
وَسَبِّحُوا
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ
تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ
عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُونَ رَبَّهُمْ
خَوْفًا وَطَمَعًا
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ
فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ
مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ
جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

نظام خداوندی کا زیادہ سے زیادہ چرچا (ذکر) کیا کرو اور اس کے قیام کیلئے جدوجہد تسبیح کرتے رہو

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
اس نظام کا زیادہ سے زیادہ پھرچا کرتے رہو (ذکر)
اور اس کی عملی تنفیذ کیلئے دن رات سرگرم رہو (تسبیح)
اگر تم ایسا کرتے رہے تو قوانین خداوندی کی برکات
تمہارے ساتھ ہوں گی اور کائناتی قوتوں کی تائید بھی۔
یہ نظام تمہیں ہر طرح کی تاریکیوں سے نکال کر
علم و آگاہی کی روشنیوں میں لے آئے گا
اور تمہاری تمام صلاحیتوں کی نشوونما کرتا چلا جائے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا
وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا
هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ
وَمَلَائِكَتُهُ
لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ
إِلَى النُّورِ
وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا



دینِ خداوندی یا اللہ کا دیا ہوا نظامِ حیات

دینِ مادہ دین

لفظ دین بہت سے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

غلبہ، اقتدار، حکومت، مملکت، آئین، قانون، نظم و نسق، فیصلہ، ٹھوس نتیجہ، جزا و سزا، بدلہ، اطاعت و فرمانبرداری وغیرہ قرآن حکیم میں یہ لفظ ان تمام معانی میں استعمال ہوا ہے۔

دنیا میں نظامِ معاشرہ، ضابطہ زندگی، آئینِ مملکت، قانونِ حکومت، عدل وغیرہ کی مختلف اصطلاحات رائج ہیں لیکن قرآن کریم نے ان سب کی جگہ ایک جامع اصطلاح دی ہے اور وہ ہے الدین

یہی ہمارے معاشرہ کا نظام، ہماری زندگی کا ضابطہ، ہماری حکومت کا قانون اور ہماری مملکت کا آئین ہو گا اس آئین کی رو سے انسانوں کی آزادی اور پابندی کی حدود مقرر کرنے کا پورا اقتدار اللہ کو حاصل ہوتا ہے کسی اور کو نہیں ہوتا اسی لیے الدین میں اقتدارِ علی اللہ کا ہوتا ہے اور اس کا یہ اقتدارِ علی اس کی کتاب (قرآن) کے ذریعے بروئے کار آتا ہے۔ لہذا اس دین یا نظام کی بنیاد قرآن میں دیئے گئے اصولوں اور قوانین پر رکھی جائے گی۔ یہ اصول و قوانین تو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غیر متبدل ہوں گے لیکن ان کی جزئیات تشریحات اور طریقہ کار زمانے کے ساتھ بدلتے رہیں گے جنہیں ہر دور میں انسانی معاشرہ اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق خود طے کرے گا۔

تمام انبیائے کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ہی دین یا نظامِ حیات لے کر آتے رہے لیکن ان کے جانے کے بعد معاشرہ کے مفاد پرست عناصر اللہ کے دیئے ہوئے اس نظامِ حیات کو کچھ رسوم پر مشتمل خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر لیتے اور اسے اپنے مقاصد اور مفاد کے لیے استعمال کرنے لگ جاتے چنانچہ دنیا میں اس وقت جس قدر مذاہب موجود ہیں وہ تمام کے تمام انسانوں کے خود ساختہ ہیں اللہ کے دین سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

جس دور میں انسان اپنے آپ کو اللہ کے دیئے ہوئے نظامِ حیات یا دین کے تابع لے آئیں گے تو وہ تمام دوسرے انسانوں کی محکومی سے آزاد ہو کر صرف قوانینِ خداوندی کے تابع ہوں گے اس لیے کہ ”مالکِ یوم الدین“ اللہ کے ہوا کوئی اور نہیں۔

دین ملکی قانون کے معنوں میں

یوسفؑ ایسا نہیں کر سکتے تھے کہ
اپنے بھائی کو رُک لیں
مصر کے شاہی قانون کی رُو سے۔

..... مَا كَانَ
لِيَأْخُذَ أَخَاهُ
فِي دِينِ الْمَلِكِ ۝۱۲

دین ضابطہ کے معنوں میں

اللہ کے قانون کی رُو سے مہینوں کی گنتی
سال میں بارہ مہینے ہے۔
یہ چیز اس قانونِ فطرت کے مطابق ہے
جو تخلیقِ ارض و سما کے وقت مقرر کیا گیا تھا
ان میں چار مہینے ایسے رکھے جائیں جن میں جنگ کی مانعت ہو
یہی ٹھیک ضابطہ ہے۔

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ
أَشْهُرٌ مَّعْرُومَةٌ
فِي كِتَابِ اللَّهِ
يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ
ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ۝۹

دین نظامِ حیات کے معنوں میں

اللہ کے قوانین کی پیروی میں سرگرم عمل ہے وہ سب کچھ
جو کائنات کی بندیلوں اور پستیوں میں موجود ہے
لہذا انسانی دنیا میں بھی اللہ ہی کے دیے ہوئے نظامِ حیات
کی پیروی ہونی چاہیے التزاماً اور دواماً۔
پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کے قوانین کی پیروی کرو گے؟

وَلَهُ مَا
فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَلَهُ الدِّينُ
وَاصِبًا
أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَتَّقُونَ ۝۱۰

دین فطرت

اللہ کا ابتدائی اور بنیادی قانون وہی ہے
جس پر انسان کو پیدا کیا گیا
اللہ کا یہ تخلیقی قانون غیر متبدل ہے

فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي
فَطَرَ النَّاسَ
لَا تَبْدِيلَ لِمَ خَلَقَ اللَّهُ

ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

یہی ہے اللہ کا متوازن و متناسب دین
لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔

دینِ لقیمہ

اپنے خود ساختہ مذاہب کی زنجیروں سے آزادی حاصل نہیں کر سکتے تھے
وہ لوگ جو اپنے آپ کو اہل کتاب کہتے ہیں
اور وہ بھی جو کسی آسمانی کتاب کے مدعی نہیں
جب تک ان کی طرف واضح طور پر وحیِ خداوندی نہ آ جاتی
انہیں یہ وحی اس رسول کی وساطت سے ملی ہے
جو ہر نقص سے پاک آیاتِ قرآنی کو ان کے سامنے پیش کرتا ہے
یعنی اسِ سرآن کو جس میں اللہ کے غیر متبدل قوانین اور محکم اقدار درج ہیں
لیکن ان اہل کتاب کی حالت یہ ہے کہ ایسے واضح قوانین آ جانے
کے بعد وحدتِ انسانیہ کی راہ سہوار کرنے کی بجائے
انہوں نے اُلٹی تفرقہ کی راہ اختیار کر لی
حالانکہ قرآن میں اس کے ہوا اور کیا تعلیم پیش کی گئی ہے
کہ لوگ اطاعت صرف قوانینِ خداوندی کی اختیار کریں۔
اپنے نظامِ حیات کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے
اور ہر طرف سے ہٹ کر اس ایک نقطہ پر جمع ہو جائیں
اور نظامِ خداوندی قائم کریں اور اس کے ذریعہ سے
نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کریں
بس یہی وہ نظامِ زندگی یا دین ہے
جو انسانیت کے قیام و استحکام کا ضامن ہو سکتا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ
وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِينَ ۝
حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ
رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ
يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝
فِيهَا كُتِبَ قَيِّمَةٌ ۝
وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ
أَوْثُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ
مَلَجَأٍ نَّهْمُ الْبَيِّنَةِ ۝
وَمَا أُمْرُوا إِلَّا
لِيَعْبُدُوا اللَّهَ
مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
حُنَفَاءَ
وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ
وَذَٰلِكَ دِينُ
الْقَيِّمَةِ ۝

تمام انبیاء کرام ایک ہی دین لے کر آتے رہے۔

تمہارے لیے بھی دین کا وہی راستہ مقرر کیا گیا ہے

شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ

جو کہ نوحؑ کے لیے مقرر کیا گیا تھا
اور اب وہی نظام ہے جو تمہاری طرف وحی کیا گیا ہے
اور یہی دین تھا جو ہم نے ابراہیمؑ کو دیا تھا
اور یہی تھا جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا تھا
اس تاکید کے ساتھ کہ وہ اس دین کو قائم کریں
اور اس میں تفرقہ بازی پیدا نہ کریں۔

مَا وَصَّيْهِ نُوْحًا
وَالَّذِيْ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ
وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖ اِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى وَعِيسٰى اَنْ
اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا
تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۚ

تمام رسول و خدا انسانیت کا پیغام لیکر آتے رہے مذہبی گروہ بندیاں بعد کی پیداوار ہیں
ہم نے تمام رسولوں کے لیے ایک ہی طرح کا پڑگرام تجویز کیا تھا
اور ان سے کہا گیا تھا کہ پاکیزہ زندگی کی خوشگوازیوں سے فائدہ اٹھائیں
اور اصلاح معاشرہ کے کام کریں
ہمارا قانون مکافات تمہارے اعمال سے بانجھ ہے
ان رسولوں کی تعلیم یہ تھی کہ
تمام انسان ایک امت واحدہ سے تعلق رکھتے ہیں
اور ان سب کی پرورش کرنے اور نشوونما دینے والا ایک اللہ ہے
لہذا اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
لیکن رسولوں کے بعد ان کے متبعین نے ان کی تعلیمات کو
فراموش کر کے اپنی اپنی خود ساختہ شریعتیں وضع کر لیں
اور الگ الگ گروہ بن گئے اور ہر گروہ
اپنے خود ساختہ مذہب میں مگن ہو گیا۔

يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ
كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ
وَعْمَلُوا الصّٰلِحٰتِ
اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝
وَ اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ
اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَ اَنَا رَبُّكُمْ
فَاتَّقُوْا ۝
فَتَقَطُّوْا اَمْرَهُمْ
بَيْنَهُمْ زُبُرًا
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا
لَدَيْهِمْ فِرَاقٌ ۝

دین کا مقصد

یہ نبیؐ اس لیے آیا ہے کہ انسانیت پر سے جو رواج استبداد
کے آئینی و شرعی بوجھ اُتار دے
اور تقلید و اوبام کی جن زنجیروں میں
انسانی ذہن جکڑے ہوئے ہیں انہیں توڑ ڈالے۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ
اَصْرَهُمْ
وَالْاَغْلَالَ الَّتِيْ
كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ

دین اپنی تعلیمات پر غور و فکر کی دعوت دیتا ہے

ہم نے یہ قرآن تمہاری طرف اس لیے نازل کیا ہے کہ
اس کی تعلیم نوعِ انسان پر واضح کر دو
تاکہ وہ اس پر غور و فکر کریں۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ
لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ
وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ﴿۱۰﴾

دین کی دعوت علیٰ وجہِ البصیرۃ ہوتی ہے

کہو میرا راستہ تو یہ ہے کہ
میں نظامِ خداوندی کی طرف
علیٰ وجہِ البصیرت دعوت دیتا ہوں
میں خود بھی ایسا کرتا ہوں
اور میرے جو متبعین ہوں گے وہ بھی ایسا ہی کریں گے۔

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي
أَدْعُو إِلَى اللَّهِ
عَلَىٰ بَصِيرَةٍ
أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ﴿۱۱﴾

دین میں اللہ کے قوانین کو بھی علیٰ وجہِ البصیرۃ قبول کیا جاتا ہے

یہ دعوت ان باہوش لوگوں کے لیے ہے
کہ ان کے سامنے جب اللہ کے قوانین پیش کیے جاتے ہیں
تو وہ انہیں بھی علیٰ وجہِ البصیرت قبول کرتے ہیں
ان پر برے اور اندھے ہو کر گر نہیں پڑتے۔

وَالَّذِينَ
إِذَا ذُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
لَمْ يَخَفُوا ۚ وَآخِرُهَا
صَمًا وَعُمْيًا ۚ ﴿۱۲﴾

کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ تمام طرف سے منہ موڑ کر دینِ خداوندی کی طرف رجوع کرو

کہو مجھے تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ
اپنے آپ کو جماعتِ مومنین میں شامل رکھوں
اور تمام طرف سے منہ موڑ کر دینِ خداوندی کی طرف رجوع کروں
اور ان لوگوں میں شامل نہ رہوں
جو اللہ کے قوانین میں دوسرے قوانین کو شامل کر دیتے ہیں۔

وَأْمُرْتُ
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَأَنْ أَقِمَّ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا
وَلَا تَكُونَنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۳﴾

کہو میں تو اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتا ہوں اپنے دین کو اس کے لیے خالص کر کے
 کہو میں تو صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کرتا ہوں
 اپنے دین یا نظام حیات کو اس کے لیے خالص کر کے
 لیکن تم اگر اللہ کے قوانین کے سوا کسی اور کی
 اطاعت کرنا چاہتے ہو تو یہ تمہاری اپنی ذمہ داری ہے
 اس کا نقصان تم خود اٹھاؤ گے یاد رکھو اصل نقصان
 میں وہ لوگ رہیں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے مانتوں
 کو مستقبل میں اور قیامت کے روز خالص نہیں رکھا
 یاد رکھو یہ ایسا نقصان ہے جس کے فی الواقعہ
 نقصان ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔

قُلْ اللَّهُ أَعْبُدُ
 مُخْلِصًا لَهُ دِينِي
 فَأَعْبُدُوا مَا شِئْتُمْ
 مِنْ دُونِهِ
 قُلْ إِنَّ الْخَيْرَ مِنَ الَّذِينَ
 خَيْرُوا أَنْفُسَهُمْ
 وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ
 الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ۝ ۳۹
 ۱۵-۱۴

دین میں حق حکومت صرف اللہ کو حاصل ہے

دیکھو حکومت کا حق صرف اللہ کو حاصل ہے
 اس کا فرمان ہے کہ
 اللہ کے سوا کسی اور کی محکومیت اختیار نہ کی جائے
 یہی ہے اللہ کا مناسب و متوازن دین
 لیکن اکثر لوگ اس بات کا
 علم نہیں رکھتے۔

إِنَّ الْحُكْمَ إِلَّا لِلَّهِ
 أَمَّا آلَا
 تَعْبُدُوا إِلَّا آيَاتُهُ
 ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ
 وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
 لَا يَعْلَمُونَ ۝ ۳۹

اللہ کی حکومت ہے اور اللہ کے قوانین کی حکومت ہے

کہو! کیا میں اس اللہ کی بجائے کسی اور کو حاکم بنا لوں
 جس نے تمہاری طرف قوانین کی یہ
 مفصل کتاب نازل کی ہے۔

أَفَغَيْرَ اللَّهِ ابْتَغَىٰ حَكَمًا
 وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ إِلَيْنَا
 الْكِتَابَ مُفَصَّلًا
 ۴/۱۱۳

اور اللہ کے قوانین اس کی نازل کردہ کتاب میں ہیں

كُونُوا رَٰسِدِينَ بِمَا كُنْتُمْ
تُعَلِّمُونَ الْكُتُبَ
وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝

تم سب اللہ کے نظامِ ربوبیت کے علمبردار بن جاؤ
جیسا کہ اس کتاب کی تعلیم کا تقاضا ہے
جسے تم پڑھتے ہو اور جس پر غور و تدبر کرتے ہو۔

نظامِ حکومت کتابِ اللہ کے مطابق

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ
لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ
بِمَا أَرَادَ اللَّهُ ۝

تمہاری طرف یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی گئی ہے
تاکہ تم نوعِ انسان کے درمیان ایسا نظامِ حکومت قائم کرو
جیسا کہ اللہ نے تمہیں اس کتاب کے ذریعے سوجھایا ہے۔

اور اپنا نظامِ حکومت کتابِ اللہ سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر نہ ہونے دو

وَأِنْ أَحْكَمْتُمْ بَيْنَهُمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ
وَاحْذَرُهُمْ أَنَّ
يُفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا
أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ ۝

اور لوگوں کے درمیان نظامِ حکومت
اللہ کی نازل کردہ کتاب کے مطابق قائم کرو
اور اس سلسلہ میں لوگوں کے ذاتی مفادات اور خواہشات کی قطعاً رعایت نہ کرو
اور ہوشیار رہو کہ ان کے ذاتی مفادات اور میلانات
ایسی صوت پیدا نہ کر دیں کہ تمہارا نظام
اللہ کے نازل کردہ ضابطہ حیات سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہو جائے۔

اب دین مکمل طور پر قرآن میں دے دیا گیا ہے۔

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ۝

اب دین مکمل طور پر قرآن میں دے دیا گیا ہے
اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے
اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے۔

اپنے دین یا نظام حیات کو خالصتاً اللہ کے قوانین کے تابع کر دو

یہ ضابطہ قوانین اس اللہ کی طرف سے نازل ہوا ہے جو ہر شے پر غالب ہے اور تمام سلسلہ کائنات کو نہایت حکمت سے چلا رہا ہے دیکھو ہم نے اس ضابطہ قوانین کو تمہاری طرف صحیح تعمیری نتائج پیدا کرنے کے لیے نازل کیا ہے لہذا تم اللہ کے ان قوانین کی اطاعت کرو اپنے نظام حیات کو اسی کے لیے نمائش کرتے ہوئے۔

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللَّهِ
الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ
إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ
بِالْحَقِّ
فَاعْبُدِ اللَّهَ
فُخِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ

نظام زندگی انسانیت کے لیے مضبوط سہارا ہے

دیکھو جو کوئی غلط نظامائے زندگی سے منہ موڑ کر اللہ کے دیے ہوئے نظام زندگی کو اپناتا ہے تو وہ ایک ایسے مضبوط سہارے کو تمام لیتا ہے جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں اس لیے کہ یہ نظام اس اللہ کا دیا ہوا ہے جو سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ
فَقَدْ اسْتَسْكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى
لَا انْفِصَامَ لَهَا
وَاللَّهُ
سَمِيعٌ عَلِيمٌ

قیام دین کے نتیجے میں استخلاف فی الارض کا وعدہ

دیکھو اللہ کا وعدہ ہے ان لوگوں سے جو نظام خداوندی کو قبول کر کے اس کے مطابق اصلاح معاشرہ کے کام کریں گے کہ انہیں استخلاف فی الارض عطا کیا جائے گا جس طرح قبل ازیں ایسے لوگوں کو عطا کیا جاتا رہا ہے اور ان کے اس نظام زندگی یا دین کو مستحکم کر دیا جائے گا جسے ہم نے ان کے لیے پسند کیا ہے۔

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ
آمَنُوا مِنْكُمْ
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
وَلَيُمْكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ
الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ

وَلْيَبْلُغْ لَكُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
أَمْنًا ۝ ۲۲

اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کے خوف کی حالت
امن و اطمینان میں بدل جائے گی۔

دیکھو اللہ کی زمین وسیع ہے دنیا کے خطہ میں بھی حالات سازگار ہوں ہاں اللہ کا نظام تمام کرد

میرے ان بندوں سے کہو

جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

کہ وہ صرف اپنے پروردگار کے قوانین کی پیروی کریں

دیکھو جو لوگ اپنی ذات اور معاشرے میں حسن و توازن پیدا کر لیتے ہیں

ان کی دنیاوی زندگی حسین و خوشگوار بن جاتی ہے

لہذا اگر ایک مقام پر حالات سازگار نہ ہوں تو اللہ کی زمین وسیع ہے

دنیا کے جس خطہ میں بھی حالات سازگار پاؤ وہاں قیامِ نظامِ خداوندی

کے لیے جد جہد کرو تمہاری اس استقامت کا اجر تمہیں بے حد و حساب ملے گا

کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ کے قوانین کی اطاعت کروں

اپنے نظامِ حیات کو اللہ کے لیے خالص کر کے۔

اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

سب سے پہلے میں خود اس نظام کے آگے تسلیمِ خم کر دوں

کہو میں خود بھی قانونِ مکافاتِ عمل سے ڈرتا ہوں کہ

اگر میں نے اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کی تو

ظہورِ نتائج کے وقت اس کے عذاب سے بچ نہ سکوں گا۔

قُلْ يٰعِبَادِ اللّٰزِينَ

اٰمَنُوْا

اَتَقْوَارِبْكُمْ

لِّلَّذِيْنَ اٰحْسَنُوْا

فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً

وَاَرْضُ اللّٰهِ وَّاسِعَةٌ

اِنَّهٗ يُوَفِّي الصّٰبِرِيْنَ

اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ

قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ

فَخُلِّصَاللهُ الدِّیْنَ

وَاُمِرْتُ لِاَنْ

اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

قُلْ اِنِّیْ اَخَافُ

اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ ۳۹

دینِ خداوندی کی دشوار گزار گھاٹی

ہم نے انسان کو غلط اور صحیح دونوں راستے بتا دیے ہیں

ایک راستہ ذاتی مفاد پرستیوں کا ہے اور دوسرا پوری نوعِ انسانی کے مفاد کا

انسان اس دوسرے راستے کی مشکل گھاٹی پر چڑھنے کی ہمت نہ کر سکا

تم کیا جانو کہ دینِ خداوندی کی یہ گھاٹی کس قدر دشوار گزار ہے

وَهَدِیْنٰهُ

النَّجْدِیْنَ ۝

فَلَا اَقْبَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝

وَمَا اَدْرِیْكَ مَا الْعَقَبَةُ

فَلْ رَقَبَةٍ ۝

أَوْ اطْعَمْتُ يَوْمَ

ذِي مَسْغَبَةٍ ۝

يَتِيمًا

ذَامِقَةً ۝

أَوْ مَسْكِينًا

ذَامِتْرَةً ۝

ثُمَّ كَانَ

مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا

وَتَوَاصَوْا بِالضَّبَرِ

وَتَوَاصَوْا بِالرَّحْمَةِ ۝

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝

اس میں دنیا جہان کی غلامی کی زنجیریں کاٹنی ہوتی ہیں
اور جس دور میں مستبد قوتیں رزق کے سرچشموں پر قابض ہو کر
عوام الناس کو بھوکا مارنے لگیں تو ان کی روزی کا انتظام کرنا ہوتا ہے
مکمل اور بے آسرا لوگ جب انسانوں کے قریب رہتے ہوئے بھی اپنے آپ کو
تہا اور بے آسرا محسوس کریں تو ان کا آسرا بننا ہوتا ہے
اور معذور و بیروزگار لوگ جو روزی کی خاطر مٹی میں گرل رہے
ہوں ان کے رزق کا انتظام کرنا ہوتا ہے
گو یہ راستہ بڑا دشوار اور یہ منزل بڑی کھٹن ہے
لیکن یہ ان لوگوں کا راستہ ہے جو اللہ کے نظام پر یقین رکھتے ہیں
اور ایک دوسرے کو تاکید کرتے ہیں کہ اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں
ثابت قدم رہیں اور نوع انسان پر رحم و کرم کا رویہ جاری
رکھیں۔ یہی لوگ ہیں جو مہاجران یمن و سعادت ہوں گے۔

یہ نظام زندگی انسانیت کو جہالت کے اندھروں سے نکال کر علم کی روشنی میں لے آئے گا

اللہ ان کا رفیق اور دوست بن جاتا ہے

جو نظام خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں

یہ نظام انہیں ظلم اور جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر

علم و آگہی کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔

اللَّهُ وَلِيُّ

الَّذِينَ آمَنُوا

يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ

إِلَى النُّورِ

۲۶۷

اور اللہ کی دی ہوئی یہ روشنی دنیا بھر میں پھیل کر رہے گی

یہ غافلین نظام خداوندی چاہتے ہیں کہ

اللہ کی دی ہوئی اس روشنی کو پھونکیں مار مار لے بکھا دیں

اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ

اس کی دی ہوئی یہ روشنی دنیا بھر میں پھیل کے رہے گی

خواہ یہ بات غافلین نظام خداوندی کو کتنی ہی ناوار کیوں نہ گزرے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفَئُوا

نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَهِهِمْ

وَاللَّهُ

مُتِمُّونُورِهِ

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ
وَلَوْ كَرِهَ

الْمُشْرِكُونَ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
هَلْ آدُلُكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ
تُنَجِّيْكُمْ

مِّنْ عَذَابِ أَلِيمٍ ۝
تُؤْمِنُونَ

بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ
ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

يَغْفِرْ لَكُمْ

ذُنُوبَكُمْ

وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

وَمَسْكَنَ طَيِّبَةً

فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ

ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝

۱۲-۸

اللہ نے اس مقصد کے لیے اپنے رسول کو بھیجا
رہنمائی دے کر دین الحق کے ساتھ۔

تاکہ اللہ کا دیا ہوا یہ نظام دیگر تمام نظاماتِ زندگی پر غالب آجائے
خواہ یہ بات ان لوگوں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے
جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنا چاہتے ہیں
سو اے وہ لوگو جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے
آؤ ہم تمہیں ایسی تجارت کا پتہ نشان بتائیں
جو تمہیں نجات دلا دے

زندگی کی تمام مشکلوں، مصیبتوں اور غدالوں سے۔
وہ تجارت یہ ہے کہ پورا پورا یقین رکھو

نظامِ خداوندی کی صداقت و محکمیت پر

اور اس نظام کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کرو
اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
یہی تجارت ہے جو تمہارے لیے حقیقتاً فائدہ مند ہوگی
اگر تم علم و بصیرت سے کام لے کر غور کرو
یہ نظام تمہیں ہر طرح کا تحفظ دے گا۔

ان تمام خوابوں سے جو تمہارے پیچھے لگی رہتی ہیں
اور تمہیں ایسی جنتی زندگی میں داخل کر دے گا

جس کی تہ میں قوانینِ خداوندی کے چشتے رواں ہوں گے
اس معاشرہ میں تمہاری رہائش گاہیں نہایت ہی خوشگوار ہوں گی
اور اس جنتی معاشرہ کی بہاروں پر کبھی خزاں نہیں آئے گی
یہ زندگی کی ایک بہت ہی عظیم کامیابی ہوگی۔

دین داری کا معیار

دیکھو مومن انہیں کہتے ہیں

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ

أَمَّنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ

ثُمَّ لَمْ يَزِدُوا

وَجَهْدُوا بِأَمْوَالِهِمْ

وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ○

قُلْ أَتَعْلَمُونَ اللَّهَ

بِدِينِكُمْ

وَاللَّهُ يَعْلَمُ

مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

۲۹
۱۵-۱۶

جو نظام خداوندی پر دل کے پورے یقین سے ایمان لائیں
اور ان کے دل میں ذرا سا بھی اضطراب اور شک باقی نہ رہے
پھر وہ اس نظام کے قیام و استحکام کے لیے مسلسل جُہد کرتے رہیں
اپنے اموال کے ذریعہ سے بھی اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے بھی
یہ نہیں وہ لوگ جو اپنے دعویٰ ایمان میں پتے ہیں
ن سے کہو یا تم اس کے بغیر ہی محض زبانی جمع خرچ سے
اللہ پر اپنا دیندار ہونا ثابت کرنا چاہتے ہو
یاد رکھو تم اللہ کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ اسے سب معلوم ہوتا ہے
جو کچھ کہ کائنات کی بندگیوں اور پستیوں میں ہو رہا ہے
اللہ ہر بات سے باخبر رہتا ہے۔

دین الحق کے دشمن

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ

بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

لِيُظْهِرَهُ

عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

وَلَوْ كَرِهَ

الشَّارِكُونَ ○

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ

الْأَخْبَارِ وَالرَّهْبَانِ

لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ

بِالْبَاطِلِ

وَيَصْنَعُونَ

عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ

۲۳-۲۴

اللہ نے اپنے رسول کو بھیجا
رہنمائی دے کر دین الحق کے سامنے
تاکہ اللہ کا دیا ہوا یہ نظام غالب آ جائے
دیگر تمام نظامائے زندگی پر
خواہ یہ بات ان لوگوں کو کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے
جو اللہ کے قوانین کے ساتھ دوسرے قوانین کو شریک کرنا چاہتے ہیں
سوائے اہل ایمان
خبردار رہنا ملاؤں اور پیروں سے
جن کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
کہا جاتے ہیں لوگوں کا مال
محبوٹ اور فریب سے
اور ان کا وجود رکاوٹ بنا ہوا ہے
نظام خداوندی کی راہ میں۔

اور دین میں فرقے پیدا کرنے والے ان کا تعلق نبی سے ٹوٹ چکا ہے

ان الذین فرقوا دینہم
وكانوا شيعا
نسب منهم في شي
انما امرهم بآي الله
ثم ينبتهم
فما كانوا يفعلون ۝

جن لوگوں نے دین میں فرقے پیدا کر لیے
اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے
اے رسول تمہارا ان کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہیں رہا
ان کا معاملہ اللہ کے قانونِ مکافات کے سپرد ہے
وہ انہیں اس نتیجہ سے دوچار کر دے گا
جو کچھ وہ کرتے رہے۔

اور دین میں فرقے پیدا کرنے والے مشرک ہیں

ولا تكونوا من المشركين
من الذين فرقوا دینہم
وكانوا شيعا
كل حزب بيما
لديهم فرقون ۝

اور دیکھو مشرکین میں سے نہ ہو جانا
یعنی ان میں سے جنہوں نے دین میں فرقے پیدا کر لیے
اور مختلف گروہوں میں بٹ گئے
اور پھر جس گروہ کے ہاتھ جو کچھ لگا
وہ اسی میں مگن ہو گیا۔

اور اللہ کے دیے ہوئے نظامِ یا دین سے منحرف جانے والوں کا انجام

ومن يتردد منك
عن دينه
فيسئ وهو كافر
فاللّٰك حيطت اعمالهم
في الدنيا والاخرة
واللّٰك اصعب النار
هم فيها خلدون ۝

جو نوں مرتد ہو جائیں گے یعنی پھر جائیں گے
اللہ کے دیے ہوئے نظامِ حیات سے
اور پھر اسی کفر کی حالت میں ان کی موت واقع ہو جائے
تو ان کے تمام اعمال ضائع چلے جائیں گے
اس دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت کی زندگی میں بھی
یہ لوگ اہل جہنم ہیں
جہاں وہ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

دین میں جبر نہیں

دیکھو کوئی جبر یا زبردستی نہیں
نظام حیات یا دین کے بارے میں
پوری طرح نشاندہی کر دی گئی ہے
صحیح راستے کی بھی اور غلط راستے کی بھی۔

لَا اِكْرَاهَ
فِي الدِّينِ
قَدْ تَبَيَّنَ
الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ

جس کا جی چاہے قبول کرے جس کا جی چاہے انکار کر دے

بھو تمہارے پروردگار کی جانب سے یہ نمائندہ حق و صداقت آ گیا ہے
اب جس کا جی چاہے اسے قبول کر لے
اور جس کا جی چاہے اس سے انکار کر دے۔

وَقَدْ اَخْلَصْنَا مِنَ رَبِّكَ
فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِرْ
وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفِرْ ۚ

دین میں جبر کو رد کو

تم ان لوگوں کے خلاف اس وقت تک جنگ کرو
کہ جو فتنہ انہوں نے اُبھار رکھا ہے وہ فرو ہو جائے
اور ایسی فضا پیدا ہو جائے کہ دین کے معاملہ میں کسی پرہیزی کا جہ نہ ہو۔

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى
لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ
وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۚ

تمام لوگوں کے عقائد اور ان کی عبادت گاہوں وغیرہ کو تحفظ حاصل ہونا چاہیے

اگر اللہ ایسا انتظام نہ کرتا کہ
انسانوں کے ایک گروہ کی ذل تمام دوسرے گروہ سے ہو سکے
تو دنیا میں کسی قوم کی عبادت گاہیں تک محفوظ نہ رہتیں
یہ خانقاہیں، گرجے، یوڈیوں کے معبد اور مسجدیں وغیرہ
جہاں کثرت سے اللہ کا نام لیا جاتا ہے سب گرا دیے جاتے۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ
النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لَفَسَدَتِ الصَّوَامِعُ وَرَبِّعَةُ
وَصَلَوَاتُ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ
فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۚ

دیکھو دین کے معاملہ میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو

دیکھو دین کے معاملہ میں مبالغہ سے کام نہ لو
اور اللہ سے کوئی ایسی بات منسوب نہ کرو
جو حق کے مطابق نہیں۔

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ
وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ
إِلَّا الْحَقَّ ۖ

اور نہ ان کے پیچھے لگو، جو خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر گئے

دیکھو دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو
کہ وہ حق کے خلاف ہو جائے
اور ان لوگوں کے جذبات و تصورات کے پیچھے نہ لگو
جو اس سے پہلے خود بھی گمراہ ہوئے۔

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ
غَيْرِ الْحَقِّ
وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ
قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ
وَأَضَلُّوا كَثِيرًا

اور اپنے ساتھ اور بہت سوں کو گمراہ کر دیا
اور سب بیدار راستہ سے بھٹک کر کہیں سے کہیں چلے گئے۔

وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۖ

اور تربیت قوم کے پروگرام بناؤ

جماعتِ مومنین کے لیے مناسب نہیں ہے کہ
وہ سب کے سب ایک ہی کام کے لیے نکل کھڑے ہوں
چاہیے یہ کہ ہر شعبہ زندگی میں سے کچھ لوگ مخصوص مراکز میں
جا کر کورسز کے ذریعے اس نظامِ حیات کے متعلق سوچ بوجھ حاصل کریں
اور پھر اپنی جماعت کے پاس بنا کر انہیں اس کی تربیت دیں
اس طرح پوری قوم اپنے آپ کو غلط باتوں سے محفوظ رکھ سکے گی۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ
لِيَنْفِرُوا كَافَّةً
فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ
طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ
وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا
إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ۝



شریعت

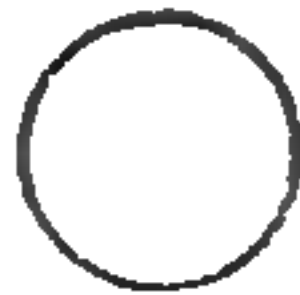


الشَّرِيعَةُ پانی کے اس گھاٹ کو کہتے ہیں جس کا پانی مسلسل بہنے والے چشمہ سے آ رہا ہو۔ جو بند نہ ہو کھلا ہو اور سطح زمین پر جاری ہو یعنی اسے حاصل کرنے کے لیے رسی وغیرہ کی ضرورت نہ پڑے اگر بارش کا جمع شدہ پانی ہو تو وہ شریعت نہیں بلکہ کَرْعُ کہلاتے گا اسی سے الشَّارِعُ عام راستہ کو کہتے ہیں جس پر سب لوگ چل سکتے ہوں الشَّرْعُ اس سیدھے راستہ کو کہتے ہیں جو واضح اور کھلا ہو۔

ہمارے ہاں دین اور شریعت الگ الگ معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ دین سے مراد وہ غیر متبدل اصول اور قوانین ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی قرآن حکیم میں دیئے۔ اور شریعت سے مراد وہ جزئیات ہونگی جو ہر زمانہ کے انسان ان اصول و قوانین کی حدود میں رہتے ہوئے اپنے اپنے زمانہ کے تقاضوں کے مطابق باہمی مشاورت سے خود مرتب کریں گے۔

لہذا الشَّرِيعَةُ کا مفہوم ہوگا قرآنی معاشرہ کی مرتب کردہ وہ جزئیات جن کی بنیاد قرآن حکیم کے اصول و قوانین ہوں قرآنی اصول و قوانین تو غیر متبدل رہیں گے لیکن یہ جزئی احکام و قوانین یا شریعت زمانہ کے تقاضوں کے ساتھ بدلتے رہیں گے۔

لہذا یہ شریعت ایسی ہوگی جس میں جمود و تعطل نہ ہو اس میں تسلسل ہو اور یہ زمانہ کے بہتے اور بدلتے ہوئے تقاضوں کا ساتھ دے سکے اگر یہ جو تے رواں ہونے کے بجائے بند پانی کی طرح ہوگی تو اس میں کچھ عرصہ کے بعد فساد کی بو پیدا ہو جائے گی اور یہ زندگی بخش نہیں رہے گی لہذا یہ پس مسلسل اور متواتر آگے بڑھتا چلا جائے گا کسی ایک جگہ رُک کر جو ٹہر نہیں بن جائے گا۔



قوانینِ خداوندی کی جزئیات ایک ہی دفعہ ہمیشہ کے لیے متعین نہیں کی جاسکتیں

ایمان والو! دین کے سلسلہ میں جو کچھ دینا ضروری تھا وہ قرآن میں دے دیا گیا ہے اور جو کچھ دینا ضروری نہیں تھا اس کے متعلق مت پوچھو۔ قوانینِ خداوندی کی جو جزئیات انسان نے اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق طے کرنی ہیں وہ اگر ابھی دے دی جائیں تو تم مشکل میں پھنس جاؤ گے جس صوت میں کہ نزولِ وحی کا سلسلہ جاری ہے تمہارے اصرار پر اگر ہم نے ان جزئیات کو بھی متعین کر دیا تو مختلف ادوار میں ان کا نباہنا ممکن نہیں ہو گا بہر حال اللہ نے تمہاری اس لغزش سے درگزر کیا لیکن آئندہ محتاط رہو اللہ بڑا ہی بُر باد اور حفاظت دینے والا ہے تم سے قبل بھی ایک قوم نے اس قسم کی جذبات طلب کی تھیں جن کا نباہنا ان کے لیے جب ممکن نہ رہا تو دین سے ہی منحرف ہو گئے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَسْأَلُوا
عَنْ أَشْيَاءَ
إِنْ تُبَدَّلَ لَكُمْ
تَسْأَلُكُمْ
وَإِنْ تَسْأَلُوا عَنْهَا
حِينَ يُنْزِلُ الْقُرْآنُ
تُبَدَّلَ لَكُمْ
عَفَا اللَّهُ عَنْهَا
وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ
ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا
كَفَّارِينَ

بنیادی قانون تو ایک ہی لیکن اس کے عملی نفاذ کی شکلیں مختلف ادوار میں مختلف ہوتی ہیں

دیکھو ہمارا بنیادی قانون تو شروع سے ایک ہی ہے لیکن اس کے عملی نفاذ کی شکلیں مختلف ادوار میں زمانہ کے تقاضوں کے مطابق مختلف قوموں میں مختلف رہی ہیں لہذا یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر جھگڑا کیا جائے تم نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دیتے جاؤ بلاشبہ تم ایک متوازن اور بیدھی روش زندگی پر ہو۔

لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا
مَنْسَكًا هُمْ
نَايِكُوهُ
فَلَا يَنْزِعُ عَنْكَ فِي الْآخِرِ
وَأَدْعُ إِلَىٰ رَبِّكَ
إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ

دیکھو تمہاری شریعت کی بنیاد اللہ کی کتاب قرآن ہونی چاہیے

دیکھو ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب (قرآن) نازل کی ہے جو حق لے کر آئی ہے۔

یہ ان تمام دعویوں اور وعظوں کو پس کر کے دکھانے والی ہے جو کتب سابقہ میں کیے گئے تھے

اور اس اصولی تعلیم کی جامع اور نچوان و گنجان ہے جو پہلے دی جاتی رہی لہذا تم اپنے معاملات کے فیصلے اللہ کی نازل کردہ اس کتاب کی بنیاد پر کرو اور اس سلسلہ میں لوگوں کے خیالات اور خواہشات کے پیچھے مت ہلو اس حق کو چھوڑ کر جو تمہارے پاس آچکا ہے۔

دیکھو ہم نے انسان کو صاحب اختیار و ارادہ پیدا کیا ہے لہذا ہم ہر کس کو اس کی اختیار کردہ شریعت اور راجعہ عمل پر چھوڑ دیتے ہیں اور سب کو ایک ہی راستہ پر چلنے کے لیے مجبور نہیں کرتے

اور نہ زبردستی امت واحد بناتے ہیں

اس لیے کہ اللہ چاہتا ہے کہ تم اپنے اختیار و ارادہ سے

اس نظام کو اپناؤ جو ہم نے تمہیں دیا ہے

لہذا سبقت لے جانے کی کوشش کرو سابقہ ادوار پر

فلاح انسانی کے کاموں میں۔

قوانین خداوندی کے خلاف شریعتیں انسانی معاشرہ کے لیے عذاب بن جاتی ہیں

ان لوگوں نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا ہوا ہے

جو ان کے دین میں ایسی شریعتیں وضع کرتے ہیں

جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہیں لہذا ان کی اجازت نہیں

اور اللہ کا قانون ملت کا سربراہ نہ ہوتا تو ان کی اس روش کے

نتائج فوراً ان کے سامنے آجاتے اور قصہ تمام ہو جاتا

بلاشبہ وقفہ ملت کے بعد ان ظالمین کے لیے

ان کی خود ساختہ شریعتیں عذاب کی صورت اختیار کر لیں گی۔

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ

بِالْحَقِّ

مُصَدِّقًا لِّمَا

بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ

وَمُهَيِّمًا عَلَيْهِ

فَأَحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ

وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ هُمْ

عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ

لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ

شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا

وَنُفِذَ اللَّهُ

لِجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً

وَلَكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ

فِي مَا آتَاكُمْ

فَاسْتَبِقُوا

الْخَيْرَاتِ

۵

أَمْ لَكُمْ شُرَكَاءُ

شَرَعُوا لَكُمْ مِنَ الدِّينِ

مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ

وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ

لَقَضَىٰ بَيْنَهُمْ

وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ

عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝

۲۲

مذہب



قرآن حکیم میں اسلام کے لیے دین کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کے معنی ضابطہ حیات یا نظام زندگی کے ہیں۔ اسلام کے لیے مذہب کا لفظ قرآن میں نہیں آیا مذہب درحقیقت اس زمانہ کی یادگار ہے جب ذہن انسانی اپنے عہد طفولیت میں تھا وہ اس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ کائنات میں فطرت کے جو حوادث رونما ہوتے ہیں وہ اللہ کے مقرر کردہ قوانین کے مطابق ہوتے ہیں۔ وہ چونکہ ان کی علت (CAUSE) کو نہیں سمجھتا تھا اس لیے ان سے ڈرتا تھا۔ اور خوشامد سے انہیں راضی کرنے کے لیے ان کے سامنے جھکتا اور گڑگڑاتا تھا ان تک اپنی درخواست پہنچانے کے لیے وسیلے تلاش کرتا اور سفارشیں ڈھونڈتا تھا۔

انسان کی انہی توہم پرستیوں نے دیوی دیوتاؤں کی تخلیق کی اور اس سے ان کی بھگتی یا پرستش کا تصور پیدا ہوا۔ ان میں جو لوگ زیادہ ہوشیار تھے انہوں نے عوام کی اس سادہ لوحی سے فائدہ اٹھایا اور اپنے آپ کو ان دیوتاؤں کے نمائندہ یا مقرب بنا کر اپنے لیے بھی اونچا مقام پیدا کر لیا اور اس طرح مذہبی پیشوائیت اور روحانی اقتدار کے ادارے وجود میں آ گئے۔

حکمران طبقہ نے ان "خدائی نمائندگان" سے گٹھ جوڑ پیدا کیا تو انہوں نے ان حکمرانوں کو بھی "الیشور کے اوتار" اور "ظیل اللہ علی الارض" اور خدائی اختیارات کے حامل قرار دیا اور عوام کو ان کے حضور بھی جھکنا سکھایا۔ اس سارے گورکھ دھندے کا نام "مذہب" (RELIGION) ہے جو انسانوں میں اب تک متواتر چلا آ رہا ہے۔ اور جسے قائم و دائم رکھنے کے لیے مختلف مفاد پرست قوتوں نے گٹھ جوڑ کر کے اللہ کے نام پر طرح طرح کے جال پھیلا رکھے ہیں اور سادہ لوح عوام کو ان پھندوں سے نکلنے نہیں دیتے۔

اللہ نے قرآن نازل کرنے کا مقصد ہی یہ بتایا ہے کہ انسانیت مذہب کی پھیلائی ہوئی تاریکیوں سے نکل کر دین کی روشنیوں میں آجائے اور اللہ کے قوانین کا علم حاصل کر کے کائنات کی قوتوں کو مسخر کرے اور انہیں نوع انسان کی نشوونما اور بہبود و ترقی کے لیے استعمال میں لائے اور اللہ کے قوانین کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کر کے عدل و مساوات کو رائج کرے اور اس طرح ارتقائی منازل طے کرتی ہوئی اپنے مقصد زندگی کو پالے۔

اس سلسلہ میں اس حقیقت کو اچھی طرح جان لینا چاہیے کہ اللہ کا دیا ہوا دین اسی صورت میں آسکتا ہے جب کہ انسانوں کے خود ساختہ مذہب سے صاف انکار کر دیا جائے کیوں کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ مذہب کو کسی طرح کی پیوند کاری کے ذریعہ سے دین میں تبدیل کیا جاسکے۔

مذہب میں اللہ کی حیثیت

ظہریّا

ظہریّا وہ فالتواؤنٹ جسے سفر میں احتیاطاً بطور EXTRA ساتھ رکھ لیا جاتا ہے کہ اگر کسی وقت نہ دیتے پڑ جائے تو اسے استعمال کر لیا جائے یعنی اس کی حیثیت مقدم نہیں ہوتی ثانوی ہوتی ہے اسی سے اس کے معنی کسی کو پس پشت ڈال دینے یا نظر انداز کر دینے کے آتے ہیں۔

سورۃ ہود میں ہے کہ حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم نے اللہ کو محض بطور ظہریّا رکھ چھوڑا ہے (اپنے یعنی تمہارے نزدیک اہمیت تو تمہارے اپنے فیصلوں کی اور انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی ہے لیکن اللہ کو محض بطور EXTRA ساتھ اس لیے رکھ چھوڑا ہے کہ اگر کبھی ضرورت پڑے تو اسے بھی اپنے مفاد کے لیے استعمال کر لیا جاتا ہے۔ یوں تو دنیا کے تمام مذاہب میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے اس کے درد اور جاپ کیے جاتے ہیں۔ اس کے نام پر قسم قسم کی رسوم ادا کی جاتی ہیں جنہیں عبادت، پرستش یا پوجا وغیرہ کا نام دیا جاتا ہے لیکن زندگی کے باقی تمام امور میں اللہ یا اس کے قوانین کا کوئی دخل نہیں ہوتا اور یہ سب کچھ اپنی مفاد پرستیوں کے تحت طے کیا جاتا ہے۔

اللہ کے دیئے ہوئے دین میں انسانی زندگی کے تمام امور اللہ کے قوانین کے مطابق طے کیے جاتے ہیں تمام اصول اللہ کی طرف سے ہی دین لے کر آتے اور اس کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کرتے رہے لیکن ان کے بعد جب دنیا کی مفاد پرست قوتیں اس دین کو مذہب میں تبدیل کر لیتیں تو پھر انسانی زندگی کے تمام امور تو ان مفاد پرست قوتوں کی اپنی مرضی اور مفاد کے مطابق طے ہونے لگ جاتے لیکن اللہ کو بھی بطور ظہریّا ساتھ رکھ لیا جاتا کہ بوقت ضرورت استعمال کیا جاسکے۔

آج دنیا کے تمام مذاہب مومنان کے مذہب (دین نہیں مذہب) پر نظر ڈال کر دیکھتے کہ ان کے ماننے والوں نے اللہ کے قوانین کو تو پس پشت ڈال دیا ہے اور اپنی زندگی کے تمام امور اپنی مفاد پرستیوں کے مطابق انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی رو سے طے کر رہے ہیں لیکن اللہ کو بھی بطور ظہریّا ساتھ رکھا ہوا ہے کہ اپنی مفاد پرستیوں میں جہاں ضرورت پڑے اسے بھی استعمال کر لیا جائے۔

مذہب میں لوگوں کی کیفیت

بلاشبہ جہنمی زندگی بسر کرتے ہیں
 کتنے ہی صحرائی اور شہری آبادیوں کے لوگ
 ان کے پاس عقل ہے لیکن اس سے سوچ بوجھ کا کام نہیں لیتے
 ان کی آنکھیں ہیں لیکن ان سے حقائق کو دیکھتے نہیں
 وہ کان بھی رکھتے ہیں لیکن ان سے سننے کا کام نہیں لیتے
 یہ لوگ حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں
 بلکہ ان سے بھی گئے گئے۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ
 كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ
 لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا
 وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا
 وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا
 أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ
 بَلْ هُمْ أَضَلُّ

اہل مذہب ایسے ہیں جیسے جانوروں کا ریوڑ

خود ساختہ مذہب میں لوگوں کی کیفیت ایسی ہوتی ہے
 جیسے جانوروں کا ریوڑ ہو
 جس میں ماسوا پھولے کی بے معنی آوازوں کے
 اور کچھ سننے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی
 بہرے۔ گونگے اور اندھوں کا یہ ہجوم ہے
 جو عقل و فکر سے کچھ کام نہیں لیتا۔

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا
 كَمَثَلِ الْإِذْيِ يُنْعِقُ
 بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا
 دُعَاءً وَنِدَاءً
 صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ
 فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ

مذہب میں اندھی تقلید کے طوق

مذہب نے لوگوں کی گردنوں میں اندھی تقلید کے طوق ڈال دیے ہیں
 اور وہ تھوڑیوں تک اس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں
 اور اُن کے سر اوپر اٹھے رہ گئے ہیں
 مذہب نے ان کے سامنے دیوار کھینچ دی ہے لہذا وہ مستقبل کو نہیں دیکھ سکتے
 اور ان کے پیچھے بھی دیوار کھینچ گئی ہے جس سے انہیں ماضی نظر نہیں آتا
 اور ان کی آنکھوں پر ایسے پردے ڈال دیے ہیں
 کہ انہیں کچھ سمجھائی نہیں دیتا۔

إِنَّا جَعَلْنَا فِيْ أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا
 فَفِي الْآذِقَانِ
 فَهُمْ مُّقْتَدُونَ
 وَجَعَلْنَا مِثْقَلَهُمْ سِتْرًا
 وَمِنْ خَلْفِهِمْ سِتْرًا
 فَأَعْمَيْنَاهُمْ
 فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ

مذہب کھوکھلی رسومات اور بے حقیقت معتقدات کا مجموعہ ہوتا ہے

ان مذہب پرست لوگوں کی حالت پر غور کیا
جنہیں کتاب کی کچھ شد بد بھی مانس ہے
یہ کھوکھلی رسومات اور بے حقیقت معتقدات پر ایمان رکھتے ہیں
اور خود ساختہ باطل قوانین کی پیروی کرتے ہیں۔

لَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ
أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكِتَابِ
يُؤْمِنُونَ بِالْجُبُتِ
وَالطَّاغُوتِ ۝۱۱

اہل مذہب نے دین کو کھیل تماشہ بنا دیا ہے

اہل مذہب نے دین کو
کھیل تماشہ بنا دیا ہے
اور دنیاوی زندگی کے فریب میں مبتلا ہیں
جس کے نتیجے میں یہ بلند انسانی زندگی کے شرف و اعزاز سے محروم و بایں کے

الَّذِينَ أَخَذُوا دِينَهُمْ
لَهْوًا وَلَعِبًا
وَعَنَیْهُمْ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ ۝۱۲

مذہب میں اسلاف پرستی کے طوق

ان لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ
اللہ کے نازل کردہ قوانین کی پیروی کرو
تو کہتے ہیں ہم تو صرف اس مسلک کی پیروی کریں گے
جس پر اپنے اسلاف کو پایا
خواہ ان کے اسلاف نے نہ تو عقل و فکر سے کچھ حاصل کیا ہو
اور نہ وحی خداوندی سے ہی رہنمائی مانس کی ہو۔

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ
قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا
أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا
أَوَلَوْ كُنَّا إِبْرَاءُفًا لَّيَفْقَهُوْنَ شَيْئًا
وَلَا يَهْتَدُونَ ۝۱۳

مذہب میں مذہبی پیشوا ہی سب کچھ ہوتے ہیں

اہل مذہب نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو ہی
خدائی کا درجہ دے رکھا ہے
اللہ کو چھوڑ کر۔

أَتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
أَرْبَابًا
مِّنْ دُونِ اللَّهِ ۝۱۴

مذہب میں شریعتیں وضع کرنے والے اللہ کے شریک

کیا اہل مذہب نے اپنے مذہبی پیشواؤں کو اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے جو ان کے لیے دین میں شریعتیں وضع کرتے ہیں ایسی شریعتیں جو اللہ کے قوانین کے خلاف ہیں۔ اگر اللہ کا قانون مہلت کا فرسٹ نہ ہوتا تو زندگی کی ان غلط راہوں کے نتائج ان کے سامنے فوراً آ جاتے اور قصہ تمام ہو جاتا لیکن ظہورِ نتائج کا وقت مہلت کے بعد آتا ہے اس وقت ان ظالمین کے لیے دردناک عذاب ہو گا۔

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ
شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ
مَا لَمْ يَأْذَنُ بِهِ اللَّهُ
وَلَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ
لَفُضِيَ بَيْنَهُمْ
وَإِنَّ الظَّالِمِينَ
لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ۴۲
۴۱

مذہب شخصیات پرستی کا نام ہے

قوانین خداوندی کے بجائے جن کی اطاعت تم کرتے ہو وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ کچھ نام ہیں جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے رکھ لیے ہیں اور جن کے متعلق اللہ نے کوئی سند نہیں اتاری یاد رکھو فرمانروائی کا اقتدار اللہ کے سوا کسی کو حاصل نہیں اور اس کا فرمان ہے کہ اطاعت صرف اس کے قوانین کی کرو یہی دینِ قیم اور زندگی کا سیدھا اور سچا راستہ ہے۔

فَاتَعَبُدُونِ مِن دُونِهِ
إِلَّا أَسْمَاءُ
سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ
مَّا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ
إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ
أَمْرًا لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا آيَاتُهُ
ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ بِهِ

مذہب میں انسانی ارتقا رک جاتی ہے

پھر ان کی ارتقا رک جاتی ہے اور پسماندگی کے جہنم میں جا گرتے ہیں کیوں کہ انہوں نے اپنے اسلاف کو جس گمراہی میں مبتلا پایا اسی پر آنکھیں بند کر کے پھٹے چلے گئے۔

ثُمَّ إِنَّ مَرَجِعَهُمْ
لَإِلَىٰ أَجْحِيمٍ
إِنَّهُمْ أَفْغَاءُ آبَاءَهُمْ ضَالِّينَ
فَهُمْ عَلَىٰ آثَرِهِمْ يَعْرَعُونَ ۝ ۴۵
۴۴

یہ مذہبی پیشوا اور اُن کے متبعین

اور ان مذہبی پیشواؤں کے متبعین وہ جہلا ہیں جو خود تو اللہ کے احکام و قوانین کے متعلق کچھ نہیں جانتے اور خوش عقیدگی کی جھوٹی آرزوؤں کو پلے باندھے رکھتے ہیں اور توہم پرستیوں اور قیاس آرائیوں میں مست رہتے ہیں اور بربادی ہے ان مذہبی پیشواؤں کے لیے جو اپنے ذہن سے شریعت کے احکام وضع کرتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں "یہ اللہ کی طرف سے ہیں" اس طرح اپنے لیے حقیر حقیر فائدے حاصل کرتے ہیں ہلاکت ہے اس شریعت کے لیے جسے یہ لوگ اس سست تصنیف کرتے ہیں اور ہلاکت ہے اس کائناتی پرستے یہ اس کے بدلے حاصل کرتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ أَصِيَّوْنَ
لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ
الْأَمَانِيَّ
وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ
يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ
ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا
فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ
وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ

فیصلہ کے روز مذہبی پیشواؤں کی طوطا چٹنی

اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو یہ شیطان صفت پیشوا اپنے متبعین سے کہیں گے ایک بات اللہ نے تم سے کی تھی جو درست ثابت ہوئی اور ایک بات ہم نے تم سے کی تھی جو غلط ثابت ہوئی بہر حال ہمارا تم پر کوئی زور تو نہیں تھا ہم نے تمہیں صرف اپنی طرف آنے کی دعوت دی تھی اور تم نے اسے بخوشی قبول کر لیا لہذا اب ہمیں کوئی الزام مست دور اور اپنے آپ کو الزام دور۔

وَقُلْ الشَّيْطَانُ لِمَا قَضَىٰ زَاغٌ
إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ
وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَفْتُكُمْ
وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ
إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ
فَأَسْتَجِبْتُمْ لِي
فَا تَلُمُونَنِي
وَلَوْ مَوَّالًا لَفَسَخْتُ

قیامت کے روز اسلاف کی حقیقت کا پتہ چلے گا

بعد میں آنے والے اپنے سے پہلے والوں کے متعلق کہیں گے

قُلْتُ أَخْرَجْتُمُوهُم مِّنْ دَارِهِمْ

رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَضَلُّونَا
فَأَنزِلْهُمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ
قَالَ لِكُلِّ ضِعْفٌ ۚ

پروردگار ان کی پیروی کر کے ہم بھی گمراہ ہوتے تھے
لہذا انہیں دُگنا عذاب دیجیے
ان سے کہا جائے گا تم سب کے لیے ہی دُگنا عذاب ہے۔

قیامت کے روز لا تعلقی کا اظہار

قیامت کے روز لا تعلقی کا اظہار کر دیں گے
وہ پیشوا اور رہنما دُنیا میں جن کی پیروی کی جاتی تھی
ان لوگوں سے جو ان کی پیروی کیا کرتے تھے
وہ دیکھیں گے کہ عذاب کے آتے ہی ان لوگوں سے وابستہ تمام
رشتے اور سہارے کھسک کر ٹوٹتے چلے جا رہے ہیں۔
اس وقت وہ لوگ جو آنکھیں بند کر کے دوسروں کی پیروی کرتے تھے
کہیں گے کاش وقت کا دھارا ایک بار پھر پیچھے کو مُڑ جائے
تو ہم بھی ان پیشواؤں اور رہنماؤں سے آنکھیں پھیر کر بتائیں۔

إِذْ تَبَرَّأَ
الَّذِينَ اتَّبَعُوا
مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
وَرَأَوْا الْعَذَابَ
وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ
وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
لَوْ أَنَّا كُنَّا نَدْرِي
فَنَتَّبِعَ آمَنَهُمْ
ۚ

۱۴۶-۱۴۷

گمراہ کرنے والے بھی ظالم اور گمراہ ہونے والے بھی ظالم

کاش تم ان ظالموں کی اس وقت کی حالت کا اندازہ کر سکو
جب یہ اپنے پروردگار کے حضور کھڑے ہوں گے
اس وقت یہ ایک دوسرے کے خلاف الزام دھریں گے
جو لوگ دُنیا میں دبا کر رکھے گئے تھے
ان سے جو دُنیا میں بڑے بنے ہوئے تھے کہیں گے
اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور قوانینِ خداوندی کی پیروی کرنے والے ہوتے
اس کے جواب میں وہ مذہبی اور سیاسی وڈیرے
ان دُبیے ہوئے لوگوں سے کہیں گے
کیا ہدایتِ خداوندی کے آجانے کے بعد
ہم نے تمہیں اس پر عمل کرنے سے روکا تھا؟

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ
مَوْقُوفُونَ عِندَ رَبِّهِمْ
يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ
يَقُولُ الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۚ
قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
لِلَّذِينَ اسْتَضَعُّوا
أَنَحْنُ صَدَدٌ عَنْكُمُ الْهُدَىٰ
بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ

بَلْ كُنْتُمْ تُخْرِجُونَ
وَقَالَ الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا
لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
إِذْ تَأْمُرُونَنَا
أَنْ نَّكْفُرَ بِاللَّهِ
وَنَجْعَلَ لَهُ أَنْدَادًا ۖ

۳۳-۳۱

تم تو خود ہی مجسمانہ ذہنیت کے لوگ تھے
اس پر وہ کمزور اور دبے ہوئے لوگ
ان مذہبی اور سیاسی وڈیوں سے کہیں گے
تم دن رات ایسی فریب کاریوں اور چالبازیوں کے بال
پھیلاتے رہتے تھے اور ایسے قوانین بناتے تھے
کہ ہم نظام خداوندی کے قریب بھی نہ پھٹک سکیں۔
اور غیر خدائی قوانین کو ہی اللہ کے قوانین کے برابر سمجھنے پر مجبور ہو جائیں۔

اہل وجہ تو مفساد پرستی تھی

وَيَوْمَ يَنَادِيهِمْ
فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ
الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ
قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا
أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا أَغْوَيْنَا
تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا
إِتِيَانًا لِّعِبَادُونَ ۝

اس دن لوگوں سے پوچھا جائے گا
کہ بتاؤ کہاں ہیں تمہارے وہ مذہبی پیشوا اور رہنما جنہیں تم نے
ہماری خدائی میں شریک ٹھہرایا تھا اور جن کا تمہیں زعم تھا
اور وہ مذہبی پیشوا اور رہنما جن کے خلاف جرم ثابت ہو چکا ہو گا
کہیں گے پروردگار بے شک یہی لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا
لیکن یہ اس لیے ہوا کہ ہم خود گمراہ تھے اس کا تو ہمیں اعتراف ہے
لیکن ہم یہ ماننے کے لیے تیار نہیں کہ یہ لوگ ہماری اطاعت محض
ہماری خاطر کرتے تھے یہ تو اپنے مفاد کی خاطر اس روش پر چلتے تھے۔

ابلیس کا لادشکر

وَقِيلَ لَهُمَا إِنَّمَا كُنْتُمْ
تُعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ
هَلْ يَنْصَرُونَكُمْ
أَوْ يَتَّبِعُونَكُمْ
فَلْيَكْبِتُوا قِوَامًا
ثُمَّ وَانصَرُوا ۝

اس دن لوگوں سے پوچھا جائے گا کہاں ہیں تمہارے وہ پیشوا اور رہنما
جن کی تم اطاعت کیا کرتے تھے اللہ کے قوانین کو چھوڑ کر
کیا آج وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں
یا اپنا ہی بچاؤ کر سکتے ہیں چونکہ ایسا نہیں ہو سکے گا
لہذا انہیں اوندر سے منہ جہنم رسید کر دیا جائے گا
ان پیروی کرنے والوں کو بھی اور جن کی پیروی کرتے تھے انہیں بھی

وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ۝

قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۝

تَاللّٰهِ إِنَّ كُتَابِي ضَلُّ مُبِينٍ ۝

إِذْ نُسَوِّيكُمْ بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

وَمَا أَضَلَّنَا إِلَّا النَّجْرَ مَوْناً ۝

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝

وَلَا صِدْقٍ حَمِيدٍ ۝

فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً ۝

فَنَكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝۶۵
۱۰۳-۹۲

گویا ابلیس کے سارے لاؤ شکر کو

وہاں یہ سب آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے

اللہ کی قسم تمہارے پیچھے لگ کر ہم بڑی سخت گمراہی میں مبتلا ہو گئے

کہ تمہیں پروردگارِ عالم کا درجہ دینے لگ گئے تھے

تم بڑے سخت مجرم لوگ تھے جنہوں نے ہمیں اس سحر گمراہ کر دیا

اب اس مصیبت کے وقت کوئی ایسا نہیں جو ہماری سفارش کر سکے

اور نہ کوئی غم خوار دوست ہی ہے

کاش ہمیں ایک بار پھر واپس جانے کا موقع مل جائے

تو ہم قوانینِ خداوندی کے پچھے تعبدار بن جائیں۔

یہ خانہ ساز شریعت کامیاب نہیں ہو سکتی

کہو ہو لوگ اپنے ذہن کے تراشیدہ عقائد کو

جھوٹ کا سہارا دے کر اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں

وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے

اس قسم کی خانہ ساز شریعت سے انہیں کچھ دنیاوی مفادات تو حاصل ہو جائیں گے

لیکن آخر کار انہیں ہمارے قانونِ مکافات کا سامنا کرنا ہو گا

اور شدید ترین عذاب کا مزا چکھنا پڑے گا

اس کا فرانہ روش کے نتیجہ میں جس پر وہ کاربند رہے۔

یہ لکیر کے فقیر ہیں

ان کے انجام کے متعلق ذرا سا شبہ بھی دل میں پیدا نہ ہونے دے

جو قوانینِ خداوندی کے بہانے دوسروں کی اطاعت کرتے ہیں

یہ تو محض لکیر کے فقیر ہیں اور انہی کی اطاعت کرتے چلے جا

رہے ہیں جن کی اطاعت ان کے باپ دادا کرتے رہے تھے

بہر حال ان کا انجام بھی وہی ہو گا جو ان کے باپ دادا کا ہوا

ہمارا قانونِ مکافات ہر عمل کا نتیجہ بلا کم و کاست نکال دیا کرتا ہے۔

قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ

عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ

لَا يُفْلِحُونَ

مَتَاعًا فِي الدُّنْيَا

ثُمَّ الْيَنَافِرُ جَعَلَهُمْ

ثُمَّ نَذِيقُهُمُ الْعَذَابَ الشَّدِيدَ

بِمَا كَانُوا يَكْفُرُونَ ۝۶۶

فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ

فَمَا يَعْبُدُ هَؤُلَاءِ

مَا يَعْبُدُونَ إِلَّا كَمَا

يَعْبُدُ آبَاؤُهُمْ مِنْ قَبْلُ

وَإِنَّا لَمَوْفُقُوهُمْ نَصِيبَهُمْ

غَيْرَ مَنقُوصٍ ۝۱۱۹

اہل مذہب کے دل طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بنے رہتے ہیں

خود ساختہ مذاہب کے پیروکاروں کے دل
 طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بنے رہتے ہیں
 کیوں کہ یہ لوگ اللہ کے ساتھ اور بستیوں کو بھی
 اپنا آقا و مولا سمجھنے لگ جاتے ہیں۔

سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ
 الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ
 بِمَا اشْرَكُوا
 بِاللَّهِ ۖ

اُمّتِ اہل گم گشتہ جو دین کی روشنیوں سے نکل کر مذہب کے اندھیروں میں گم ہو گئی

جن لوگوں نے راہِ ہدایت چھوڑ کر
 اس کے بدلے گمراہی خرید لی
 ان کے اس سوئے نے انہیں کچھ فائدہ نہ دیا
 اور وہ زندگی کی سیدھی روش سے محروم ہو گئے
 ان کی مثال ایسی ہے جیسے فسی نے
 تاریکی دور کرنے کے لیے آگ روشن کی
 اور جب ارد گرد کا ماحول روشن ہو گیا
 تو ان کی شامت اعمال نے اُسے بجھا دیا
 اور وہ پھر گھپ اندھیروں میں ڈوب گئے
 اب انہیں کچھ سمجھائی نہیں دیتا اور وہ
 بہروں، گونگوں اور اندھیوں کی طرح ٹامک ٹونیاں مار رہے ہیں
 لیکن اس منبع نور کی طرف واپس نہیں آتے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا
 الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى
 فَمَا رِيحَتْ ثِجَارَتُهُمْ
 وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ
 مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي
 اسْتَوْقَدَ نَارًا
 فَلَمَّا أَضَاءَتْ فَلَحَوْلَةٍ
 ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ
 وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٍ
 لَا يَبْصِرُونَ
 صُمُّكُمْ سَمْعِي
 فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝

ان ظالموں نے اللہ کی دی ہوئی نعمت کو کفر میں بدل ڈالا

ان کی حالت پیر غور کیا
 جنہیں اللہ نے اپنا نظام و دین دے کر ایک بڑی نعمت سے نوازا تھا
 لیکن انہوں نے اسے کفر میں بدل ڈالا

الَّذِينَ كَفَرُوا
 بِاللَّهِ
 كَفَرًا

وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۖ
جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا
وَبِئْسَ الْقَرَارُ ۝ ۱۸-۱۹

اور اپنے کاروانِ ملت کو تباہیوں کے گھاٹ جا اُتارا
اور انہیں برہادلوں کے جہنم میں جھونک دیا
کیسے بُرے مقام پر وہ اپنی ملت کو لے گئے۔

اہل مذہب کی مسجدیں

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا
ضِرَارًا
وَكُفْرًا
وَتَفَرُّقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ ۖ
وَارْصَادًا لِّلْمَن
حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ
وَيُخَلِّفُنَّ
إِنَّ أَرْذَنَ إِلَّا الْحَسَنَ
وَاللَّهُ يَشْهَدُ
إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۖ
لَا تَعْقُوبُهُ
أَبَدًا ۝ ۱۸-۱۹

یہ لوگ مسجد تعمیر کرتے ہیں کہ
نظامِ خداوندی کو نقصان پہنچائیں
اور کفر کی راہیں کشادہ کریں
اور مومنین کے درمیان تفرقہ بازی پیدا کر دیں
اور کمین گاہ مہیا کریں
نظامِ خداوندی کے دشمنوں کو۔
یہ لوگ ہزار تسلیاں دیں گے کہ
ان کا مقصد نیک ہے
لیکن اللہ شہادت ہے کہ
یہ لوگ جھوٹے ہیں۔
خبردار ایسی کسی مسجد میں قدم نہ رکھنا
ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔

اہل مذہب کی نمازیں

دین کے ان دعویداروں کی حالت پر غور کیا
جو عملاً ہمارے دین کی تکذیب کر رہے ہیں
یہ وہ لوگ ہیں
جن کے معاشرے میں کمزور و بے آسرا کو دھکے پہنچتے ہیں
اور جن کے ہاں کوئی انتظام نہیں
معذور و بیروزگار کی روزی کا

أَرَأَيْتَ الَّذِي
يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ۖ
فَذَلِكَ الَّذِي
يَدْعُو الْيَتِيمَ
وَلَا يَحْضُ عَلَى
طَعَامِ الْمُسْكِينِ ۖ

قَوْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ
هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝
الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝
وَيَمْنَعُونَ
الْمَاعُونَ ۝

لہذا بربادی ہے ایسے نمازیوں کے لیے
جو صلوٰۃ کی حقیقت سے بے خبر ہیں
یہ لوگ ایک طرف تو دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں
اور دوسری طرف رزق کے سرچشموں کے آگے بند لگا کر
نوع انسان کو سلمانِ زیت سے محروم کر دیتے ہیں۔

مُنہ میں رام بغل میں چھری

وَإِذَا جَاءُوكُمْ
قَالُوا آمَنَّا
وَقَدْ دَخَلُوا بِالْكَفْرِ
وَهُمْ قَدْ خَرَجُوا بِهِ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ
وَتَرَى كَثِيرًا مِنْهُمْ
يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ
وَآكُلِهِمُ الشُّحْتُ
لَيْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ
لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبُّنِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ
عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ
وَآكُلِهِمُ الشُّحْتُ
لَيْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ ۶۱-۶۳

یہ لوگ جب تمہارے پاس آتے ہیں
تو کہتے ہیں ہم نظامِ خداوندی پر ایمان لے آئے
حالانکہ یہ کفر کی حالت میں آئے تھے
اور کفر کی حالت میں ہی واپس گئے
جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اللہ کو اس سب کا علم ہوتا ہے
ان کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
جرائم، سرکشی اور حرام خوری میں
سب سے زیادہ تیز ہیں۔
کیا ہی بُرے ہیں یہ کام جنہیں یہ لوگ کرتے پٹے جاتے ہیں
اور دیکھو کہ ان کے مذہبی پیشوا بھی انہیں
ان جرائم اور حرام خوری سے نہیں روکتے
(انہوں نے تو مذہب کو کاروبار بنا لیا ہے)
کس قدر گناہنا ہے ان کا یہ کاروبار۔

مذہبِ کستوں کو اگر اقتدار مل جائے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعِجِبُكَ
قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ
إِيسَى لُوطُ بْنُ مَرْيَمَ ۝
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعِجِبُكَ
قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ
إِيسَى لُوطُ بْنُ مَرْيَمَ ۝

ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو تمہیں ورطہ حیرت میں ڈال
دیں اگر دنیاوی معاملات پر گفتگو کریں
وہ اپنی نیک نیتی پر بار بار اللہ کو گواہ بٹھائیں گے

وَهُوَ الَّذِي خَصَّامُ
وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ
لِيُفْسِدَ فِيهَا
وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ
وَالنَّسْلَ
وَاللَّهُ

لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ ۝
۲۰۵-۲۰۴

حالانکہ ان کے دل انسان دشمنی اور خصومت سے بریز رہے ہوتے
ہیں انہیں جب دنیا میں اقتدار و حکومت مل جاتا ہے تو
ایک سرے سے دوسرے سرے تک فساد برپا کر دیتے ہیں
اور اپنے مفاد کے مقابلہ میں انہیں نہ تو انسان کے معاشی نظام کے
تباہ ہونے کی پروا ہوتی ہے نہ عمرانی نظام کے برباد ہونے کی
حالانکہ جس اللہ کو یہ بات بات پر گواہ بناتے ہیں
وہ تو ایسے فساد کو پسند نہیں کرتا۔

اہل مذہب کی دُعائیں بے نتیجہ

دھیو تعمیری نتیجہ پیدا کرنے والی ہر دُعا اس کے قوانین سے وابستہ ہوتی ہے
جو لوگ باطل نظام سے تعمیری نتائج حاصل کرنا چاہتے ہیں
ان کی دُعائیں اور آرزوئیں اسی طرح بے نتیجہ رہ جاتی ہیں
جس طرح کوئی پیاسا پانی کی طرف ہاتھ پھیلا کر چاہے کہ
پانی خود بخود اس کے حلق میں چلا جائے
حالانکہ اسی طرح کبھی بھی پانی اس کے ہونٹوں تک پہنچنے والا نہیں
اسی طرح قوانین خداوندی کے خلاف عمل کرنے والوں کی دُعائیں
بے نتیجہ بھٹکتی رہتی ہیں۔

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ
وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ
أَلَا يَسْتَجِيبُونَ لَهُمْ شَيْءٌ
إِلَّا كِبَاسٌ مَّكَفًى إِلَى الْمَاءِ
لِيَبْلُغَ فَاهُ
وَمَا هُوَ بِبَالِغِهِ
وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ
إِلَّا فِي ضَلَالٍ ۝
۱۳۱

اہل مذہب کی نذر نیازیں، فدیے اور خیراتیں نامقبول

یاد رکھو جو لوگ اپنے خود ساختہ مذاہب کی پیروی کریں گے
اور اسی کافرانہ روش پر انہیں موت آ جائے گی
تو ان میں سے کوئی اگر اپنی نجات کے لیے
دنیا بھر کی دولت بھی دے دینا چاہے
تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا
ان کے لیے المناک عذاب ہو گا
اور وہاں اپنا کوئی مددگار نہ پائیں گے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَمَا تَوْأَمَهُمْ كُفَّارٌ
فَلَنْ يَقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ
مِلًّا الْأَرْضُ ذَهَبًا
وَلَوْ اقْتَدَى بِهِ
أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
وَمَا لَهُمْ مِنْ نَّاصِرِينَ ۝
۱۳۲

یہ لوگ اللہ اور آخرت کو ماننے کے باوجود اہل ایمان نہیں ہوتے

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ
أَمَنَّا بِاللَّهِ
وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝

اہل مذہب اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ وہ
اللہ پر بھی ایمان رکھتے ہیں
اور یوم آخرت پر بھی
لیکن اس کے باوجود یہ لوگ اہل ایمان نہیں ہیں۔

اہل مذہب اللہ کو ماننے کے باوجود مشرک کے مشرک ہیں

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ
بِاللَّهِ
إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ۝

لوگوں کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ
وہ اللہ کو مانتے تو ہیں
لیکن اس کے باوجود مشرک کے مشرک رہتے ہیں۔

اہل مذہب کے ساتھ رشتہ رفاقت ہرگز استوار مت کرو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ
اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُؤًا وَلَعِبًا
مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ
وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ ۚ

اے وہ لوگو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
تم ان لوگوں کے ساتھ اپنا رشتہ رفاقت ہرگز استوار نہ کرنا
جنہوں نے اپنے دین کو بے محی رسوم میں تبدیل کر کے مذاق بنایا ہے
ایسے لوگ خواہ ان میں سے ہوں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی
یا ان میں سے جو موبودہ کتاب سے کفر کرتے ہیں۔

اور اہل مذہب سے کنارہ کش ہو جاؤ

ذَرِ الَّذِينَ
اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَعِبًا وَلَهْوًا
وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
وَذَكَرِيدَ أَن تُبْسَلَ
نَفْسٌ بِمَا كَسَبَتْ ۚ

اور دیکھو ایسے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لو
جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشیا بنا دیا ہے
اور دنیاوی زندگی کے فریب میں آ گئے ہیں۔
بہر حال قرآنی تعلیمات ان کے سامنے پیش کرتے رہو
کیونکہ اللہ نہیں چاہتا کہ لوگ اپنے کرتوتوں کے وبال میں پھنسیں۔

اور ان دھوکہ بازوں سے بچو جو اللہ کے نام پر فریب دیتے ہیں

اور دیکھو ان دغا بازوں کے فریب میں نہ آنا
جو اللہ کے نام پر دھوکا دیتے ہیں۔

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۝



صراطِ مستقیم



قرآن حکیم نے جس روش زندگی کی طرف انسان کی رہنمائی کی ہے اسے ”صراطِ مستقیم“ سے تعبیر کیا گیا ہے (۱/۵)۔
یعنی سیدھی اور توازن بدوش راہ۔ یہ چیز ایک عظیم حقیقت کی طرف دلالت کرتی ہے قرآن کریم سے پہلے اربابِ فکر اور اہل مذہب زندگی کی حرکت کو دوری (CYCLIC) تسلیم کرتے تھے۔ حکمائے یونان نے جب یہ دیکھا کہ آسمان کے مختلف کُرے گول ہیں تو انہوں نے یہ خیال کیا کہ مقصودِ فطرت ”دائرہ“ ہے سیدھا چلنا نہیں۔ اس اعتبار سے انہوں نے سب سے پہلے یہ نظریہ ایجاد کیا کہ کائنات کی حرکت دوری ہے یعنی وہ ایک متعین دائرے میں گردش کر رہی ہے آگے نہیں بڑھ رہی اس سے فیثاغورث نے تنازع کا نظریہ قائم کیا یعنی یہ نظریہ کہ انسانی رُوح جون بدل بدل کر بار بار اس دنیا میں مختلف قالبوں میں آتی ہے رُوح کو اس چکر سے نجات مل جانا مقصودِ حیات ہے یہی تصور ہندوؤں کے فلسفہ کی بھی بنیاد ہے اور اسی پر ان کے تصوف (یوگ) کی عمارت استوار ہوتی ہے یعنی انسانی رُوح حقیقت اللہ کی رُوح (پرم آتما) کا ایک جزو ہے جو اپنی اصل سے الگ ہو کر زندگی کے چکر میں پھنس چکی ہے اس کا ان چکروں سے آزادی حاصل کر لینا اور پھر سے اپنے گل سے جا ملنا مقصودِ زندگی ہے۔ یہی تصور مجوسیوں کے ہاں پایا جاتا ہے اور اسی سے ”وحدت الوجود“ کا نظریہ متعارف کیا گیا ہے جو ہمارے ہاں تصوف کی بنیاد ہے۔ یہی چکر عیسائیت اور یہودیت میں ملتا ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ہر انسانی بچہ اپنے اولین ماں باپ (آدم و حوا) کا گناہ پیدائشی طور پر اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اگر وہ حضرت مسیحؑ کے کفارہ پر ایمان لے آتا ہے تو وہ گناہ اس سے دھل جاتا ہے اور وہ جنت میں چلا جاتا ہے۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے اسلاف سے جو چند دنوں کے لیے گوسالہ پرستی کی غلطی ہو گئی تھی اس کی پاداش میں انہیں چند دنوں کے لیے جہنم میں جانا پڑے گا۔ اس کے بعد ان کی شفاعت ہو جائے گی۔

آپ نے دیکھا کہ ان تمام نظریات کا حاصل یہ ہے کہ انسانی زندگی کا منتہی اور مقصود وہ کچھ ہو جانا ہے جو وہ پہلے تھی یعنی اس میں آگے بڑھنے یا ترقی کرنے کا سوال نہیں (AS YOU WERE) ہو جانا مقصودِ حیات ہے۔ دوری حرکت (CYCLIC MOVEMENT) سے یہی مراد ہے یعنی ایک دائرے میں گردش کرتے ہوئے جہاں سے چلے تھے وہیں پہنچ جانا۔

قرآن کریم نے اربابِ فکر اور اہل مذہب کے اس غلط نظریہ کی تردید کی اور کہا کہ زندگی کو اہو کے بیل کی طرح ایک دائرے میں گردش کرنے کا نام نہیں آگے بڑھنے اور بلند ہونے کا نام ہے اللہ کائنات کو صراطِ مستقیم پر لے جا رہا ہے اِنَّ رَبَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۱۰۱ اس میں بتاتے اضافے ہوتے رہتے ہیں۔

يَزِيدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ ۚ اور انسان کو صراطِ مستقیم پر چلنے کے لیے پیدا کیا گیا ہے اس میں زندگی کی ممکنات (POSSIBILITIES) دو یعت کر دی گئی ہیں اور جدوجہد کا وسیع میدان دے دیا گیا ہے جو کوئی قوانینِ خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرے گا اس کی ممکنات مشہود ہوتی جائیں گی اور وہ سفرِ زندگی میں آگے بڑھتا جائے گا اس طرح اس کا سفر ایک دائرے میں نہیں بلکہ سیدھے اور متوازن راستے پر ہوگا اس سے اس کی زندگی کی سطح بلند ہوتی جائے گی اور وہ ارتقائی منازل طے کرتا آگے بڑھتا جائے گا۔ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۚ ”تم ضرور منزل بہ منزل درجہ بہ درجہ بلند ہوتے جاؤ گے“ اس لیے کہ اللہ صرف صراطِ مستقیم ہی کا مالک نہیں وہ ذِي الْمَقَارِحِ ۚ بھی ہے یعنی ”ٹھہریں والا“ بلندیوں کی طرف لے جانے والا۔ لَٰهَذَا قُرْآنٌ كَرِيمٌ کی رو سے زندگی منتہی (AS YOU WERE) ہو جانا نہیں بلکہ ارتقائی منازل طے کرنے کے آگے بڑھتے چلے جانا ہے کائنات میں اللہ تعالیٰ کا قانون ارتقاء کارفرما ہے۔

زندگی کے دوری حرکت کا تصور عہدِ کس کے انسانی ذہن ہی کا مغالطہ نہیں تھا اس زمانے میں بھی جہاں انسانی فکر نے وحی سے روشنی نہیں لی وہ اسی چکر میں پھنس گیا ہے۔ جرمنی کے مشہور فلاسفر ٹیشے ”تکرارِ ازل“ (ETERNAL RECURRENCE) کا نظریہ اسی مغالطہ کا رہن منت ہے۔ ہیگل (HEGAL) کا نظریہ ضدِ وحی اسی کا منظر ہے وہ کہتا ہے کہ دنیا میں ایک تصور (I D E A) پیدا ہوتا ہے پروان چڑھتا ہے جب وہ اپنے شباب پر پہنچتا ہے تو اس میں سے اس کی ضد دوسرا نظریہ پیدا ہو جاتا ہے جو پہلے نظریہ کو ختم کر دیتا ہے پھر جب یہ دوسرا نظریہ پروان چڑھتا ہے تو اس میں سے اس کی ضد پیدا ہوتی ہے تصورات (IDEAS) کا یہی چکر ہے جو کائنات میں کارفرما ہے۔ ہیگل کے متبع مارکس (MARX) نے کہا کہ یہ چکر تصورات ہی میں نہیں بلکہ نظامِ ہائے زندگی (SOCIAL ORDERS) میں بھی کارفرما ہے دنیا میں ایک معاشی نظام پیدا ہوتا ہے جو پہلے نظام کے لیے پیغامِ مرگ بن جاتا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ جاری ہے پہلے نظام سرمایہ داری کا دور تھا جب وہ نظام شباب تک پہنچ گیا تو اس میں سے اس کی ضد نظام اشتراکیت پیدا ہو گیا اب اس کی باری ہے آپ نے غور کیا کہ تنہا عقل انسانی نے جب بھی زندگی کے متعلق کوئی تصور قائم کرنا چاہا ہے تو اس نے اس میں کس قدر ٹھوکریں کھاتی ہیں یہ صرف وحی کی روشنی ہے جو انسان کو صحیح نظریہ زندگی عطا کر سکتی ہے چنانچہ وحی نے اس سلسلہ میں جو نظریہ دیا وہ صراطِ مستقیم کا نظریہ ہے یعنی نہ ایک مقام پر کھڑے ہو کر جامد اور متصل ہو جانا اور نہ دائرے میں ہی گردش کرتے رہنا بلکہ زندگی کے سیدھے اور متوازن راستے پر چلتے جانا اور اس طرح آگے بڑھتے چلے جانا ”حرکت اور ارتقاء“ یہ ہے قرآنی نظریہ زندگی کا اہل جسے اس نے ”صراطِ مستقیم“ سے تعبیر کیا ہے۔

صراطِ مستقیم

سیدھی متوازن اور آگے کی طرف جانے والی راہ

اللہ صراطِ مستقیم پر ہے

بلاشبہ میرا پروردگار
صراطِ مستقیم پر ہے۔

إِنَّ رَبِّي
عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۴۴

تمام انبیاء کرام صراطِ مستقیم پر تھے
اور تمام انبیاء کو ہم نے رہنمائی دی۔
صراطِ مستقیم کی طرف۔

..... وَهَدَيْنَاهُمْ
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۴۸

نبی آخر الزماں ﷺ کے صراطِ مستقیم پر ہونے کی شہادت
قسم ہے قرآن حکیم کی کہ
تم بلاشبہ رسولوں میں سے ہو
سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف لے جانے والی راہ پر۔

وَالْقُرْآنُ الْحَكِيمُ
إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ
عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝۳۶-۳۷

قرآن صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی دیتا ہے
بلاشبہ یہ قرآن رہنمائی دیتا ہے
اس روش زندگی کی طرف جو سب سے زیادہ سیدھی اور متوازن ہے۔

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي
لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ ۝۹

اور اللہ کے قوانین کا اتباع ہی صراطِ مستقیم ہے
اور میرے قوانین کا اتباع کرو
یہی صراطِ مستقیم ہے۔

وَاتَّبِعُونِ
هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝۹۱

اللہ کی طرف سے دی گئی روشنی ہی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتی ہے

اللہ کی جانب سے تمہاری طرف روشنی آ گئی ہے۔
یعنی ایک کھلا ہوا واضح ضابطہ قوانین
جس کے ذریعہ سے اللہ ہر اس قوم کو سلامتی کی راہ دکھاتا ہے۔
جو اپنی زندگی کو قوانینِ خداوندی سے ہم آہنگ رکھے
اور انہیں جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر
اپنے قوانین کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔
اور انہیں متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی دیتا ہے۔

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ

وَكِتَابٌ مُبِينٌ ۝

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ

رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ

وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ

إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ

وَيَهْدِي لَهُمُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

۱۱۰-۱۱۱

اللہ کے قوانین کے ذریعے سے ہی صراطِ مستقیم نصیب ہو سکتی ہے

اور یہ توازن بدوش راہ، تمہارے پروردگار کی راہ ہے
جس کے لیے اُس نے اپنے قوانین واضح طور پر بیان کر دیے ہیں
ان لوگوں کے لیے جو انہیں پیشِ نظر رکھنا چاہیں۔
انہیں پروردگار کی جانب سے ہر طرح کی سلامتی نصیب ہو جاتی ہے
اور وہ ان کا رفیق و مددگار بن جاتا ہے
ان کے حسنِ عمل کے نتیجے میں۔

وَهَذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيمًا

قَدْ فَضَّلْنَا الْآيَاتِ

لِقَوْمٍ يَذْكُرُونَ ۝

لَهُمْ دَارُ السَّلَامِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

وَهُمْ وَلِيُّهُمْ

بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ۱۲۶-۱۲۷

اللہ کی دی ہوئی راہ ہی سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے والی ہے

اے نبی تم بلاشبہ رہنمائی کرتے ہو۔
سیدھی، متوازن اور آگے کی طرف جانے والی راہ کی طرف۔
یہ اس اللہ کی راہ ہے
جس کے پروردگاروں کی تکمیل کے لیے کائنات کی ہر شے مصروفِ عمل ہے
اور جس کے قانون کے مطابق تمام امور سرانجام پاتے ہیں۔

وَإِنَّكَ لَتَهْدِي

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي

لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

۱۲۲-۱۲۳ ۝ ۵۲-۵۳

صراطِ مستقیم، سلامتی کی روش

جس روشِ زندگی کی طرف اللہ دعوت دیتا ہے
وہ سلامتی کی روش ہے۔
اور جو کوئی رہنمائی حاصل کرنا چاہے اُسے اللہ کا قانون
اس متوازن روشِ زندگی کی طرف رہنمائی دیتا ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى
دَارِ السَّلَامِ
وَيَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۵

جو کوئی بھی چاہے اللہ کے قوانین سے صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی پاسکتا ہے

ہم نے نہایت ہی واضح انداز میں اپنے قوانین نازل کر دیے ہیں
اب جو کوئی ان سے رہنمائی حاصل کرنا چاہے تو یہ
اس کی رہنمائی متوازن روشِ زندگی کی طرف کر دیں گے۔

لَقَدْ اَنْزَلْنَا اٰیٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ
وَاللّٰهُ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَاءُ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۶

جو قوم بھی چاہے اللہ کے قوانین سے صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی پاسکتی ہے

یہ ضابطہ قوانین تمام نوعِ انسان کے لیے ہے
لہذا تم میں سے جو قوم بھی چاہے
اس کے ذریعہ سے زندگی کی متوازن اور سیدھی راہ پر چل سکتی ہے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ
لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ
اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝۱۷

صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی اللہ کی کتاب سے ہی حاصل ہو سکتی ہے

دیکھو جس کسی نے اللہ کی کتاب کو محکم طور پر تمام لیا
تو اُسے رہنمائی حاصل ہو جائے گی
صراطِ مستقیم کی طرف۔

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ
فَقَدْ هُدِيَ
اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝۱۸

صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرنے والی روشنی

دیکھو تمہارے پاس اللہ کی جانب سے روشنی آ کھئی ہے
یعنی ایک لکھا ہوا واضح ضابطہ قوانین

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ
وَكِتٰبٌ مُّہِيْنٌ

يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ

رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ

وَيُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ

إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيَهُمْ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

۱۵-۱۴

جس کے ذریعے اللہ ہر اس قوم کو جو اپنی زندگی کو قوانین
خداوندی سے ہم آہنگ رکھے سلامتی کے راستے دکھاتا ہے
اور جہالت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر
علم و عقل کی روشنیوں میں لاتا ہے اور اپنے قانون کے مطابق
سیدھے اور توازن بخش راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

اللہ کی رحمتوں کا سایہ

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

وَاعْتَصَمُوا بِهِ

فَسَيَرْزُقُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ

وَيُضِلُّ

وَيَهْدِي لَهُمُ الْبَلَاءَ

صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ ۲۹

جو لوگ اللہ کے قوانین کو قبول کر لیں گے
اور پھر ان کے ساتھ محکم طور پر وابستہ رہیں گے
تو یہ لوگ اللہ کی رحمت کے سایہ تلے آ جائیں گے۔
اور ان کے لیے ہر طرح کی خوشحالیوں کے دروازے کھل جائیں گے
اور انہیں رہنمائی مل جائے گی
زندگی کی سیدھی اور متوازن راہ کی طرف۔

یہی صراطِ مستقیم ہے

اے بنی آدم کیا ہم نے تمہیں ہدایت نہیں کی تھی کہ
مفاد پرست قوتوں اور اپنے مفاد پرستانہ جذبات کی پیروی نہ کرنا
اس لیے کہ یہ تمہارے کھٹے دشمن ہیں
اور یہ کہ اطاعت صرف ہمارے قوانین کی کرنا۔
یہی صراطِ مستقیم ہے۔

الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝

وَأَن يَعْبُدُونَنِي

هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ ۳۰

صراطِ مستقیم اور وحدۃ الہانیت

انسانی زندگی کے ابتدائی دور میں تمام انسان
ایک برادری اور ایک قوم کی حیثیت سے رہتے تھے
پھر ان کے باہمی مفادات میں ٹکراؤ شروع ہوا تو اللہ نے نبیوں کو

كَانَ النَّاسُ

أُمَّةً وَاحِدَةً

فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ

مُبَشِّرِينَ

وَمُنْذِرِينَ

وَأَنزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ

بِالْحَقِّ

لِيُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ

فِيمَا اختلفوا فِيهِ

وَمَا اختلف فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ

أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ

الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ

فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا

اختلفوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِرِزْقِهِ

وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

۱۱۳

بھیجا شروع کیا جو انہیں وحدتِ انسانیت کے شوکار تانچے سے آگاہ کرتے

اور اختلافی زندگی کے تانچے و عواقب سے ڈالتے

ہر نبی اپنے ساتھ قوانینِ خداوندی کا ضابطہ کتاب آتا

جو حق پر مبنی ہوتا

تاکہ اس کے مطابق نوعِ انسان کے

اختلافی امور کے فیصلے کیے جائیں۔

ہر نبی اس ضابطہ کی رو سے وحدت پیدا کر کے چلا جاتا لیکن اس کے

بعد وہ لوگ جنہیں یہ ضابطہ دیا گیا تھا باوجود ایسی واضح تعلیم کے

آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کی خاطر اختلافات میں مبتلا ہو جاتے

لیکن ان میں سے جو لوگ اس ضابطہ کی حقیقت پر یقین رکھتے

اللہ انہیں اپنے قانون کے مطابق اختلافات سے بچنے کی راہ دکھا دیتا۔

لہذا جو لوگ اختلافات سے بچنا چاہیں وہ اللہ کے قوانین کے

ذریعہ سے ہی صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

دع

إِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝

صِرَاطَ الَّذِينَ

أَنعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

وَلَا الضَّالِّينَ ۝

پروردگار ہماری رہنمائی فرمائیے۔

سیدھی اور متوازن روشِ زندگی کی طرف

ان لوگوں کی روشِ زندگی کی طرف

جو آپ کے انعامات کے مستحق ہوئے۔

پروردگار ہم ان لوگوں کی روش سے بچنا چاہتے ہیں

جو آپ کے قانونِ مکافات کی گرفت میں آ گئے۔



اللہ کی ہدایت راہنمائی

۲۸

(مادہ : ۵ دی)

ہدایت کے بنیادی معنی ہیں واضح نمایاں اور روشن ہونا اس کے علاوہ اس کے دوسرے معنی ہیں کسی کے آگے آگے چلنا جس سے اس کا مفہوم راہنمائی ہوتا ہے یعنی خود آگے آگے چل کر راستہ دکھانا۔

لہذا ہدایت سے مراد ایسی راہنمائی ہے جو نہایت واضح اور روشن ہو اس میں کسی قسم کا ابہام الجھاؤ یا پیچیدگی نہ ہو اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا تو ہر شے کو بتا دیا کہ اس کی منزل مقصود کیا ہے اور اس تک پہنچنے کا راستہ کون سا اشیائے کائنات میں یہ ہدایت ان کے اندر رکھ دی گئی ہے جسے ان کی فطرت یا جبلت کہا جاتا ہے۔

لیکن انسان کے اندر ایسی کوئی راہنمائی نہیں رکھی گئی اسے یہ راہنمائی وحی کے ذریعے عطا کی گئی جو عام انسانوں تک حضرات انبیائے کرام کے ذریعے پہنچی اور اب دنیا بھر میں یہ راہنمائی صرف قرآن حکیم میں اپنی اصل حالت میں موجود ہے



اللہ نے ہر شے کی تخلیق کی پھر اسے رہنمائی دی

کما میرا پروردگار وہ ہے
جس نے ہر شے کی تخلیق کی
اور پھر اسے ہدایت دی۔

قَالَ رَبُّنَا الَّذِي
أَعْطَى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهُ
ثُمَّ هَدَىٰ ۝۲۰

اللہ نے ہر شے کی تخلیق کی اسے سنوارا، پیما دیتے اور رہنمائی دی

اللہ وہ ہے جس نے ہر شے کی تخلیق کی
پھر اسے سنوارا
اور اس کے لیے پیمانے اور قوانین مقرر کر دیے
اور پھر اسے رہنمائی دی۔

الَّذِي خَلَقَ
فَسَوَّىٰ
وَالَّذِي قَدَّرَ
فَهَدَىٰ ۝۲۱-۲۲

اور انسان کے کما گیا پھر رہنمائی بذریعہ وحی ملتی رہے گی

بنی نوع انسان سے کما گیا ہماری طرف سے تئیں
ہدایت و رہنمائی بذریعہ وحی ملتی رہے گی۔
پھر جنہوں نے اس ہدایت کی پیروی کی
تو وہ نہ گمراہ ہوں گے
اور نہ مشکلوں و مصیبتوں میں ہی پھنسیں گے
اور جو اس رہنمائی سے روگردانی کریں گے
تو ان کی معیشت تنگ ہو جائے گی۔

فَأَمَّا يَا تَبِيتُكُمْ
مِّنِّي هُدًى
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ
فَلَا يَضِلُّ
وَلَا يَشْقَىٰ ۝
وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي
فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا ۝۲۳-۲۴

انسان کے کما گیا، اللہ کی رہنمائی تمہیں خوف اور پریشانیوں سے محفوظ کر دے گی

بنی نوع انسان سے کما گیا ہماری طرف سے تئیں
رہنمائی و ہدایت ملتی رہے گی
لہذا جو اس ہدایت کی پیروی کریں گے

فَأَمَّا يَا تَبِيتُكُمْ
مِّنِّي هُدًى
فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

وہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے
اور ان کی تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

اور مہربانِ خداوندی انسانی معاشرے کو حُبّت میں تبدیل کر دے گی

وَالَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا وِزْرًا

وَسَعًا

أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ

مِنْ غَلِيلٍ

نَجَّيْنَاهُمْ مِنْ ظُلُمَاتٍ إِلَىٰ نُورٍ

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَفْتَرِيَ

لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ

۴۳-۴۲

جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر کے
اُس کے مطابق اپنے معاشرہ کی اصلاح کریں گے
تو اس راہ میں پیش آنے والی مشکلات سے
ان کی ذات میں وسعتیں پیدا ہو جائیں گی
اور وہ ایک جنتی معاشرہ قائم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے
جس کی شادابیاں سدا بہار ہوں گی۔
یہ جنتی معاشرہ ان کے ذہنوں سے
منفی جذبات و رجحانات نکال دے گا
کیونکہ اس کی تہہ میں قوانینِ خداوندی کے چٹھے رواں ہوں گے۔
وہ لوگ بے ساختہ پیکار اٹھیں گے کہ کس قدر قابلِ حمد و ستائش ہے وہ ذات
جس نے ہماری رہنمائی اُس حسین منزل کی طرف کر دی
اگر ہمیں یہ رہنمائی نہ ملتی تو ہم کبھی اس منزل تک نہ پہنچ سکتے۔

بہر حال وحی کی رہنمائی کو قبول کرنا یا نہ کرنا انسان کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا

إِنَّا هَدَيْنَا السَّبِيلَ

إِن شَاءَ كَرِهًا

وَأَنكَرًا ۚ

ہم نے انسان کو راہِ حق کی طرف رہنمائی دے دی
اب اس کی مرضی ہے کہ چاہے تو اسے قبول کر لے
اور چاہے تو انکار کر دے۔

اب یہ رہنمائی قرآن کے اندر ہے

نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ

يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ

مَنْ يَشَاءُ ۚ

یہ قرآن روشنیوں کا ایک تہ دار مینار ہے
اللہ اپنے اس نور کی طرف رہنمائی دیتا ہے ہر اس کو
جو اس سے رہنمائی لینا چاہے۔

اور قرآن ایک نہایت ہی واضح کتاب ہے

یہ آیات قرآن کی ہیں
جو ایک نہایت ہی واضح کتاب ہے
اس میں رہنمائی اور بشارت ہے اُن کے لیے
جو اس کے قوانین کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔

تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ
وَكِتَابٍ مُبِينٍ
هُدًى وَبُشْرَى
لِلْمُؤْمِنِينَ ۝

یہ ضابطہ ہدایت اُن کے لیے ہے جو اس سے رہنمائی لینا چاہیں

اللہ نے اس کلام کو نازل کیا ہے
بہترین حُسن و توازن کے انداز میں
یہ ایسی کتاب ہے جس کے تمام اجزاء ہم رنگ ہیں
اور جس کے مطالب کی دُہرا دُہرا کمر وضاحت کی گئی ہے
اور جس کے مضامین سے لرزہ طاری ہو جاتا ہے اُن پر
جو اپنے رب کے قانونِ مکافات سے ڈرتے ہیں
پھر ان کے دل و دماغ نرم پڑ جاتے ہیں
قوانینِ خداوندی کی اطاعت کے لیے
یہ ہے اللہ کا وہ ضابطہ ہدایت
جو رہنمائی کرتا ہے ہر اُس کی
جو اُس سے رہنمائی حاصل کرنا چاہے۔

اللَّهُ نَزَّلَ
أَحْسَنَ الْحَدِيثِ
كِتَابًا مُتَشَابِهًا
مَثَلًا
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
تَوَتَّلِينَ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ
إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ
ذَلِكَ هُدًى اللَّهِ
يَهْدِي بِهِ
مَنْ يَشَاءُ ۝

اے بنی نوع انسان اس ضابطہ حیات کی پیروی کرو گے تو فائدے میں ہو گے ورنہ نقصان میں

تمام بنی نوع انسان سے کہہ دو کہ
تمہارے پروردگار کی جانب سے حقیقت پر بنی ضابطہ حیات آگیا
اگر تم اُس کی رہنمائی میں سفرِ زندگی طے کرو گے
تو اس کا فائدہ تمہیں ہی حاصل ہو گا

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
قَدْ جَاءَكُمْ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ
فَمَنِ اهْتَدَى
فَأَنَّمَا يَنفَعِدْهُ لِنَفْسِهِ

اور اگر اس کی خلاف ورزی کر کے دوسری راہیں اختیار کرو گے تو اس کا نقصان بھی تمہیں ہی ہو گا اور میں تم پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں۔

وَمَنْ ضَلَّ
فَانَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِا
وَمَا اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيلٍ ۝۲۸

نبی کریم ﷺ سے کہلوا یا گیا کہ وہ خود بھی قرآنی احکام و قوانین کی پیروی کرتے ہیں

اے نبی! کہو مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کے اطاعت گزاروں میں شامل رہوں اور قرآنی احکام و قوانین کی پیروی کروں سو جو کوئی ہدایت و رہنمائی حاصل کرتا ہے تو یہ ہدایت و رہنمائی اس کے اپنے ہی کام آتی ہے اور جو گمراہی اختیار کرتا ہے (تو اس کا نقصان بھی اسے ہی ہوتا ہے) لہذا کہو میرا کام تو نہطرات سے آگاہ کر دینا ہے۔

وَأَمَرْتُ
أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَأَنْ أَتْلُو الْقُرْآنَ
فَمِنْ هُدًى
فَانَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ
وَمَنْ ضَلَّ
فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝۲۹-۹۱

ہدایت کے سلسلے میں دوسروں سے پہلے اپنی فکر کرو

اے اہل ایمان اپنے اعمال کے نفع نقصان کے مالک تم خود ہو لہذا اپنی فکر کرو۔ دیکھو دوسروں کی گمراہی سے تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا اگر تم خود راہِ راست پر قائم رہے۔ تم سب کے اعمال اللہ کے قانونِ مکافات کے سامنے پیش ہوتے ہیں اور وہیں سے فیصلہ ہوتا ہے کہ کس کے اعمال کس قسم کے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ
لَا يَصْرُكُمْ مَنْ ضَلَّ
إِذَا هْتَدَيْتُمْ
إِلَى اللَّهِ فَرَجِعْكُمْ جَمِيعًا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝۱۰۵

ہدایت یافتہ وہ ہے جس نے اس ضابطہ ہدایت کی پیروی کی

اور جو اللہ کی دی ہوئی ہدایت پر عمل پیرا ہو گیا وہی ہدایت یافتہ کہلاتے گا اور جس نے گمراہی اختیار کر لی

وَمَنْ يَهْدِ اللَّهُ
فَهُوَ الْمُهْتَدِ
وَمَنْ يَضِلَّ

تو اسے کوئی دوست و مددگار نہیں مل سکے گا۔
سوائے اس کے۔

فَلَنْ يَجِدَ لَهُمْ أَوْلِيَاءَ
مِنْ دُونِهِ ۚ

انسان اس لیے مجرم رہ کر اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

ایسے لوگ بھی ہیں جو
ہمارے قوانین سنتے تو ہیں لیکن دل کے کانوں سے نہیں
کیا ایسے بہروں کو تم سنا سکتے ہو۔
جو عقل و فکر سے کام ہی نہ لیں
اور ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر
تمہاری تعظیمات کی طرف متوجہ ہیں لیکن دل سے نہیں
کیا ایسے اندھوں کی رہنمائی تم کر سکتے ہو
جو بصیرت سے کام ہی نہ لیں
یاد رکھو اللہ ہرگز انسانوں پر ظلم نہیں کرتا
یہ تو انسان خود ہی ہے
جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ
يَسْتَمِعُونَ إِلَيْكَ
أَفَأَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ
وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ
وَمِنْهُمْ مَنْ
يَنْظُرُ إِلَيْكَ
أَفَأَنْتَ تَهْدِي الْعُمْى
وَلَوْ كَانُوا لَا يَبْصُرُونَ
إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا
وَلَكِنَّ النَّاسَ
أَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿۲۰۷﴾

اور جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی

یہ وہ ہیں جنہوں نے خرید لی
گمراہی بدلے ہدایت کے
لیکن ان کی یہ تجارت فائدہ مند ثابت نہ ہوئی
اور وہ ہدایت سے محروم ہو گئے۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا
الْضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ
فَمَا رِيحَتْ تجارتُهُمْ
وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ﴿۲۰۸﴾



سلسلہ نبوت و رسالت

۴۹

نبی
مادہ - ن ب ا

نَبَاءٌ کے معنی ہیں خبر دینا نَبَاً نَبُوْءٌ ۔ کے معنی ہیں بلند ہونا النَّبَاۃُ اونچی جگہ کو کہتے ہیں النَّبِیُّ مرفوع جگہ اور واضح راستہ کو کہتے ہیں جو ابھر کر سامنے آجائے۔

نبی اس مقام بلند پر ہوتا ہے جہاں اسے عالم الغیب وَ الشَّہَادۃ (دنیا تے محسوس و غیر محسوس) دونوں کا مشاہدہ کرا دیا جاتا ہے وہ ایک طرف وحی کے ذریعہ سے کائنات کے بنیادی حقائق کا مشاہدہ کرتا ہے اور دوسری طرف ان حقائق کو دنیا تے محسوسات تک پہنچاتا ہے اور انسان کی تمدنی زندگی پر منطبق کرتا ہے۔

نبوت اللہ کا ایک عطیہ ہوتی ہے جسے وہ اپنے منتخب بندے کو عطا کرتا ہے کوئی انسان اپنی کوششوں سے نبوت کے مقام پر نہیں پہنچ سکتا اور اب نبوت کا سلسلہ حضرت محمد پر ختم ہو گیا ہے۔ جس قدر وحی کی ضرورت تھی وہ آخری بار قرآن کریم میں دے دی گئی اور قرآن کی حفاظت خود اللہ نے اپنے ذمے لے لی لہذا اب کوئی انسان اللہ کی طرف سے وحی نہیں پاسکتا اور نہ ہی نبی ہو سکتا ہے۔

رسول
مادہ - رس ل

رَسُولٌ کے بنیادی معنی ہیں رکاوٹ دور کر کے اطمینان نر می اور سکون کے ساتھ چل پڑنا۔ وہ حضرات جنہیں اللہ کی طرف سے وحی ملتی ہے اور اس وحی کو وہ دوسروں تک پہنچاتے ہیں کو اللہ کے رسول کہا جاتا ہے قرآن کریم نے انہیں انبیاء بھی کہا ہے اور رسول بھی نبی اور رسول میں کوئی فرق نہیں ہوتا یہ ایک ہی ذات کے دو منصب ہیں۔ نبوت اللہ کی طرف سے وحی کا ملنا۔ اور رسالت اس وحی کو آگے پہنچانا نہ نبوت بغیر رسالت کے ہو سکتی ہے اور نہ رسالت بغیر نبوت کے نبی اور رسول بھی عام انسان ہوتے تھے اور دوسروں کی طرح ان کے بیوی بچے بھی ہوتے تھے اور وہ خود بھی اللہ کے قوانین کا اتباع کرتے تھے وہ اپنے حکم کی اطاعت کسی سے نہیں کراتے تھے۔

اللہ کی رہنمائی کا مقصد

انسان کو اس کی تمدنی زندگی کے ابتدا میں ہی ہدایت و رہنمائی بتا دیا گیا تھا کہ ان کی طرف ہمارے رسول آتے رہیں گے جو ہمارے قوانین ان تک پہنچائیں گے سو جو لوگ ان قوانین کی پیروی کرتے ہوتے اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیں گے وہ ہر طرح کے خوف سے محفوظ ہو جائیں گے اور ان کی تمام پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔

يٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ
اِمَّا يٰۤاَيُّهَا تَبٰىنَكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ
يَقْضُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ
فَمِنْ اٰتِيٍّ
وَاَصْلَحَ
فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

سلسلہ نبوت و رسالت کا مقصد

ابتدا میں سب لوگ ایک برادری اور امت واحد کی صورت میں رہتے تھے پھر ان کے باہمی مفادات کا ٹکراؤ شروع ہو گیا تو ہم نے انکی رہنمائی کے لیے نبیوں کے بھیجنے کا سلسلہ شروع کیا جو انہیں ایک برادری بن کر رہنے کے نو سکھار ثمرات کی خوشخبری دیتے اور اختلافی زندگی کے نتائج و عواقب سے آگاہ کرتے ہر نبی اپنے ساتھ حق پر مبنی قوانین خداوندی کا ضابطہ لاتا تاکہ وہ لوگوں کے اختلافی امور کا فیصلہ کرے ہر نبی اس ضابطہ کی رو سے وحدت پیدا کر کے چلا جاتا لیکن اس کے بعد وہ لوگ جنہیں یہ ضابطہ دیا گیا تھا باوجود ایسی واضح تعلیم کے آپس میں ایک دوسرے پر زیادتی کرنے لگ جاتے

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيْنَ
مُبَشِّرِيْنَ
وَمُنْذِرِيْنَ
وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
لِيُحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِى مَا اَخْتَلَفُوْا فِيْهِ
وَمَا اَخْتَلَفَ فِيْهِ اِلَّا
الَّذِيْنَ اَوْتُوْهُ مِنْ بَعْدِ
مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنٰتُ
بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۝

دنیا کی ہر قوم کو اللہ کی رہنمائی ملی

اور ہر قوم کو رہنمائی دی گئی۔

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝

سلسلہ نبوت و رسالت کی تشریح

تم سے قبل ہمیشہ یہ ہوتا رہا کہ
ہمارے نبی و رسول ہمارا پیغام لے کر آتے
اور اس کے مطابق معاشرہ کی تشکیل کرتے لیکن ان کے بعد
مفاد پرست لوگ وحی میں تلاوٹ کر کے اسے کچھ کا کچھ بنا دیتے
چنانچہ مفاد پرستوں کے اس تلاوٹ شدہ کو اللہ منسوخ کر دیتا
اور پھر سے ایک رسول کے ذریعے اپنے قوانین کو حکم کر دیتا
اس لیے کہ اللہ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے
اور اس کے سب کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں۔

تمام انبیاء کا ایک ہی مشن تھا

ہم نے اپنا ضابطہ قوانین تمہاری طرف اسی طرح وحی کیا ہے
جس طرح قبل ازیں نوحؑ کی طرف وحی کیا گیا تھا
اور اس کے بعد دیگر انبیاء کرام کو دیا گیا
اور پھر یہ وحی کیا گیا ابراہیمؑ، اسمعیلؑ اور اسحاقؑ کی طرف
اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد کی طرف
اور عیسیٰؑ و ایوبؑ و یونسؑ کی طرف
اور ہارونؑ و سلیمانؑ کی طرف

اور یہی ضابطہ قوانین داؤدؑ کو بھی دیا گیا
اور ان رسولوں کو بھی جن کا ذکر کیا جا چکا ہے
اور ان رسولوں کو بھی جن کا ذکر نہیں کیا گیا
اور موسیٰؑ سے ہم نے اس طرح گفتگو کی جس طرح گفتگو کی جاتی ہے
یہ تمام رسول لوگوں کو قوانین خداوندی کے مطابق زندگی بسر کرنے
کے خوشگوار نتائج بتاتے اور ان کی خلاف ورزی کے نقصانات سے آگاہ کرتے تھے
تاکہ انسان کو اللہ کے خلاف کوئی حجت نہ رہے
اس کی طرف سے رسولوں کے آجانے کے بعد۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ
مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ
إِلَّا إِذَا تَمَنَّيَ
الْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ
فَيَنْسِفُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ
ثُمَّ يَحْكُمُ اللَّهُ آيَاتِهِ
وَاللَّهُ عَلِيمٌ
حَكِيمٌ ۝

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ
وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ
وَأَوْحَيْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ
وَعِيسَى وَآيُوبَ وَيُونُسَ
وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ
وَاتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا ۝
وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ
وَرُسُلًا لَمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ
وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيمًا
رُسُلًا مُبَشِّرِينَ
وَمُنْذِرِينَ
لَعَلَّ النَّاسَ يَرْجِعُونَ عَلَى اللَّهِ حُجَّةً
بَعْدَ الرُّسُلِ ۝

رسولوں کو دی جانے والی ہر سنائی کا بنیادی حکمت

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِيَ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۝۲۵

قبل ازیں ہم نے جب بھی کوئی رسول بھیجا تو اس کی طرف یہی وحی کی گئی کہ کائنات میں اقتدار و اختیار صرف اللہ کو حاصل ہے لہذا اسی کے قوانین کی اطاعت و محکومی اختیار کی جائے

وحدتِ انسانیت کا سبق

وَأَنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أَقَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ۝۲۶

اور رسولوں سے کہا جاتا تھا کہ پوری انسانیت تمہاری ہی قوم کے افراد ہیں جو ایک اُمتِ واحدہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور پوری انسانیت کا پرورش کرنے والا اللہ ہے۔ لہذا اس کے قوانین کی پیروی کرو

رسول اگر ظلم کو مٹاتے اور عدل و انصاف قائم کر دیتے

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُولٌ فَإِذَا جَاءَ رَسُولُهُمْ قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يَظْلَمُونَ ۝۲۷

ہر قوم کی طرف ہمارے رسول آتے رہے۔ سو جب کسی قوم کی طرف ان کا رسول آ جاتا تو ان کے معاملات عدل و انصاف سے طے ہونے لگتے اور وہاں سے ظلم کو مٹا دیا جاتا۔

رسول کا فریضہ

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ ۝۲۸

اے رسول! اپنے رب کی طرف سے نازل کردہ ضابطہ حیات کو تمام انسانوں تک یکساں طور پر پہنچاتے رہو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ فریضہ رسالت کی عدم ادائیگی ہوگی۔

رسول قوانین خداوندی کے ذریعے انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کرتے تھے

یہ سلسلہ رسالت اسی طرح جاری رہا جس طرح ہم نے تمہارے درمیان یہ رسول بھیجا ہے جو ہمارے قوانین تمہارے سامنے پیش کرتا ہے اور ایک عملی نظام کے ذریعہ سے تمہاری ذات و صلاحیتوں کی نشوونما کرتا ہے وہ تمہیں قوانین خداوندی کی تعلیم دیتا ہے اور ان کی غرض و غایت اور حکمت سے آگاہ کرتا ہے۔ وہ تمہیں ایسے امور کی تعلیم بھی دیتا ہے جن سے تم پہلے واقف نہ تھے۔

كَمَا اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رُسُلًا مِّنْكُمْ
يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰیٰتِنَا
وَيُزَكِّیْكُمْ
وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ
وَالْحِكْمَةَ
وَيُعَلِّمُكُمُ مَّا لَمْ
تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝۱۰

رسول کی ذمہ داری

رسول معاشرہ میں اللہ کے قوانین کو نافذ کرتا ہے اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے تمام پاکیزہ و خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے اور تمام خجاست کو حرام ٹھہراتا ہے۔ وہ انسانیت پر پڑے ہوئے جبر و استبداد کے بوجھ اُتارتا ہے اور غلامی تقلید اور اولہام کی جن زنجیروں میں انسانیت جکڑی ہوئی ہے، اُن زنجیروں کو کاٹتا ہے۔

يَاۡمُرُهُم بِالْمَعْرُوْفِ
وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ
وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰیثٰتِ
وَيَضَعُ عَنْهُمْ اَصْرَهُمْ
وَالْاَغْلَالَ الَّتِیْ
كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۝۱۱

لیکن رسول لوگوں پر اللہ کا نظام زبردستی نہیں ٹھونکتا

تم لوگوں کے سامنے قرآنی تعلیمات پیش کرتے رہو اس لیے کہ تمہارا منصب ان تعلیمات کو پیش کرنا ہی ہے زبردستی منوانا نہیں۔ تمہیں ان پر دایرہ بنا کر نہیں بھیجا گیا

فَذَكِّرْ
اِنَّمَا اَنْتَ مُذَكِّرٌ
لَّسْتَ عَلَيْهِمُ بِصٰطِیْطٍ ۝۱۲

انبیاء کے بعد ان کے نام لیوا فرقوں میں بٹ جاتے

انبیاء کے بعد ان کے نام لیوا ان کی تعلیمات کو فراموش کر دیتے

فَتَقَطَّعُوْا اَمْرَهُمْ

بَيْنَهُمْ زُبُرًا
كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ
فَرِحُونَ ۝ ۳۴

اور خود ساختہ شریعتیں بنا کر مختلف فرقوں میں بٹ جاتے
اور پھر ہر فرقہ اپنے مسلک پر
مطمئن ہو کر بیٹھ جاتا۔

مفاد پرستوں نے ہمیشہ نبیوں کی مخالفت کی

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ کے لوگوں کی طرف
ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنے والا رسول بھیجا ہو
اور وہاں کے مفاد پرست طبقہ نے جو دوسروں کی کافئی پر عیش
کرتا تھا یہ نہ کہا ہو کہ ہم تمہارے لئے ہوتے نظام کی
مخالفت کرتے ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ
مِّنْ نَّذِيرٍ
إِلَّا قَالُوا مُدْرِفُوهُمْ
إِنَّا بِنَا أَرْسَلْتُمْ
بِهِ كُفْرًا ۝ ۳۳

انسانیت کے مجرم ہمیشہ نبیوں کے دشمن ہوتے تھے

ہر نبی کے ساتھ ہمیشہ یہ ہوتا رہا کہ
وہ لوگ ان کے دشمن ہوتے
جو انسانیت کے مجرم ہیں۔

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ
عَدُوًّا وَمِنْ
الْعَجِبِ إِنَّهُمْ ۝ ۳۲

فرقہ بنڈیاں اس لیے ہیں کہ لوگ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے ہیں

یہ جو مختلف مذاہب اور گروہ نظر آتے ہیں
اللہ کی طرف سے علم پا لینے کے بعد بھی تو اس لیے کہ
وہ لوگ ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہتے ہیں۔

وَمَا تَفَرَّقُوا
إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ
بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۝ ۳۱

رسول کا انتخاب اللہ خود کرتا تھا

اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس
رسالت جیسے بلند منصب کے لیے منتخب کرنا چاہیے۔

اللَّهُ أَعْلَمُ
حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۝ ۳۰

اور رسول پر وحی نازل ہوتی ہے

اللہ اپنے حکم سے وحی نازل کرتا ہے
اپنے قانونِ مشیت کے مطابق
اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے۔

يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِ
عَلَى مَنْ يَشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ ۝ ۱۵

انبیاء کا انتخاب عام انسانوں میں سے کیا جاتا تھا

انبیاء لوگوں کو بتاتے تھے کہ
ہم بھی تمہاری ہی طرح کے انسان ہیں
لیکن نبوت تو اللہ کا وہ عطیہ ہے کہ جسے وہ چاہتا ہے۔
اپنے بندوں میں سے عطا کر دیتا ہے۔

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ
إِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ
وَلَكِنَّ اللَّهَ يُخَيِّرُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ ۝ ۱۶

جس کا انتخاب کیا جاتا تھا اسے انتخاب سے قبل اس کا علم تک نہیں ہوتا تھا

تم اس بات کے ہرگز امیدوار نہیں تھے کہ
نبی بنو گے اور تم پر کتاب نازل کی جائے گی
یہ سب کچھ تو اللہ کی رحمت سے ہوا ہے۔

وَمَا كُنْتُمْ تَرْجُو
أَنْ يُلْقَى إِلَيْكُمُ الْكِتَابُ
إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ۝ ۱۷

نبی کبھی وحی میں خیانت نہیں کرتا

کسی نبی سے ایسا ممکن ہی نہیں کہ
وہ اپنی وحی میں خیانت کرے۔

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ
أَنْ يَغْلِبَ ۝ ۱۸



قرآن حکیم میں جس آدم کے جنت سے نکلنے کا قصہ بیان ہوا ہے وہ کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ یہ خود انسانیت یا آدمی کی داستان ہے جو تمثیلی انداز میں بیان کی گئی ہے۔

البتہ قرآن کریم میں ایک مقام ایسا ہے جس میں آدم کا لفظ اس انداز سے آیا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ وہ کسی فرد کا نام ہے۔ وہ آیت اس طرح ہے إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَّآلَ اِبْرَاهِيمَ وَاِلٰى عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامِ یَقُولُ اللَّهُ نَبِیُّا لِّمَنْ یَّشَاءُ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ مُّخْبِرٌ

یہاں آدم کا ذکر حضرت نوح کے ساتھ آیا ہے جس سے ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ اس سے فہم کوئی خاص فرد تھا جو نبی بھی تھا اگرچہ اصطفتی کا لفظ قرآن میں غیر نبی کے لیے بھی آیا ہے بہر حال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ نبی ہوں اور ان کا نام آدم ہو لیکن قرآن نے ان کا مزید تعارف نہیں کرایا ۔



۵۱ نوح علیہ السلام

(۵)

قرآن کریم نے کہا ہے کہ اللہ نے دنیا کے ہر ملک قوم میں اپنے رسول بھیجے ان میں سے بعض کا خصوصی ذکر قرآن میں آیا ہے اور باقیوں کا اس طرح ذکر نہیں آیا جن رسولوں کا خصوصیت سے ذکر آیا ہے وہ سامی اقوام کی طرف مبعوث شدہ تھے جن سے زمانہ نزول قرآن کی اولین مخاطب قوم پہلے سے شناسا تھی قرآن میں اس سلسلہ کی ابتدا نوحؑ سے کی گئی ہے۔ قرآن بالعموم قوموں کی زندگی اور موت کے اصولوں کے متعلق گفتگو کرتا ہے وہ ان معاملات میں زمان و مکان یا تاریخی جزئیات سے بحث نہیں کرتا بہر حال ہماری تحقیق بتاتی ہے کہ نوحؑ آج سے قریب چھ سات ہزار سال قبل دجلہ و فرات کی وادیوں میں مبعوث ہوئے تھے۔

حضرت نوحؑ کا پیغام وہی تھا جو تعلیم ربانی کا اصل الاصول ہے اور اس پیغام کی مخالفت بھی قوم کے آسودہ حال اور سرمایہ دار طبقہ نے ہی کی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعوت ایسی تھی جس میں طبقہ مترفین و اوردوں کی محنت پر عیش کرنیوالے اپنی ہلاکت دیکھتے تھے اور غریبوں کے طبقہ نے اس دعوت کو قبول کیا جس کا مطلب ہے کہ یہ طبقہ اس دعوت میں اپنے لیے زندگی کے آثار پاتا تھا لہذا مترفین کے طبقہ نے اس دعوت کی سخت مخالفت کی نوحؑ کو دھمکیاں دینی شروع کر دیں اور یہ مخالفت اس حد تک بڑھ گئی کہ حضرت نوحؑ نے محسوس کیا کہ وہ مغلوب ہو جائیں گے اس کے بعد طوفان آیا۔ مخالفین غرق ہو گئے اور نوحؑ اور ان کے متبعین کشتی میں سوار ہو کر صحیح سلامت خشکی پر اتر گئے۔

اس سلسلہ میں ایک بڑی اہم اور بنیادی حقیقت کی بھی وضاحت کی گئی کہ ملت کی تشکیل نظریہ حیات یا آئیڈیالوجی کے اشتراک سے ہوتی ہے وطن اور خون کے رشتوں سے نہیں لہذا اس سلسلہ میں ”اپنے“ اور ”غیر“ کی تفریق بھی بتادی اس نقطہ نگاہ سے حضرت نوحؑ کی بیوی اور بیٹا غیر قرار پائے اور وہ ”غیر“ جنہوں نے نوحؑ کی دعوت کو قبول کر لیا تھا ”اپنوں“ میں شمار ہوتے ایسا نظر آتا ہے کہ اس زمانہ میں ذہن انسانی ہنوز اپنے عالم طفولیت میں تھا اور وہ لوگ تمدنی زندگی کی چھوٹی چھوٹی ضروریات بھی اپنی عقل سے پوری نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ نوحؑ کو وحی کے ذریعے بتایا گیا کہ وہ کشتی کس طرح بنائیں۔

(قرآن کریم میں نوحؑ کے متعلق ہے کہ آپؑ ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کے درمیان رہے اس سے ایک مفہم تو یہ لیا جاتا ہے کہ آپؑ کی عمر ساڑھے نو سو سال یا اس سے زائد تھی اور دوسرا مفہم یہ لیا جاتا ہے کہ ساڑھے نو سو سال کا زمانہ وہ مدت ہے جس میں شریعتِ نوحؑ کا دور دورا رہا۔)

نوح کی طرف کی گئی وحی

تمہاری طرف کی گئی وحی اسی طرح کی ہے
جس طرح کی وحی نوح کی طرف
اور ان کے بعد آنے والے انبیاء کرام کی طرف کی گئی تھی۔

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ
وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۚ

نوح کا لایا ہوا دین یا نظام حیات

جو نظام حیات تمہارے لیے تجویز کیا گیا ہے
یہ وہی ہے جو قبل ازیں نوح کے لیے تجویز کیا گیا تھا۔

شَرَعْنَا لَكُمْ فِي الدِّينِ
مَا وَضَّيْنَا بِهِ نُوحًا

نوح اپنی قوم کو نظام خداوندی کی پناہ میں لانا چاہتے تھے

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ
وہ انہیں ان کی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے آگاہ کرے
قبل اس کے کہ دردناک تباہی کا غلبہ ان کے شر پر آجائے۔
لہذا اس نے اپنی قوم کو ان کی روش کے تباہ کن نتائج سے واضح طور پر آگاہ کیا
اور کہا کہ تم اللہ کے قوانین کی حکومت اختیار کرو
اور ان قوانین کی بلوری بلوری پیروی کرو
اور جو نظام میں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں اس کی اطاعت کرو
اگر تم اس نظام کی پناہ میں آگے تو تمہاری سابقہ غلطیوں کا ملامت بھی ہو جائے گا
اور جب تک تم اس نظام کی پناہ میں رہو گے تمہیں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہے گا
اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارے اعمال کے نتائج کو کوئی ٹال نہیں سکے گا
کاش تم اللہ کے قانون مکافات کو سمجھ سکتے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ
أَن أَنْذِرْ قَوْمَكَ
مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ
قَالَ يَقَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ
إِنِ اعْبُدُوا اللَّهَ
وَأَقِمْ
وَأَطِيعُوا
يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ
وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
إِنِ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ
لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

نوح کا یہ مقابل دوسروں کی محنت پر عیش کرنے والا استہسالی طبقہ تھا

ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ

إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ
 أَنْ لَا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ
 إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ لِلَّهِ
 فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
 كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
 مَا نَرَاكَ إِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا
 وَمَا نَرَاكَ اتَّبَعَكَ إِلَّا
 الَّذِينَ هُمْ أَرَادُوا أَنْ
 يَبْغُوا
 وَمَا نَرَىٰ لَكَ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ
 بَلْ نَحْنُ نَحْنُ كَذِبِينَ

۲۴-۲۵

اور اس نے انہیں انکی غلط روش زندگی کے تباہ کن نتائج سے خبردار کیا
 اور کہا اپنی اس روش کو چھوڑ کر اللہ کے قوانین کی اطاعت و محکمیت اختیار کرو
 اگر تم نے ایسا نہ کیا تو مجھے خطرہ ہے کہ تمہیں بہت بڑی تباہی گھیر لے گی
 اس پر اُس کی قوم کے بااقتدار اور دولتمند طبقہ نے جو
 انکار و سرکشی کی راہ پر گامزن تھے، کہا
 ہم تو دیکھتے ہیں کہ تم ہمارے ہی جیسے ایک انسان ہو
 اور جو لوگ تمہارے پیچھے لگ گئے ہیں ان میں بھی ہمیں
 سوائے غریب اور رزیل لوگوں کے اور کوئی نظر نہیں آتا
 جو بے سوچے سمجھے تمہارے پیچھے ہو لیے ہیں
 ہمیں تو تمہارے اندر کوئی برتری والی بات نظر نہیں آتی
 ہمارے خیال میں تو تم محض جھوٹے ہو۔

اور ساری کشمکش استھصال زدہ پسے اور کچے ہوئے لوگوں کے متعلق تھی

نوح نے کہا میں تم پر اپنی کسی ذاتی برتری کا دعویٰ ہرگز نہیں کرتا
 نہ یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے فضلے ہیں
 نہ غیب کا علم جاننے کا دعویٰ کرتا ہوں
 نہ یہ کہتا ہوں کہ میں غیر معمولی قوتوں کا مالک کوئی فرشتہ ہوں
 میں تو تم سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم نے رزیل و حقیر
 بنا رکھا ہے وہ اللہ کی دی ہوئی خیر و برکت سے محروم نہیں کیے جاسکتے
 اللہ لوگوں کی ظاہری پوزیشنوں کو نہیں بلکہ ان کے دلوں کو دیکھتا ہے
 اگر میں ان کے حقوق کے مطالبہ سے دستبردار ہو جاؤں تو میرا بھی ظالموں میں ہوگا

وَلَا أَقُولُ لَكُمْ
 عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ
 وَلَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ
 وَلَا أَقُولُ إِنِّي مَلَكٌ
 وَلَا أَقُولُ لِلَّذِينَ تَزْدَرِي أَعْيُنُكُمْ
 لَنْ يُؤْتِيَهُمُ اللَّهُ خَيْرًا
 اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ
 إِنِّي إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ

۲۶

استھصالِ طبیعت کی رعوت

انہوں نے کہا کیا ہم تمہارے اس نظام کو قبول کر لیں
 جس میں معاشرہ کے رزیل اور گھٹیا کام کرنے والے لوگ شامل ہو گئے ہوں

قَالَ أَلَا تُؤْمِنُونَ
 وَاتَّبَعَكَ إِلَّا ذُكُورٌ

قَالَ وَمَا عَلَيَّ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

إِنْ حِسَابُهُمْ إِلَّا عَلَيَّ رَبِّي

لَوْ شِئْتُ لَوَسَّعُورُونَ ۝

وَمَا أَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ

إِن أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ

قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَنُوحُ

لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمَرْجُومِينَ ۝ ۲۶ ۱۱۶-۱۱۷

نوح نے کہا لوگوں کے کاموں اور پیشوں کا جائزہ لینا میرا کام نہیں

یہ حساب کتاب میرے پروردگار کے ذمہ ہے

کاش تم ان باتوں کا شعور رکھتے۔

بہر حال ایسا بہرگز نہیں ہو سکتا کہ میں ان مظلوم اہل ایمان کا ساتھ چھوڑ دوں

تمہاری غلط روش کے نتائج سے میں تمہیں آگاہ کرنا چاہتا تھا سو میں نے کر دیا۔

انہوں نے کہا اے نوح ان ادنیٰ درجہ کے لوگوں کو مساوات کا درس دے کر تم

معاشرہ میں فساد پھا کر رہے ہو اگر تم اس سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں نکسار کر دیں گے۔

نوح کا مظلوم طبقہ کا ساتھ چھوڑنے سے انکار

نوح نے کہا اے قوم

مجھے اللہ کی پکڑ سے کون بچائے گا۔

اگر میں ان لوگوں کے حقوق سے دستبردار ہو کر انہیں دھکا دے دوں

کیا تم اس بات پر غور نہیں کرو گے۔

وَيَقُومُ

مَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ

إِنْ طَرَدْتَهُمْ

أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ ۲۷

اتحصالِ طبقہ نے مکرو فریب کا جال پھیلا رکھا تھا

نوح نے کہا پروردگار

میں سب فتنیں کر چکا لیکن یہ لوگ میری ایک نہیں مانتے

یہ لوگ ان وڈیڑوں اور مذہبی پیشواؤں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں

جنہیں ان کے مال و دولت اور جہتہ کی کثرت نے اور بھی نامراد بنا دیا ہے

ان مالدار لوگوں اور مذہبی پیشواؤں نے مکرو فریب کا براز پست جال پھیلا رکھا ہے

قَالَ نُوحٌ رَبِّ

إِنَّهُمْ عَصَوْنِي

وَاتَّبَعُوا مَنْ لَمْ يَزِدْهُ

كَالَهُ وَوَلَدَهُ إِلَّا خَسَارًا ۝

۲۷ ۱۱۸-۱۱۹

اور مساج کی ناامیدی

نوح نے کہا پروردگار میں نے اپنی قوم کے مفاد پرستوں کو

شب و روز نظامِ خداوندی کی طرف دعوت دی

مگر میں انہیں جس قدر اس نظام کی طرف بلاتا ہوں

قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ

قَوْمِي لِلْإِسْلَامِ فَهُمْ يَكْفُرُونَ ۝

فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاؤِي

الْأَفْرَارَ ۝

وَأَنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ

لَتَغْفِرَ لَهُمْ

جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ

وَأَسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ

وَاصْرَوْا وَاسْتَكْبَرُوا

اسْتَكْبَارًا ۝

یہ اسی قدر اس سے دور بھاگتے ہیں

میں انہیں اس نظام کی پناہ میں لا کر

ہر طرح کا تحفظ دینا چاہتا ہوں

لیکن یہ لوگ میری کوئی بات سُننا ہی نہیں چاہتے

اور جو سنتے بھی ہیں وہ محض منافقانہ طور پر دل کے کانوں سے نہیں

ہزار سمجھانے کے باوجود یہ لوگ اپنی روش سے باز نہیں آتے

بلکہ ان کی سرکشی بڑھتی ہی جا رہی ہے۔

اس طرقتہ علاج کی حد

نوحؑ نے گزارش کی پروردگار

یہ لوگ میری ہر بات کی تکذیب کیے جا رہے ہیں

اب مجھ میں اور ان میں ایک فیصلہ کر دیجیے۔

قَالَ رَبِّ

إِنِّي قَوْمٌ كَاذِبُونَ

فَاقْتَرِبَنِي وَبَيْنَهُمْ ۝۲۶

اور ناسور کو کاٹ پھینکنے کی تجویز

اور نوحؑ نے کہا پروردگار

ان سرکشوں کے کسی ایک گھرانے کو بھی دُنیا میں باقی نہ رہنے دیجیے

اگر ان میں سے کوئی باقی رہ گیا

تو وہ آپ کے بندوں کو گمراہ کرتا رہے گا

پھر ان کی اولاد بھی ان کے زیرِ تربیت پُرورش پا کر انہی جیسی

سرکش و نافرمان بردار ہوگی لہذا بُرائی کے ان جرائمیوں کو ختم ہی کر دیجیے

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ

لَا تَذَرْنِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝

إِنَّكَ إِن تَذَرَهُمْ

يُضِلُّوا عِبَادَكَ

وَلَا يَلِدُوا

إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝۲۷

وحی کے ذریعے کشتی بنانا سکھایا گیا

اس پر ہم نے نوحؑ کی طرف وحی کی کہ

تمہاری قوم میں سے اب مزید لوگ ایمان نہیں لائیں گے

جن لوگوں نے ایمان لانا تھا وہ لا چکے

وَأَوْحَىٰ إِلَىٰ نُوحٍ

أَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ

إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
وَاصْنَعِ الْفُلَكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحِّينَا
وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا
إِنَّهُمْ مُّعْرِضُونَ
وَيَصْنَعُ الْفُلَكَ
وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأَ مِنْ قَوْمِهِ
سَخِرُوا مِنْهُ ۖ

یہ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں اب اس پر غم نہ کھاؤ
اور ہماری وحی کے مطابق ہماری زیر نگرانی کشتی بنانا شروع کر دو
اور ان ظالم لوگوں کے بارے میں اب ہم سے کچھ عرض معروض نہ کرنا
یہ سب غرق ہوں گے۔
چنانچہ نوحؑ نے کشتی بنانا شروع کر دی
اور اس قوم کے وڈیرے جب وہاں سے گزرتے
تو اس کا تمسخر اڑاتے۔

اور پھر طوفان آگیا

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَمْرُنَا
وَفَارَ الْتَوَارُ
قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ
الْأُنثَىٰ وَاهْلَكَ
الْأَمَنَ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
وَمَنْ أَمَنَ
وَمَا أَمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝

اور جب وہ وقت آگیا کہ ہماری ٹھہرائی ہوئی بات بطور میں آئے
تو ارد گرد کی پہاڑیوں سے بارش کا پانی جوش مارتا ہوا وادی میں آنا
شروع ہوا۔ ہم نے نوحؑ سے کہا ہر ضررت کی شے کے دو دو جوڑے کشتی
میں رکھ لو اور اپنے اہل و عیال کو بھی ساتھ لے لو
سوا ان کے جن پر اللہ کی بات پوری ہو چکی ہے
اور ان سب کو ساتھ لے لو جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا ہے
البتہ تھوڑے سے لوگ ہی تھے جنہوں نے اس نظام کو قبول کیا تھا

اور اس طرح اس معاشرے برائی کے جراثیم ختم کر دیے گئے

چنانچہ ہم نے نوحؑ اور ان کے ساتھیوں کو بچا لیا
بھری ہوئی اس کشتی میں
اور باقی ماندہ لوگ غرق ہو گئے۔

فَأَنجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ
فِي الْفُلِ الْمَشْحُونِ
ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ۝

نوح کا بیٹا

اور نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا
جو ان کی جماعت میں شامل نہیں ہوا تھا الگ رہا تھا

وَنَادَىٰ نُوحٌ ابْنَهُ
وَكَانَ فِي مَعْزِلٍ

يَبْنِيَّ اَزْكَبُ مَعَنَا
وَلَا تَكُنْ مَعَ الْكَافِرِيْنَ ۝

قَالَ سَاوِدِيْ اِلَى جَبَلٍ
يَّعِصْمُنِيْ مِنَ الْمَاءِ

قَالَ لَا عَاصِمَ

الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

اِلَّا مَنْ رَّحِمَ

وَحَالٌ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ

فَكَانَ مِنَ الْمَغْرَقِيْنَ ۝ ۳۲-۳۳

اے میرے بیٹے آ اور ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا
اور ان منکرینِ نظامِ خداوندی کے ساتھ نہ رہ
اس نے کہا آپ جانیے میں آپ کے ساتھ جانا نہیں چاہتا
میں سیلاب سے بچنے کے لیے کسی پہاڑی ٹیلے پر پناہ لے لوں گا
نوح نے کہا بیٹا تم کس غلط فہمی میں مبتلا ہو
آج اس طوفان سے جو قانونِ خداوندی کے مطابق آ رہا ہے
اللہ کے دامنِ رحمت کے سوا کہیں پناہ نہیں
اور پھر ایک موج آئی اور ان کے درمیان حائل ہو گئی
اور وہ بھی دوسروں کے ساتھ ڈوب گیا۔

اور لوں ظالم قوم انجام کو پہنچی

زمین سے کہا گیا وہ اپنا پانی جوس لے
اور بادلوں سے کہا گیا وہ تھم جائیں
اور پانی کا چڑھاؤ ختم ہو گیا
اور یوں وہ حادثہ انجام پا گیا
اور کشتی ”جودی“ پر ٹھہر گئی
اور یوں زندگی اور اُس کی کامرائیوں سے محروم ہوئی
ایک ظالم قوم۔

وَقِيلَ يَا اَرْضُ ابْلَعِيْ مَاءَكَ

وَالسَّمَاءُ اَقْلَعِيْ

وَاغْضِي الْمَاءَ

وَقُضِيَ الْاَمْرُ

وَاُسْتُوتِ عَلَى الْجُودِي

وَقِيلَ بَعْدًا

لِلْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ۝ ۳۴

اللہ کے قانون کی رُو سے اپنے اور غیر کا معیار

نوح نے اپنے رب کو پکارا اور کہا
پروردگار میرا بیٹا میرے اہل میں سے تھا اور آپ کا وعدہ تھا کہ
میرے اہل کو بچا لیا جاتے گا۔ آپ کے وعدے تو ہمیشہ سچے ہوتے ہیں
اور آپ احکم الحاکمین بھی ہیں۔
کہا گیا اے نوح تم نے ”اہل“ کا صحیح مفہوم نہیں سمجھا

وَنَادٰى نُوْحٌ رَبَّهُ

فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ

وَ اِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ

وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝

قَالَ يٰ نُوْحُ اِنَّهٗ

لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ

وہ تمہارا بیٹا تو تھا لیکن تمہارا "اہل" نہیں رہا تھا
اپنے غیر صالح اعمال کی وجہ سے۔

إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُصَالِحٍ ۝۴۵-۴۶

رسول کی قرابت بھی قانونِ مکافات کے سامنے کچھ کام نہیں دیتی

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا

اللہ مثال پیش کرتا ہے

لِلَّذِينَ كَفَرُوا

ان لوگوں کے لیے جو قوانینِ خداوندی سے انکار کرتے ہیں

أَمْرَأَتِ نُوحٍ وَامْرَأَتِ لُوطٍ

نوح کی بیوی کی اور لوط کی بیوی کی

كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ

وہ ہمارے دو صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں

فَخَانَتَهُمَا

لیکن انہوں نے قانونِ خداوندی کے ساتھ خیانت کی تو

فَلَمْ يَغْنِيَا عَنْهُمَا

ان کے لیے رسول کی بیوی ہونا کچھ کام نہ آیا

مِنَ اللَّهِ شَيْئًا

اللہ کے قانونِ مکافات کے سامنے

وَقِيلَ ادْخُلَا النَّارَ

اور وہ جہنم کی حقدار ٹھہریں

مَعَ الدَّٰخِلِينَ ۝۴۷

دوسرے تمام جہنمیوں کے ساتھ۔

نوح کی عمر یا ان کی تعلیمات کا دور

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ

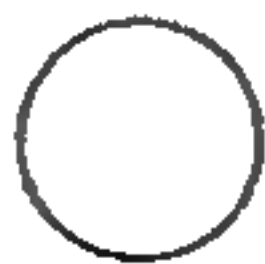
ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

فَلَيْثَ فِيهِمْ

اور وہ ان میں رہا

أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ ۝۴۸

پچاس کم ایک ہزار سال تک۔



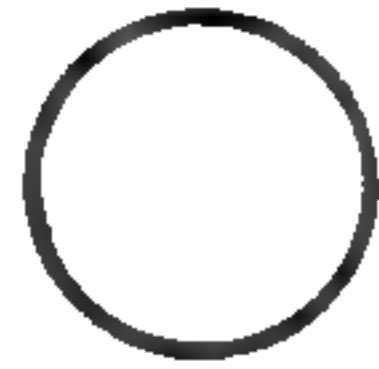
قوم عاد

۵۲

(قوم عاد قوم نوح کی جانشین تھی ان کی طرف حضرت ہود مبعوث ہوئے یہ لوگ جسمانی طور پر مضبوط طاقتور اور بڑے ڈیل ڈول والے تھے ان کی زمینیں بڑی زرخیز تھیں تہذیب تمدن کے اعتبار سے بھی یہ لوگ قوم نوح سے آگے تھے۔ بڑے بڑے مضبوط قلعے بناتے اور پہاڑوں کی بلندیوں پر یاد گاریں تعمیر کرتے تھے۔

سام کے بیٹے ارم کی نسبت سے انہیں عاد ارم بھی کہا جاتا ہے ان کی پہلی نسل کو عاد اولیٰ کہا گیا ہے اور اس کی تباہی کے بعد اگلی نسل کو عاد ثانیہ یہ احناف کے علاقہ میں بستے تھے جس کے معنی ریگستانی صحرا کے ہیں یہ عرب کا وہی علاقہ ہے جسے اب ربع خالیہ کہا جاتا ہے۔

حضرت ہود نے انہیں اللہ کا وہی پیغام دیا جو اس سے قبل حضرت نوح اپنی قوم کو دے چکے تھے اور جب مومل قوم کے سرداروں اور استحصالی طبقہ نے اس دعوت کی مخالفت کی اور اپنی ظالمانہ روش کے نتیجہ میں یہ لوگ ایسے تباہ ہوئے کہ ان کی جڑ تک کٹ گئی اور نام و نشان بھی باقی نہ رہا۔



(عاد، قوم نوح کی جانشین اور بڑی قوتوں اور فراخیوں کی حامل قوم تھی

قوم عاد کو جانشین بنایا گیا تھا

قوم نوح کے بعد

یہ لوگ بڑے تومند اور قد آور تھے

اور انہیں بڑی فراخیاں حاصل تھیں۔

جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ

مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ

وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ

بَصُطَةً ۚ

یہ قوم احقاف کے علاقہ میں آباد تھی اور اس کی طرف ہوڈ بحیثیت پیغمبر بھیجے گئے

لوگوں کو قوم عاد کی سرگزشت سناؤ
جب ان کی غلط روش کے نتائج سے آگاہ کرنے کے لیے
ان کا بھائی ہوڈ ان کی طرف احقاف کے علاقہ میں آیا تھا
یہ رسولوں کے اس سلسلہ سے تعلق رکھتا تھا جو اس سے پہلے بھی
کئی قوموں کی طرف آچکے تھے اور اس کے بعد بھی آتے رہے
اُس نے اپنی قوم سے کہا اللہ کے قوانین کے سوا کسی کی اطاعت نہ کرو
مجھے خطرہ ہے کہ اپنی غلط روش کے نتیجہ میں تم
اپنے آپ کو سخت عذابوں میں مبتلا کر لو گے۔

وَإِذْ كُنَّا لَمَخَالِدَ
إِذَا نَذَرْنَاهُمْ
بِالْأَحْقَافِ
وَقَدْ خَلَّتِ التُّدُرُ مِنْ
بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ
أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ ۲۶

حضرت ہوڈ کی دعوت

قوم عاد نے بھی ہمارے رسولوں کی تکذیب کی
ان کے بھائی ہوڈ نے جب ان سے کہا
کیا تم اپنی غلط روش کے تباہ کن نتائج سے پنہا چاہتے ہو
میں تمہاری طرف اللہ کے ہاں سے امن و سلامتی کا پیغام لے کر آیا ہوں
لہذا تم اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اور اس نظام کی اطاعت کرو جو میں تمہارے لیے قائم کرنا چاہتا ہوں
اور دیکھو میں اس نظام کے قیام کے سلسلہ میں تم سے کسی صلہ کا طلبگار نہیں ہوں
میرا صلہ تو مجھے اللہ کی عالمگیر ربوبیت سے مل جائے گا۔

كَذَّبَتْ عَادُ الْمُرْسَلِينَ
إِذْ قَالَ لَهُمُ أَخُوهُمْ هُودٌ
أَلَا تَتَّقُونَ ۝
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۝
فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا ۝
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ
إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ ۲۶

غلط روش کی نشاندہی

ہوڈ نے ان سے کہا تم اونچے مقامات پر ایسی یادگاریں تعمیر
کرتے ہو جن کا کوئی مصرف نہیں عام آدمی کو جن کا کوئی فائدہ نہیں
تم طرح طرح کا ساز و سامان اور اِلٰھ وغیرہ بناتے ہو

اتَّبِنُونَ بِنَاءً
تَعْبَثُونَ
وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ

لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ
وَإِذْ أَبَطْشْتُمْ بِطَشْتُمْ جَبَّارِينَ
فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَاطِيعُونَ ۝ ۲۶
۱۲۸-۱۳۱

تاکہ تمہارا غلبہ و اقتدار اور جو رواجِ استبداد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہے
اور کمزوروں پر تمہارے آہنی پنجہ کی گرفت ڈھیلی نہ ہونے پائے۔
تم اس روش کو چھوڑ کر اللہ کے قوانین کی پیروی کرو
اور جو نظام میں تمہارے سامنے پیش کر رہا ہوں اسکی اطاعت کرو۔

ہوڈ کا اولین مخالف مفاد پرست اور سرمایہ دار طبقہ تھا

اور ہم نے عاد کی طرف ان کے بھائی ہوڈ کو رسول بنا کر بھیجا
اس نے کہا اے میری قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو۔
اس کے سوا کوئی ایسی قوت نہیں جس کی محکومیت اختیار کی جائے۔
کیا تم زندگی کی تباہیوں سے بچنا نہیں چاہتے
اس پر اس کی قوم کے صاحبِ دولت و اقتدار طبقہ نے جن کے پاس
سامانِ زلیت کی فراوانی تھی اور جنہوں نے انکار و سرکشی کی راہ اختیار کر رکھی
تھی کہا ہمیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ تم عقل و خرد کھو بیٹھے ہو
اور ہماری دانست میں تو جو کچھ تم کہتے ہو وہ بڑا جھوٹ ہے۔

وَإِلَى عَادِ أَخَاهُمْ هُودًا
قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ
أَفَلَا تَتَّقُونَ
قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ
وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَذِبِينَ ۝ ۶۵-۶۶

وہ حق کے بغیر بڑے بن بیٹھے تھے

قوم عاد کا یہ حال تھا کہ
وہ زمین پر بڑے بن بیٹھے تھے
بغیر کسی حق کے۔

فَأَمَّا عَادُ
فَأُتْكَبَرُوا فِي الْأَرْضِ
بِغَيْرِ الْحَقِّ ۝

اور قوموں کی جہتانہ روش

انہوں نے کہا کیا تم اس لیے آئے ہو کہ
ہمیں ہمارے معبودوں سے برگشتہ کر دو
اگر تم اس بات میں سچے ہو کہ ہماری روش کا نتیجہ تباہی
ہے تو اس تباہی کو لے آؤ دیر کیوں کرتے ہو

قَالُوا اجْعَلْنَا
لِنَا فِكَرًا عَنْ إِلَهِتِنَا
فَاتَّبَعْنَا مَا تَتَّبَعْنَا
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

قَالَ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ
وَأُبَلِّغُكُمْ مَا أُرْسِلْتُ بِهِ
وَلَكِنِّي أَرَأَيْتُمْ
قَوْمًا تَجَبَّلُونَ ۝ ۲۲-۲۴

اس نے کہا تمہارے اعمال کا نتیجہ کب نکلے گا اس کا علم تو اللہ ہی
کو ہے میرا فریضہ تو اس کا پیغام تم تک پہنچا دینا ہے
لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم
بڑی ہی احمق قوم ہو۔

(اور پھر ہلاکت آگئی)

اور پھر ہلاکتوں سے دو چار ہو گئی
عادِ اولیٰ۔

وَأَنَّهُ أَهْلَكَ
عَادَ الْأُولَىٰ ۝ ۳۵

ہم عصرِ اقوام پر تبری کے باوجود وہ اپنے انجام سے بچ نہ سکے

تاریخ میں عادِ ارم کا انجام دیکھو کہ
اللہ کے قانونِ مکافات نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا تھا
وہ بڑی عالیشان عمارتیں بناتے اور اپنی بلند یادگاریں تعمیر کرتے تھے
اور انہیں اپنی ہم عصرِ اقوام میں بے نظیر مقام حاصل تھا۔

الَّذِينَ كَفَرُوا
فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادِ إِرَمَ
ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي
لَمْ يَخْلُقْ مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ ۝ ۸۹-۹۱

ان کا علم و دانش بھی ان کے کسی کام نہ آیا

قومِ عاد کو جیسا اقتدار و تمکین حاصل تھا
ویسا تمہیں بھی حاصل نہیں

وَلَقَدْ مَكَنَّا فِيهَا
إِن مَّكَنَّا فِيهَا
وَجَعَلْنَا لَهُمْ

نیز وہ غیر مذہب اور وحشی قوم بھی نہیں تھی
انہیں علم و دانش کے تمام ذرائع حاصل تھے
اور وہ سوچ سمجھ اور غور کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی
لیکن ان پر چونکہ مفاد پرستی کے جذبات غالب تھے
لہذا ان کے عقل و دانش اور فہم و فراست
ان کے کسی کام نہ آئے

سَمْعًا وَ أَبْصَارًا
وَأَفْئِدَةً
فَمَا أَغْنَىٰ عَنْهُمْ

اور وہ ہمارے قوانین کی مخالفت کرتے رہے
لہذا ان نتائج نے انہیں چاروں طرف سے کھیر لیا
جن کی وہ ہنسی اڑایا کرتے تھے۔

سَمْعُهُمْ وَلَا أَبْصَارُهُمْ
وَلَا أَفْئِدَتُهُمْ مِنْ شَيْءٍ
إِذْ كَانُوا يَجْحَدُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ
وَحَاقَ بِهِمْ قَاكَانُوا
بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ ۴۴-۴۶

۵۳ قومِ ثمود

(محققین علم الاقوام نے دنیا کی قوموں کو تین بڑی بڑی شاخوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ آریائی ، ۲۔ منگولی ، ۳۔ سامی

حضرت نوح کے ایک بیٹے کا نام سام تھا۔ ان کی اولاد سامی کہلائی۔ سامی اقوام میں عرب آرامی، عجمی، ہنسی، کلدانی وغیرہ شامل ہیں۔ اقوام سامیہ کا اولین وطن عرب تھا جہاں سے نکل کر وہ بابل، شام اور مصر تک پھیل گئیں ان میں سے جنہوں نے اندرون عرب میں حکومتیں قائم کیں۔ ان میں سب سے مشہور قبیلہ ثمود تھا۔

قومِ ثمود عرب کے شمال مغربی علاقہ پر حکمران تھی جسے وادیِ قرای کہتے ہیں حجران کا دارالحکومت تھا جو اس قدیم راستے پر واقع تھا جو حجاز سے شام کی طرف جاتا ہے۔ وادیِ قرای کے گرد و پیش کا علاقہ بڑا سرسبز تھا لیکن آتش فشاں مادہ سے لبریز یہ قوم میدانوں میں وسیع و رفیع محلات تعمیر کرتی اور پہاڑوں کے گوشوں میں مستحکم قلعے بناتی تھی جو فنِ جنگ تراشی کے نمونے تھے۔ اس قوم کی طرف حضرت صالحؑ مبعوث ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تو اس کے ساتھ ہی اس کے لیے سامانِ رزق زمین کے دسترخوان پر باافراط بچھا دیا تاکہ ہر کوئی اپنی اپنی ضرورت کے مطابق لے لے لیکن مستبد قوتیں رزق کے سرچشموں کو اپنی ملکیت بنا لیتی ہیں جس کا نتیجہ ہوتا ہے کہ کمزور انسان بھوکے مر جاتے ہیں۔ حضرت انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد یہ بھی ہوتا تھا کہ وہ رزق کے سرچشموں کو مستبد قوتوں کے ہاتھوں سے چھڑا کر نوعِ انسان کے لیے عام کر دیں قومِ ثمود کے ہاں بھی یہی حالت تھی قوم کے بڑے بڑے سرداروں نے چراگا ہوں اور پانی کے چشموں پر قبضہ جما رکھا تھا اور کمزور انسان ان کے دستِ نگر تھے حضرت صالحؑ نے معاشرہ کے اس فساد کو مٹانے کی کوشش کی تو قوم کے سرداروں اور دولت مند طبقہ نے ان کی سخت مخالفت کی لیکن جب حضرت صالحؑ کی قوتِ مستحکم ہو گئی تو سردارانِ قوم ان کے ساتھ معاہدہ کرنے پر مجبور ہو گئے اس معاہدہ کی رو سے تمام لوگوں کے لیے چراگا ہوں اور پانی کے چشموں پر یکساں حقوق مقرر کر دیئے گئے۔

حضرت صالحؑ نے کہا کہ اس بات کے ثبوت کے لیے کہ تم اپنے معاہدہ پر قائم رہتے ہو یا نہیں میں اپنی اونٹنی چھوڑتا ہوں اگر تم نے اسے چراگا ہوں میں چرنے اور چشموں سے پانی پینے دیا تو سمجھا جائے گا کہ تم اپنے معاہدہ پر قائم ہو لیکن ان مفسدین نے اس اونٹنی کو مار ڈالا اور اس طرح اپنی بات سے پھر گئے۔

(یہ لوگ عیش کی زندگی بسر کر رہے تھے کہ ایک رات آتش فشاں پہاڑوں میں دھماکے اور زلزلے شروع ہو گئے جس سے قومِ ثمود کی بستیاں راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔)

سے قومِ ثمود کی بستیاں راکھ کا ڈھیر بن گئیں۔

حضرت صالحؑ کی دعوت

وَاللّٰی تَمُودُ
اٰخَاہُمْ ضَلٰحًا
قَالَ یَقُوْمُ
عَبْدُ اللّٰہِ
مَا لَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ غَیْرَہٗ
ہُوَ اَنْشَاَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
وَاسْتَعْرَضَ فِیْہَا
فَاَسْتَغْفِرُوْا ۙ

ہم نے قومِ ثمود کی طرف
ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا
انہوں نے کہا اے میری قوم
تم صرف اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرو
اس کے سوا تمہارے لیے کوئی صاحبِ اقتدار نہیں
اسی نے تمہیں اس ملک میں اُٹھا کھڑا کیا
اور اچھی طرح آباد کیا
لہذا اس کے قوانین کی حفاظت میں آ جاؤ۔

مُعاشرہ میں ناسمجھاریاں پیدا کر کے فساد بپا نہ کرو

وَ اذْکُرُوْا اِذْ جَعَلْکُمْ
خُلَفَاۗءَ مِنْۢ بَعْدِ نَادٍ
وَبَوَاکُمْ فِی الْاَرْضِ
تَتَّخِذُوْنَ مِّنْ سَنُوْلِہَا قُصُوْرًا
وَتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا
فَاذْکُرُوْا اِلَّا اللّٰہَ
وَلَا تَعْتَوُوْا فِی الْاَرْضِ
مُفْسِدِیْنَ ۝

دیکھو تم قومِ عاد کی سرکشی کا نتیجہ دیکھ چکے ہو
ان کے بعد اللہ نے تمہیں ان کا جانشین بنایا
اور تمہیں ملک میں اس طرح متمکن کر دیا کہ
تم اس کے مہیالوں میں محلات تعمیر کرتے ہو
اور پہاڑوں کو تراش کر ان میں مکانات بناتے ہو
اللہ کی ان نعمتوں کو اور اس کے قانون کی قوتوں کو اپنے پیشِ نظر رکھو
اور ملک میں ناسمجھاریاں پیدا کر کے
فساد مت برپا کرو۔

اور اسلاف کی آڑ

قَالَ اٰیضًا
قَدْ کُنْتَ فِیْ نَافِرٍ جَوًّا
قَبْلَ ہٰذَا

انہوں نے کہا اے صالحؑ
تم سے تو ہمیں بڑی اُمیدیں والبتہ تھیں
کہ تم اپنے اسلاف کے سچے جانشین بنو گے

اتَّهِنَّا أَنْ نَعْبُدَ
مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۝

کیا تم ہمیں ان کی اطاعت سے روکنا چاہتے ہو
جن کی اطاعت ہمارے بزرگ کرتے رہے ہیں۔

وحی کے مقابلہ میں اسلاف کے مسلک کی کوئی حیثیت نہیں

قَالَ يَقَوْمِ ارْءَيْتُمْ

إِنْ كُنْتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي

وَأَتَّبِعِي مِنْهُ رَحْمَةً

فَمَنْ يَنْصُرُنِي مِنَ اللَّهِ

إِنْ عَصَيْتُهُ ۝

صالحؑ نے کہا اے میری قوم غور تو کرو کہ
اللہ نے مجھے وحی جیسی نعمتِ کبریٰ سے نوازا ہے اور اس کی
بنا پر میں صحیح راستہ کی طرف رہنمائی دینے والی روشن قندیل لیے کھڑا ہوں
اگر اس کے باوجود میں اس کے احکام سے سرکشی اختیار کروں
تو مجھے اس کے قانونِ مکافات کی گرفت سے کون بچائے گا۔

اور دولت و ہمت دار میں بدست لوگ

قَالَ الْمَلَأَ الَّذِينَ

اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ

لِلَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا

لِسِنٍّ مِّنْهُمْ

أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صِلِحًا

قُرْسِلَ مِّن رَّبِّهِ

قَالُوا إِنَّا بِنَا أَرْسِلَ

بِهِ مُؤْمِنُونَ ۝

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا

إِنَّا بِالَّذِي آمَنَّا

بِهِ كَفُورُونَ ۝

اس پر قوم کے صاحبِ دولت و اقتدار طبقہ کے لوگوں نے
جو دولت اور قوت کے نشہ میں بدست ہو رہے تھے
ان کمزور و نادار لوگوں سے جنہیں یہ ذلیل و حقیر سمجھتے تھے
اور جنہوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا تھا کہا
کہ کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالحؑ کو
اس کے رب نے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے
انہوں نے کہا ہاں ہم نے صالحؑ کے ذریعے بھیجے گئے نظام کو
قبول کر لیا ہے۔

اس پر ان متکبر سرداروں اور وڈیروں نے کہا
تمہارا اس نظام کو تسلیم کرنا
ہمیں قبول نہیں ہے۔

(دو مخالف گروہ)

اور ہم نے قومِ ثمود کی طرف بھیجا

إِنَّا قَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ ثَمُودَ

آخَاهُمْ صَلِحًا

أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ

فَإِذَا هُمْ فَرِيقَيْنِ يَخْتَصِمُونَ ﴿٢٤﴾

ان کے بھائی صالح کو
اس نے انہیں اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرنے کے
لیہ کہا جس پر اس قوم میں دو مخالف گروہ بن گئے۔

حضرت صالح کے لئے ہوتے نظام کے ساتھ مخالفین کا معاہدہ

وَالِی شُؤدَ آخَاهُمْ صَلِحًا

قَالَ یَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ

مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَیْرُهُ

قَدْ جَاءَ تِلْكَ بَیِّنَةٌ

مِنْ رَبِّكُمْ

هَذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ

لَكُمْ آیَةٌ

فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِی أَرْضِ اللَّهِ

وَلَا تَمْسُوهَا بِسُوءٍ

فَیَاخُذْكُمْ

عَذَابُ الْیَوْمِ ﴿٢٥﴾

اور قومِ شمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا
اس نے کہا اے میری قوم اللہ کے قوانین کی محکومیت اختیار کرو
اس کے سوا کوئی اور قوت ایسی نہیں جس کی محکومیت اختیار کی جائے
تمہارے پاس نظامِ خداوندی کے واضح قوانین آچکے ہیں جکی رو سے کسی کو
رزق کے سرچشموں پر قبضہ جمانے کی اجازت نہیں ان سے ہر کوئی یکساں طور پر
فیضیاب ہوگا اس سلسلہ میں اللہ کے نام پر ایک اونٹنی چھوڑی جا رہی ہے
جو اس بات کی نشانی ہوگی کہ تم اپنے عہد پر پابند ہو
یہ اونٹنی اللہ کی زمین پر جہاں سے چاہے چر کر پیٹ بھرے گی
اور کوئی اسے ایسا کرنے سے روکے گا نہیں۔
یاد رکھو اگر تم نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو
سخت عذاب میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

اور معاہدہ کی خلاف ورزی

فَعَقَرُوا النَّاقَةَ

وَعَتَوَاعَنُ

أَمْرًا رَیْبُهُمْ

وَقَالُوا یُضِلُّهُ الْبَیِّنَاتُ

بِمَا تَعِدُنَا

إِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٢٦﴾

پھر انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالا
اور اس بات کا ثبوت دے دیا کہ وہ
قانونِ خداوندی سے سرکش ہیں
اور صالح سے کہے آؤ اس عذاب کو
جس کی تم دھمکی دیتے تھے
اگر تم واقعی اللہ کے رسول ہو۔

(آخری مہلت)

اس پر صالحؑ نے کہا
تمہیں تین دن تک گھروں میں رہنے کی اور مہلت ہے
یاد رکھو یہ ایسا انتباہ ہے
جو ہرگز غلط ثابت نہیں ہو گا۔

فَقَالَ تَمَتَّعُوا
ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
ذَلِكَ وَعَلَيْكُمْ
الْعَذَابُ ۝

اور پھر ظہورِ ناسخ کا وقت آگیا

چنانچہ جب ظہورِ ناسخ کا وقت آ گیا
تو ہم نے صالحؑ کو اور ان لوگوں کو
جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے
اس دن کے رسواکن عذاب سے بچا لیا
بلاشبہ تیرے رب کا قانون بڑا ہی طاقتور اور غالب ہے
اور جن لوگوں نے ظلم کیے تھے
انہیں سخت دھماکے نے آن پکڑا
اور صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں
بے حس و حرکت اونڈھے پڑے ہوئے تھے
اور وہ گھر اس طرح ویران ہو گئے گویا کبھی آباد ہی نہ تھے
یاد رکھو قوم ثمود نے قوانینِ خداوندی سے انکار و سرکشی اختیار کر
رکھی تھی جس کے نتیجہ وہ زندگی کی خوشگوار یوں سے محروم ہو گئے۔

لَمَّا جَاءَ أَهْلُنَا
نَجِّنَا صَالِحًا وَالدِّينَ
وَمَا آمَنُوا بِرَحْمَةٍ مِنَّا
فَوَسَّوْا بَيْنَ يَوْمَيْنِ
فَإِنَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۝
لَمَّا آتَيْنَاكَ ظَلَمُوا
فَوَسَّوْا بَيْنَ يَوْمَيْنِ
فَوَسَّوْا بَيْنَ يَوْمَيْنِ
فَوَسَّوْا بَيْنَ يَوْمَيْنِ
فَوَسَّوْا بَيْنَ يَوْمَيْنِ
فَوَسَّوْا بَيْنَ يَوْمَيْنِ
فَوَسَّوْا بَيْنَ يَوْمَيْنِ
فَوَسَّوْا بَيْنَ يَوْمَيْنِ

لیکن کیا کروں کہ تمہیں اپنے خیر خواہ پسند ہی نہیں

پھر ایک شدید زلزلہ نے انہیں آن پکڑا
اور صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں
اونڈھے پڑے ہوئے تھے

لَمَّا نَسُوا اللَّهَ الرِّجْفَةَ
فَأَنجَبُوا فِي دَارِهِمْ
فَوَسَّوْا بَيْنَ يَوْمَيْنِ ۝

فَتَوَلَّى عَنْهُمْ وَقَالَ
يَقَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ
رِسَالَةَ رَبِّي
وَنَصَحْتُ لَكُمْ
وَلَكِنْ لَا تُحِبُّونَ
النَّاصِحِينَ ۝ ۴۸-۴۹

اور صالح وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکل گئے کہ
اے میری قوم میں نے پروردگار کا پیغام
تمہیں پہنچا دیا تھا
اور تمہاری خیرخواہی چاہی تھی
لیکن کیا کروں کہ تمہیں
اپنے خیرخواہ پسند ہی نہیں ہیں۔



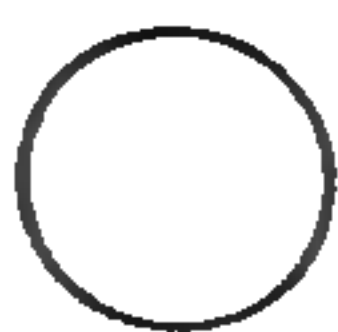
حضرت ابراہیم علیہ السلام

۵۴

(حضرت ابراہیمؑ ترتیب زمانی کے اعتبار سے نوحؑ، ہودؑ اور صالحؑ کے بعد آتے ہیں تو رات کا بیان ہے کہ نوحؑ کی آنٹھویں پشت میں لحوہ پیدا ہوئے ان کے بیٹے آزر اور آزر کے بیٹے ابراہیمؑ تھے۔) آزر کا خاندان کلدانیوں کے شہر اور میں آباد تھا اس زمانے میں کلدانیوں (بابل) کا تمدن اپنے اوجِ کمال پر تھا اس تاریخی قیاس کے مطابق آپ کا زمانہ قریب ۲۲۰۰ ق م قرار دیا جاسکتا ہے۔

(آپؑ کی قوم بُت پرست تھی اور ستارہ پرستی میں مشہور تھی خود آپؑ کے والد ایک بہت بڑے پجاری تھے آپؑ نے اپنی دعوت کا آغاز اپنے ہی گھر سے کیا۔ والد نے سخت مخالفت کی پھر آپؑ نے قوم کو مخاطب کیا اور واضح الفاظ میں انہیں بتایا کہ وہ کس ضلالت میں مبتلا ہیں یہ کشمکش اس حد تک بڑھی کہ ایک دن آپؑ نے مندر میں جا کر بتوں کو توڑ دیا اس دوران میں بادشاہ کے ساتھ بھی آپؑ کا مکالمہ ہوا جس میں آپؑ نے اسے دلائل و براہین سے لاجواب کر دیا۔ ان پے درپے شکستوں سے قوم کے دل میں آتش انتقام بھڑک اٹھی اور وہ آپؑ کی جان کے لاگو ہو گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام تر تدابیر کو ناکام کر دیا اور آپؑ اپنے بھتیجے حضرت لوطؑ کے ساتھ اس مقام سے شام کی طرف ہجرت کر گئے اور فلسطین میں اقامت پذیر ہو گئے۔

(آپؑ نے اپنے بیٹے اسحاقؑ کو فلسطین میں آباد کیا اور دوسرے بیٹے اسمعیلؑ کو ساتھ لیکر اللہ کے حکم سے وادی غیر ذی زرع حجاز میں مکہ کے مقام پر خانہ کعبہ تعمیر کیا اور اس کی تولیت اسمعیلؑ کے سپرد کی اسحاقؑ کی شاخ سے تمام انبیاء بنی اسرائیل مبعوث ہوئے اور شاخ اسمعیلؑ سے حضرت محمدؐ و جبرئیلؑ و ابی عالم ہوئے۔ یہ تھے حضرت ابراہیمؑ جن کے متعلق قرآن کا کہنا ہے کہ وہ اپنی ذات میں ایک فرد نہیں بلکہ پوری امت تھے ۱۶)



حضرت ابراہیمؑ سچائی کا پیکر تھے

اور کتاب میں ابراہیمؑ کا ذکر کر
بلاشبہ وہ سچائی کا پیکر اور اللہ کا نبی تھا۔

وَأَذْكُرُ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ ۖ

إِنَّكَ كَانِ صِدْقًا نَبِيًّا ۝ ۱۹

حضرت ابراہیمؑ کی جامع و متوازن شخصیت

بلاشبہ ابراہیمؑ اپنی جامع شخصیت میں ایک بلوری قوم تھا
ہر غیر خدائی نظام سے منہ موڑ کر قوانین خداوندی کے سامنے جھکا ہوا
وہ ایسے لوگوں میں سے نہ تھا جو قوانین خداوندی کے ساتھ دوسرے قوانین بھی شامل فرماتے ہیں
نمائے خداوندی کی یہی قدرشناسی تھی جس کی بنا پر
اللہ نے اسے چن لیا تھا اور اس کی رہنمائی کو دینی تھی
اپنے توازن بدوش نظام کی طرف
جس کے ذریعہ سے اس کی دنیاوی زندگی بھی خشن و توازن کی حامل ہو جاتی تھی
اور اخروی زندگی میں بھی اکیلا شمار ان لوگوں میں ہو گا جن کی صلاحیتیں نشوونما پائیں گی۔

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً

قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا ۖ

وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ

شَاكِرًا إِلَّا نِعْمَهُ

اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ

إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

وَاتَّيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

وَرَأَيْنَاهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ۱۲-۱۳

حضرت ابراہیمؑ کا ایستادگی طرز عمل

دیکھو! تمہارے لیے بہترین اور متوازن نمونہ ہے
ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں کے طرز عمل میں
انہوں نے صاف طور پر اپنے اقربا اور افراد قوم سے کہہ دیا تھا کہ
ہم تم سے بھی بیزار ہیں اور تمہارے ان پیروؤں سے بھی
جن کی تم اللہ کے سوا تعبداری کرتے ہو
ہم نے تمہارے راستے الگ ہو گئے اور ہم تمہارے طرز زندگی سے یکے انکار کرتے ہیں
ہم نے تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور عداوت رہے کی
جب تک کہ تم خدا کے واحد کے نظام کو قبول نہیں کر لیتے۔

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ

إِذْ قَالُوا اقْبُرُوهُمْ

إِنَّا بَرَاءٌ وَأَمْنُكُمْ وَمِنَّا

تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ

كُفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ

الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا

حَتَّى تَوْمَنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ ۖ

۷۰

قوموں کی اصلاح کا پسیمبرہ انداز

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ
رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ
قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنُ
قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِنْ
لِّيُطَمِّنَ قَلْبِي
قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ
فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ
ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا
ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا
وَأَعْلَمَنَّ اللَّهُ عَنِ نَزْحِكُمْ ۝ ٢٤

اور ابراہیم نے جب اپنی قوم کی مُردہ حالت کو دیکھا تو عرض کیا
پروردگار کیا ایسی مُردہ قومیں بھی حیاتِ نو حاصل کر سکتی ہیں؟
فرمایا گیا کیا تمہارا اس پر ایمان نہیں ہے؟
عرض کیا ایمان تو ہے لیکن اطمینان چاہتا ہوں کہ یہ کس طرح ہو گا۔
تاکہ پورے اطمینانِ قلب کے ساتھ اس پروگرام پر عمل پیرا ہو جاؤں
بتایا گیا مثال کے طور پر تم چند جنگلی پرندے لو، شروع میں وہ تم سے بھاگیں گے
لیکن آہستہ آہستہ انہیں اپنے سے مانوس کر کے سداؤ۔
پھر انہیں اگر علیحدہ علیحدہ ٹیلوں پر چھوڑ کر کے بلاؤ گے تو
دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آ جائیں گے اسی طرح اپنی قوم کو بھی سداؤ۔
اور جان لو کہ اللہ کے نظام میں بڑی قوت بھی ہے اور بڑی حکمت بھی۔

جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق

الَّذِي تَرَىٰ إِلَيَّ
حَاجًّا إِبْرَاهِيمَ فِي رَيْبِهِ
أَنَّ اللَّهَ اللَّهُ الْمَلِكُ
إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي
يُحْيِي وَيُمِيتُ
قَالَ أَنَا أُحْيِي
وَأُمِيتُ
قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ
يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ
فَأَتِي بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ
فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ وَاللَّهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝ ٢٥

اس حکمران کے معاملہ پر غور کیا
جس نے اللہ کے بارے میں ابراہیم سے بحث کی تھی
اور اسکی بحث دلیل و برہان کے بجائے محض حکومت و طاقت کے گھمنڈ پر تھی
ابراہیم نے اس سے کہا جس نظام کی طرف میں دعوت دیتا ہوں
اس میں زندگی اور موت کے فیصلے قوانینِ خداوندی کے مطابق ہوتے ہیں
اس نے کہا یہاں زندگی اور موت کے فیصلے میری مرضی کے مطابق ہوتے ہیں
میری مملکت میں میرے اوپر کسی اور کا اقتدار نہیں
ابراہیم نے کہا اگر تمہاری مملکت میں اقتدارِ اعلیٰ تمہارا ہی ہے اس کے اوپر کسی
اور کا اقتدار نہیں تو اللہ کے قانون کے مطابق سوج مشرق سے طلوع ہوتا ہے
تم اسے حکم دو کہ وہ تمہاری مملکت پر مغرب کی طرف سے نمودار ہوا کرے
جسے سُن کر وہ ہکا بکا رہ گیا لیکن سیدھی راہ پر پھر بھی نہ آیا
اس لیے کہ جن لوگوں کو ظلم کا چکا پڑ جائے وہ راہِ راست پر نہیں آیا کرتے

دلائل کا پیمبرِ انذار

ابراہیم نے جب اپنے والد آذر سے کہا یہ کیا ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ کی تراشیدہ موتیوں اور غیر خدائی قوتوں کو اپنا خدا بنا رکھا ہے میرے نزدیک تو آپ اور آپ کی قوم کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں ہم نے ابراہیم کو کائناتی نظام کا شاہد کرایا تھا جس سے اسے یقین حاصل ہو گیا تھا کہ ساری کائنات میں فقط خدائے واحد کا قانون جاری و ساری ہے۔ چنانچہ وہ شاہداتی دلائل سے قوم کے باطل عقائد کا ابطال کرتا تھا رات کے وقت جب ستارہ نمودار ہوتا تو ابراہیم کہتا اچھا تم کہتے ہو یہ میرا پروردگار ہے اس کے بعد جب وہ ستارہ دُوب جاتا تو کہتا کیا ایسی ناپائیدار چیز بھی خدا ہو سکتی ہے اسی طرح جب چمکتا ہوا چاند نکلتا تو وہ کہتا تم کہتے ہو یہ میرا پروردگار ہے۔ اس کے بعد جب وہ غروب ہو جاتا تو کہتا اگر میرے اللہ نے میری رہنمائی نہ کی ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح گمراہ ہو جاتا اور ایسے عناصر کو خدا ماننے لگ جاتا جنہیں اپنے آپ بد بھی اختیار نہیں جب سورج اپنی تابانیوں کے ساتھ طلوع ہوتا تو کہتا تمہارا کہنا ہے کہ یہ بہت بڑا ہے اس لیے اسے پروردگار تسلیم کر لوں اور جب وہ بھی غروب ہو جاتا تو کہتا دیکھو لو اپنے خدا کا چہرہ اے میری قوم جنہیں تم خدائی اقتدار و اختیار میں شریک سمجھتے ہو خواہ وہ اجرام فلکی ہوں یا دیوی دیوتا خواہ تمہارے مذہبی پیشوا ہوں یا تمہارا بادشاہ میں انکے خدا ہونے کے تصور سے بیزار ہوں میں اپنی توجہات کامرکز اس ذات بے ہمتا کو سمجھتا ہوں جو اس کائنات کو عدم سے وجود میں لائی اور تمام اجرام فلکی جس کے قانون کے تحت چل رہے ہیں اس لیے میں اس کے اقتدار میں کسی کو شریک نہیں کر سکتا یہ میرا دلوں کو فیصلہ ہے۔

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ أَنْزِلْ
أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً
إِنِّي أَخَافُكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ
وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ
مَلَكُوتَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ
فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ
النَّيْلُ رَأَى الْكُكُبَ
قَالَ هَذَا رَبِّي
فَلَمَّا أَفَلَ
قَالَ لَا أَحِبُّ الْإِفْلِينَ
فَلَمَّا رَأَى الْقَمَرَ بَازِعًا
قَالَ هَذَا رَبِّي
فَلَمَّا أَفَلَ
قَالَ لَيْنَ لَهُ بِمَعْرِفَةِ رَبِّي
لَا كُنتُ مِنَ الْقَوْمِ الضَّالِّينَ
فَلَمَّا رَأَى الشَّمْسَ بَازِعَةً
قَالَ هَذَا رَبِّي هَذَا الْكَبِيرُ
فَلَمَّا أَفَلَتْ قَالَ
يَقَوْمِ إِنِّي بَرِيءٌ
مِمَّا تُشْرِكُونَ
إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ

حضرت ابراہیم و حضرت یعقوبؑ کی اپنی اولاد کو تلقین

اور ابراہیم و یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو تلقین کی تھی کہ
یہی وہ نظامِ زندگی ہے جسے اللہ نے تمہارے لیے منتخب کیا ہے
لہذا تم اپنی تمام زندگی اس کے مطابق بسر کرنا
اور مرتے دم تک اس کی اطاعت کرتے رہنا

وَوَصَّي بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهٖ وَيَعْقُوْبُ
يٰۤاِبْنٰی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰ لَكُمْ الدِّیْنَ
فَلَا تَمُوْنَنَّ اِلَّا
وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ ۱۳۲

گمراہوں کی دلیل کہ ہم نے بزرگوں کیسا کرتے ہوئے پایا

قبل ازیں ہم نے ابراہیمؑ کو وہ سوجھ بوجھ عطا کی تھی جو اس کے منصب کے شایانِ شان
تھی اور ہم اس کی حالت سے خوب واقف تھے۔
اس نے اپنے والد اور اپنی قوم سے کہا تھا
یہ کیا مورتیاں ہیں جن کی تم پرستش کر رہے ہو
اور جن کے مجاور بن کر بیٹھے ہو
انہوں نے کہا ہم نے اپنے بزرگوں کو انکی پرستش کرتے پایا لہذا ہم بھی کر رہے ہیں۔
ابراہیمؑ نے کہا تم بھی بھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہو
اور تمہارے بزرگ بھی صریح گمراہی میں مبتلا تھے
انہوں نے کہا ابراہیمؑ کیا تم یہ کچھ سچ مچ کہہ رہے ہو
یا یونہی مذاق کرتے ہو
انہوں نے کہا جن مورتیوں کو تم خود بناتے ہو وہ خدا کس طرح ہو سکتی ہیں
تمہارا پروردگار تو وہ اللہ ہے جو اس کائنات کو عدم سے وجود میں لایا اور انکو نشوونما دے رہا ہے
میں اس بات کی جیسی چاہو شہادت پیش کر سکتا ہوں۔

وَلَقَدْ اَتَيْنَا اِبْرٰهٖمَ رُسْدَهٗ مِنْ قَبْلُ
وَكَتٰبِهٖ عَلٰی مِیْنٍ ۝
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ
مَا هٰذِهِ التَّمٰثِیْلُ الَّتِیَّ
اَنْتُمْ لَهَا عَکِیْفُوْنَ ۝
قَالُوْا وَاٰجِدْ نَا اٰبَآءَنَا لَهَا عِبٰدِیْنَ ۝
قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ
وَآبَآؤُكُمْ فِی ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝
قَالُوْا اَجِئْتَنَا بِاَحَقِّ
اَمْ اَنْتَ مِنَ اللَّعِیْبِیْنَ ۝
قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ
وَ اَنَا عَلٰی ذٰلِكُمْ مِنَ الشّٰہِدِیْنَ ۝ ۱۳۱-۱۳۲

(پیغمبرانہ جرات)

(پھر ایک دن موقع پا کر ابراہیمؑ نے ان سب مورتیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا
اور صرف ایک بڑے بُت کو رہنے دیا

فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا
اِلَّا كَبِیْرًا لَّهُمْ

تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کر سکیں
 چنانچہ ان لوگوں نے اپنے خداؤں کا یہ حشر دیکھ کر کہا یہ کس کی کارستانی ہے
 جس کسی نے بھی یہ کیا ہے وہ بڑا ہی ظالم اور سرکش ہے
 کچھ لوگ بولے ابراہیم نامی ایک نوجوان کو ہم نے
 ان مورتیوں کے متعلق طرح طرح کی باتیں کرتے سنا ہے
 بیجاریوں نے کہا ابراہیم کو سب لوگوں کے سامنے پکڑ کر لایا جاتے
 تاکہ یہ لوگ اس کے خلاف شہادت دے سکیں
 انہوں نے پوچھا اے ابراہیم

کیا ہمارے خداؤں کا یہ حشر تم نے کیا ہے
 ابراہیم نے کہا مجھے تو یہ اس بڑے بت کی کارستانی معلوم ہوتی ہے
 تم یہ سب اس سے پوچھ کیوں نہیں لیتے
 اس پر انہوں نے خجالت سے سر جھکا دیے
 اور ایک لمحہ کے لیے سوچا کہ ظالم تو خود ہم ہی ہیں
 پھر سر جھکا کر بولے

تم تو جانتے ہو کہ یہ بول نہیں سکتے
 اس پر ابراہیم نے کہا ذرا ہوش کرو کہ تم اللہ کو چھوڑ کر انکی اطاعت کرتے ہو
 جو تمہیں نہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان
 قف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر
 جن کی تم اللہ کی بجائے تعبداری کرتے ہو
 کیا تم ذرا بھی عقل و فکر سے کام نہیں لیتے۔

لَعَلَّهُمْ إِلَيْهِ يَرْجِعُونَ ○
 قَالُوا مَنْ فَعَلَ هَذَا إِلَهِنَا
 إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَ ○
 قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ
 يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ
 قَالُوا فَاتُوا بِهِ عَلَى أَتَيْنِ النَّاسِ
 لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ ○
 قَالُوا أَنْتَ فَعَلْتَ هَذَا
 بِالْإِلهَتَانِ إِبْرَاهِيمُ

قَالَ بَلْ فَعَلَهُ بَنِيكُمْ هَذَا
 فَتَسْلُوهُمْ إِنْ كَانُوا يَنْطِقُونَ ○
 فَرَجَعُوا إِلَى أَنْفُسِهِمْ
 فَقَالُوا إِنَّكُمْ أَنْتُمُ الظَّالِمُونَ ○
 ثُمَّ نَكِسُوا إِلَى رَبِّهِمْ
 لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هَؤُلَاءِ يَنْطِقُونَ ○
 قَالَ أَفَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ
 مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَلَا يَضُرُّكُمْ
 أُفٍّ لَكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ
 مِنْ دُونِ اللَّهِ
 أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ ۲۱-۵۸

اور حضرت ابراہیم مذہبی پیشواؤں کی آتش انتقام سے بچ کر نکل گئے

مذہبی پیشوا ابراہیم کے خلاف عداوت اور انتقام کی آگ بھڑکا رہے تھے
 اور کہہ رہے تھے کہ اسے زندہ جلا کر اپنے خداؤں کا بول بالا کر دو
 اگر تم میں کچھ کرنے کی ہمت ہے

قَالُوا اخْرِقُوهُ
 وَأَنْصُرُوا إِلَهُتَكُمْ
 إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ○

لیکن ہم ایسا انتظام کر رہے تھے کہ اس آگ کے شعلے سرد پڑ جائیں اور ابراہیمؑ کو کوئی گزند نہ پہنچا سکیں
چنانچہ انہوں نے اس سلسلہ میں ابراہیمؑ کے خلاف جو تدبیر سوچی تھی ہم نے اُسے بیکار کر دیا اور یوں وہ سب اپنے منصوبوں میں ناکام رہے اور ابراہیمؑ اور اس کے ساتھی لوط کو ہم نے انکی سازشوں سے بچا کر اس سرزمین کی طرف بھیج دیا جسے اقوامِ عالم کے لیے بڑا ہی بابرکت بنایا گیا تھا۔

قُلْنَا إِنَّا لَمُؤْتِي بَرْدًا
وَسَلْمًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا
فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ○
وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ
الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ ○
۸۵-۸۴

حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں آنے والے وہ تمام مہاجرین کی صلاحیتیں نشوونما پانچکی تھیں

اور ہم نے ابراہیمؑ کو اسحاق جیسا بیٹا اور یعقوب جیسا پوتا دیا۔
ان سب کو ہم نے اسی طرح راہِ راست کی طرف رہنمائی دی جس طرح قبل ازیں نوحؑ کو دی تھی اور اس کی نسل میں سے داؤدؑ - سلیمانؑ - ایوبؑ۔
یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ بھی اسی راہ پر چل کر کامیاب و کامران ہوئے تھے یوں ہم ان لوگوں کی محنت کو بار آور کیا کرتے ہیں جو حُسن و توازن سے بھرپور زندگی بسر کرتے ہیں اور اُس کی نسل میں سے ذکر کیا۔ یحییٰؑ - عیسیٰؑ اور ایاسؑ کو راہِ یاب کیا گیا ان سب کی صلاحیتیں نشوونما یافتہ تھیں اور انہی میں سے اسمعیلؑ - ایسحٰقؑ - یونسؑ اور لوطؑ تھے اور سب کو زندگی کی خوشگوار یوں میں اقوامِ عالم پر فضیلت حاصل تھی۔

وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ
كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ
يُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ
وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○
وَرَكَّابًا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ
كُلٌّ مِنَ الصَّالِحِينَ
وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيُوسُفَ وَلُوطًا
وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ○
۸۵-۸۴

انبیائے کرامؑ کے لئے موعے معاشی نظام کے بنیادی اصول

ان کی حالت پر غور کیا جو نظامِ خداوندی سے روگردانی کر گئے وہ محنت کرنیوالے کی محنت کا تھوڑا سا معاوضہ دے کر باقی اپنے لیے رکھ لیتے ہیں وہ کس غیب کے علم سے اپنے ان بیمانوں کو درست تصور کرتے ہیں انہیں کیا ان قوانین و اصولوں کی خبر نہیں جو ان صحائف میں دیے گئے تھے جو موسیٰؑ اور وفا کے پیکر ابراہیمؑ کی طرف نازل ہوئے وہ اصول یہ تھے کہ کوئی محنت کرنیوالا کسی دوسرے کے لیے محنت نہیں کریگا

أَفَرَأَيْتَ الَّذِي يُؤْتِي
وَأَعْطَىٰ قَلِيلًا ۖ أَكْذٰبُ ○
أَعِنْدَهُ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرَى ○
أَمْ لَمْ يُنَبِّأْ بِمَا فِي صُحُفِ
مُوسَىٰ وَإِبْرَاهِيمَ الَّذِي وَفَّى ○
أَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى ○

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى
وَأَنْ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَى ○
ثُمَّ يُجْزَاهُ أَجْرًا آوَفً
وَأَنْ لَهُ رَبٌّ عَزِيزٌ ○
وَأَنْهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى
وَأَنْهُ هُوَ آمَاتٌ وَاحْيَا ○ ۳۳-۳۴

اور یہ کہ انسان کے لیے سوائے محنت کے اور کسی چیز کا معاوضہ نہیں
ہر کسی کی محنت کا جائزہ لیا جائے گا
اور اس کے مطابق پورا پورا معاوضہ ادا کیا جائے گا
بلاشبہ انسانی زندگی کا منتہا و مقصود یہ ہے کہ اللہ کا نظام ربوبیت قائم ہو جائے
یہ وہ معاشی اصول ہیں جن کی پیروی اور عدم پیروی سے قوموں کے خوشیاں و غم آتے ہیں
اور یہی وہ اصول ہیں جن سے قوموں کی موت و حیات وابستہ ہے۔

اور جو فریب نفس میں مبتلا ہیں

وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ
إِلَّا مَنِ سَفِهَ نَفْسَهُ
وَلَقَدْ صَطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ○

غور کرو کہ جو کوئی مسلکِ ابراہیمی سے روگردانی کر کے دوسرے راستوں
پر چل نکلے وہ فریبِ نفس میں مبتلا نہیں تو اور کیا ہے
یہی وہ نظامِ زندگی تھا جس کے ذریعہ سے اُسے دنیاوی زندگی میں بھی ایک خاص مقام
حاصل ہو گیا تھا

وَأَنَّهُ فِي الْآخِرَةِ نَبِيٌّ الصَّالِحِينَ ○

اور آخرت میں بھی اُس کا شمار اُن خوش بخت لوگوں میں ہو گا جن کی صلاحیتیں
نشوونما پا گئیں۔

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمُ

قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ ۱۳۰-۱۳۱

اُسے جب کہا گیا کہ اپنے پروردگار کے قوانین کے آگے ٹھہر جاؤ
تو اُس نے کہا میں پروردگارِ عالم کے قوانین کے سامنے تسلیم خم کرتا ہوں۔

اللہ کا دیا ہوا نظامِ زندگی الٹ ہی تھا جو مختلف انبیاء کرام کی معرفت دیا جاتا رہا

وَقَالُوا كُونُوا هُودًا

أَوْ نَصَارًا تَهْتَدُوا

قُلْ بَلَّ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ

حَنِيفًا

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○

قَوْلَهُ آمَنَّا بِاللَّهِ

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا

یہودی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں شامل ہو جاؤ رام راستہ پاؤ گے
اور عیسائی کہتے ہیں ہماری گروہ بندی میں شامل ہو جاؤ ہدایت پاؤ گے
ان سے کہو کیوں نہ ہم سب مل کر ابراہیم کے مسلک کو اختیار کر لیں
جو ان تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالصتاً نظامِ خداوندی کا پیروکار تھا
اور اس میں کسی غیر خدائی تصور کو شریک نہیں کرتا تھا
کہو، آؤ ہم سب مل کر اللہ کے قوانین پر ایمان لائیں
وہ قوانین جو اب ہماری طرف نازل ہوئے ہیں

وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ

وَالْأَسْبَاطِ

وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ

وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ

وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝ ۱۳۵-۱۳۶

یہی وہ قوانین ہیں جو قبل ازیں ابراہیم پر نازل ہوئے تھے اور یہی ہیں جو اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد کو ملے تھے اور یہی قوانین موسیٰ اور عیسیٰ کو دیے گئے تھے اور پروردگار نے یہی قوانین دیگر تمام انبیاء کرام کو بھی دیے تھے تمام انبیاء ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں ہم ان کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے یہ ہے وہ ملک جس کی رو سے ہم خالص قوانین خداوندی کی اطاعت کرتے ہیں

حضرت ابراہیم تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالص نظام خداوندی کے پیروکار تھے

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا

وَلَا نَصْرَانِيًّا

وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا

مُسْلِمًا

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ ۳

دیکھو ابراہیم کا نہ تو یہودیوں کی موجودہ گروہ بندی سے کوئی تعلق ہے اور نہ وہ عیسائیوں کی موجودہ گروہ بندی سے ہی کوئی واسطہ رکھتا ہے وہ تو ان تمام گروہ بندیوں سے بالا ہو کر خالص نظام خداوندی کا پیروکار تھا اور قوانین خداوندی کے سامنے سب تسلیم خم کیے ہوئے تھا اور اس میں کسی غیر خدائی تصور کو شریک نہیں کرتا تھا۔

ابراہیم کا خواب اور سر بانی کی حقیقت

قَالَ يَبْنِي إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ

إِنِّي أَدْبَحُكَ

فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ ۝

قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

سَيَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝

فَلَمَّا أَسْلَمَا

وَتَلَّاهُمَا الْجَبِينِ ۝

وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ

قَدْ صَدَقْتَ الرَّءْيَا

إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي

(ابراہیم نے اپنے بیٹے اسماعیل) سے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ ۱) سو تم اس پر غور کر کے مجھے بتاؤ کہ تمہاری اس بات میں کیا رائے ہے۔ (بیٹے نے کہا ابا جان اگر یہ اللہ کا حکم ہے تو اسے پورا کر ڈالیے مجھے آپ انشاء اللہ ثابت قدم پائیں گے) چنانچہ جب ان دونوں نے اسے اللہ کا حکم سمجھ کر اس کے آگے تسلیم خم کر دیا اور باپ نے بیٹے کو ایک اونچی جگہ پر کھینٹی کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے کہا اے ابراہیم! تم نے ایک خواب کو حقیقت سمجھ کر اپنے بیٹے کو سچ مچ ذبح کرنے کیلئے لٹا دیا۔ یہ تو محض ایک خواب تھا (ہمارا حکم نہیں تھا) ہم نے تمہیں اور تمہارے بیٹے کو اس سے بچایا ہے

الْحُسَيْنِ ۝
 إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْعَبِيْنُ ۝
 وَفَدَيْنَهُ بِذِي عَظِيْمٍ ۝
 وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
 فِي الْآخِرِيْنَ
 سَلَامًا عَلَىٰ اِبْرٰهِيْمَ
 كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝۳۴

کیونکہ حسین انداز سے زندگی بسر کرنے والوں کو ہم ایسے نقصانات سے بچا لیا کرتے ہیں اللہ کی طرف سے یہ ایک واضح انعام تھا جو ابراہیم پر کیا گیا دیکھو، ہم نے تمہارے بیٹے کو ایک نہایت ہی عظیم قربانی کے لیے بچایا ہے جو قربانی ابراہیم دینے جا رہا تھا وہ تو اس کے بیٹے اسمعیل کی ذات تک محدود رہتی لیکن جو کام ہم اس سے لینا چاہتے تھے اس کا سلسلہ رہتی دنیا تک چلنا ہے اس طرح ابراہیم کو زندگی کے ہر مرحلہ میں سلامتی نصیب ہوتی رہے گی حسن و توازن سے زندگی بسر کرنے والوں کو ایسی ہی سزا ملا کرتی ہے

تعمیر کعبہ

وَإِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ
 رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا
 وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝
 رَبِّ اِنِّنَّ اَضَلُّنَّ كَثِيْرًا وَّ اَمِّنًا
 فَمَنْ تَبِعْنِيْ فَاِنَّهٗ مِنْنِيْ
 وَمَنْ عَصَانِيْ
 فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۳۵

تعمیر کعبہ کے دوران ابراہیم دعائیں مانگتے جاتے تھے کہ پروردگار میں اس بستی میں جو مرکز قائم کر رہا ہوں اسے انسانیت کے لیے جلتے امن بنا دیجیے اور مجھے اور میری اولاد کو توفیق عطا فرمائیے کہ غیر اللہ کی اطاعت سے بچے رہیں پروردگار ان غیر خدائی قوتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے سو جو کوئی میری راہ پر چلا وہی میرا ہو گا اور جس نے اس راہ سے روگردانی کی (تو اس نے اپنے ساتھ زیادتی کر لی) بہر حال آپ کی ذات بڑی خلعت دینے والی اور رحم کرنے والی ہے۔

تعمیر کعبہ کا مقصد

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ
 مَثَابَةً لِّلنَّاسِ
 وَأَمْنًا
 وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ
 اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّیٰ
 وَنَعْبُدُ اِلٰهًا اِبرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
 اَنَّ طَهْرًا بَيْنِيْ

کعبہ کو بین الانسانی مرکز کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا تاکہ تمام نوع انسان اپنے اختلافات کو دور کرنے کے لیے اس مرکز پر جمع ہو اور اس طرح دنیا میں امن و سلامتی قائم ہو جائے لہذا اس مرکز کے ساتھ منک ہو جاؤ اور منک ابراہیمی کی پیروی کرو۔

ہم نے معمارانِ حرم ابراہیم و اسمعیل سے تاکید کی تھی کہ اس مقام کو انسانوں کے خود ساختہ تصورات و معتقدات سے پاک و صاف رکھا جائے

لِلطَّائِفِينَ

وَالْعَافِينَ

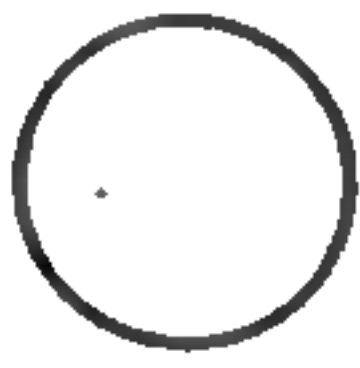
وَالزُّكَّهَ السُّجُودَ ۝ ۱۲۵

ان لوگوں کے لیے جو اقوامِ عالم کی نحرانی و پاسبانی کرنے والے ہوں
اور ان کے اُلجھے ہوئے معاملات کو سنواریں
اور قوانینِ خداوندی کے سامنے جھکے رہیں۔

اور وہ بڑی قربانی جس کے لیے ستمِ ایل کو بچایا گیا تھا

اور ابراہیم نے کہا پروردگار میں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو
اس بنجر اور غیر آباد علاقہ میں لا کر آباد کر دیا ہے
آپ کے اس مرکزِ محترم کے قریب
تاکہ نظامِ خداوندی قائم کریں۔
سو اے پروردگار ان نامساعد حالات کے باوجود ایسا کر دیجیے کہ
لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں
اور انہیں زمین کی پیداوار سے روزی عطا فرمائیے
تاکہ یہ پلوے انہماک سے آپ کے نظام کو ثمر بار کرتے رہیں۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي
بُوعَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ
عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ
رَبَّنَا لِيقِمْوا الصَّلَاةَ
فَلَجَعَلْ أَفِيدَةً مِنَ
النَّاسِ تَهْتَفِي إِلَيْهِمْ
وَأَرْزُقُهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ
لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ ۱۲۶



۵۵ قوم لوطؑ



(حضرت لوطؑ ابراہیمؑ کے برادر زادہ تھے اور ان کے ساتھ ہی ہجرت کر کے فلسطین کی طرف تشریف لاتے تھے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو بھی شرفِ نبوت سے سرفراز فرمایا اور سدوم کی طرف جانے کا حکم دیا۔)

یمن سے بحر احمر کے کنارے کنارے قدیمی تجارتی قافلوں کی ایک سڑک حجاز اور مدین سے گذر کر عقبہ وغیرہ ملک چلی گئی ہے سدوم کی بستی اسی شاہراہ پر واقع تھی قیاس ہے کہ (یہ علاقہ بحر میت (DEAD SEA) کے قریب تھا۔ جس قوم کی طرف حضرت لوطؑ نبیؑ بنا کر بھیجے گئے تھے وہ اس علاقہ میں آباد تھے۔)

قوم سدوم کا علاقہ آتش فشاں پہاڑوں اور گندھک کی کانوں سے پٹا پڑا تھا جب یہ پہاڑ پٹتے ہیں تو ان کے دبانے سے راکھ اور پتھروں کی بارش برسنے لگ جاتی ہے قوم لوطؑ کی تباہی کے وقت بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آتش فشاں پاؤں سے اس قسم کی سنگباری ہوتی اور گندھک کی کانوں میں آگ بھڑک اٹھی پھر ایسے زلزلے آتے جن سے زمین نیچے دھنس گئی اور بحر میت کا پانی اوپر چڑھ آیا۔

یہ قوم لواطت کی شرمناک فحاشی میں مبتلا تھی اس کے علاوہ وہ رہزنی اور قزاقی کے جرائم کی بھی ترکیب تھی لوطؑ نے انہیں ان اعمالِ شنیعہ سے رکنے کی تلقین کی لیکن انہوں نے ایک سنی اور تباہ ہو گئی۔



(لوطؑ نے کہا تم ایسی جیاتی کرتے ہو جو دنیا جہان میں کسی نے نہیں کی

اور لوطؑ کو ہم نے پیغمبر بنا کر بھیجا

اُس نے اپنی قوم سے کہا

کیا تم ایسی جیاتی کے کام کرتے ہو

جو تم سے پہلے دنیا جہان میں

کسی نے نہیں کیے

تم عورتوں کو چھوڑ کر شہوت رانی کھیلے مردوں کی طرف آتے ہو

اور اس طرح افزائش نسل کے مادہ کو بے عمل ضائع کرتے ہو

اور قانونِ فطرت کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرتے ہو۔

وَلُوطًا

إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ

أَأَتُونَنَا الْفَاحِشَةَ

مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ

مِنَ الْعَالَمِينَ

إِنَّكُمْ لَنَآتُونَ الرِّجَالَ

شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ

بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ

اور قوت کے نشہ میں بدست قوم کا جواب

اس قوم کے پاس اس کا کوئی معقول جواب نہیں تھا

جواب تھا تو وہی جو قوت کے نشہ میں بدست لوگوں کے پاس ہوتا ہے

کہ ان لوگوں کو بستی سے نکال باہر کرو

یہ بڑے پاکیزہ بنتے ہیں۔

وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ

إِلَّا أَنْ قَالُوا

أَخْرِجُوهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ

إِنَّهُمْ أَنْاسٌ يَّتَطَهَّرُونَ

(اور پھر فیصلے کا وقت پہنچا)

پھر جب فیصلے کا وقت آ پہنچا

تو ہم نے اس بستی کو تل پٹ کر دیا

اور اس پر پکے ہوئے پتھر مسلسل اور

پیہم بارش کی طرح برسے لگے

اور اللہ کی طرف سے ان کھیلے موت کا پیغام بن گئے

دیکھو قانونِ مکافات کی رو سے تباہی کا عذاب

ظالمین سے کچھ دور نہیں ہوتا۔

فَلَمَّا جَاءَ أَقْرَبُنَا

جَعَلْنَا عَلَيْهِمْ سَافِلًا

وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً

مِّنْ سِجِّيلٍ مَّضُودٍ

مُسَوَّمَةٍ عِندَ رَبِّكَ

وَمَا هِيَ مِنَ

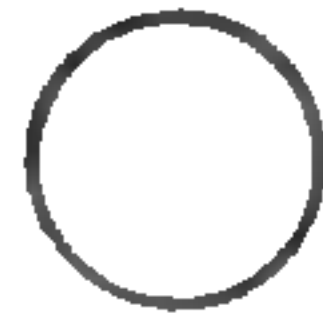
الظَّالِمِينَ بَعِيدَةٍ

حضرت یوسف علیہ السلام

۵۶

(یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کے بیٹے اور حضرت ابراہیمؑ کے پڑ پوتے تھے۔ قرآن کریم نے آپ کا تذکرہ جلیلہ ایک ہی سورۃ میں مسلسل بیان کیا ہے۔ بچپن میں بھائیوں نے انہیں ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیا تھا جہاں سے انہیں ایک قافلے والے مصر لے گئے۔ وہاں آپ مختلف مراحل طے کرنے کے بعد مملکت کے اقتدار و اختیار کے مالک ہو گئے اور اپنے والدین اور دیگر اہل خاندان کو بھی وہیں بلا لیا۔

اس طرح حضرت یعقوبؑ کی اولاد جو بنی اسرائیل کے نام سے مشہور ہوئی کنعان سے مصر کی طرف منتقل ہو گئی۔ آپؑ کی داستان میں سب سے نمایاں پہلو آپؑ کے مومنانہ کردار کا ہے قرآن میں آپؑ کا نام انبیائے کرام کے زمرہ میں آیا ہے۔



حضرت یوسفؑ کا خواب

یوسفؑ نے اپنے والد (یعقوبؑ) سے کہا
ابا جان میں نے خواب میں دیکھا کہ
گیارہ ستارے ہیں اور سوج و چاند
سب میرے سامنے جھکے ہوئے ہیں۔

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ
يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ
أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
رَايَتْهُمْ لِي مُجْدِنِينَ ۝ ۱۲

خواب کی تعبیر

والد نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ پروردگار تمہیں کسی بڑے مقصد کے لیے منتخب کر دے گا اور تمہیں ایسی بصیرت و فرست عطا کرے گا کہ تمہاری نگاہ معاملات کے انجام تک فوراً پہنچ جائے وہ تمہیں اور یعقوب کے گھرنے کو اسی طرح اپنی غنایات سے نوازے گا جس طرح قبل ازیں تمہارے بزرگوں ابراہیم اور اسحاق پر اتمامِ نعمت کیا تھا بلاشبہ تمہارا پروردگار ہر بات سے واقف ہے اور اس کے فیصلے حکمت پر مبنی ہوتے ہیں

وَكَذَلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ
وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ
كَمَا اتَّهَمَ عَلَىٰ أَبِيكَ مِنْ
قَبْلُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ ۱۲

انسانی جذبات کا شیطانی روپ

یعقوب نے کہا بیٹا اس بات کا دھیان رکھنا کہ اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا مبادا وہ حسد میں آ کر تیرے خلاف کوئی تدبیر کرنے لگیں بلاشبہ انسان کے منفی جذبات (شیطان) اس کے صریح دشمن ہوتے ہیں

قَالَ يَبْنَىٰ لَا تَقْصُصْ
رَأْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ
فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا ۚ
إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ ۱۳

اور منفی جذبات جب غالب آ جاتے ہیں

یوسف کے بھائیوں نے مشورہ کیا کہ اگر یوسف کو قتل کر دیا جائے یا اُسے کسی دُور دراز جگہ پر بھیج دیا جائے تو ہمارے والد کی پوری توجہ ہماری طرف ہو جائے گی اور اس طرح سے ہمارے سارے کام سنور جائیں گے۔ ان میں سے ایک نے کہا یوسف کو قتل کرنا مناسب نہیں بہتر ہے کہ اُسے کئی اندھے کنویں میں ڈال دیا جائے جہاں سے کوئی راہ گیر قافلہ اُسے نکال کر لے جائے گا۔ اور اس طرح سے ہمارا مقصد حاصل ہو جائے گا۔ کرنا ہے تو یہ کرو

اقْتُلُوا يُوسُفَ
أَوْ اطْرَحُوهُ أَرْضًا
يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ
وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا صَالِحِينَ ۝
قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ
وَالْقُوَّةَ فِي عَيْبَتِ الْخَبِثِ
يَلْتَقِطُهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ
إِنْ كُنْتُمْ فَعِلِينَ ۝ ۱۴

اور وہ کر گزے

(پھر ایک دن بھائی یوسفؑ کو اپنے ہمراہ لے گئے اور ب اس بات پر متفق تھے کہ یوسفؑ کو اندر سے کنویں میں ڈال دیں گے اور جب وہ ایسا کر گزرے تو ہم نے یوسفؑ کی طرف وحی کی کہ وہ بالکل سچا ہے ایک دن ایسا آئے گا کہ جب تم ان کا یہ معاملہ انہیں بتاؤ گے اور وہ سمجھ نہیں سکیں گے کہ کیا سے کیا بن گیا۔

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ
وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غِيَابِ الْحَبِ
وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ
لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَذَا
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ ۱۵

حضرت یعقوبؑ کا تحمل

شام کے وقت وہ اپنے والد کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہا
اباجان ہم جنگل میں ایک دوسرے آگے نکلنے کے لیے دوڑیں لگا رہے تھے
اور یوسفؑ کو اپنے سامان کے پاس بٹھا دیا تھا کہ
ایک بھیڑیے نے آکر یوسفؑ کو پھاڑ کھایا۔
ہم جانتے ہیں کہ آپ ہماری بات پر یقین نہیں کریں گے
خواہ ہم کتنے ہی سچے ہوں
وہ یوسفؑ کی قمیص پر جھپٹ موٹ کا نمونہ بھی لگا لانے لگے
والد نے کہا یہ تو ایک بات ہے جو تمہارے نفس نے کھینچ کر
تمہیں خوشنما بنا کر دکھا دی ہے کہ چل جائے گی
بہر حال میں صبر و ہمت سے کام لوں گا اور اس بات پر گمراہ شیرازہ لگانے
نہیں دوں گا اور جو کچھ تم کہتے ہو اس پر اللہ سے شک و شبہ نہ کروں گا۔

وَجَاءَ آبَاؤُهُمْ عَشَاءً يَبْكُونَ ۝
قَالُوا يَا بَنَانَا اناذِہْبْنَا سَتَبَقِ
وَرَكْنَا يَوْسُفَ عِنْدَ مَا عَمِلْنَا
فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ
وَمَا آنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا
وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۝
وَجَاءَ عَلَى قَمِيصِهِ بِدَمٍ كَذِبٍ
قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمُ
أَنْفُسُكُمْ أَفْرًا
فَصَبَّرْ جَمِيلًا
وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ ۝ ۱۶-۱۷

مصر کے بازار میں

اتنے میں وہاں سے ایک قافلہ کا کڈر ہوا
اور قافلہ والوں نے پانی کھلیے اپنے سقہ کو کنویں پر نبیبا
اُس نے کنویں میں جب ڈول ڈالا

وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ
فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ
فَلَدَلِي دَلْوًا

قَالَ يَبْشُرِي هَذَا غُلْمٌ
وَأَسْرُوهُ بِضَاعَةً
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ
وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخِيسٍ
دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ
وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ

تو خوشی سے پکار اٹھا کہ کنویں میں ایک لڑکا ہے
اور قافلہ والوں نے اُسے اپنا سرمایہ تجارت سمجھ کر چھپا لیا کہ کوئی
دعویدار نہ نکل آئے بہر حال اللہ تو ہر بات سے واقف ہوتا ہے
اور قافلہ والوں نے اُسے (مصر کے بازار میں) معمولی قیمت پر
جو گنتی کے چند درہم تھے فروخت کر دیا
اور وہ اس مالِ مفت کے لیے کسی اچھی قیمت کے خواہشمند بھی نہ تھے۔

اور اس طرح سے مصر میں یوسفؑ کے پاؤں جما دیئے گئے

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ صَدَاقَةِ امْرَأَتِهِ
اَكْرِمِي مَثْوَاهُ عَسَىٰ اَنْ
يَنْفَعَنَا اَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا
وَكَذٰلِكَ مَكَانًا لِّيُوسُفَ فِي الْاَرْضِ
وَلَنُعَلِّمَهُ مِنْ
تَاْوِيلِ الْاَحَادِيثِ
وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهِ
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ
وَلَمَّا بَلَغَ اَشَدَّهٗ
اَتَيْنَهُ حُكْمًا وَعِلْمًا
وَكَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ

اور مصر کے جس آدمی نے یوسفؑ کو خریدا تھا اُس نے اپنی بیوی سے کہا
اسے عزت سے رکھنا یہ کسی شریف گھرانے کا لڑکا معلوم ہوتا ہے
ہو سکتا ہے یہ ہمارے لیے فائدہ مند ثابت ہو اور ہم اسے اپنا بیٹا ہی بنالیں
اور اس طرح ہم نے سرزمینِ مصر میں یوسفؑ کے پاؤں جما دیئے۔
اور ایسا انتظام کر دیا کہ اس کی اچھی طرح سے تعلیم و تربیت ہو جائے
اور اس میں معاملہ فہمی اور واقعات سے صحیح نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے
اللہ اپنی سیکنوں کو کامیاب بنا کر رہتا ہے
لیکن اکثر لوگ سمجھ نہیں سکتے کہ ایسا کس طرح ہو رہا ہے
چنانچہ جب یوسفؑ اس ماحول میں تربیت پا کر جوان ہوا تو وہ
کارفرمائی اور جہانداری کے سلیقوں سے واقف اور علم و بصیرت سے مالا مال تھا
(یہ وہ چیزیں تھیں جو اُسے اپنی صحرائی زندگی میں نہیں مل سکتی تھیں) لیکن اُسے
یہ حاصل اس لیے ہو گئیں کہ اُس نے یہاں حین و متوازن انداز میں زندگی بسر کی تھی

بکر دار کی بختگی و بلندی

وَرَادَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي
بَيْتِهَا عَنْ نَفْسِهِ
وَعَلَقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ

اور جس عورت کے گھر میں یوسفؑ رہتا تھا یعنی عزیز مصر کی بیوی۔
وہ اس پر ریکھ گئی اور دُورے ڈالنے لگی۔
ایک روز اُس نے تمام دروازے بند کر دیئے اور یوسفؑ سے کہا اِدھر آؤ

قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ

إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ

إِنَّهُ لَا يَفْلِكُ الظَّالِمُونَ

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ

وَهُمَّ بِهَا لَوْلَا أَنْ

رَأَىٰ هَٰكَذَا رَبُّهُ

كَذَٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ

إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ ۝

وَأَسْتَبَقُوا الْبَابَ

وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ ۝

وَالْفَيَاسِيْدَ هَٰذَا الْبَابُ ۝

قَالَتْ مَا جَزَاءُ

مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا

إِلَّا أَنْ يُجْعَلَ آوْعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝

قَالَ هِيَ رَاوَدْتَنِي عَنْ نَفْسِي

وَشَهِدَ شَٰهَدٌ مِنْ أَهْلِهَا

إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ

فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَذَّابِينَ ۝

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

فَلَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّٰدِقِينَ ۝

فَلَمَّا رَاقَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ

إِنْ كَيْدُكُنَّ عَظِيمٌ ۝

يُوسُفُ اعْرِضْ عَنْ هَٰذَا

وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ

إِنَّكَ كُنْتَ مِنَ الْخَاطِئِينَ ۝

۱۲-۱۹

یوسفؑ نے کہا معاذ اللہ (مجھ سے ایسی بات کبھی نہیں ہو سکتی)

تمہارا شوہر میرا آقا ہے اس نے عزت کے ساتھ مجھے گھر میں جگہ دی ہے۔

اور حد سے گزرنے والے لوگ کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔

لیکن وہ عورت اس بات کا تہیہ کر چکی تھی اور اس نے ایسے حالات پیدا کر دیے

تھے کہ اگر یوسفؑ کے سامنے اپنے پروردگار کی درخشندہ اخلاقی قدر نہ ہوتی تو وہ بھی

اس کی طرف مائل ہو جاتا لیکن اس اخلاقی قدر کو سامنے رکھنے کے نتیجہ میں

وہ اس بے حیائی سے مجتنب رہا اور برائی کا مرتکب نہ ہوا

اور یوں اس نے اپنے حسن سیرت سے ثابت کر دیا کہ وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے۔

چنانچہ یوسفؑ دروازے کی طرف بھاگا اور وہ عورت اس کو پکڑنے کے لیے پکی

عورت نے یوسفؑ کی قمیص پیچھے سے پکڑ کر کھینچی اور وہ پھٹ گئی

یوسفؑ نے پک کر دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس عورت کا خاوند سامنے کھڑا ہے

اس عورت نے فوراً بات بنالی اور کہنے لگی ایسے آدمی کی کیا سزا ہونی چاہیے

جو تیری بیوی سے بدکاری کا ارادہ کرے۔

اسے قید میں ڈالا جائے یا کوئی اور دردناک سزا دی جائے

یوسفؑ نے کہا یہی مجھے پھانسا چاہتی تھی میں تو اس سے جان چھڑا کر بھاگا تھا

اس پر عورت کے کنبہ والوں میں سے ایک سخی پسند نے فیصلہ دیا کہ

اگر یوسفؑ کا کمرتا آگے سے پھٹا ہے تو یہ عورت سچی ہے

اور یوسفؑ جھوٹا ہے۔

اور اگر کمرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو یہ عورت جھوٹی ہے

اور یوسفؑ سچا ہے۔

چنانچہ جب کمرتے کو دیکھا گیا تو وہ پیچھے سے پھٹا تھا

اس پر عورت کے خاوند نے کہا تم عورتیں بڑی مکار ہوتی ہو۔

تمہاری چالیں کس قدر گھری اور تمہارے فریب کس قدر خطرناک ہوتے ہیں

اور یوسفؑ سے کہا میاں صاحبزادے اس معاملہ سے درگزر کرو۔

اور بیوی سے کہا تم اپنے قصور کی معافی مانگو

بلاشبہ تم ہی قصور وار ہو۔

(قید ہونا قبول کر لیا لیکن کردار کو داغدار نہیں ہونے دیا)

جب اس واقعہ کا پھر چاہا ہوا تو شہر کی عورتوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ عزیز کی بیوی نے اپنے غلام پر ڈورے ڈالنے شروع کیے ہیں وہ اس کی چاہت میں دیوانی ہو رہی ہے لیکن حصول مقصد کے لیے اس کا طریقہ غلط تھا جس سے وہ بڑا نام ہو گئی عزیز کی بیوی نے جب اُن کی تدبیر سنی تو اُسے بھی آڑلے پر تیار ہو گئی اس نے انہیں کھانے پر بلایا۔ ان کے لیے منہیں بچھا دی گئیں اور چھریاں پیچھے وغیرہ ہر ایک کے سامنے رکھ دیے گئے۔ پھر اس نے یوسفؑ کو بلایا

اور ان سب نے اپنی اپنی کوششیں کر دیں لیکن کامیاب نہ ہو سکیں اور انہیں جب اس کی بڑائی اور پاکیزگی نفس کا یقین ہو گیا تو اُسے سزا دلوانے کے لیے انہوں نے اپنے ہاتھ زخمی کر لیے وہ کہنے لگیں پناہ بخدا اس میں تو بشریت والی کوئی بات ہی نہیں ہے یہ تو پاکیزگی نفس میں فرشتوں سے بھی بڑھ کر ہے۔

عزیز کی بیوی نے کہا یہی ہے وہ جس کے لیے تم مجھے طعنہ دیتی تھیں کہ میں ایک غلام کو بھی نہ رام کر سکی۔ میں نے اُسے رام کرنے کی ہر کوشش کر دی تھی لیکن کامیابی نہ ہوئی اگر اب بھی اُس نے میرا کہنا نہ مانا تو اُسے ضرور قید کرا کے رہوں گی اور اُسے ذلیل و خوار ہونا پڑے گا۔

یوسفؑ نے کہا پروردگار مجھے جیل جانا منظور ہے لیکن میں ان عورتوں کی بات مان کر اپنی سیرت کو داغدار کرنا نہیں چاہتا پروردگار مجھے توفیق عطا فرمائیے کہ میں ان کے فریب سے بچ سکوں۔ اگر میں ان کے فریب میں آ گیا تو میرا شمار بھی جاہلین میں ہو جائے گا سو اُس کے پروردگار نے اُس کی دُعا قبول کر لی۔

اور اُسے اُن کے فریب سے نجات دلا دی۔ بلاشبہ اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ
امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا
عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا
إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ
فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ
أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَكًا
وَوَاتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا
فَالَّتِ أَخْرَجَ عَلَيْهِنَّ
فَلَمَّا رَأَيْنَهُ
كَبَرْنَ لَهُ
وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ
وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَذَا بَشَرًا
إِن هَذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ
قَالَتْ فَذَلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ
وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ
وَلَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ
وَلَيَكُونَنَّ مِنَ الصَّغِيرِينَ
قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ
مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ
وَأَلَّا تَصْرِفَ عَنِّي كَيْدَهُنَّ
أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ
فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ
فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ان عورتوں نے یوسفؑ کے خلاف تجھوٹا مقدمہ کھڑا کر دیا۔
اور ایسی شہادتیں پیش کیں کہ عدالت نے اسے ایک مدت کے لیے قید کر دیا۔

ثُمَّ بَدَّ لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا آيَاتِهِ
لِيَسْجُنَ فِيهِ حِينَ ۝ ۳۵-۳۴

اور قید خانہ میں بھی اپنا مشن جاری رکھا

اور یوسفؑ نے اپنے ساتھی قیدیوں سے کہا اے رفیقان بندی خانہ
ذرا غور کرو کیا یہ بہتر ہے کہ مختلف قسم کے کچی ٹٹا بنا لینے جائیں
یا یہ بہتر ہے کہ سب پر غالب ایک اللہ کو ٹٹا مانا جائے۔
اللہ کے سوا جن ہستیوں کی تم تعبداری کرتے ہو
وہ اس کے سوا کیا ہیں کہ چند نام ہیں
جو تم نے اور تمہارے بزرگوں نے رکھ لیے ہیں
اللہ نے تو ان کھیلے کوئی سند نہیں اتاری۔
یاد رکھو حکومت کا حق صرف اللہ کو حاصل ہے۔
اسکا فرمان ہے کہ اس کے قوانین کے سوا اور کسی کی اطاعت نہ کی جائے
یہ ہے محکم اور استوار نظام حیات
لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔

يٰصَاحِبِ السِّجْنِ
اَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ
اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝
فَاتَعْبُدُونِ مِنْ دُونِهِ
اِلَّا اَسْمَاءً سَنِيْمُوْهَا
اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُمْ
مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ
اِنْ اَحْكَمُ اِلَّا اللّٰهُ
اَمْرًا لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ
ذٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ
وَلٰكِنْ اَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۳۶-۳۵

قید خانہ کے دو ساتھیوں کا خواب

یوسفؑ کے ساتھی قیدیوں میں سے دو نوجوانوں نے اپنے شراب کی تہیہ ان سے پوچھی
ایک نے کہا میں نے دیکھا کہ
شراب کشید کر رہا ہوں۔
دوسرے نے کہا میں نے دیکھا کہ
اپنے سر پر ڈٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں
اور پرندے انہیں نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔
دونوں نے درخواست کی ہمیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دیں
آپ بڑے سمجھدار اور نیک انسان معلوم پڑتے ہیں۔

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيْنِ
قَالَ اَحَدُهُمَا اِنِّيْ اَرٰ سِنِي
اَعِيْنُ خَمْرًا
وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْ اَرٰ نٰفِثًا
اٰحْمِلُ فَوْقَ رَاسِيْ خَبْرًا
تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ
نَبِّئْنَا بِمَا بَلٰيَةُ
اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الْمُسْتَضِيْعِيْنَ ۝

قَالَ لَا يَأْتِيَكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقُنِيهِ

إِلَّا نَبَأْتُكُمَا بِنَاوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا

ذَلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي

إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي الْأَوَّلِينَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ

مَا كَانَا لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

ذَلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ

وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۝

۱۲-۳۶

یوسفؑ نے کہا گھبراؤ نہیں تمہارے کھانے کے وقت سے پہلے ہی
میں تمہیں ان خوابوں کی تعبیر بتا دوں گا۔

یہ وہ علم ہے جو میرے بڑوگار کی طرف سے مجھے ملا ہے
میں نے ان لوگوں کا طرزِ زندگی ترک کر دیا ہے جو نہ اللہ کے قوانین
کو مانتے ہیں اور نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

میں اپنے بزرگوں ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے مسک پر کاربند ہوں۔
ہم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں کرتے۔

یہ اللہ کا فضل ہے جو اس نے ہم پر اور دوسرے انسانوں پر کیا ہے۔
لیکن اکثر لوگ اس کی قدرنمائی نہیں کرتے۔

ساتھی قیدیوں کے خواب کی تعبیر

یوسفؑ نے کہا اے رفیقانِ قیدخانہ اب اپنے خوابوں کی تعبیر سن لو
تم میں سے جس نے دیکھا کہ شراب کشید کر رہا ہے وہ چھوٹ جائے گا

اور بدستور اپنے آقا کے امورِ شراب پر تعینات ہو گا

اور دوسرے کو سولی پر بچھا دیا جائے گا

اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے۔

سو یہ ہے تعبیر ان خوابوں کی

جو تم مجھ سے معلوم کرنا چاہتے ہو۔

اور یوسفؑ نے جس آدمی کی نسبت سمجھا تھا کہ چھوٹ جائے گا

اس سے کہا اپنے آقا کے پاس جب جاؤ تو مجھے یاد رکھنا

لیکن شیطان نے اُسے بھلا دیا کہ اپنے آقا سے اس کا ذکر کرتا

لہذا یوسفؑ کئی برس تک قید میں پڑا رہا۔

يَصَاحِبِي السِّجْنِ

أَمَّا أَحَدُكُمَا

فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا

وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصَلَّبُ

فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ

فُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي

فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ۝

وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ مِّنْهُمَا

أذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ

فَأَنسَاهُ الشَّيْطَانُ ذِكْرَ رَبِّهِ

فَلَيْثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۝

۱۲-۳۷

مصر کے بادشاہ کا خواب یوسفؑ کی طرف سے اُس کی تعبیر اور قحط سے بچنے کی تدبیر

پھر ایسا ہوا کہ وہاں کے بادشاہ نے اپنا ایک خواب دربار میں بیان کیا
اُس نے کہا میں نے دیکھا کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنہیں

وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى

سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ

يَا كُلُّهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

وَسَبْعٌ سُنْبُلَاتٍ خَضَرٌ وَأَخْرِي سَيْتٌ

يَا أَيُّهَا الْمَلَأَ أَفْتُونِي فِي رَأْيَايَ

إِنْ كُنْتُمْ لِلرَّأْيِ يَا تَعْبُرُونَ ۝

قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ

وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ

وَقَالَ الَّذِي نَجَّاهُمَا

وَأَذْكَرَ بَعْدَ أُمَّتِي

أَنَا أَنْبِئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ

فَارْسِلُون ۝

يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ

أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ

يَا كُلُّهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ

وَسَبْعٌ سُنْبُلَاتٍ خَضَرٌ وَأَخْرِي سَيْتٌ

لَعَلِّي أَرْجِعَ إِلَى النَّاسِ

لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَابَّةً

فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُّوهُ فِي سُنْبُلِهِ

إِلَّا قَلِيلًا فِيمَا تَكْلُمُونَ ۝

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ

سَبْعٌ شِدَادٌ

يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ

إِلَّا قَلِيلًا فِيمَا تُخْصِنُونَ ۝

ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ

فِيهِ يَغَاثُ النَّاسُ

وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝

۱۲-۱۳

سات دہلی پتلی گائیں نکل رہی ہیں

اور سات خوشے ہرے ہیں اور سات سوکھے ہوئے

اے اہل دربار میرے اس خواب کی تعبیر بتاؤ

اگر تم خوابوں کی تعبیر بتا سکتے ہو۔

انہوں نے کہا یہ کوئی خواب نہیں محض پریشان خیالی ہے

اور اس قسم کی پریشان خیالیوں کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔

ان دو قیدیوں میں سے جس نے ربانی پائی تھی

اُسے ایک مدت کے بعد یوسفؑ کی یاد آ گئی

وہ بول اٹھا میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتاؤں گا

مجھے ذرا ایک جگہ سے ہو آنے دو۔

وہ قیدخانہ میں آیا اور کہا اے یوسفؑ اے کہ مجسم پتانی ہو

میں اس خواب کی تعبیر بتاؤ کہ سات موٹی ستاڑی گائیوں کو

سات دہلی پتلی گائیں نکل رہی ہیں

اور سات ہرے خوشے ہیں اور سات سوکھے ہوئے

میں اس خواب کی تعبیر ان لوگوں کے پاس لے جاؤں گا

تاکہ وہ تمہاری قدر و قیمت کو پہچان سکیں۔

یوسفؑ نے کہا دیکھو تم سات سال تک خوب محنت سے کھیتی کرو

اور جو فصل کاٹو اسے بالیوں کے اندر ہی رہنے دو (تاکہ کیڑوں وغیرہ محفوظ رہیں)

صرف اتنی مقدار اگ کر یا کرنا جو تمہارے کمانے کے لیے کافی ہو

کیوں کہ اس کے بعد سات سال بہت سختی کے آنے والا ہیں۔

جبکہ یہاں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ جائے گا

اس قحط کے زمانہ میں وہ محفوظ قندہ تمہارے کام آئے گا

لیکن اس میں سے اتنا ضرور بچا لینا جو تمہارے بیج کے کام آئے۔

کیونکہ اس کے بعد جو سال آئے گا اس میں خوب باریں ہوں گی

اور اناج و پھل وغیرہ کثرت سے پیدا ہوں گے

اور لوگ پھلوں اور دانوں سے عرق و تیل وغیرہ خوب نکالیں گے۔

(بلندی کردار کی انتہا)

اس آدمی نے جب یہ تعبیر اور تدبیر بادشاہ تک پہنچائی تو وہ دنگ رہ گیا
اُس نے کہا یوسفؑ کو رہا کر کے فوراً میرے پاس لایا جائے
چنانچہ جب بادشاہ کا قاصد یوسفؑ کے پاس پہنچا تو
اُس نے کہا میں اس طرح ترجمہ خسروانہ کی بنا پر رہائی حاصل کرنا نہیں چاہتا
تم اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اُس سے کہو پہلے میرے مقدمہ کی ازسرنو تحقیق کرائے
تاکہ واضح ہو جائے کہ عورتوں کے ہاتھ کاٹ لینے کا ماجر کیا تھا

وَقَالَ الْمَلِكُ
اَتُؤْتِنِي بِهِ
فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ
قَالَ اَرْجِعْ
اِلَى رَبِّكَ فَسْأَلْهُ
مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ

بلاشبہ میرا پروردگار اُن کے فریب کو خوب جانتا ہے۔
چنانچہ بادشاہ نے اس مقدمہ کی خود تحقیق کی اور اُن عورتوں سے پوچھا
سچ سچ بتاؤ کہ جب تم نے یوسفؑ کو اُس کے ارادے سے پھیرنا چاہا تو کیا بات پیش آئی
اُنہوں نے کہا حاشہ للہ ہم نے یوسفؑ میں کوئی بُرائی کی بات نہیں پائی وہ بے گناہ ہے
یہ سن کر عزیز کی بیوی بھی بول پڑی کہ اب جب کہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے
تو میں اقرار کرتی ہوں کہ میں نے ہی یوسفؑ کو پھسلانا چاہا تھا
بلاشبہ یوسفؑ اپنے بیان میں سچا ہے۔

اِنَّ رَبِّيْ يَكْفِيْهِمْ عَلِيْمٌ ۝
قَالَ مَا خَطْبُكُمْ
ذَرَاوُدُ ثَنْ يُّوسُفَ عَنْ نَفْسِهِ
قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ
قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيزِ اِنَّكَ خَصَصَ الْحَقُّ
اَنَا رَاوِدْتُهُ عَنْ نَفْسِهِ
وَإِنَّكَ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

یوسفؑ نے کہا میں نے اس مقدمہ کی ازسرنو تحقیق اس لیے بھی کرائی کہ میرے مرقبے اور
مہربان عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اُس کی امانت میں خیانت نہیں کی
اور اللہ کا قانون مکافات خیانت کرنے والوں کی تدبیریں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا۔

ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ
اَنِّيْ لَمْ اَخْنَهُ بِالْغَيْبِ
وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخٰٓئِنِيْنَ ۝
۱۲-۵۰

(دیکھو اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمین مصر میں صاحب اختیار بنا دیا)

پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لایا جائے
میں اُسے دوسروں سے ممتاز کر کے اپنا مُشرِ خاص بنا لینا چاہتا ہوں
چنانچہ جب بادشاہ نے یوسفؑ سے بات چیت کی تو اُس کے اور جو بھی اُس پر نمایاں ہو گئے
اُس نے کہا آج سے تم ہماری نگاہ میں بڑی عزت و تمکین کے مالک قرار پا چکے ہو
یوسفؑ نے کہا آپ زمین کے خزانے یعنی زمین کی پیداوار اور معاشی معاملات میرے سپرد

وَقَالَ الْمَلِكُ اَتُؤْتِنِيْ
اَسْتَخْلَصُهُ لِنَفْسِيْ
فَلَمَّا كَلَّمَهُ
قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اٰمِيْنٌ
قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَايِنِ الْاَرْضِ

إِنِّي حَفِظْتُ عَلَىٰ يَدَيْ
وَكَذَلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ
يَتَّبِعُوا مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۝۵۴-۵۵

مردیں اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ ان خزانوں کی کس طرح نگہداشت کی جاتی ہے۔
دیکھو اس طرح ہم نے یوسفؑ کو سرزمین مصر میں صاحب اختیار بنادیا۔
ایسا صاحب اختیار کہ وہ اس کے نظم و نسق کو جس طرح چاہتا چاتا۔

غلہ کے ذخائر اور ان کی تقسیم کا کام نظام کے ہاتھ میں تھا

پھر جب قحط پڑا تو دور و نزدیک کے لوگ غلہ لینے آئے۔
دارالحکومت آنے لگے۔ اس سلسلہ میں یوسفؑ کے بھائی بھی آئے۔
یوسفؑ نے انہیں پہچان لیا لیکن وہ اسے پہچان نہ سکے۔
جب ان کا غلہ وغیرہ لادا جا چکا تو یوسفؑ نے انہیں اپنے پاس بلا کر کہا
اب کی بار اپنے اس بھائی کو بھی لے آنا جسے تم کہتے ہو کہ باپ کی طرف سے بھائی ہے
تم دیکھ رہے ہو کہ یہاں غلہ لینے کے لیے آنے والوں کو نہ صرف غلہ پورا دیا جاتا ہے
بلکہ ان کی بہترین مہمان نوازی بھی کی جاتی ہے۔

وَجَاءَ آخَرُهُ
يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ
فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ ۝
وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَّازِهِمْ
قَالَ ائْتُونِي بِأَخِي لَكُمْ مِنْ أَبِيكُمْ
أَلَّا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي تَكْلِفِيَ
وَأَنَا خَيْرٌ مِنَ الْمُنْزِلِينَ ۝۵۶-۵۷

پھر خاندان یعقوبؑ مصر میں آکر آباد ہو گیا

پھر یوسفؑ نے اپنے اہل خاندان کو بھی اپنے پاس بلا دیا
جب وہ پہنچے تو اپنے والدین کو اپنے پاس ٹھہرایا
اور اہل خاندان سے کہا تم سب مصر میں ہی رہو
یہاں تمہیں انشاء اللہ ہر طرح کا امن و سکون حاصل رہے گا
یوسفؑ نے اپنے ماں باپ کو بلند مسندوں پر بٹھایا
اور تمام متعلقین ان کی تعظیم بجا لائے۔
اس نے کہا اباجان یہ ہے تعبیر اس خواب کی جو ہم نے سنا تھا
پہلے میں نے دیکھا تھا اور پھر وہ کار نے اسے حقیقت بنا کر دکھایا۔
اُس کا کہنا بڑا احسان ہے کہ مجھے قید سے نکال کر
اس مقام بلند تک پہنچا دیا
اور آپ سب کو مصر سے نکال کر یہاں لے آیا

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ
أَوْسَىٰ إِلَيْهِ أَبُوهُ
وَقَالَ ادْخُلُوا مَعِيَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَمِينٌ ۝
وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ
وَخَرُّوا لَهُ سُجَّدًا ۝
وَقَالَ يَا بَنِي هَذَا اذْهَبُوا
مِنْ قَبْلِ قَدْ جَعَلْتُ لَكُمْ
وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ
أَخْرَجْتَنِي مِنَ السِّبْرِ
وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ

مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَعَ الشَّيْطَانُ

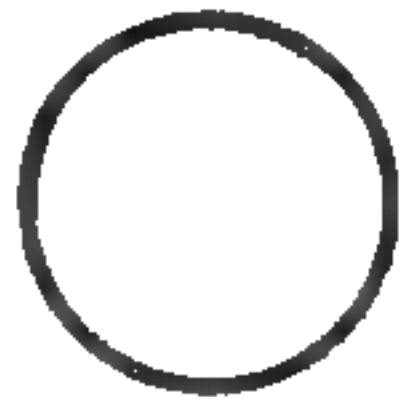
بَيْنِي وَبَيْنَ اخْوَتِي

إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ

إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ ۱۲۰

۱۰۰-۹۹

مخالفت کی اس خلیج کو پاٹ کر جو شیطان نے
میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان حائل کر دی تھی
بلاشبہ میرا پروردگار اپنی اسکیموں کو بڑے ہی لطیف انداز سے
بڑے کار لاتا ہے اور اس کی ہر بات علم و حکمت پر مبنی ہوتی ہے



۵۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام

موسیٰ کو بھیجا گیا تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلائیں۔ قرآن کریم میں آپ کی اس سلسلہ کی جدوجہد کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

مصر میں فرعون کی حکومت تھی فرعون کسی خاص بادشاہ کا نام نہیں تھا بلکہ مصر کے بادشاہوں کا لقب تھا مگر کے لوگ دیوتاؤں کی پرستش کرتے تھے آمن رع (سورج دیوتا) ان سب میں بڑا تھا مصر کے بادشاہ دیوتاؤں کے اوتار سمجھے جاتے تھے اس اعتبار سے ان کا لقب فارع یعنی سورج دیوتا کے اوتار قرار پا گیا تھا۔

قریب ۳۰۰۰ ق۔م سے لیکر اسکندر عظیم کے زمانہ ۳۳۲ ق۔م تک فرعون کے قریب تیس خاندان نہ چکے ان میں مصر میں بنی اسرائیل کی ابتدا حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کے معزز گھرانہ سے ہوئی لیکن بڑھتے بڑھتے جب یہ گھرانہ ایک قوم بن گیا تو رفتہ رفتہ ان میں انحطاط آتا گیا۔ اور پھر یہ قوم فرعون کی محکم بن گئی اور ان کے ساتھ وہی سلوک ہونے لگا جو دنیا کا ہر فرعون محکوم قوموں کے ساتھ کرتا ہے جب ان پر ظلم و تشدد کی انتہا ہو گئی تو ان میں حضرت موسیٰ پیدا ہوئے جو اللہ کے برگزیدہ رسول اور عظیم انقلاب کے داعی تھے۔

موسیٰ پیدا تو ہوتے محکوم بنی اسرائیل کے ایک گھرانہ میں لیکن مشیت ایزدی نے آپ کی تربیت کا انتظام غنم کے محلات میں کر دیا تاکہ آپ اسرار و رموز مملکت و سیاست سے اچھی طرح باخبر ہو جائیں پھر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ آپ کو مصر چھوڑنا پڑا۔ یہاں سے نکل کر آپ مدین کے علاقہ میں پہنچے جہاں آپ کی شادی ہوئی اور آپ نے مزید تربیت حاصل کی۔

مدین سے واپسی پر کوہ طور میں آپ نبوت سے سرفراز فرمائے گئے اور آپ کو فرعون کی طرف جانے کا حکم ملا کہ بنی اسرائیل کو اس کے پنجہ استبداد سے نجات دلائیں آپ وہاں سے مصر پہنچے اور اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لیکر فرعون کے دربار میں پہنچ گئے۔

(فرعون اور اس کے پیشوایان مذہب کے ساتھ آپ کے معرکے سے اور بالاخر آپ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر فلسطین کی طرف آگئے جہاں آپ نے ان کی تعلیم و تربیت کی۔)

تورات

موسے پر جو کتاب نازل ہوئی تھی اس کا خاص نام تو قرآن میں درج نہیں البتہ قرآن میں تورات کا ذکر ہے لیکن تورات درحقیقت ان کتابوں کے مجموعہ کا نام ہے جو حضرت موسے سے لیکر حضرت عیسیٰ سے پہلے تک مختلف انبیائے بنی اسرائیل پر نازل ہوتی رہیں ان کے مجموعہ کو عہد نامہ عتیق OLD TESTAMENT کہتے ہیں یہودیوں نے اس کتاب میں تحریف کر دی تھی لفظی تحریف بھی معنوی بھی نیز اس میں اپنی طرف سے اضافے بھی کر دیے تھے۔



اللہ کا پروگرام

(یہ آیات ایک واضح اور روشن کتاب کی ہیں)

اس میں ہم تمہیں موسیٰ و فرعون کی داستانِ آویرش کا کچھ حصہ سناتے ہیں جو حقیقت پر مبنی ہے ان لوگوں کے لیے جو ہمارے قوانین کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ فرعون نے اپنی مملکت میں بڑی سرکشی اختیار کی ہوئی تھی۔ اس نے اپنی قوت کو مستحکم رکھنے کے لیے ملک کے باشندوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ کو وہ کمزور سے کمزور کرنا چلا گیا تھا وہ اس گروہ کے بیٹوں کو قتل کروا دیتا یا انہیں بے وقت بنا دیتا تھا۔ وہ ان کی بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتا یا اس گروہ میں سے جو ہر مردانگی کو ختم کر دیتا تھا اس طرح وہ اس قوم میں ناہمواریاں پیدا کر کے ان کی قوت کو توڑتا رہتا تھا اور ہمارا پروگرام یہ تھا کہ ان لوگوں کو اوپر اٹھایا جائے۔ جنہیں ملک میں کمزور اور ذلیل کر دیا گیا تھا اور ملک کن سرداری و لیڈرشپ ان کے حصہ میں آئے۔

تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝
نَتْلُو عَلَيْكَ مِنْ نَبَأِ مُوسَىٰ وَفِرْعَوْنَ
بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝
إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ
وَجَعَلَ أَهْلَهُ شُُعَبًا
يَسْتَضِعُّ طَائِفَةً مِنْهُمْ
يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ
وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ
إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝
وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ
اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ
وَنَجْعَلَهُمْ آيَةً

وَجَعَلْنَاهُمْ الْوَرِثَةَ ۝

انہیں اقتدار و حکومت کا وارث بنا دیا جائے۔

وَنُفِخَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ

اور دنیا میں انہیں تمکن و استحکام حاصل ہو۔

وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

اور فرعون ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ کچھ دکھا دیا جائے جس کے دیکھنے سے وہ

مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۝ ۲۸-۷

اس قدر خائف تھے اور جس سے بچنے کیلئے وہ ایسی سخت تالیسیر اختیار کیا کرتے تھے۔

اور اس پروگرام کو عملی شکل دینے کیلئے موسیٰ کی پیدائش

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ

چنانچہ اس پروگرام کی تکمیل کیلئے ہم نے موسیٰ کو پیدا کر دیا

أَنْ أَرْضِعِيهِ

اور اس کی ماں کو کہلویا کہ وہ سب سے اس بچے کو دودھ پلاتی جائے

فَإِذَا خِفَتْ عَلَيْهِ

اور جب کوئی خطرہ محسوس کرے تو

فَأَلْقِيهِ فِي الْيَمِّ

بچے کو کسی صندوق میں ڈال کر دیا میں بہاؤ۔

وَلَا تَخَافِ وَلَا تَحْزَنِي

اور اس کی سلامتی کے متعلق کوئی خطرہ دل میں نہ رکھے

إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْعَادِلِينَ

ہم اسے تمہاری ہی گود میں واپس لوٹا دیں گے۔

وَجَاءَهُ مِنَ الْمَرْسَلِينَ ۝

یہ صحیح و سلامت رہے گا۔ اور ہمارا رسول بنے گا۔

(موسیٰ کی ماں کو حکم)

إِذَا وَحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ

اور جب ہم نے موسیٰ کی ماں کو پیغام بھیجا کہ

أَنِ اقْذِفِيهِ فِي التَّابُوتِ فَاقْذِفِيهِ فِي الْيَمِّ

اپنے بچے کو صندوق میں بند کر کے دیا میں بہاؤ۔

فَنُفِثَ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

دیا کی لہریں اسے کنارے پر لگا دیں گی

يَأْخُذُكَ عِندَ ذُنُوبِكِ

جہاں سے اُسے وہ شخص لے جائے گا جو ہمارے نظام کا دشمن ہے

وَعَدُّونَا ۝ ۳۸-۳۹

لہذا خود موسیٰ کا بھی دشمن ہے۔

فرعون کے محلات میں

فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ

یہاں اس بچے کو دریا سے فرعون کے لہو والوں نے نکال لیا

لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا

تاکہ ان کی ہارتائیاں دلیہ کر وہ ان کا دشمن بنے اور ان کی غم و حزن کا باعث ہو۔

إِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاسِرِينَ

بلکہ فرعون۔ ہامان اور ان کے لشکر سب ہارم اور غلط کار لوگ تھے

وَقَالَتِ امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنِي لِئَیْ وَكَذَا لَا تَقْتُلُوهُ

عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا یَسْعُرُونَ ۝۲۸

فرعون کی بیوی نے اس سے کہا یہ بچہ میرے اور تمہارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بنے گا۔ لہذا اسے قتل نہ کیا جائے

ہم اسے بیٹا بنالیں گے۔ ہو سکتا ہے یہ تمہارے لیے مفید ثابت ہو لیکن حقیقت کیا تھی اس کا وہ شعور نہیں رکھتے تھے۔

موسے کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام

اور ہم نے اپنی غایت سے اس بچہ میں محبت و کشش پیدا کر دی تھی اور یہ سب انتظام اس لیے کیا گیا تھا کہ موسیٰ اس ماحول میں اسرار و رموز ملکوتی ریاست سے واقف ہو جائے بہر حال اب فرعون کے اہل خانہ کو اس کی پرورش کی فکر ہوتی تو موسیٰ کی بہن وہاں پہنچ گئی اور کہا کیا میں تمہیں ایسی عورت کا پتہ بتاؤں جو اس کی پرورش کر سکے اس طرح ہم نے موسیٰ کو واپس اُس کی ماں کی گود میں پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور بیٹے کی جدائی میں غمگین نہ ہو۔

وَالْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِنِّي

وَلَتُصْنَعَنَّ عَلَىٰ عَيْنِي

إِذْ نَسِيْتُ الْخَنُكَ

فَقَوْلُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن يَكْفُلُهُ

فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ

كَی تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۝۲۹

عظیم انقلاب کے لیے تیاری

اہل اطرت سے موسیٰ فرعون کے محلات میں پرورش پا کر جوان ہوا اور ہر طرح کی تعلیم و تربیت سے آراستہ اور ہر اعتبار سے متناسب و متوازن بنا دیا گیا ہم نے اُسے معاملات میں فیصلہ کرنے کی صلاحیتوں سے بھی نوازا اور علم و دانش سے بھی آراستہ کر دیا۔

دراصل جو بھی حُسن و توازن سے زندگی بسر کرے اس کا نتیجہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

وَلَتَبْلُغَ أَشُدَّهُ

وَاسْتَوَىٰ

أَتَيْنَهُ حُكْمًا

وَعِلْمًا

وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝۳۰

موسے کی شخصیت کی ایک جھلک

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ موسیٰ محلات سے نکل کر شہر میں گیا ایسے وقت جب اہل شہر آرام کرتے ہیں۔ لہذا لگی کوچوں میں آمد و رفت زیادہ نہیں تھی۔ اُس نے دیکھا کہ دو آدمی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک تو مظلوم طبقہ کا فرد تھا جن کے ساتھ موسیٰ کی رفاقت تھی

وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينٍ

غَفْلَةٍ مِّنْ أَهْلِهَا

فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ ۝

هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ

وَهَذَا مِنْ عَدُوِّهِ
فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ
عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ
فَوَكَزَهُ مُوسَى
فَقَضَى عَلَيْهِ
قَالَ هَذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
إِنَّهُ عَدُوٌّ مُضِلٌّ مُبِينٌ
قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
فَاغْفِرْ لِي
فَغَفَرَ لَهُ
إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ
قَالَ رَبِّ إِنَّمَا أَتَمَمْتُ عَلَى
فَلَنُكَونَ ظَاهِرًا لِلْعَالَمِينَ

۱۹-۱۸

اور دوسرا ظالم طبقہ کا فرد تھا جن کے لیے اُس کے دل میں دشمنی تھی۔
اس کے رفیق طبقہ کے فرد نے اس سے مدد مانگی۔
اُس کے دشمن طبقہ کے فرد کے خلاف۔
موسیٰ نے زیادتی کرنے والے کو ایک ٹکڑا مارا
جو ایسی جگہ پر لگا کہ اس کی موت واقع ہو گئی جس پر موسیٰ بڑا
نام ہوا اور کہنے لگا غصہ میں یہ کیسا شیطانی کام مجھ سے سرزد ہو گیا۔
در اصل غصہ میں انسان بہک کر آپ اپنا دشمن بن جاتا ہے۔
کہنے لگا پروردگار میں نے اپنی ذات پر زیادتی کر لی ہے۔
مجھے اس کے مضر اثرات سے حفاظت عطا فرمائیے۔
پہچانچہ ایسا کر دیا گیا کہ اس کی ذات اس غلطی کے مضر اثرات سے محفوظ رہے۔
اللہ کے قانونِ مکافات میں اپنے لیے پرنام ہونے والوں کے لیے حفاظت اور رحمت کی
گنجائش ہوتی ہے۔ اُس نے کہا پروردگار یہ احسان مجھ پر کر دیجیے۔
اس کے بعد میں کبھی مجرموں کا مددگار نہیں بنوں گا۔

موسیٰ کے مرض سے نکلنے کے اسباب

فَاصْبِرْ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ
فَإِذَا الَّذِي اُسْتَنْصَرُهُ
يَا لَأَمْسٍ يُسْتَصْرَحُهُ
قَالَ لَهُ مُوسَى إِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُبِينٌ
فَلَمَّا أَنْ أَرَادَ أَنْ يَبْطِشَ
بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا
قَالَ يَهُوسُفُ تُرِيدُ أَنْ تُقَاتِلَنِي
كَمَا قَاتَلْتَ نَفْسًا يَا لَأَمْسٍ
إِنْ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا فِي الْأَرْضِ
وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمُصْلِحِينَ

۱۹-۱۸

دوسری صبح وہ پھر شہر میں گیا۔ ڈرتا ہوا اور گذشتہ رُز کے واقعہ کی تسکین لیتا ہوا
اُس نے دیکھا کہ کل جس کی اُس نے مدد کی تھی وہ پھر بھی کے ساتھ دست و کوبیاں ہے۔
وہ پھر موسیٰ کو مدد کے لیے پکارنے لگا۔
موسیٰ نے اُس سے کہا تم تو بڑے ہی لڑاکا اور جکے ہوئے عاقل ہو رہے ہو۔
بہر حال اُس نے اس ارادہ سے کہ دونوں کو اُڑھ کر رہے
جیسے ہی دشمن طبقہ کے فرد کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا
تو وہ چلا اٹھا کہ اے موسیٰ کیا آتی مجھے بھی اسی طرح قتل کرنا چاہتے ہو
جس طرح تم نے کل ایک آدمی کو مار ڈالا تھا۔
کیا تم ملک میں اپنی قوت کی دھاک بٹھانا چاہتے ہو
اور اصلاح کرنا نہیں چاہتے۔

مصر سے نکل کر مدین کی طرف روانگی

وَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ
 قَالَ يَمُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَأَ يَأْتِيكَ بِكَ لِيَقْتُلُوكَ
 فَأَخْرِجْنِي لَكَ مِنَ النَّصِيحِينَ
 فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ
 قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
 وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَاءَ مَدْيَنَ
 قَالَ عَسَىٰ رَبِّي أَن يَهْدِيَنِي سُبُلَ رَبِّهِ
 اسی اثنا میں ایک آدمی شہر کے مضافاتی علاقہ سے بھاگتا ہوا آیا
 اور موسیٰ کو بتایا کہ اکابرین حکومت میں تمہارے قتل کے مشورے ہو رہے ہیں
 تم جلد ہی یہاں سے نکل جاؤ۔ میں تمہاری خیر خواہی کی خاطر یہ بات کہہ رہا ہوں۔
 یہ سن کر موسیٰ وہاں سے ڈرتا بھاگتا نکل کھڑا ہوا۔
 یہ دعا کرتا ہوا کہ پروردگار مجھے اس ظالم قوم کی دست درازی سے محفوظ رکھیں۔
 مصر سے نکل کر موسیٰ نے مدین کا رخ کیا
 اور کہا امید ہے میرا رب مجھے ٹھیک راستہ پر ڈال دے گا۔

مدین میں بھی وہی ظلم

وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ
 أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ
 وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ
 قَالَ مَا خَطْبُكُمَا
 قَالَتَا لَا نَسْقِي
 حَتَّىٰ يُصْدِرَ الرِّعَاءُ
 وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ
 فَسَقَىٰ لَهُمَا
 ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِ
 فَقَالَ رَبِّ إِنِّي نَبَأٌ أَنزَلْتَ
 إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ
 اور جب وہ مدین کے پیراؤں پر پہنچا تو دیکھا
 وہاں کچھ لوگ اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے ہیں
 لیکن دو لڑکیاں ہیں جو اپنے جانوروں کو روکے کھڑی ہیں
 موسیٰ نے ان لڑکیوں سے پوچھا تمہیں کیا پریشانی ہے۔
 انہوں نے کہا ہم اس وقت تک اپنے جانوروں کو پانی نہیں پلا سکتیں
 جب تک کہ ان چرواہوں کے جانور پانی پانی کر چلے نہیں جاتے
 کیونکہ یہ لوگ زبردست ہیں اور ہمارے والد بوڑھے اور اکیلے ہیں۔
 موسیٰ یہ سن کر آگے بڑھا اور ان کے جانوروں کو پانی پلا دیا
 پھر سائے میں بیٹھ کر سوچنے لگا یہاں بھی معاملہ وہی ہے زبردست کمزور کے حقوق چھینا ہے
 عرض کیا پروردگار میں تو ایسی جگہ کی تلاش میں نکلا تھا جہاں ظلم نہ ہوتا ہو۔
 لہذا اب آپ کی طرف سے جو بھلائی بھی مجھے مل سکے میں اس کا محتاج ہوں۔

(مدین میں ایک مرد بزرگ کی یہاں قیام)

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ
 اتنے میں ان دو لڑکیوں میں سے ایک جیسے سہمتی ہوئی اس کے پاس آئی

قَالَتْ إِنَّ ابْنِي يَدْعُوكَ

اور کہا ہمارے والد نے آپ کو بلایا ہے۔

نِيخْرِزِكَ أَجْرًا مَا سَقَيْتَ لَنَا

کہ آپ نے ہمارے بانوئیں کو پانی پلانے میں جو کچھ کیا ہے اس کا پیر معاوضہ لے۔

فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ

چنانچہ موسیٰ جب اس مرد بزرگ کے پاس پہنچا اور اپنی داستان سنائی۔

قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ

تو انہوں نے کہا ڈرو نہیں تم ان ظالم لوگوں سے بچ گئے ہو۔

قَالَتْ أَحَدُهُمَا يَأْتِيكِ اسْتِجْرَاءُ

ان لڑکیوں میں سے ایک نے کہا ابابا جان کیوں نہ ہم اس کو کام کاغذ شیلہ اپنے پاس رکھ لیں۔

إِنْ خَيْرٌ مِّنْ اسْتِجْرَاتِ الْقَوْمِ الْأَمِينِ

یہ طاقتور بھی ہے اور دیا نڈار بھی معلوم ہوتا ہے۔

قَالَ إِنِّي أُرِيدُ

اس مرد بزرگ نے موسیٰ کو اپنے پاس ٹھہرا کر جب آپسی طرہ پر کہ لیا تو کہا

أَنْ أُلْحِكَ أَحَدِي ابْنَتِي هَتَيْنِ

میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں

عَلَى أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمْنِي حَبْشَةً

اس شرط پر کہ تم کم از کم آٹھ سال تمام تمہیں کھدواؤ کہہ دو اور پھر

فَإِنْ أَتَمَمْتَ عَشْرًا أَفِينُ عِنْدَكَ

اگر تم آٹھ سال کے بجائے دس سال تمام دے سکو تو یہ تمہاری طرف سے ہے اور اگر نہ

وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ

میں تمہارے ساتھ کسی قسم کی سختی کرنا نہیں چاہتا۔

سَيَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ

مجھے انشاء اللہ تم اصلاح یافتہ انسان پاؤ گے۔

مدین میں شادی

قَالَ ذَلِيلَتِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ

موسیٰ نے کہا جھیک سہ میرے اور آپ کے درمیان یہ معاملہ طے پا گیا۔

أَتَمَّ لِأَجَلَيْنِ قَضِيَّتْ

ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی ہو گئی اس کی پوری کر دوں

فَكَأْنَدُونَ عَلَى

اس کے بعد کوئی زیادتی مجھ پر نہ ہو

وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ

اور جو کچھ قول و قرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس پر نازل ہوگا۔

قبل از نبوت موسیٰ کی اللہ کے ایک بندے سے ملاقات

وَرَدَّ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ

موسیٰ جب تلاشِ حقیقت پر اپنے ایک غلام کو اس کے لیے روانہ کیا

لَا أَبْرُحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ

ہم اس مقام تک اپنا سفر جاری رکھوں گا

جَمْعَةَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حَقْبًا

جہاں دو دریاؤں کا سنگم ہے خواہ اس میں کتنا عرصہ لگے

فَلَمَّا بَلَغَا جَمْعَهُمَا بَيْنَهُمَا

پھر جب وہ اس مقام پر پہنچے جہاں دو دریا مل کر آسمان کی طرف اٹھتے ہیں

نَسِيَا حَوْثَهُمَا

اور جب آگے روانہ ہوئے تو اس چٹانی کا خیال نہ رہا اور نہ انہوں نے یاد کیا کہ یہاں

فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝

فَلَمَّا جَاوَزَ قَالَ لِفَتَاهُ

اتَّبِعُوا عِدَاءَنَا

لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا ۝

قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ

فَأَنِّي نَسِيتُ الْخُبْرَ

وَمَا أُنْسِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ

وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝

قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ

فَارْتَدَّ عَلَيْنَا آثَارُهَا قَاصًّا ۝

فَوَجَدَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ عِبَادِنَا

اتِّبَاعَهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ۝ ۱۸-۱۹

مچھلی (جو ہنوز زندہ تھی) چٹان سے پھسلتی ہوئی دریا میں پہنچ گئی۔

جب وہ آگے گئے تو ایک مقام پر موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہا

اُو اب ناشتہ کر لیں

آج کے سفر نے تو ہمیں بہت تھکا دیا ہے۔

اُس نے کہا ناشتہ کس چیز کا۔ جب ہم اُس چٹان پرستانے کیلئے ٹھہرے تھے

تعب ہے میں آپ سے اس کا ذکر کرنا بھول گیا۔

اب اس کے سوا کیا کہا جاتے کہ شیطان نے یہ بات میری ذہن سے نکال دی کہ

مچھلی تو پھسل کر دریا میں چلی گئی تھی۔

موسیٰ نے کہا میرا خیال ہے یہیں کہیں وہ مقام ہے جس کی ہمیں تلاش ہے۔

لہذا وہ اُٹے قدموں واپس ہوئے

وہاں اُنہیں ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ مل گیا

جسے ہم نے اپنی رحمتوں سے نوازا ہوا تھا۔

اور اُسے اپنی طرف سے ایک علم کی تعلیم دی تھی۔

اللہ کے اس بندے سے ہماری ہی درخواست

قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ

عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا

عُلِّمْتَ رُشْدًا ۝

قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝

وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا ۝

قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا

وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۝

قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْنِي

فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ

حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۝ ۲۰-۲۱

موسیٰ نے اس سے کہا آپ کی اجازت سے میں کچھ عرصہ آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں

تاکہ آپ سے اس علم و دانش میں سے کچھ سیکھ سکوں۔

جو آپ کو اس خوبی کے ساتھ دیا گیا ہے۔

انہوں نے جواب دیا میرا خیال ہے کہ تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکو گے۔

اور تم ایسی کسی بات پر صبر کر بھی کیسے سکتے ہو جو تمہاری سمجھ سے باہر ہو۔

موسیٰ نے کہا مجھے تو حصولِ علم کی طلب ہے لہذا آپ مجھے انشاء اللہ با صبر پائیں گے۔

اور کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔

انہوں نے کہا اچھا اگر تمہیں میرے ساتھ چلنا ہے تو ایک بات کا خیال رکھنا

کہ مجھ سے کسی بات کی وضاحت طلب نہ کرنا

جب تک کہ میں خود اُس کی وضاحت نہ کر دوں۔

رُودادِ سفر

کشتی کا معاملہ

بہر حال وہ چل پڑے اور آگے جا کر ایک کشتی میں سوار ہوئے تو اُس اللہ کے بندے نے کشتی میں سوراخ کر دیا۔ یہ دیکھ کر موسیٰ سے نہ رہا گیا۔ کہنے لگے یہ آپ نے کیا کر دیا اس طرح تو اہل کشتی ڈوب جاتے۔ آپ نے بڑا خطرناک کام کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا میں نے کہا نہیں تھا کہ تم میرے ساتھ ضبط سے کام نہیں لے سکو گے۔ موسیٰ نے کہا مجھ سے بھول ہو گئی۔ مہربانی فرمائیے اور میری غلطیوں پر میری گرفت نہ کیجیے۔

فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقْنَاهَا
قَالَ الْخَرَقَةُ تَغْرِقُ اَهْلَهَا
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا
قَالَ الْاَقْلُ لَكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
قَالَ لَا تَوَلِّ خِذْنِي بِمَا نَسِيتُ
وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِى عُسْرًا

قتل

بہر حال وہ پھر چل پڑے یہاں تک کہ ان کی ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی اور اللہ کے اس بندے نے اُسے قتل کر دیا۔ موسیٰ پھر بول پڑا اور کہنے لگا یہ آپ نے کیا کر دیا۔ ایک بے گناہ کی جان لے لی۔ حالانکہ اس نے کسی کا خون نہیں کیا تھا۔ آپ نے یہ بہت ہی ناخوش آئند بات کر دی۔ انہوں نے کہا میں نے کہا نہیں تھا کہ تمہیں میرے ساتھ غلط فہمی ہو گی۔ موسیٰ نے کہا اب کے معاف کر دیجیے اس کے بعد میں اگر آپ سے کوئی سوال کروں تو بے شک مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا۔ اس صوت میں مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی۔

فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ اِذَا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهُ
قَالَ اَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً
بِغَيْرِ نَفْسٍ
لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اَكْبَرًا
قَالَ الْاَقْلُ لَكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
قَالَ اِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ
بَعْدَ هَٰذَا فَلَا تُصِيبْنِي
قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا

دیوار کا معاملہ

بہر حال وہ پھر چل پڑے یہاں تک کہ ایک بستی میں پہنچے۔ انہوں نے اہل بستی سے کہا ہمارے کمانے کا انتظام کر دو۔

فَانْطَلَقَا حَتَّىٰ اِذَا آتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ
اَسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا

فَابُوا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا

فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ

فَأَقَامَهُ

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا

قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ

تو انہوں نے اس سے صاف انکار کر دیا۔

وہاں انہوں نے ایک بوسیدہ دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔

اللہ کے اس بندے نے اُسے مرمت کر کے پھر قائم کر دیا۔

موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے اس کام کی اُہرت لے سکتے تھے۔

انہوں نے کہا بس اب میرا تمہارا ساتھ ختم ہوا۔

حیاتِ رنگین

بہر حال اب میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں

جن پر تم سے ضبط نہ ہو سکا تھا۔

اس کشتی کا معاملہ اس طرح ہے کہ

وہ چند غریب لوگوں کی ملکیت تھی

جس سے وہ دریا میں محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتے تھے۔

میں نے اس میں نقص اس لیے ڈال دیا تھا کہ

اس سے آگے ایک ایسے حکمران کا علاقہ ہے کہ

جہاں اس کے آدمی ہر اچھی کشتی کو زبردستی چھین لیتے ہیں۔

اور اس نوجوان کا معاملہ اس طرح ہے کہ

اس کے والدین بڑے نیک اور امن پسند لوگ ہیں

مجھے اندیشہ تھا کہ وہ ناحق کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں

اس نوجوان کی سرکشیوں اور قانون شکنیوں کی وجہ سے۔

لہذا میں نے انہیں اس کے شر سے بچایا ہے۔

بہر حال ان کا پروردگار انہیں اس کے بدلے اور لڑکا عطا کرے گا۔

جو عمدہ صلاحیتوں کا مالک ہو گا اور لوگوں سے محبت کرے گا۔

اور اس دیوار کا معاملہ اس طرح ہے کہ یہ دو یتیم لڑکوں کی ملکیت ہے۔

جو اس بستی میں رہتے ہیں۔

اس دیوار کے نیچے ان کا کچھ مال گھڑا ہوا ہے۔

سَأَنْبِئُكَ بِتَأْوِيلِ

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا

أَمَّا السَّفِينَةُ

فَكَانَتْ لِمَسْكِينٍ

يَعْمَلُونَ فِي الْبَحْرِ

فَارَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا

وَكَانَ وَرَاءَهُمْ قَلْبُ

يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا

وَأَمَّا الْغُلَامُ

فَكَانَ أَبُوهُ مُؤْمِنِينَ

فَخَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا

طُغْيَانًا وَكُفْرًا

فَارَدْنَا أَنْ

يُنْبِذَهُمَا رَبُّهُمَا

خَيْرًا أَمِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رَحْمًا

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ

فِي الْمَدِينَةِ

وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا

وَكَانَ أَبُوهُمَا صَاحِبًا

فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ

يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا

رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ

وَمَا فَعَلْتَهُ عَنْ أَمْرِي

ذَلِكَ تَوِيلٌ

مَّا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ ۱۸

اور ان کا والد بڑا صالح انسان تھا

تمہارے رب کا منشا یہ ہے کہ

جب وہ جوان ہوں تو اپنا مال خود نکال لیں۔

اور یہ سب کچھ تمہارے رب کی رحمت کی بنا پر کیا گیا ہے

میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا۔

بہر حال یہ ہے حقیقت ان باتوں کی

جن پر تم ضبط نہ کر سکتے۔

(موسیٰ کی مدین سے روانگی اور نبوت کا ملنا)

فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ

وَسَارَ بِأَهْلِيهِ

أَنْسَ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ نَارًا ۝

قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا

لَعَلِّي آتِيكُمْ مِنْهَا بِخَبَرٍ

أَوْ جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِنْ شَاقِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ

أَنْ يَمْوَسَّىٰ إِلَىٰ أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ ۲۸

اور موسیٰ نے جب مدین میں اپنے قیام کی مدت پوری کر لی

تو اپنے اہل و عیال کو لے کر وہاں سے رخصت ہو گیا۔

راستے میں جب وہ طور پہاڑ کے قریب پہنچے تو انہیں اس جانب آگ نظر آئی۔

موسیٰ نے اپنے اہل خانہ سے کہا وہ آگ نظر آرہی ہے تم یہاں ٹھہرو

میں جا کے دیکھتا ہوں شاید وہاں سے راستے کی کوئی نہایت بات

یا تمہارے تاپنے کے لیے آگ کا کوئی انگارہ ہی ملے۔

جب وہاں پہنچا تو ایک آواز آئی وادی کے دائیں کنارے پر

بابرکت زمین کے اس درخت سے کہ

اے موسیٰ میں تمام جہانوں کا پالنے والا اللہ ہوں۔

نبوت کی ذمہ داریاں اور مکمل جماعت کے سلسلہ میں ہدایات

وَأَنَا اخْتَرْتُكَ

فَاسْمِعْ لِمَا يُوحَىٰ ۝

إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا

فَاعْبُدْنِي

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ ذِكْرًا

اور میں نے تمہیں ایک عظیم مقصد کے لیے منتخب کیا ہے۔

سو جو بات تمہیں اس وحی کے ذریعہ بتائی جاتی ہے اسے غور سے سکو۔

دیکھو اللہ نہیں ہی ہوں اور اس کائنات میں میرا اور کسی کو اقتدار حاصل نہیں۔

لہذا یہاں صرف میرے قوانین کی محکومی اختیار کی جائے۔

اور معاشرے میں ان قوانین کے مطابق نظام قائم کیا جائے۔

اور دیکھو! دنیا میں ان قوانین کے مطابق انقلاب آ کر رہے گا۔
خواہ وہ عام لوگوں کو نظر نہ آ رہا ہو۔
یہ انقلاب اس لیے آئے گا کہ ہر کسی کو اس کی محنت کا پورا پورا صلہ ملنے لگ جائے۔
اور دیکھنا کہیں ایسے لوگ تمہارے راستہ میں سنگ گراں بن کر حائل نہ ہو جائیں۔
جو اس نظام پر یقین نہیں رکھتے۔
اور اپنی ذاتی مفادپرستیوں اور ہوا و حرص میں مبتلا ہو چکے ہیں۔
ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ نہ رکھنا ورنہ وہ تمہیں بھی تباہی کی طرف لے جائیں گے۔

إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ
أَكَادُ أَخْفِيهَا ○
لِيُجْزِيَ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَى
فَلَا يَصُدُّكَ عَنْهَا
مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهَا
وَاتَّبَعَهُ هَوَاهُ
فَرَدَى ○ ۲۰
۱۳-۱۴

کڑی مہم

موسیٰ کو نظامِ خداوندی کی تمام تفصیلات سمجھانے کے بعد فرعون کی طرف جانے کے لیے کہا گیا
جو ظلم و استبداد میں بہت آگے بڑھ چکا تھا اور اس کی سرکشی حُرد فراموش ہو گئی تھی۔
موسیٰ نے مہم کی سختی کا اندازہ کرتے ہوئے عرض کیا پروردگار میرے سینے میں وسعت پیدا کر دے۔
اور جو دشواریاں راہ میں آئیں انہیں مجھ پر آسان فرما دیجیے۔
اور میری زبان میں طاقت اور روانی پیدا کر دیجیے۔
تاکہ میں آپ کا پیغام بطریقِ احسن لوگوں تک پہنچا سکوں
اور میرے خاندان میں سے میرے بھائی ہارون کو میرے ساتھ کر دیجیے۔
تاکہ اس کی مدد سے میری قوت مستحکم ہو جائے
اور اس عظیم مہم میں وہ میرا شریک کار رہے۔
یوں ہم دونوں مل کر آپ کے تفویض کردہ پروگرام کی تکمیل میں سرگرم ہو جائیں گے
اور آپ کے نظام و قانون کو غالب بنانے کے لیے بیش از بیش قدم اٹھائیں گے
اور آپ ہم دونوں کے حالات سے اچھی طرح باخبر رہیں۔
ارشاد ہوا اے موسیٰ ہم نے تیری مانگ پوری کر دی۔

إِذْ هَبَّ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ
إِنَّهُ طَغَى ○
قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي
وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ○
وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِي
يَقْفُو أَقْوَالِي
وَاجْعَلْ لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ○
هُارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي ○
وَاجْعَلْ لِّي فِي أَمْرِي
كَيْ تَسْبَحَكَ كَثِيرًا ○
وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا ○
إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيرًا ○
قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَمُوسَى ○ ۲۰
۲۴-۲۵

فرعون کی طرف جانے کا حکم

موسیٰ سے کہا گیا تم دونوں بھائی ہمارے قوانین کو لے کر جاؤ

قَالَ كَلَّا فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا

إِنَّا مَعَكُمْ

مُسْتَمِعُونَ ○

فَاتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا

إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

أَنْ أَرْسِلَ مَعَنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ○ ۲۶-۱۵

اور کسی بات کا ڈر نہ رکھو ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

ہم ایک ایک بات کو سُنتے اور دیکھتے رہیں گے۔

سو تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ

ہم تمہاری طرف اللہ رب العالمین کا پیغام لے کر آئے ہیں کہ

تم بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دو۔ چنانچہ وہ گئے اور اللہ کا پیغام پہنچایا۔

فرعون کے دربار میں

فرعون نے کہا کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہم نے بچپن سے اپنے اہل تمہاری پرورش کی

اور تم نے عمر کا ایک حصہ ہمارے ہاں بسر کیا۔

لیکن تم نے ان احسانات کا بدلہ یوں دیا کہ ہماری ہی قوم کے ایک آدمی کو قتل کر ڈالا

تم کیسے ناشکر گزار آدمی ہو

موسیٰ نے کہا وہ فعل مجھ سے نادانگی میں ہو گیا تھا

اس کے بعد تمہارے خوف کی وجہ سے میں یہاں سے بھاگ گیا تھا۔

اب اللہ نے معاملات میں صحیح فیصلے کرنے کی صلاحیت اور رہنمائی دے کر

مجھے اپنے رسولوں کے زمرہ میں شامل کر لیا ہے

باقی رہے وہ احسان جو تم نے مجھ پر بتائے ہیں

تو کیا ان احسانوں کے بدلے میں تم بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنائے رکھنا چاہتے ہو

اس پر فرعون کھیلا ہو گیا اور بات کا رخ دوسری طرف موڑنے کے لیے کہنے لگا

یہ جو تم کہتے ہو کہ رب العالمین کی طرف سے پیغام لاتے ہو تو یہ رب العالمین کیا ہوتا ہے۔

موسیٰ نے کہا یہ اللہ ہے جو کائنات کی پستیوں و بلندیوں میں ہر شے کی نوا کرتا ہے

اگر تمہیں اس بات کا یقین آجائے تو یہ جو تم اپنے آپ کو رب کہتے ہو اس کی حقیقت بھی جان

جاؤ۔ اس پر فرعون نے اپنے درباریوں سے مخاطب ہو کر کہا

تم سُنتے ہو کہ یہ شخص کیا کہہ رہا ہے۔

موسیٰ نے فرعون کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا یہ اللہ وہ ہے جو تمہاری بھی

پرورش کرتا ہے اور تمہارے آباؤ اجداد اور سابقہ فراغہ منہر کی پرورش کرتا رہا ہے۔

قَالَ لَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلَيْدًا

وَلَكِنَّا فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ○

وَفَعَلْتَ فَعَلَتِكَ الَّتِي فَعَلْتَ

وَأَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ○

قَالَ فَعَلْنَا إِذًا وَآنَا مِنَ الضَّالِّينَ ○

فَقَرَّرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُمْ

فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا

وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ

وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا

عَلَى أَنْ عَبَّدْتَ بَنِي إِسْرَءِيلَ

قَالَ فِرْعَوْنُ

وَمَارَبُّ الْعَالَمِينَ ○

قَالَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا

إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ○

قَالَ لِمَنْ حَالَةٌ

أَلَا تَسْتَمِعُونَ ○

قَالَ رَبُّكُمْ

وَرَبُّ آبَائِكُمْ الْأَوَّلِينَ ○

قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمْ الَّذِي
أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ۝

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ

وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا

إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ۝

قَالَ لَيْنَ اثَّخَذْتَ الْفَاغِيْرِي

لَا جَعَلْنَاكَ مِنَ السَّاجِدِيْنَ ۝

قَالَ أَوْ لَوْ جِئْتُكَ

بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ۝

قَالَ فَاتِّبِعْ

إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّٰدِقِيْنَ ۝

وہ دلائل پیش کرو اگر سچے ہو۔

اعصا موسیٰ یا ان کے دلائل و براہین

اس پر موسیٰ نے اللہ سے ملے ہوئے قوانین و ضوابط کو پیش کیا اور یہ واضح اور صاف

قوانین و ضوابط ایسے تھے جو باطل معتقدات کو اڑدہا کی طرح نکل رہے تھے

اس کے بعد موسیٰ ان براہینِ نیرہ کو سامنے لایا جو انہیں مستقبل کی ضمانت دیتے تھے۔

ان دلائل کی درخشندگی اور تابناکی ہر دیدہ بینا کو صاف نظر آ رہی تھی۔

اس پر فرعون نے اپنے اہل دربار سردارانِ قوم سے کہا یہ شخص یقیناً ایک

ماہر سحرکار ہے جو جھوٹ کو سچ بنا کر دکھانے چلا جا رہا ہے

اس کا ارادہ یہ نظر آتا ہے کہ یہ اپنی فریب کاریوں سے لوگوں کو اپنے

ساتھ بلا کر یہاں اپنی حکومت قائم کرے اور تمہیں اس ملک سے نکال باہر کرے

سو بتاؤ تمہارا اس باب میں کیا مشورہ ہے۔

درباریوں کا مشورہ

انہوں نے کہا ہمارے خیال میں موسیٰ اور اس کے بھائی کے معاملہ کو فی الحال التواء

میں رکھا جائے۔

فَالْقِي عَصَاهُ

فَإِذَا هِيَ تَلْقَانِ مُبِيْنٌ ۝

وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ

بَيْضَاءٌ لِلنَّظَرِ ۝

قَالَ لِلْمَلَآئِكَةِ حَوْلَهُ

إِنَّ هَذَا السَّحَرُ عَلِيمٌ ۝

يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَكُمْ

مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِ

فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝ ۳۲-۳۵

قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ

وَابْعَثْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝

يَأْتِيَكُمُ كُلُّ امْنَةٍ عَلَيْهِمْ ۝

فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيقَاتِ

يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝

وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنْتُمْ مُنْتَوِعُونَ لَعَلَّكُمْ

تَتَّبِعُوا السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغَالِبِينَ ۝

اور ملک کے بڑے بڑے شہروں میں ہر کار سے روانہ کر دیے بنائیں۔

جو مختلف معجزوں سے، علم رکھنے والے مذہبی پیشواؤں کو یہاں لے آئیں۔

چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ملک کے بڑے بڑے مذہبی پیشوا

تاریخ اور وقت مقررہ پر موسیٰ کے مقابلہ کے لیے جمع ہو گئے۔

علاوہ ازیں عام لوگوں سے بھی کہا گیا کہ وہ بھی وقت مقررہ پر آ جائیں

تاکہ یہ پڑہت جب کامیاب ہوں تو ان کا شاندار جلوس نکالا جائے۔

مذہبی پیشواؤں کو لالچ

فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ

إِنَّا لَمَنَا لَاجِرًا إِنْ كُنَّا خُنُّ الْغَالِبِينَ ۝

قَالَ نَعَزُوا أَنْكُمْ

إِذَا لَيْسَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ ۲۶-۲۷

جب مذہبی پیشوا آ گئے تو انہوں نے فرعون سے کہا

اگر ہم موسیٰ پر غالب آ گئے تو کیا ہمیں کچھ انعام بھی دیا جائے گا

اس نے کہا بے شک تمہارے لیے انعام بھی ہو گا۔

اور سب سے بڑا انعام تو یہ ہے کہ تم ہمارے مقرب بن جاؤ گے۔

مقابلہ

قَالَ لَهُمُ مُوسَى الْقَوْمَ مَا أَنْتُمْ مُلْكُونَ ۝

فَالْقَوَاهِبُ لَهُمْ وَعَصِيَّتُهُمْ

وَقَالُوا بَعْدَ فِرْعَوْنَ إِنْ كُنَّا خُنُّ الْغَالِبِينَ ۝

فَالَفَى مُوسَى عَصَاهُ

فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ ۲۶-۲۷

مقابلہ شروع ہوا اور موسیٰ نے ان سے کہا تمہارے پاس جو دلائل ہیں انہیں پیش کر دو

انہوں نے اپنے باطل مذہب کی تائید میں نہایت رکیک اور بودی دلیلیں پیش کیں

اور کافر فرعون کے جاہ و جلال کی قسم، ہم آج ضرور میدان ہاں لیں گے۔

اس پر موسیٰ نے نظام خداوندی کی تائید میں محکم دلائل پیش کیے

جو پڑہتوں کے فریب پر مبنی دلیلوں کو ایک ایک کر کے نفل کئے۔

پڑہتوں نے موسیٰ کے دلائل کے سامنے تسلیم خم کر دیا

فَالَفَى السَّحَرَةُ

سُجَّدِينَ ۝

قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ ۝ ۲۶-۲۷

وہ دلائل اس قدر واضح، بتیں اور محکم تھیں کہ ان کی روشنی میں پڑہتوں پر

موسیٰ کی دعوت کی صداقت عیاں ہو گئی اور انہوں نے ان کے سامنے تسلیم خم کر دیا۔

اور اعلان کر دیا کہ ہم خدائے رب العالمین پر ایمان لاتے ہیں

یعنی اس اللہ کے قانون پر جس کی طرف موسیٰ اور ہارون دعوت دیتے ہیں

فرعون کا غصہ / خاندانِ فرعون کے ایمان سے دہریہ

فرعون نے کہا تمہاری یہ جرات کہ میری اجازت کے بغیر ہی ایمان لے آئے ہو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ موسیٰ تمہارا پیرو مرشد ہے جس نے تمہیں پڑھتی کا علم سکھایا ہے اور اندسے تم سب ملے ہوئے ہو تمہیں ابھی معلوم ہو جاتے گا کہ اس سازش کی سزا کیا ہے۔ میں ابھی تمہاری مشکیں کھاتا ہوں، تمہیں ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ڈلواتا ہوں تمہارے ہاتھ پاؤں کھواتا ہوں اور تم سب کو سولی پر چڑھاتا ہوں۔

قَالَ امْنْتُمْ لَهُ قَبْلَ اَنْ اُذِنَ لَكُمْ
اِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي
عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ
لَا قِطْعَنَ اَيْدِيكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ
وَلَا وَصْلِبَتْكُمْ اَجْمَعِينَ ۝ ۲۶
۳۹

اور ان کی جراتِ ایمانی

انہوں نے کہا تمہارا جو جی چاہے کرو اس سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا ہمارا زاویہ نگاہ بدل چکا ہے۔ ہماری تمام توجہات اب اپنے رب پر مرکوز رہیں گی۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ ہمارا پُروردگار ہماری سابقہ روش کے مضر اثرات سے ہمارا تحفظ کرے گا کیوں کہ ہم نے اس نظام کو سب سے پہلے قبول کیا ہے

قَالُوا لَا ضَيْرَ اِنَّا
اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ
اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطِيئَتَنَا
اَنْ كُنَّا اَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۲۷
۵۱-۵۰

محکوموں کے خلاف حاکموں کے حربے

فرعون کے دیباہیوں اور سرداروں نے اس سے کہا۔ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دے گا کہ ملک میں بدامنی پھیلاتے پھریں۔ اور تجھے اور تیرے معبودوں کو ترک کر دیں۔ فرعون نے کہا اس محکوم قوم کو سیاسی حربوں سے زیر کیا جائے گا اس طرح کہ اس قوم کے ایسے معزز افراد جن میں جو ہر مردانگی و حریت ہوگا کو ذلیل و خوار کر کے غیر مؤثر بنا دیا جائے گا اور جو طبقہ ان جوہرین سے عاری ہوگا اسے معزز و مقرب بنا کر آگے بڑھایا جائے گا۔ اس طرح سے ہمارا غلبہ و تسلط ان پر قائم رہے گا۔

وَقَالَ الْاَمْلَا مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ
اَتَذَرُ مُوسٰى وَقَوْمَهُ
لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ
وَيَذَرُكَ وَاٰلِهَتَكَ
قَالَ سَنَقْتِلُ
اَنْبَاءَهُمْ
وَنَسْتَفِيْ نِسَاءَهُمْ
وَاَتَا فَوْقَهُمْ فِهْرًا ۝ ۲۸

مفاہرستوں کے پیچھے آنکھیں بند کر کے چلنے والی اقوام کا انجام

فرعون اس انقلابی تحریک کے بڑھتے ہوئے اثرات کے خوف سے ملک میں اس قسم کے
اعلامات کراتا رہتا تھا کہ اے میری قوم، کیا میں ملک مصر کا مالک نہیں ہوں
اور کیا یہ نہریں جو میرے انتظام کے تحت جاری ہیں میری نہیں ہیں۔
کیا تم ان باتوں پر غور نہیں کرتے کہ
میں اس شخص سے کس قدر بہتر اور برتر ہوں۔

ہو ہماری محکوم قوم کا ایک فرد ہے لہذا پست اور کمزور
اُسے تو اچھی طرح بات کرنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے۔
اس کے خدانے اگر اسے اتنے بڑے اقتدار کا مالک بنانا تھا۔
تو اُسے بداری کے امتیازی نشان کے طور پر سونے کے کنگن کیوں نہ دیے تھے
یا اُس کے جلو میں صف در صف فرشتے کیوں نہ بھیجے تھے۔
چنانچہ وہ اس قسم کے پڑ پگھلنے سے اپنی قوم کو فریب میں مبتلا رکھنے کی کوشش کرتا رہا
اور اُس کی قوم بھی آنکھیں بند کر کے اُس کی اطاعت کرتی رہی۔
درحقیقت وہ قوم خود بھی غلط راستوں پر ہی چلنا چاہتی تھی۔
سو جب ان کی سرکشی انتہا کو پہنچ گئی اور انکی تباہی کا وقت آگیا
تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا۔

اور وہ ایک زندہ قوم کے بجائے داستانِ پارینہ بن گئے
جو آنے والوں کے لیے ایک عبرتناک نظیر کے طور پر بیان ہوتی ہے۔

وَنَادَىٰ فِرْعَوْنُ فِي قَوْمِهِ
قَالَ يَقَوْمِ أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ
وَهَذِهِ الْأَنْهَارُ تَجْرِي مِن تَحْتِي
أَفَلَا تُبْصِرُونَ

أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي
هُوَ مِنِّي

وَلَا يَكَادِبُ يَوْمٌ

فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ

آسُورَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ

أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ

فَأَسْخَفَ قَوْمَهُ

فَاطَاعُوهُ

إِنَّهُمْ كَانُوا فَاسِقِينَ

فَلَمَّا أَسْفَوْا اتَّقَمْنَا مِنْهُمُ

فَأَغْرَقْنَاهُمْ جَمِيعِينَ

فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا

وَمَثَلًا لِّآخِرِينَ

۵۱-۵۲

حضرت موسیٰؑ نے مصر میں ہی تعمیر ملت کا کام شروع کر دیا تھا

موسیٰؑ نے دلائل و براہین سے قوم فرعون کو قائل کر دیا تھا
لیکن اس پر سولے اُس کی اپنی قوم کے چند نوجوانوں کے کوئی ایمان نہ لایا
اس لیے کہ وہ فرعون اور اس کے سرداروں سے ڈرتے تھے
کہ وہ انہیں کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں۔

فَمَا آمَنَ لِمُوسَىٰ إِلَّا

ذُرِّيَّتُهُ مِّنْ قَوْمِهِ

عَلَىٰ خَوْفٍ مِّنْ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِمْ

أَن يَفْتِنَهُمْ

وَإِنَّ فِرْعَوْنَ لَعَالٍ فِي الْأَرْضِ
وَإِنَّهُ لَمِنَ الْمُسْرِفِينَ ○

وَقَالَ مُوسَىٰ يَقَوْمِ إِن كُنتُمْ آمَنْتُمْ بِاللَّهِ
فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوا

إِن كُنتُمْ مُسْلِمِينَ ○

فَقَالُوا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ○

وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ○

وَإِذْ حِينَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَآخِيهِ

أَن تَبِعَ الْقَوْمَ مَكًّا بِمِصْرَ بَنِي نَازٍ

وَأَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ○

وَقَالَ مُوسَىٰ

رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَآئِهِ

زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيلِكَ

رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ

وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ

فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ○

قَالَ قَدْ أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا

فَاسْتَقِيمَا

وَلَا تَتَّبِعِنَّ سَبِيلَ الَّذِينَ

لَا يَعْلَمُونَ ○

۱۹-

بلاشبہ فرعون اپنی مملکت میں بڑا ہی سرکش و مستبد تھا
اور اپنے مخالفین سے انتقام لینے میں کسی حد پر رکنے والا نہیں تھا۔

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا جب تم قوانینِ خداوندی کی صداقت پر ایمان لا چکے ہو
تو پھر کسی سے نہ ڈرو اور ان قوانین کی محکمیت پر پورا پورا بھروسہ رکھو۔

یہی ایک طریق ہے جس سے تم غیرِ خدائی قوانین سے منہ موڑ کر ان قوانین کی اطاعت کر لو گے
انہوں نے کہا، آپ مطمئن رہیے۔ ہم ان قوانین پر پورا پورا بھروسہ رکھیں گے

اور دعا کی کہ پروردگار ہمیں اس ظالم قوم کے جور و ستم سے محفوظ رکھے۔
اور اپنی رحمت سے نظامِ خداوندی کی مخالف اس قوم کی غلامی سے ہمیں نجات دلوادیکھے

لہذا ہم نے قیامِ نظامِ خداوندی کے سلسلہ میں موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی کی کہ
بہرستِ مصر میں ہی جس جگہ تمہاری قوم ہے وہیں ان کی ذہنی و قلبی تربیت شروع

کردو اور اپنی جماعت کے نمبروں کے گھروں میں ہی ایسے تربیتی مراکز قائم کر لو۔
اور اس طرح قیامِ نظامِ خداوندی کے پروردگاروں کی ابست را کر دو۔

اور اپنی جماعت کو اس نظام کے نتائج و ثمرات کی خوشخبری دیتے رہو۔
موسیٰ نے کہا میں یہ سب کچھ کروں گا لیکن میری قوم کے دل میں رہ رہ کر یہ سوال اٹھتا ہے

کہ پروردگار ایسا کیوں ہے کہ فرعون اور اس کے سرداروں کو
زینت و آرائش کا سامان اور متاعِ زلیبت اس قدر فراوانی سے مل رہا ہے کہ

اس کے بل بوتے پر وہ لوگوں کو نظامِ خداوندی کی طرف آنے سے روکتے ہیں
پروردگار ایسا کر دیجیے کہ مال و دولت پر ان کا مان ٹوٹ جائے

اور ان کی عقل خود بین کو سلب کر لیجیے
کیونکہ یہ لوگ اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ اپنی بڑی خود دیکھ نہ لیں۔

اس پر انہیں کہا گیا تمہاری یہ آرزو سن لی گئی ہے۔
لیکن اس کا پورا ہونا تمہاری جدوجہد پر موقوف ہے لہذا تم اس نظام پر ثابت قدم

رہو اور ایسے لوگوں کا طرزِ عمل اختیار نہ کرو جو ہمارے قوانین اور ان کے نتیجہ خیز
ہونے کے انداز سے واقف نہیں ہوتے لہذا جلد بازی میں غلط تدابیر اختیار کر لیتے ہیں۔

قانونیت یا سرمایہ دارانہ ذہنیت

اِنْ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسٰی
 فَبَغٰی عَلَيْهِمْ
 وَاتَّيْنَهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَا
 اِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوْا
 بِالْعَصْبَةِ اُولٰٓئِیْ الْقُوَّةِ
 اِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ
 لَا تَفْرَحْ
 اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ۝
 وَابْتَغِ فِیْمَا اٰتٰكَ اللّٰهُ
 الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
 وَلَا تَنْسَ نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا
 وَاحْسِنْ كَمَا
 اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ
 وَلَا تَبْغِ الْفُسَادَ فِی الْاَرْضِ
 اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ
 الْمُفْسِدِیْنَ ۝
 قَالَ اِنَّمَا اُوْتِیْتُهُ
 عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ
 اَوَلَمْ یَعْلَمَنَّ اَنَّ اللّٰهَ
 قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ
 مِنَ الْقُرُوْنِ
 مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْدُ قُوَّةً
 وَاَكْثَرُ جَمْعًا

دیکھو۔ قانون قوم موسیٰ کا ہی ایک فرد تھا
 لیکن اپنی دولت کے ذریعہ سے اپنی ہی قوم کا خون پیتا تھا
 اس طرح اس کے پاس اتنی دولت جمع ہو گئی تھی کہ
 اس کے خزانوں کا انتظام
 ایک طاقتور جماعت سنبھالتی تھی۔ ()
 قوم کے باموش طبقہ نے اُس سے کہا
 دولت کے نشہ میں اس قدر بدست نہ ہو جاؤ
 بلاشبہ یہ روش قانون خداوندی کی رو سے پسندیدہ نہیں ہے۔
 اللہ کے اس مال کو نوع انسانی کی فلاح کے لیے دے کر
 تم اپنی آخرت سنوار سکتے ہو۔
 لہذا معاشرہ کو حسین و متوازن بنانے میں اپنے فرائض کو نبھول نہ جاؤ
 دوسروں کی زندگیاں بھی اسی طرح خوشگوار بناؤ
 جس طرح اللہ نے تمہاری زندگی کو خوشگوار بنا دیا ہے۔
 اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد پیدا نہ کرو۔
 (بلاشبہ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا
 جو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والے ہیں۔
 وہ کہنے لگا میں اس مال میں دوسروں کو کیوں مستعد رہا ہوں۔
 جسے میں نے اپنی بہن مندی سے لایا ہے۔
 کاش اسے معلوم ہوتا کہ اللہ کے قانون مکافات کی رو سے
 ایسی ذہنیت اور روش کہنے والی ہوتی ہی اقوام
 قبل ازیں تباہ و برباد ہو چکی ہیں
 جو اس سے زیادہ قوت اور سختی کی ملک تھیں
 اور انہوں نے مال و دولت بھی اس سے کہیں زیادہ جمع کر رکھا تھا

وَلَا يَسْأَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ
الْعَبْرُومُونَ ۝ ۲۱-۲۴

یاد رکھو یہ جرم اس قدر واضح اور نمایاں ہے کہ اس کی سزا کے لیے
مجرموں سے بلوچہ گچھ کی بھی ضرورت نہیں پڑتی۔

سرمایہ دارانہ نظام کے متعلق مغالطہ ہیں مبتلا لوگ

فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ

فِي زِينَتِهِ

قَالَ الَّذِينَ يَرِيدُونَ

الْحَيَاةَ الدُّنْيَا

يَلَيْتَ لَنَا مِثْلَ

مَا أُوتِيَ قَارُونُ

إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ

وَيُلَكُمُ

ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ

لِمَن أَمَنَ

وَعَمِلَ صَالِحًا

وَلَا يُلْقِمُ إِلَّا

الضُّمِيرُونَ ۝ ۲۵-۲۹

اور قارون جب قوم کو دکھانے کے لیے نکلتا
اپنی پوری شان و شوکت اور کمزوری سے
تو وہ لوگ بڑی حسرت سے کہتے جن کے پیش نظر
صرف دنیاوی زندگی کے مفادات ہوتے ہیں
اے کاش ہمیں بھی ایسا کچھ مل سکتا۔
جیسا کہ قارون کو ملا ہے
یہ تو بڑا ہی خوش نصیب ہے۔

لیکن جن لوگوں کو حقیقت کا علم تھا وہ ان سے کہتے
تم کس فریب میں مبتلا ہو اس کی شان و شوکت تو جھوٹے نگوں کی مینا کاری ہے۔
حقیقی خیر و برکت کا موجب وہ مال و اسباب ہوتا ہے
جو قانونِ خداوندی کی رو سے ملتا ہے
اور جس میں انسان کا عمل اور اس کی صلاحیتیں صرف ہوتی ہیں
لہذا ایسی سعادت حاصل کرنے کے لیے
بڑے صبر و استقلال کی ضرورت ہوتی ہے۔

موسے کے مقابل قوتیں

سرمایہ دارانہ نظام کا نمائندہ قارون

اور ملکیت و آمریت کا نمائندہ فرعون

اور مذہبی پیشوائیت کا نمائندہ ہامان

یہ وہ ایسی قوتیں تھیں جن کی طرف موسیٰ گئے تھے

ہمارے واضح قوانین و دلائل کے

وَقَارُونُ

وَفِرْعَوْنُ

وَهَامَانَ

وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مُوسَىٰ

بِالْبَيِّنَاتِ

فَأَسْتَكْبَرُوا

فِي الْأَرْضِ

وَمَا كَانُوا

سَابِقِينَ ۝ ۲۹

لیکن وہ اپنی سرکشی سے باز نہ آئے۔

جسے انہوں نے ملک میں عام کر رکھا تھا

اور وہ اپنی تمام دولت، قوت اور قریب کاریوں کے باوجود

ہماری قانون، مکافات سے بچ نہ سکے۔

فرعون کی تدابیر اور اللہ کا فیصلہ

موسیٰ کی تعلیم اور بنی اسرائیل کی تنظیم کا اثر ملک میں پھیل رہا تھا

اس کے ازالہ کے لیے فرعون نے مختلف شہروں میں ہرکارے دوڑائے

اور لوگوں سے کہا یہاں ذلیل لوگوں کی ایک حقیر سی جماعت ہے

جو اپنی فتنہ سامانیوں اور سازشوں سے ہمارے غصہ کی آگ کو بجڑ کا رہی ہے

بہر حال ہم ان سے چوکتا ہیں اور ان کے مقابلہ کے لیے ہر لحاظ سے تیار۔

ادھر فرعون یہ اعلان کروا رہا تھا اور ادھر اللہ کے قانون، مکافات نے فیساد پھیلایا تھا کہ

ہم نے فرعون اور اس کے سرداروں کو، ان کے باغات اور پستانوں سے

اور ان کے خزانوں اور مناصب و مدارج سے نکال باہر کیا ہے

اور اس طرح سے ان سب کا وارث بنی اسرائیل کو بنا دیا گیا ہے۔

فَأَرْسَلَ فِرْعَوْنُ

فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ۝

إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشُرُذَةٌ قَلِيلُونَ ۝

وَأَنَّهُمْ لَنَا غَآيِظُونَ ۝

وَأَنَا جَمِيعٌ حَازِمُونَ ۝

فَاخْرَجْنَاهُمْ

مِنْ جَنَّتَيْ وَعَيْوْنٍ

وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝

كَذَلِكَ وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَآئِيلَ ۝ ۲۹-۵۱

بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل جانے کا حکم

آخر الامر ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ

میرے بندوں کو لے کر راتوں رات وہاں سے نکل بناؤ

اور یہ خیال رکھو کہ فرعون تمہارا تعاقب ضرور کرے گا۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ

أَنْ أَسْرِ بِعِبَادِي

إِنَّكَ مُتَّبَعُونَ ۝ ۳۰

اور موسیٰ معہ ساتھیوں کے دریا عبور کر گئے

بہر حال بنی اسرائیل راتوں رات مصر سے نکل کھڑے ہوئے اور فرعون کا لشکر صبح کے وقت

ان کے پیچھے اپکا۔ جب فریقین نے ایک دوسرے کو دیکھا

تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے لو ہم تو پھنس گئے، آگے پانی ہے اور پیچھے فرعون کا لشکر

فَاتَّبَعُوهُمْ مُّشْرِقِينَ ۝

فَلَمَّا تَرَاءَا الْجَمْعَيْنِ

قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ إِنَّ آلَ الْمَدْرُكِيِّ

قَالَ كَلَّا

إِنْ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ۝

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ

أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْبَحْرَ ۚ ۲۶ ۴۳-۴۴

موسیٰ نے کہا گھبراؤ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو گا
ہمارا پروردگار ہمارے ساتھ ہے وہ ضرور ہمیں کوئی راستہ سبھائے گا۔
چنانچہ ہم نے موسیٰ کو وحی کے ذریعہ سے بتایا کہ اپنی جماعت کو لے کر
بحر کی فلاں سمت سے جہاں پانی کم ہے لاٹھی ٹیکتا ہوا پار اتر جا۔

(اور فرعون معہ ساتھیوں کے غرق ہو گیا)

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالظَّوْدِ الْعَظِيمِ ۝

وَأَرْكَنَا ثَمَرَ الْآخِرِينَ

أَجْمَعِينَ ۝

ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخِرِينَ ۝ ۲۶ ۴۳-۴۴

اس طرح دونوں جماعتیں دریا کے دونوں طرف عظیم تو دوں کی طرح کھڑی ہو گئیں
پھر دوسری جماعت بھی تعاقب میں۔ بنا دیکھے بھالے دریا میں اتر گئی۔
اس طرح سے موسیٰ اور اس کے تمام ساتھیوں کو تو ہم نے بچا لیا
اور فرعون اور اس کے ساتھی غرق ہو گئے۔

آخری وقت کی توبہ کا کچھ فائدہ نہیں

حَتَّىٰ إِذَا آدَرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ

أَمِنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي

أَمِنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَءِيلَ

وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

الَّذِينَ وَقَدُ عَصَيْتَ قَبْلُ

وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ ۝ ۱۰ ۹۱-۹۰

فرعون جب غرق ہونے لگا تو پکار اٹھا کہ
میں اقرار کرتا ہوں کہ اُس اللہ کے سوا کسی کا اقتدار نہیں
جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں
اور میں ان میں شامل ہونا چاہتا ہوں جو اس کے قوانین کے آگے تسلیم خم کرتے ہیں
لیکن ایسے وقت ایمان کا کیا فائدہ جب کہ تمام عمر راہِ حق سے سرکشی اختیار
کیے رکھی اور ملک میں ناہمواریاں اور فساد انگیزیاں پیدا کرتا رہا۔

(اور فرعون کا جسم محفوظ کر لیا گیا)

فَالْيَوْمَ نُخَيِّضُكَ بِبَدَنِكَ

لِتَكُونَ لِمَنْ خَلَقَكَ آيَةً ۚ

وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ

آيَتِنَا لَغَفُلُونَ ۝ ۲۶

بہر حال فرعون کے جسم کو بطور نشانی محفوظ کر لیا گیا
تاکہ بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت کا موجب بنے۔
اکثر لوگ ایسے ہیں جو ہمارے قانونِ مکافات کی غیر محسوس نشانیوں سے
اثر پذیر نہیں ہوتے، ان کے لیے ایسی محسوس نشانیاں ہی باعثِ عبرت ہوتی ہیں۔

غلامی سے قوموں کو صلے پست اور ذہن مآؤف ہو جاتے ہیں

اور موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اب اٹھو اور نئی زندگی شروع کر دو۔
اور ان انعاماتِ خداوندی کو ہمیشہ پیش نظر رکھو۔
جن کی رو سے اس نے تم نہیں انبیاء پیدا کیے۔
اور تمہیں صاحبِ اقتدار و مملکت بنایا۔
اور تمہیں وہ کچھ عطا کیا جو اس زمانے میں کسی اور قوم کے حصہ میں نہیں آیا تھا
لہذا اے برادرانِ قوم اٹھو اور اس بابرکت سرزمین میں داخل ہو جاؤ
جسے اللہ نے تمہارے نام لکھ دیا ہے۔ آگے بڑھو اور اس ملک پر قابض ہو جاؤ۔
اور دیکھو، پیچھے رہ گئے نہ پلٹنا، نہ پیچھے موڑ کر بھاگنا ہی
اگر ایسا کرو گے تو سخت نقصان اٹھاناو گے۔

انہوں نے کہا اے موسیٰ اس ملک میں تو بڑی زبردست قوم آباد ہے۔
جب تک یہ لوگ وہاں سے نکل نہ جائیں، ہم تو وہاں قایم نہیں رکھنے کے
اگر یہ وہاں سے نکل جائیں تو پھر ہم بڑے شوق سے وہاں چلے جائیں گے۔
پوری قوم میں صرف دو شخص ایسے تھے جو قانونِ مکانات سے خوف کھاتے تھے
اور جنہیں اللہ نے حقیقت بینی کی نعمت سے نوازا تھا۔

انہوں نے کہا تم اس قدر بزدل کیوں بن رہے ہو۔ ایک دفعہ بلہ بول کر
شہر کے دروازے میں درانہ گھس جاؤ پھر دیکھو تم ان پر کس طرح غالب
آجاتے ہو اور اللہ کے قانون پر بھروسہ رکھو اگر تم اس قانون کو مانتے ہو۔
انہوں نے کہا اے موسیٰ ہم تو کبھی بھی آگے نہیں بڑھیں گے۔
جب تک کہ وہ لوگ وہاں موجود ہیں

بہتر ہے تم اور تمہارا رب وہاں جاؤ اور ان سے جنگ کرو۔
ہم یہاں بیٹھے ہیں جب کامیاب ہو جاؤ تو ہمیں آواز دے لینا یہ ہم آجائیں گے
اس پر موسیٰ نے تنگ آکر کہا پھر دوبار آپ دیکھ سب ہیں کہ میرا ان پر کوئی بس نہیں چلتا
میرا اختیار تو میری اپنی ذات یا اپنے بھائی کی ذات تک محدود ہے

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ
يَقَوْمِ أَذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ
إِذْ جَعَلَ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ
وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا
وَأَنْتُمْ تَاَلَمُ يُؤْتِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ
يَقُومُوا ادْخُلُوا الْأَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ
الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ
وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلَىٰ أَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ
قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّ فِيهَا قَوْمًا جَبَّارِينَ

وَأَنَا لَنْ نَدْخُلَهَا حَتَّىٰ يَخْرُجُوا مِنْهَا
فَإِنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا فَإِنَّا دَاخِلُونَ
قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ
أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا
ادْخُلَا عَلَيْهِمَا الْبَابَ
فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ عَلَيْهِ مُنَادٍ
وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ
قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا
نَاذِرِينَ فِيهَا

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا
إِنَّا هُنَا قَاعِدُونَ
قَالَ رَبِّ إِنِّي لَا أَمْلِكُ
إِلَّا نَفْسِي وَآخِي

فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ
الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ○
قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ
عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً
يَتِيمُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ
عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ ○

اب ہم میں اور اس قسم کی بے راہ قوم میں آپ ہی کوئی فیصلہ کر دیں۔
کہ ان کے متعلق ہمیں کیا کرنا چاہیے۔
پناہ اللہ نے ان کے متعلق فیصلہ دے دیا کہ جو سرزمین ان کے نام لکھی گئی تھی
اس سے انہیں چالیس سال کے لیے محروم کر دیا گیا ہے۔ ان کی موجودہ نسل
ان بیابانوں میں ہی ماری ماری پھرتی رہے گی لہذا تم ان کے لیے افسردہ خاطر نہ ہو۔
(اور ان کی آئندہ نسل کی تعلیم و تربیت پر توجہ دو)

دہنی غلامی

فَاتَوَّاعِلَى قَوْمٍ يَكْفُرُونَ ○
عَلَى أَصْنَامِهِمْ
قَالُوا أَيُّسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا
كَمَا لَهُمُ الْإِلَهَةُ
قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ بَجَهْلُونَ ○
إِنَّ هَؤُلَاءِ مُتَّبِعُونَ مَا هُمْ فِيهِ
وَبِطْلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○
قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَهًا
وَهُوَ فَضْلُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ○
وَإِذْ أَجَبْنَا نَارَ فِرْعَوْنَ
يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ

صحراؤں کے دوران قوم موسیٰ کا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا
جو بتوں کی پرستش پر جمی بیٹھی تھی۔
وہ کہنے لگے اے موسیٰ ہمیں بھی ایک ایسا معبود بنا دیجیے
جس طرح کا معبود ان لوگوں نے بنایا ہوا ہے
موسیٰ نے کہا میں اس کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں کہ تم ایک انتہائی درجہ کی جاہل قوم ہو۔
جس ملک پر یہ بت پرست چل رہے ہیں وہ ملک تو تباہ ہو کر رہنے والا ہے
اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ یکسر باطل ہے۔
اس نے کہا کیا میں تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی اور خدا تجویز کر دوں۔
اس اللہ کے سوا جو تمہیں تمام اقوام عالم پر فضیلت دینا چاہتا ہے۔
اور جس نے تمہیں قوم فرعون کی غلامی سے نجات دلائی۔
جو تمہیں طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا رکھتے تھے۔

جہالت کی انتہا

وَإِذْ قُلْتُمْ يَمُوسَى
لَنْ نُؤْمِنَ بِكَ
حَتَّى تَرَى اللَّهَ جَهْرَةً

اور قوم موسیٰ نے ان سے کہا
ہم اُس وقت تک تمہاری بات نہیں مانیں گے
جب تک کہ اللہ کو مجسم اپنے سامنے نہ دیکھ لیں۔

دیکھو کہیں قوم موسیٰ کی طرح نہ ہو جانا

اے جماعتِ مومنین تم کہیں قوم موسیٰ کی طرح نہ ہو جانا
جنہوں نے قدم قدم پر اپنے رسول کو تنگ کیا اور اذیت پہنچائی
بہر حال موسیٰ کا تو اس سے کچھ نہیں بگڑا۔ اس کا درجہ تو اللہ کے ہاں بلند رہا
(لیکن قوم موسیٰ کے لیے استخلافِ ارض کا معاملہ بہت پیچھے بنا پڑا تھا)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا
كَالَّذِينَ أَذَوْا مُوسَى
فَبَرَّاهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا
وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا ۝ ۲۳
۶۹

موسیٰ کا لایا ہوا نقبِ لا

اور جب موسیٰ کا لایا ہوا انقلاب مکمل ہو گیا تو سرمایہ داروں کی اٹلک نیست و نابود
ہو گئیں۔ اس وقت کوئی طاقت ایسی نہیں تھی
جو قانونِ خداوندی کے مقابلہ میں ان کی مدد کر سکتی۔
اور نہ وہ خود ہی اپنے آپ کو اس انقلاب کے نتائج سے بچا سکتے تھے
اور جو لوگ ابھی کل تک سرمایہ دارانہ شان و شوکت کی آرزو کیا کرتے تھے
کہنے لگے۔ فی الواقعہ ہماری غلط نگہی تھی جو ہم ایسی آرزو کرتے تھے
رزق کی حقیقی فراخی تو نظامِ خداوندی میں حاصل ہوتی ہے
اور رزق کی تنگی بھی اس کے قانونِ مشیت کے مطابق آتی ہے۔
اگر ہم پر اللہ کا احسان نہ ہوتا اور ہم سرمایہ دارانہ نظام میں پھنسے رہتے تو
آج ہمارا جمع جھٹہ بھی اسی طرح نیست و نابود ہو جاتا۔

فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ
فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ
يَنْصُرُهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ
وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنتَصِرِينَ ۝
وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ
يَقُولُونَ وَيْكَانَ
اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن
يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ

لَوْ لَا أَن مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا
لَخَسَفَ بِنَا
وَيُكَانَهُ

لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ۝
تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ
لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا
فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا
وَالْعَاقِبَةُ

لِلْمُتَّقِينَ ۝ ۲۸
۸۳-۸۱

اب یہ بات ہم نے علی وجہ البصیرت سمجھ لی ہے کہ
وہ لوگ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے جو نظامِ خداوندی قائم نہیں کرتے۔
اور کامیاب وہ ہے جس کا مستقبل کامیاب ہو۔ دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔
اور یہ کامیابی ایسے لوگوں کے حصہ میں آتی ہے جو دولت کی بنا پر بُرائی نہیں چاہتے
اور نہ مال و دولت کے ذریعہ سے معاشرے میں ناہمواریاں اور فساد پیدا کرتے ہیں۔
یاد رکھو انجامِ کار کامرئیاں و خوشگواریاں ان کے لیے ہیں
جو زندگی کے ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کی پیروی کرتے ہیں۔

اس کمزور اور محکوم قوم کی نظامِ خداوندی کے اپنانے کے بعد کی حالت

وَأَوْثَرْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضَعَفُونَ
مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا
الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا
وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ
الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ
بِمَا صَبَرُوا
وَدَفَعْنَا مَأْكَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ
وَمَا كَانُوا ابْعِرْشُونَ ۝

اور جس قوم کو اس قدر کمزور و ناتواں اور ذلیل و حقیر بنا دیا گیا تھا
اسے مختلف مراحل سے گزار کر ہم نے ملک کے مشرقی و مغربی حصوں کا
وارث بنا دیا جو قدرتی خزانوں اور پیداوار سے مالا مال تھا
اور یوں تیرے پروردگار کا پروگرام
بنی اسرائیل کے حق میں اس حُسن و خوبی سے تکمیل تک پہنچا۔
اس لیے کہ اس تمام جدوجہد میں انہوں نے بڑی استقامت کا ثبوت دیا تھا
ان کے برعکس قوم فرعون کا ساختہ پڑاختہ تباہ و برباد ہو گیا
اور ان کی عالی شان عمارات تہس نہس ہو گئیں۔

موسے کی طرف کی گئی وحی

وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَابِ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً
وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ
فَخَرَّهَا بِقُوَّةٍ وَأَمَرَ قَوْمَكِ
بِالْخَيْرِ وَابْتِغَاءِ
سَؤْرِكُمْ دَارَ الْفَسَادِ ۝

موسیٰ کی طرف کی گئی وحی تختیوں پر لکھی گئی تھی
جن میں زندگی کے ہر گوشہ سے متعلق احکام و قوانین درج تھے
اور تمام قوانین تفصیل کے ساتھ صاف صاف بیان کر دیے گئے تھے۔
موسیٰ اور اس کی قوم سے کہا گیا تھا کہ وہ ان قوانین کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہیں
اور جو معاملہ سامنے آئے دیکھیں کہ ان قوانین میں سے کون سا قانون اس کے لیے زیادہ مؤثر ہے
اور اگر انہوں نے ان قوانین کی خلاف ورزی کی تو اس کے نتائج بھی ان کے سامنے آجائیں گے۔

جو کتاب موسیٰ کو دی گئی تھی اس میں اختلاف پیدا کر لیے گئے ہیں

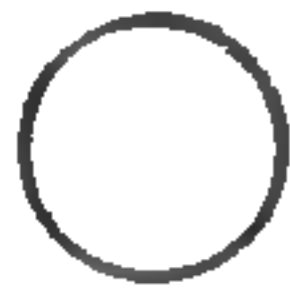
ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی
جس میں اختلافات پیدا کر لیے گئے ہیں۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
فَاخْتَلَفَ فِيهِ ۝

فرعون کی بیوی

اور اللہ مومنین کے لیے مثال بیان کرتا ہے
 فرعون کی بیوی کی۔
 وہ ہمیشہ یہ دُعا مانگا کرتی تھی کہ پروردگار
 اپنی طرف سے میرے لیے جنت میں گھر بنا دیجیے
 اور مجھے فرعون اور اس کے غلط اعمال سے نجات دلائیے۔
 بلکہ اس قوم سے نجات دلا دیجیے جس نے ظلم و ستم پر کمر باندھ رکھی ہے۔

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ آمَنُوا
 امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ
 إِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِي
 عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
 وَنَجِّنِي مِّنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ
 وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٦٦﴾



۵۸ قومِ شعیبؑ (اہلِ مدین)

حضرت ابراہیمؑ کے ایک بیٹے کا نام مدین تھا جو حجاز کے شمال میں شام سے متصل علاقہ میں سکونت پذیر ہوا اور اس کی نسل تاریخ کے اوراق میں قومِ مدین کے نام سے متعارف ہوئی ان کا زمانہ قریب ۲۰۰۰ ق م سمجھنا چاہیے یہ قوم ہیں بڑھی چلی قریب چار سو سال بعد ان میں حضرت شعیبؑ کی بعثت ہوئی۔

حضرت موسیٰؑ مصر سے نکل کر مدین کی طرف آئے تھے۔ قرآنِ کریم میں ہے کہ یہاں انہوں نے ایک مرد بزرگ کے ہاں رہائش اختیار کی اور گلہ بانی کی خدمت سنبھال لی تھی۔ اس مرد بزرگ نے اپنی بیٹی کا عقد حضرت موسیٰؑ سے کر دیا تھا۔ قرآنِ کریم نے یہ نہیں بتایا کہ یہ مرد بزرگ کون تھے۔ لیکن محققین کا خیال ہے کہ آپؑ حضرت شعیبؑ ہی تھے اس اعتبار سے شعیبؑ اور موسیٰؑ کا زمانہ ایک ہی ہے یعنی قریب ۱۶۰۰/۱۷۰۰ ق م۔

حضرت شعیبؑ نے جب قوم کے سامنے نظامِ خداوندی پیش کیا تو وہ حیران رہ گئے ان کا خیال تھا کہ شعیبؑ جو دین لے کر آئے ہیں اس میں بھی پوجا پاٹ کے نئے نئے طریقے بتائے گئے ہوں گے لیکن انہوں نے جب دیکھا کہ یہ دین تو زندگی کے تمام امور کو کنٹرول کرتا ہے اور معاشی عدل و مساوات کا داعی ہے تو حسبِ معمول قوم کے سرمایہ دار اور استحصالی طبقہ نے آپؑ کی سخت مخالفت کی۔ انہوں نے کہا یہ کیسی صلوٰۃ ہے جو ہمارے معاشی معاملات میں دخل ہے اور ہمیں اپنا مال اپنی مرضی سے خرچ کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر شعیبؑ اپنے ان خیالات سے باز نہ آئے تو انہیں بستی سے نکال دیا جائے گا۔

بہر حال قوم نے اپنی حالت میں اصلاح نہ کی اور ضد و سرکشی میں آگے بڑھتی گئی تاکہ وہ تباہ و برباد ہو کر ملیا میٹ ہو گئی۔



حضرت شعیبؑ کا پیش کردہ نظام

اور اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا
انہوں نے کہا اے میری قوم قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرو
اللہ کے سوا کوئی اور تمہارا حاکم نہیں ہے
اور اپنے معاشی نظام کے تقاضے و ناہمواریاں دور کرو
اور ہر ایک کو اُس کا پورا پورا حق دو۔
لوٹ کھسوٹ کے ذریعہ سے لائی ہوئی تمہاری اس مصنوعی خوشحالی کو دیکھ کر مجھے
اس کے نتیجہ میں آنے والی تباہی و بربادی سے خوف آ رہا ہے۔
اے میری قوم تم اپنے معاشی نظام کی بنیاد عدل و انصاف پر رکھو۔
اور انسانوں کے حقوق میں کمی کر دینے والے نظام کو چھوڑ دو۔
اور معاشرہ میں ناہمواریاں اور فساد پیدا نہ کرو۔
دیکھو ثبات و دوام صرف ان مفادات کو حاصل ہوتا ہے
جو قوانینِ خداوندی کے مطابق حاصل ہوتے ہیں۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا
قَالَ يَقُومُوا لِعِبَادَةِ اللَّهِ
مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ غَيْرُهُ
وَلَا تَتَّقُوا
الْمَلَائِكَةَ وَالْمِيزَانَ
إِنِّي أَرَاكُمْ بِخَيْرٍ
وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ تُحِيطُونَ
وَيَقُومُوا أَوْفُوا الْمَلَائِكَةَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
وَلَا تَعْتَوُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ
بَقِيتُ اللَّهُ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

اپنے معاشی معاملات نظامِ خداوندی کے مطابق طے کرو

اور اہل مدین کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا۔
انہوں نے کہا اے میری قوم قوانینِ خداوندی کی اطاعت کرو
اللہ کے سوا کوئی اور تمہارا حاکم نہیں ہے۔
تمہارے پاس پروردگار کی جانب سے ایک واضح نظام آچکا ہے۔
لہذا تمہیں چاہیے کہ اپنے معاشی معاملات اس نظام کے مطابق بدل
کے بنیادوں پر قائم کرو اور لوگوں کے حقوق و واجبات میں کمی نہ کیا کرو۔
اور معاشرہ میں اصلاح ہو جانے کے بعد
ناہمواریاں پیدا کر کے فساد پیدا نہ کرو۔
یہ سب کچھ تمہارے اپنے بھلے کے لیے ہے
اگر تم اس پر یقین رکھو۔

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا
قَالَ يَقُومُوا لِعِبَادَةِ اللَّهِ
مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ غَيْرُهُ
قَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ
فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ
وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ
بَعْدَ إِصْلَاحِهَا
ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

دیکھو زندگی کی راہوں پر رہن بن کر نہ بیٹھ جاؤ

دیکھو زندگی کی راہوں پر رہن بن کر نہ بیٹھ جاؤ
کہ لوگوں کو دھمکاؤ اور ان کی راہ روکو۔
جو نظامِ خداوندی کی طرف آنا چاہتے ہیں۔
اور انسانی معاشرہ میں کجیاں پیدا کرنے کے دہپے رہو۔
اُس حالت کو یاد کرو کہ تم
ایک چھوٹی سی اور بے سروسامان قوم تھے
کہ تمہیں ہر لحاظ سے مالا مال کر دیا گیا ہے۔
تاریخِ عالم پر غور کرو اور دیکھو کہ
اقوام کا انجام کیا ہوا
جو معاشرہ میں لوٹ کھسوٹ کا نظام قائم کرتی تھیں۔

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ
تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ ۝
عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ
وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا
وَاذْكُرُوا
إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا
فَكَثُرَكُمُ
وَانْظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ
الْمُفْسِدِينَ ۝

اقوامِ گزشتہ کے انجام سے سبق حاصل کرو

شعیب نے کہا اے میری قوم دیکھنا !
میری مخالفت میں تم کوئی ایسی بات نہ کر بیٹھنا
جس سے تمہارا حشر بھی وہی ہو جائے
جو قومِ نوحؑ یا قومِ ہودؑ
یا قومِ صالحؑ کا ہوا تھا۔
اور قومِ لوطؑ کی برباد شدہ بستیاں تو
تم سے کچھ زیادہ دور بھی نہیں ہیں۔
دیکھو تم اللہ کے نظام کی پناہ اور حفاظت میں آ جاؤ
لہذا پھر اس کی طرف پلٹ آؤ۔
نظامِ خداوندی ہر طرح کا سامانِ نشوونما مہیا کرتا ہے
نہایت ہی مشفقانہ انداز سے۔

وَيَقُولُ لَا يَحْجِرَ مِنْكُمْ
شِقَاقِي أَنْ يُصِيبَكُمْ
مِثْلُ مَا أَصَابَ
قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ
أَوْ قَوْمَ صَالِحٍ
وَمَا قَوْمُ لُوطٍ
مِنْكُمْ بِبَعِيدٍ ۝
وَأَسْتَغْفِرُكُمْ وَأَرْبُكُمُ
ثُمَّ تَوْبُوا إِلَيْهِ
إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ
وَدُودٌ ۝

صلوٰۃ کا حقیقی مفہوم

انہوں نے کہا اے شعیب ہم نے تو سمجھا تھا کہ تم یو جاپاٹ کا کوئی نیا طریقہ لاتے ہو۔

قَالَ اِشْعِیْبُ

اَصْلُكَ تَاْمُرُكَ

لیکن تمہاری یہ صلوٰۃ تو ہماری دُزمرہ کی عملی زندگی میں دخل ہے کیا یہ صلوٰۃ کہتی ہے کہ ہم اپنے بزرگوں کا مسلک چھوڑ دیں اور اپنے مالی معاملات بھی اپنی مرضی سے طے نہ کریں کیا سب عالی ظرفی، راست بازی اور غریبوں کی غنچاری تمہارے حق میں آگئی ہے۔

اَنْ تَذَرَكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاؤُنَا
اَوْ اَنْ تَفْعَلَ فِیْ اَمْوَالِنَا مَا لَمْ نَشَا
اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ۝

قَالَ یَقُوْمُ اَرَاَیْتُمْ

اِنْ كُنْتُ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَبِّیْ

وَرَزَقْنِیْ مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا

وَمَا اُرِیدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ

اِلٰی مَا اَنْصَحُکُمْ عَنْهُ

اِنْ اُرِیدُ اِلَّا اِلٰی صِلَاحٍ

مَا اسْتَطَعْتُ ۝

شعیب نے کہا اے میری قوم ذرا غور تو کرو۔ اللہ نے جب عقل و بصیرت کے نمایاں راستے ہمارے سامنے کشادہ کر دیے ہیں اور ہم لوٹ کھسوٹ کے بغیر متوازن ذرائع سے بھی رزق حاصل کر سکتے ہیں تو پھر کیوں میں تمہیں اس متوازن روش کی طرف نہ بلاؤں۔ میں یوں تو نہیں کر سکتا کہ تمہیں نیک عملی کی دعوت دوں اور خود بے عملی کروں۔ میں تو تمہارے معاشرہ کی اصلاح کی کوشش کروں گا۔

پوری استطاعت سے۔

قوم کے دولتمند اور استحصالی طبقہ کی طرف مخالفت

قوم کے سرداروں اور وڈیروں نے جو

دولت اور قوت کے نشہ میں بدمست ہو رہے تھے کہا اے شعیب اگر تم اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اپنے علاقہ سے باہر نکال دیں گے اگر یہاں رہنا ہے تو تمہیں ہمارا نظام زندگی اپنانا ہو گا۔ شعیب نے کہا اگر ہمیں تمہارا طرز زندگی پسند نہ ہو تو کیا زبردستی پسند کر او گے۔ ہم جو اللہ کا نظام تمہارے سامنے پیش کر رہے ہیں تو کیا وہ اللہ

قَالَ الْمَلَا الَّذِیْنَ

اَسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهِ

لَتُخْرِجَنَّكَ اِشْعِیْبُ وَالَّذِیْنَ

اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْیَتِنَا

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَا

قَالَ اَوْ لَوْ كُنَّا كٰرِہِیْنَ ۝

قَدِ افْتَرٰنَا عَلٰی اللّٰهِ

كَذَّبْنَا عَنْ نَافِي مِلَّتِكُمْ
بَعْدَ إِذْ نَجَّيْنَا اللَّهَ مِنْهَا
وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا
إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا
وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا
عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ

پر جھوٹ باندھ رہے ہیں کہ اسے چھوڑ کر تمہارا طرزِ زندگی اختیار کر لیں
حالانکہ اللہ نے وحی کی روشنی عطا کر کے ہمیں اس طرزِ زندگی سے نجات
دلائی ہے۔

لہذا کان کھول کر سن لو کہ ہم تمہارے مسلک کی طرف لوٹ کر نہیں آ سکتے۔
ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ ہم نے نظامِ خداوندی اس اللہ کی دی ہوئی
رہنمائی کی بنا پر اختیار کیا ہے جس کا علم کائنات کی ہر شے کو محیط ہے
ہمیں اس رہنمائی پر پورا بھروسہ ہے لہذا ہم تمہاری دھمکیوں سے ہرگز نہیں ڈرتے۔

مفادِ پرتوں کہاں اللہ کی حیثیت محض ایک ظہریاً یعنی فالتو چیز کی ہوتی ہے

قَالُوا شَعِيبُ
مَا نَفَقَهُ كَثِيرًا فَمَا تَقُولُ
وَإِنَّا لَنَرِيكَ فِيْنَا
ضَعِيفًا
وَلَوْ لَا رَهْطُكَ
لَرَجَمْنَاكَ
وَمَا أَنتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ
قَالَ يَقَوْمِ
أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ
مِنَ اللَّهِ
وَاتَّخَذْتُمُوهُ دَرَاءً كُفْرًا
ظَهْرِيًّا
إِنَّ رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ
فُحِيطٌ ۝

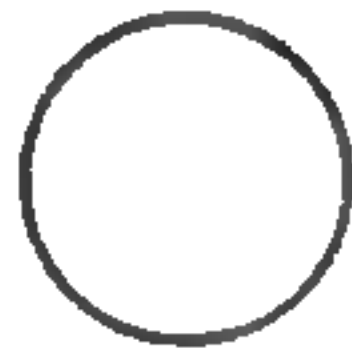
انہوں نے کہا اے شعیب پہلی بات تو یہ ہے کہ
تم جو کچھ کہتے ہو وہ زیادہ تر ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتا
دوسرے ہم دیکھتے ہیں کہ تم ہمارے درمیان
ایک کمزور اور بے حیثیت سے آدمی ہو۔
حقیقت یہ ہے کہ اگر تمہاری برادری نہ ہوتی
تو ہم کبھی کا تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے۔
تمہارا بل بوتا اتنا نہیں ہے کہ ہم پر بھاری ہو۔
شعیبؑ نے کہا اے میری قوم
کیا تمہیں میری برادری کا زیادہ ڈر ہے
اور اللہ کا کوئی ڈر نہیں۔

کیا تم نے اللہ کو پس پشت ڈال دیا ہے اور تمہارے نزدیک
اس کی حیثیت محض فالتو چیز کی ہے کہ ضرورت پر استعمال کر لیا جائے
حالانکہ اللہ کے قانونِ مکافات نے تمہارے تمام
کاموں کو اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔

اور پھر ظہورِ نتائج کا وقت آگیا

چنانچہ جب ظہورِ نتائج کا وقت آگیا
 تو ہم نے شعیبؑ کو اور ان رفقا کو
 جو ان کے ساتھ ایمان لائے تھے
 انہیں اپنی رحمت سے بچا لیا
 اور جن لوگوں نے ظلم کیا تھا
 انہیں زلزلوں اور دھماکوں نے گھیر لیا
 اور جب صبح ہوئی تو وہ اپنے گھروں میں
 اس طرح بے جان پڑے ہوئے تھے
 گویا کبھی وہاں بے ہی نہ تھے۔

وَلَمَّا جَاءَ أَهْرَافُنَا
 نَجَّيْنَا شُعَيْبًا
 وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ
 بِرَحْمَةٍ مِنَّا
 وَآخَذَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
 الصَّيْغَةَ
 فَاصْبَحُوا فِي دِيَارِهِمْ
 جِثِيمٍ ۝
 كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ ۹۴-۹۵



حضرت داؤدؑ

۵۹

داؤدؑ حضرت ابراہیمؑ کی نسل میں سے تھے آپ کا زمانہ اندازاً ... اق م سمجھنا چاہیے آپ اللہ کے پیغمبر تھے اور آپ پر ایک کتاب "زبور" نازل ہوئی تھی آپ کو نبوت کے ساتھ ساتھ محکم سلطنت اور حکومت بھی حاصل تھی آپ کو علم کی فراوانی عطا کی گئی تھی زرہ بختر آپ کی ایجاد تھی یا آپ کو اس میں خصوصی ملکہ حاصل تھا۔

پہاڑی قبائل کے بڑے بڑے سردار آپ کے مطیع اور فرمانبردار تھے اور آپ کے پردگراہوں کی تکمیل میں سرگرم عمل رہتے تھے۔ نیز قبیلہ طیر کے خانہ بدوش بھی تھے جن سے گھڑ سواروں کے لشکر (رسالے) مرتب ہوتے تھے۔

حضرت داؤدؑ بڑے خوش آواز تھے وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عبرانی موسیقی مدون کی اور مصری اور بابلی نغمہ سازوں کو ترانے دے کر نئے نئے آلات موسیقی ایجاد کیے آپ جب پہاڑوں پر بیٹھ کر اپنا بر لب بجاتے تھے تو شجر و حجر کو وجد آجاتا تھا۔

حضرت داؤدؑ کو نبوت کے ساتھ قوت و اقتدار بھی عطا ہوا تھا

ہمارے بندے داؤدؑ کو یاد کرو

جو بڑی قوتوں کا مالک تھا

اور ہر معاملہ میں اللہ کے قانون کی طرف رجوع کرتا تھا

بڑے بڑے پہاڑی قبائل اس کے مطیع و فرمانبردار تھے

جو دن رات اس کے ساتھ اس کے پردگراہوں میں سرگرم عمل رہتے تھے

اور قبیلہ طیر کے خانہ بدوشوں کو اس نے ایک جگہ پر جمع کر دیا تھا

اور وہ سب اس کے زیر فرمان تھے۔

اس طرح ہم نے اس کی مملکت کو بڑا محکم بنا دیا تھا

اور اُسے وحی کی دانش نورانی عطا کی تھی

اور معاملات میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرنے کا ذہن دیا تھا۔

وَإِذْ نَادَاوُدَ

ذَٰلَ الْأَيْدِ

إِنَّهٗ آوَابٌ

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ

مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعِشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ

وَالطُّيُورُ فَخْشُورَةً

كُلُّ لَهٗ آوَابٌ

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ

وَأَتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ

وَفَضَّلْنَا خُطَابَ ۝ ۳۸۸

حضرت داؤد کی قوتیں اور فضیلتیں

اور ہم نے داؤد کو بڑی قوتوں اور فضیلتوں سے نوازا تھا
 بڑے بڑے طاقتور سردار اور قبیلہ طیر کے اکابر اس کے زیر فرمان تھے
 اس نے فولاد کی صنعت قائم کی تھی جہاں اسلحہ تیار کیا جاتا تھا
 زرہ بکتر کی کڑیوں کو ٹھیک انداز سے جوڑا جاتا تھا
 ہم نے ان سے کہہ دیا تھا کہ یہ سامان جنگ دنیا میں اصلاح کے کام آنا پابیت
 فساد کیلئے نہیں۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ ہماری نگاہ میں ہوتا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا
 يُجِبَالُ أَوَّلِي مَعَهُ وَالطَّيْرُ
 وَالنَّالَهُ الْحَدِيدَ
 أَنِ اعْمَلْ سَبِغَتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ
 وَلْعَمَلُوا صَاحِبًا
 إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝
 ۳۳
 ۱۱-۱۰

صنعت ذرہ سازی کا علم حاصل تھا

ہم نے داؤد کو زرہ سازی کی صنعت کا علم بھی دیا تھا۔
 وَعَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ لَبُؤْسٍ لِّكُمُوتٍ

اس قوت و اقتدار کے باوجود حضرت داؤد کے در پر نہ کوئی دربان تھا نہ پہرہ دار

تمہیں ان مقدمہ والوں کا حال معلوم ہے
 جو دیوار پچاند کر داؤد کی خلوت گاہ میں جا پہنچتے تھے۔
 ان کے اس طرح گھس آنے پر داؤد گھبرا گیا تھا
 لیکن انہوں نے کہا گھبرائیے نہیں ہم ایک مقعد کے دو فریق ہیں۔

وَهَلْ أَتَاكَ نَبِيُّ الْخَصْمِ
 إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ
 إِذْ دَخَلُوا عَلَى دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
 قَالُوا لَا تَخَفْ خَصْمَيْنِ ۚ
 ۳۸
 ۲۲-۲۱

سرمایہ دارانہ ذہنیت کی مثال

داؤد کے پاس دو فریق ایک دوسرے کے خلاف زیادتی کا تصور سے خرابے
 اور حق کے ساتھ فیصلہ کرنے کی درخواست کی
 اور عرض کیا کہ اس سلسلہ میں جیسی کے ساتھ رو رعایت نہ کی جائے
 اور ہمیں عدل و انصاف کی راہ پر لگا دیا جائے۔
 فریق اول نے کہا فریق ثانی میرا بھائی ہے
 اس کے پاس ننانوے بیٹریں ہیں

بَغَى بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ
 فَاحْكُم بَيْنَنَا يَحْيَى
 وَلَا تَشْطِطْ
 وَأَمِّرْنَا إِلَى سَوَاءِ الصِّرَاطِ
 إِنَّ هَذَا أَخِي
 لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَجْدَةً

وَلِي نَجَّةٍ وَاحِدَةٍ
فَقَالَ الْفُلْنِيهَا
وَعَزَّزْنِي فِي الْخُطَابِ
قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ
يَسْأَلُ نَجَّتِكَ إِلَى نَعَايِهِ
وَأَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ
لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَقَلِيلٌ قَاهُمْ
وَضَنَّ دَاوُدُ
أَنَّمَا فَتَنَّاهُ
فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ

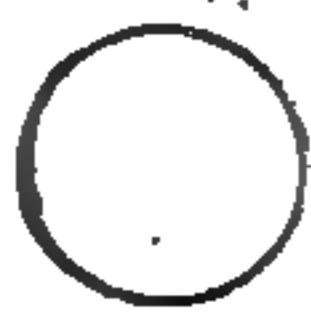
وَخَرَّرَا كَعَاذَانَا
فَغَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ
وَأَنَّ لَهُ عِنْدَنَا زُلْفَى
وَحُسْنُ مَآبٍ
يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ
خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ
فَاخْذُمُ يَدَيْنِ النَّاسِ بِالْحَقِّ
وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى

فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے
یہ چاہتا ہے کہ میں یہ ایک بھیڑ بھی اُسے دیوں (تاکہ اس کی سو پوری ہو جائیں)
اور بات چیت میں یہ بڑا تیز ہے۔ مجھے دبا لیتا ہے۔
داؤد نے (فریق ثانی کا بیان سننے کے بعد) کہا یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ
ایک فریق دوسرے کو محروم کر کے اپنی دولت میں اضافہ کرے۔
حقیقت یہ ہے کہ غلط معاشرہ میں لوگوں کی اکثریت اسی طرح
ایک دوسرے پر زیادتیاں کرتے ہیں۔

لیکن جو لوگ نظامِ خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں
اور اس کے مطابق اپنے معاشرہ کی اصلاح کر لیتے ہیں وہ ایسا نہیں کرتے
لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں

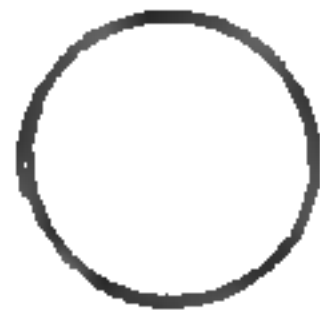
چنانچہ داؤد کو اس واقعہ کے پیچھے اس سربراہ دارانہ ذہنیت کا احساس ہوا کہ
جس کی رو سے امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتے چلے جاتے ہیں
لہذا اس نے تہیہ کر لیا کہ قوانینِ خداوندی کے مطابق معاشرہ کی اصلاح کر کے لے گا۔
اور اس کھٹن مہم کے سلسلہ میں اپنے پروردگار سے ہر طرح کی حفاظت طلب کی
اور ہم نے اس سلسلہ میں اُسے ہر طرح کا تحفظ دیا۔
وہ ہر معاملہ میں ہمارے قوانین سے قریب تر رہتا تھا
اس لیے اس کے تمام معاملات کا مال نہایت حسین و شوگوار ہوتا تھا
ہم نے اُسے کہہ دیا کہ اے داؤد تم اطمینان سے معاشرہ کی اصلاح کرو
ہم نے تمہیں ملک میں حکومت ہی اس لیے عطا کی ہے کہ
تم معاشرہ کا نظامِ قوانینِ خداوندی کے مطابق چلاؤ
اور اس سلسلہ میں کسی کے جذبات و خیالات کا اتباع یا رعایت مت کرو
اگر تم نے ایسا کیا تو یہ لوگ تمہیں نظامِ خداوندی سے بہکا دیں گے۔



حضرت سلیمانؑ



سلیمانؑ انبیائے بنی اسرائیل میں خاص شوکت و شہمت کے مالک تھے۔ آپؑ داؤدؑ کے بیٹے اور جانشین تھے آپؑ کو علم اور قوت فیصلہ کی فراوانی عطا ہوئی تھی۔
 وحشی قبائل اور شہری آبادیاں (جن و انس) آپؑ کے لشکروں میں جمع رہتے تھے اور گھوڑوں کے رسالے ان پر متنازل تھے سلیمانؑ کا بحری بیڑہ بھی مشہور تھا۔ قرآن نے بتایا ہے کہ ہوائیں ان کے تابع فرمان تھیں یعنی وہ ان سے باہانی کشتیاں چلاتے تھے۔ پہاڑی قبائل کے سرکش افراد مختلف کاموں پر مہمور تھے وہ آپؑ کے لیے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرتے مجسمے تراشتے اور تصویریں بناتے تھے۔
 یہودیوں نے سحر و کمانت کے بہت سے لغو افسانے تراش کر آپؑ کو طعن و مسخرے رکھے تھے خود بخود تورات میں اس قسم کی خرافات ملتی ہیں۔ قرآن کریم نے ان سب کی تردید کر دی ہے۔



سلیمان حضرت داؤدؑ کے بیٹے تھے

اور داؤدؑ کو ہم نے سلیمانؑ جیسا بیٹا دیا
 جو بہترین انسان تھا
 ہر معاملہ میں قوانینِ خداوندی کی طرف رجوع کرنے والا۔

وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ
 نَعَمَ الْعَبْدُ
 إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ ۳۹

سلیمانؑ کے لیے ہواؤں کی تسخیر اور شیطانوں کی اطاعت کا مطلب

اور ہم نے سلیمانؑ کو سمندر میں چلنے والی ہواؤں سے کام لینے کا علم بھی دیا تھا وہ اپنے بحری بیڑے کو ان ہواؤں کے ذریعہ سے جس طرف چاہتا لے جاتا اور بڑے بڑے قوی ہیکل اور سرکش قبائل کے لوگ اس کے تابع فرمان تھے یہ لوگ معماری اور غوطہ خوری کے کاموں میں ماہر تھے۔ اس کے علاوہ بھی کئی اور سرکش قبائل تھے جنہیں قانون کا پابند بنا دیا تھا۔ ہم نے سلیمانؑ سے کہا تھا کہ نظامِ خداوندی ہماری طرف ایک بے بہا عطیہ ہے لہذا جو قبائل اس سے فیض حاصل کر کے پرامن شہری بن جائیں انہیں ہر طرح کی آزادیاں

دی جائیں اور جو ایسا نہ کریں ان پر پابندیاں عائد کی جاسکتی ہیں جس کے لیے تم پر کوئی محاسبہ نہیں ہو گا۔ سلیمانؑ اپنے آپ کو ہمارے قوانین کے بہت قریب رکھتا تھا لہذا اس کے ہر کام کا مال نہایت حسین و خوشگوار ہوتا تھا

فَتَقَرَّنَا لَهُ الرِّيحَ
تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ
وَالشَّيْطَانُ
كُلَّ بَنَاءٍ وَغَوَاصٍ
وَأَخْرَيْنَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ

هَذَا عَطَاؤُنَا

فَأَمَّنْ

أَوْ أَمْسَكَ

بِغَيْرِ حِسَابٍ

وَأَنَّ لَهُ عِنْدَنَا لُزْفِي

وَحُسْنٍ نَافٍ

سلیمانؑ کے شکروں میں جن انس اور طیر کا مطلب

اور سلیمانؑ کے شکروں میں ہر طرح کے لوگ شامل تھے وحشی قبائل کے لوگ بھی تھے اور شہری آبادیوں کے لوگ بھی اور قبیلہ طیر کے شاہسواروں کے رسالے بھی تھے انہیں چھاؤنیوں میں رکھ کر باقاعدہ تربیت دی جاتی تھی۔

وَحِشٍ رَّسِلَتِمْ جُنُودُهُ

مِنَ الْجِبِّ وَالْأَنْسِ

وَالطَّيْرِ

فَهُمْ يُؤْذَنُونَ

سلیمانؑ کے ہواؤں اور جنوں پر تسلط کا مطلب

اور سلیمانؑ کا بحری بیڑہ سمندری ہواؤں کے ذریعہ سے مہینوں کی منزلیں دلوں میں طے کر لیا کرتا تھا اور ہم نے اس کے لیے معجزات کے چشمے بہا دیے تھے

وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ

عُدُّ وَهَاشَهُمْ وَرَوَّاحَهُمْ شَهْرًا

وَأَسْلَمْنَا لَهُ الْغَيْثَ

وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ
يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ
وَمَنْ يَزْغُهُمْ عَنْ بُرْنَا
نُذِقُهُم مِّنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ﴿۲۲﴾

اور وحشی قبائل اس کے تابع فرمان تھے
جو پروردگار کے قانون کے مطابق اس کے زیر ہدایت کام کرتے تھے
ان میں سے اگر کوئی سرکشی اختیار کرتا تو
ہمارے قانون کے مطابق اسے سخت سزا ملتی۔

آرٹ سے دستگی

یَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِبَ
وَتَمَاثِيلَ ﴿۲۳﴾

سلیمان بڑے بڑے قلعے اور عمارتیں تعمیر کرتا تھا
اور بڑے نادر مجسمے ترشواتا اور تصاویر بنواتا تھا۔

تمام ذرائع فلاح انسانی کے لیے وقف

إِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ
شُكْرًا
وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ
الشَّاكِرِينَ ﴿۲۴﴾

ہم نے آل داؤد سے کہہ رکھا تھا کہ تمام میسر ذرائع کو ہمارے قانون
کے مطابق استعمال میں لا کر نوع انسانی کو فائدہ پہنچائے
کیونکہ لوگوں میں بہت کم ایسے ہوتے ہیں جو صحت شہ ذرائع کو
صحیح مصرف میں لا کر نوع انسانی کو فیض پہنچائیں۔

سلیمان اور جادو و تعویذ گنڈے وغیرہ

فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
كُتِبَ لَهُم مَّا ظَهَرُوا بِهِمْ
كَانَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ
وَآتَبَعُوا مَا تَتْلُوا
الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سَلِيمٍ
وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ

جن لوگوں کو ہم نے رہنمائی کے لیے کتاب دی تھی
انہوں نے اس کتاب کو اس طرح پس پشت ڈال دیا ہے کہ
گویا اسے جانتے تک نہیں
اور ان تعویذ گنڈوں اور ٹوٹوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں
جنہیں ان کے شیطان صفت مذہبی پیشواؤں نے سلیمان کے نام پر
کر رکھا ہے
حالانکہ سلیمان تو پیغمبر تھا، وہ ایسے کفر کا مرتکب نہیں ہوتا تھا۔

یہ کفر تو خود ان شیطان صفت مذہبی پیشواؤں کا پھیلایا ہوا ہے۔
یہی ہیں جو لوگوں کو جادو ٹوٹوں کا سبق دیتے ہیں۔

وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا
يَعْلَمُونَ النَّاسَ السَّخَرَاءُ

حضرت یونسؑ

۶۱

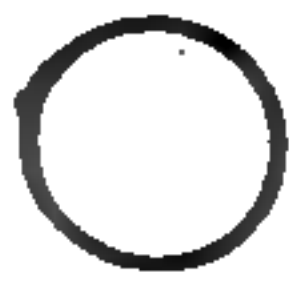
یونسؑ انبیائے بنی اسرائیل میں سے ہیں آپ کا عبرانی نام یوناہ تھا جو عربی میں آکر یونس ہو گیا۔ آپ کا زمانہ اندازاً ... ق م قیاس کیا جاتا ہے۔

قرآن کریم میں آیا ہے کہ آپ اپنی قوم سے نا اُمید ہو کر کسی دوسری طرف جانے کے ارادے سے نکلے راستہ میں کشتی میں سوار ہو گئے۔ کشتی طوفان میں پھنس گئی اور ملاحوں نے غالباً فیصلہ کیا کہ کچھ سواریوں کو دریا میں پھینک دیا جائے تاکہ کشتی کا بوجھ ہلکا ہو اور باقی مسافر محفوظ ہو جائیں اس طرح آپ کو بھی حوالہ دریا کر دیا گیا۔ جہاں آپ کو ایک بڑی مچھلی نے دبوچ لیا لیکن آپ کسی نہ کسی طرح اس سے چھٹکارہ پا کر کنارے تک پہنچے میں کامیاب ہو گئے اور پھر اس اپنی قوم میں آ گئے۔

حضراتِ انبیائے کرام کا طریق یہ رہا ہے کہ جب وہ دیکھیں کہ ان کا اپنا وطن ان کے نظام کے لیے سازگار نہیں تو وہ وہاں سے ہجرت کر کے اس علاقے کی طرف چلے جاتے تھے جہاں کی فضا ان کے مشن کے لیے مساعد ہوتی تھی لیکن یہ ہجرت اللہ کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق ہوتی تھی معلوم ہوتا ہے کہ یونسؑ نے اپنی قوم سے اپنے اجتہاد کے مطابق ہجرت کر لی اور ان کا یہ فیصلہ اللہ کے پروگرام کے مطابق نہیں تھا قبل از وقت تھا۔ لہذا وہ بعد میں اس پر نادم ہوتے۔

قرآن کریم نے یہ بھی بتایا ہے کہ جس بستی (نینوا) کی طرف آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔ اس کی آبادی ایک لاکھ سے بھی اوپر تھی یعنی اس زمانہ کے اعتبار سے وہ بہت بڑا شہر تھا۔

اہل قوم نے پہلے تو آپ کی دعوت کا انکار کیا لیکن پھر مہلت کے وقفہ کے اندر ہی آپ کے پیش کردہ نظام کو قبول کر لیا۔



قیام نظام خداوندی سلسلہ میں صبر و تحمل سے جدوجہد کرتے رہنے کی ضرورت ہوتی ہے

وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ○
إِذْ أَبَقَ إِلَى
الْفُكِّ الْمَسْحُورِ ○
فَسَاهَمَ فَكَانَ
مِنَ الْمُدْحَضِينَ ○

اور یونسؑ بھی ہمارے رسولوں میں سے تھا
وہ اپنی قوم کی اصلاح سے مایوس ہو کر
ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار ہوا اور وہاں سے چلا گیا
دونائی کے بعد اہل کشتی نے محسوس کیا کہ زیادہ بوجھ کی وجہ سے کشتی خطرہ میں ہے
لہذا بوجھ ہٹانے کے لیے قرعہ اندازی کی گئی اور اس کے نتیجے میں یونسؑ کو بانی میں چھینک
دیا گیا

فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ
وَهُوَ مُلِيمٌ ○

فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ○
لَلِثَّ فِي بَطْنِهِ إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ○
فَنَبَذْنَاهُ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ سَقِيمٌ ○
وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطِينٍ ○
وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ
أَلْفٍ أَوْ زَيْدٍ وَنَ ○
فَمَنْنَا

فَمَنْنَاهُمْ إِلَى حِينٍ ○ ۱۳۹-۱۳۸

جہاں تک ایک بڑی مچھلی نے دلوچ لیا۔ اس مصیبت میں یونسؑ کو وہ اپنے
آپ کو ملامت کرنے لگا کہ اللہ کی امانت کے بغیر یہی قوم تو چھوڑ آیا تھا۔
بہر حال اگر وہ پوری جدوجہد کر کے اپنے آپ کو بچھڑا نہ لیتا
تو وہ بچ نہ سکتا اور مچھلی اسے کھا جاتی
وہ مچھلی سے چھوٹ کر تیرتا ہوا کنارے پر آ گیا اور مٹامال ہو کر
کھلے میدان میں ایک گھنے درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا
پھر جب اس کی حالت ٹھیک ہو گئی تو ہم نے اسے اس کی قوم کی طرف بھیج دیا۔
وہ ایک بڑی قوم تھی جس کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھی
اور اس قوم نے آخر کار نظام خداوندی کو قبول کر لیا۔
اور جب تک وہ اس نظام پر قائم رہے انہیں سامانِ زیست کی ضروریات حاصل رہیں۔

ان معاملہ میں جلد بازی غلط ہے

اسی طرح ذنون (حضرت یونسؑ) کا معاملہ یہ ہے
وہ اپنی قوم سے تنگ آ کر غصہ میں وہاں سے چلا گیا تھا
اس نے سمجھا تھا کہ ایسا کرنا کوئی قابلِ گرفت بات نہیں ہے
پھر جب وہ اپنی غلطی کی وجہ سے مشکلات میں کھسکا تو پکار اٹھا
پروردگار آپ کی پاک ذات کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے ان مشکلات سے بچا سکے

وَذَا النُّونِ
إِذْ هَبَّ مَعْاضِبًا
فَظَنَّ أَنْ لَّنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ
فَنَادَى فِي الظُّلُمِ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ ○

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۝
فَاسْتَجَبْنَا لَهُ
وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ
وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۸۸-۸۷

میں نے جلد بازی میں اپنے ساتھ زیادتی کر لی ہے۔
سو ہم نے اُس کی دُعا قبول کی
اور اسے اس مصیبت سے چھٹکارا دلایا۔ یاد رکھو قوانینِ خداوندی کی
صداقت پر یقین رکھنے والوں کو ہم اسی طرح مشکلوں سے بچایا کرتے ہیں۔

نظامِ خداوندی کا انقلاب لانے والے ہر اہمناکے لیے مستقل مزاجی کی تلقین

فَاصْبِرْ بِحُكْمِ رَبِّكَ
وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ
دیکھو مستقل مزاجی کے ساتھ قیامِ نظامِ خداوندی کیلئے جد جہد کرتے رہو
اور مچھلی والے پیغمبر (یونسؑ) کی طرح جلد بازی کر کے اپنے آپ کو مشکلات میں نہ
پھنسا لینا

إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝
لَوْلَا أَن تَدْرِكَهُ نِعْمَةُ رَبِّهِ
لَنُبَذَ بِالْعَرَاءِ
وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝
فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ
فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ ۹۸-۹۷

اس نے مشکلات میں پھنس کر غم و الم کی حالت میں ہمیں پکارا تھا
اگر اس کے پروردگار کی مہربانی اس کے شامل حال نہ ہو جاتی
تو وہ لب ساحل چھیل میدان میں پڑا رہ جاتا
اور اس کی حالت خراب ہو جاتی بہر حال اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کے
بعد اُس نے اپنی قوم کو راہِ راست پر لا کر اپنے رب کی نوازشوں کا حقدار
بنادیا اور اس طرح اللہ کے صالح بندوں میں شامل ہو گیا۔

اقوامِ عالم کیوں اللہ کے نظام سے نفع اندوز نہیں ہوتیں

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةً
أَمِنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا
إِلَّا قَوْمُ يُونُسَ
اقوامِ عالم ایسا کیوں نہیں کرتیں کہ ہمارے دیے ہوئے
نظام کو قبول کر کے اس سے نفع اندوز ہوں
جس طرح کہ قومِ یونسؑ نے کسی مصیبت میں پھنسنے سے قبل ہی اس نظام کو قبول
کر لیا تھا۔

لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ ۱۰۰-۹۹

اس قوم نے نظامِ خداوندی کی پناہ میں آ کر اپنے آپ کو ان ذلتوں خوارियों
اور پریشانیوں سے بچا لیا تھا جو غلط نظام کے نتیجہ میں ان پر آنے والی تھیں
اور جب تک انہوں نے اس نظام کو قائم رکھا انہیں سامانِ زینت کی ذلوانیاں
حاصل رہیں۔

حضرت مریمؑ



یہ سریانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی عابدہ اور بلند مرتبہ عورت کے ہیں۔ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام مریمؑ بتایا گیا ہے۔

مریمؑ کی پیدائش سے قبل ان کی والدہ نے منت مانی تھی کہ وہ ہونے والے بچے کو مذہبی کاموں کے لیے وقف کر دیں گی چنانچہ حضرت مریمؑ کو بچپن میں ہی راہبہ کی حیثیت سے بیکل کی تحویل میں دے دیا گیا تھا۔ اس دور کی یودی خانقاہیت و رہبانیت بظاہر تو معصوم سی نظر آتی تھی لیکن اندر سے وہ خباثتوں اور غلاضتوں سے بھری ہوئی تھی یہ حضرت مریمؑ کے کردار کی بلندی تھی کہ وہ اس گنہگار ماحول میں بھی اپنی عصمت و عفت کی حفاظت کرنے میں کامیاب رہیں اس سلسلہ میں قدرت نے بھی ان کی مدد کی اور حضرت زکریاؑ جیسی بلند شخصیت کی سرپرستی انہیں حاصل رہی۔

ان حالات میں جب مریمؑ جوانی کو پہنچیں تو انہیں اللہ کی طرف سے ہدایت ملی کہ وہ رہبانیت کی زندگی چھوڑ کر عائیسیٰ زندگی بسر کریں انہیں عیسیٰؑ کی پیدائش کی بشارت بھی دی گئی اور بتایا گیا کہ وہ بڑے ہو کر پیغمبر بنیں گے۔ چنانچہ حضرت مریمؑ بیکل سے نکل کر اپنے گاؤں چلی گئیں اور وہاں شادی کر لی تاریخ بتاتی ہے کہ جس شخص سے انہوں نے شادی کی وہ محنت کش طبقہ کا آدمی تھا اور اس کا نام یوسف تھا۔

مریمؑ کے رہبانیت چھوڑ کر شادی کرنے پر مذہبی پیشواؤں نے سخت اعتراضات کیے۔ اور ان کے خلاف طرح طرح کے الزامات لگائے چنانچہ آپ نے اپنے خاوند کے ہمراہ آبادی سے دور ایک یران مقام پر رہائش اختیار کر لی وہاں ہی عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی اور اس غلط ماحول سے علیحدہ ہو کر انہوں نے عیسیٰؑ کی بہت اعلیٰ انداز سے تعلیم و تربیت دیا۔ انہوں نے پر جب انہیں نبوت سے نوازا دیا گیا تو حضرت مریمؑ انہیں لے کر واپس اپنی قوم کی طرف آئیں۔



مریمؑ کی پیدائش اور تعلیم و تربیت

إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي
نَذَرْتُكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا
فَتَقَبَّلْ مِنِّي
إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا
قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتَ
وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ
وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ
وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ
وَأَنبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا
وَكَلَّلَهَا زَكَرِيَّا

آل عمران کی ایک عورت نے منت مانی کہ پروردگار میں اپنے ہونے
والے بچے کو تمام دنیاوی علائق سے آزاد کر کے آپ کے لیے وقف کرتی ہوں۔
پروردگار میری اس منت کو شرف قبولیت عطا فرمائیے۔
آپ سب کچھ سننے والے اور جاننے والے ہیں۔
پھر جب اس کے ہاں بچی پیدا ہوئی تو
اُس نے کہا پروردگار یہ تو لڑکی پیدا ہوئی ہے۔
اور اللہ کو خوب معلوم تھا کہ اس نے کسے جنم دیا ہے
کیونکہ تعمیر انسانیت میں مرد کو وہ مقام کہاں حاصل جو عورت کو حاصل ہے
بہر حال اس کی ماں نے کہا میں اس کا نام مریم رکھتی ہوں
پروردگار اسے اور اس کی نسل کو اپنی پناہ میں رکھے۔
اور انہیں شیطان کے فتنوں سے بچائے رکھے۔
سو اللہ نے اس کی منت کو نہایت حسین انداز سے شرف قبولیت بخشا
اور مریم کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کر دیا
اور ذکر کیا کہ اس کا سرپرست بنا دیا۔

مذہبی پیشواؤں کی ہوس پرستیاں

إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ
يَكْفُلُ مَرْيَمَ
وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
إِذْ يَخْتَصِمُونَ

مریم جب جوان ہو گئی تو مذہبی پیشوا انہیں ذکر کیا کی کفالت
سے نکال کر اپنی تحویل میں لینے کیلئے بے چین ہو گئے اور قلمیں پھینک
پھینک کر آپس میں مستمر اندازی کرنے لگے۔ تم وہاں موجود نہیں تھے
ورنہ دیکھتے کہ وہ اس سلسلہ میں کس قدر جھگڑ رہے تھے۔

مریمؑ کی بختگی کردار

وَمَرْيَمُ ابْنَتُ عِمْرَانَ
الَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا

اور عمران کی بیٹی مریم کی مثال دی جاتی ہے جس نے خالصتاً
کے گناہوں نے ماحول میں بھی اپنی عصمت و عفت کو محفوظ رکھا۔

اللہ کی طرف سے ہدایت خانقاہیت کو چھوڑ کر متاہل زندگی بسر کریں

اور اس طرح تعلیم و تربیت حاصل کر کے مریم جب جوان ہوئی تو اُسے ملائکہ کے ذریعے کہلویا گیا کہ وہ سیکل کی بیوں کا رانہ فضا سے نکل کر گھریلو قسم کی پاک و صاف اور پُر خلوص زندگی بسر کرے۔ اور دنیا بھر کی عورتوں پر فوقیت حاصل کرے اور خانقاہیت کی غیر خدائی پابنیاں توڑ کر اپنی فطری صلاحیتوں کو عام لوگوں کی طرح قوانین خداوندی کی پیروی میں صرف کرے۔

وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ
يَمْرُؤُا إِنَّ اللَّهَ
اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ
وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
يَمْرُؤُا اقْنُتِي لِرَبِّكِ
وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ

پیدائش عیسیٰ کی بشارت

تب ملائکہ نے آ کر کہا اے مریم اللہ تمہیں ایک بیٹے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہو گا۔ دنیا میں صاحب و جاہت

إِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ يَمْرُؤُا
إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ
وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ
وَكَلَّمَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا
وَمِنَ الصَّالِحِينَ

اور آخرت میں اللہ کے مقربین میں سے ہو گا۔ چھوٹی عمر میں خوب باتیں کرنے والا اور پختہ عمر تک پہنچنے والا ہو گا اور نہایت عمدہ صلاحیتوں کا مالک، پاکیزہ انسان ہو گا۔ مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں اولاد کیسے ہو سکتی ہے جبکہ میں ایک کنواری راہبہ ہوں۔ اسے بتایا گیا یہ اسی طرح اللہ کے قانون مشیت کے مطابق ہو گا جس طرح عام مخلوق کے لئے ہے اور اللہ جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس حکیم پر عمل درآمد شروع ہو جاتا ہے۔

قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ
وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ
كَذَلِكَ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ
لَهُ كُنْ فَيَكُونُ

خانقاہیت کناہہ کش ہو جانے کے بعد حضرت مریم کو اللہ کی طرف سے ہدایت اور کتاب میں مریم کا حال بیان کر

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ مَذْمُومَةً

إِذْ أَنْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا

مَكَانًا شَرِيًّا ۝

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا ۝

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوحَنَا

فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝

قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ

مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِينًا ۝

قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ

بِإِذْنِ رَبِّكَ ۝

قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ

وَلَمْ يَمَسِّنِي بَشَرٌ

وَإِنِّي الْبَغِيَّةُ ۝

قَالَ كَذَلِكَ

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَىٰ هَٰئِنَ

وَلَنَجْعَلَنَّ آيَةً لِلنَّاسِ

وَرَحْمَةً مِنَّا ۝

وَكَانَ آخِرَ مَقْصِيَّاتِهَا ۝ ۱۹-۲۱

جبکہ وہ ناناںاسیت کی زندگی چھوڑ کر اپنے گاؤں
پٹلی کٹی تھی جو وہاں سے مشرق کی سمت واقع تھا
وہاں بھی وہ لوگوں سے الگ تھلک رہتی تھی۔

اس حالت میں ہم نے اُس کی جانب اپنا ایک فرشتہ بھیجا
جو ایک اچھے بھلے انسان کی شکل میں اُس کے سامنے آیا۔
مریمؑ نے گھبرا کر کہا میں تم سے خدا نے رحمٰن کی پناہ میں آنا چاہتی ہوں
اور تم اللہ کے قانون کا احترام کرتے ہو۔

اُس نے کہا میں تمہارے رب کی جانب سے یہ پیغام لے کر آیا ہوں کہ
تمہیں بہت سی خوبیوں کا حامل ایک بیٹا عطا کیا جائے گا۔
مریمؑ نے کہا میرے ہاں بیٹا کیسے ہو سکتا ہے
جبکہ میں نے ایک کنواری راہبہ کی زندگی بسر کی ہے
اور میں کوئی بدکار عورت بھی نہیں ہوں۔

اُس نے کہ جب سرج ہوتا آیا ہے یہ بھی اسی طرح ہو گا۔
تم شادی کر دو گی پھر بچہ پیدا ہو گا! سیدھی سی بات ہے۔
یہ بچہ بڑا ہو کر لوگوں کے لیے حق و باطل پرکھنے کی نشانی بنے گا
اور ہماری جانب سے نوح انساں کھیلے موجب رحمت ہو گا۔
یہ بات طے شدہ ہے۔

ربانیت چھوڑنے پر حضرت مریمؑ کے خلاف مذہبی پیشواؤں کے الزامات

حضرت مریمؑ نے جب ربانیت چھوڑ کر لہریلو زندگی بسر کرنا شروع
کردی تو ان لوگوں نے انہیں بڑے سخت الزام دیے۔

وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ

بُهْتَانًا عَظِيمًا ۝ ۱۵۶

حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی اور مریمؑ نے انہیں بہت مستوازن تعلیم و تربیت دی انہیں بتواری اور وہ قوم کے گئے

حصولِ نبوت کے بعد عیسیٰؑ نے قوم کے پاس تشریف لائے اللہ کا بندہ ہوں
اُس نے مجھے کتاب دی اور منسوب رسالت پر فائز فرمایا ہے

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ

إِنِّي الْكَتَبَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝

وَجَعَلْنِي مَبْرُكًا إِنَّي مَكُنْتُ
وَأَوْصِنِي بِالصَّلَاةِ
وَالزَّكَاةِ
مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ ۱۹

اور میری تعلیمات کو زندگی کے ہر شعبہ میں بابرکت بنایا ہے
اس کا حکم ہے کہ تمہاری خود ساختہ شریعت کی جگہ نظامِ خداوندی قائم کروں
اور اس کے ذریعہ سے نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کروں
جب تک میں زندہ رہوں میرا شمار یہی رہے گا۔

قوم کے ڈیڑوں اور مذہبی پیشواؤں کا غصہ

قوم کے وڈیڑوں اور مذہبی پیشواؤں نے کہا اے مریم! یہ
یہ کیا طوفان تم ہمارے پاس سے آئی ہو
اب ماؤن کی بہن نہ تیرا باپ کوئی بڑا آدمی تھا
نہ تیری ماں نے بیکل کے قوانین و ضوابط سے کبھی کبھی انتہائی سختی
تم نے یہ کیا کیا۔ اپنے بیٹے کو اس قسم کی تعلیم دلا لاتی ہو

قَالُوا يَسِيرٌ
لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا ۝
يَا خُتَّةُ هَرُونَ مَا كَانَ
أَبُؤُا فَرَا سَوْءٌ
وَمَا كَانَتْ أُمُّكَ بَغِيًّا ۝ ۲۰

پیدائشِ مسیح کے سلسلہ میں مشہور کیے جانے والے افسانوں کی حیثیت

مسیح ابنِ مریم اس کے ہوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا
ایسا ہی رسول جیسے کہ اور بہت سے رسول ہوئے
اور اُس کی ماں ایک راست باز پستی عورت تھی
وہ دونوں انسان تھے اور عام انسانوں کی طرح کھانا کھاتے تھے۔

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ
وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ
كَانَا يَأْكُلِينَ الطَّعَامَ ۝ ۲۱

اللہ کو کسی بیٹے کی ضرورت نہیں ہے

یاد رہے کائنات میں اللہ نہ صرف ایک ہے
اور وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کا کوئی جیسا ہو
اس کائنات میں جو کچھ ہے سب اس کے پڑاؤوں کی تکمیل میں سرگرم عمل ہے
اُسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں وہ خود ساری کائنات کے لیے محکمِ سہارا ہے
اور مسیح کو اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی عار نہیں تھا کہ
وہ اللہ کا بندہ ہے۔

إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ
سُبْحَنَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ
لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ
وَكُفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا
لَنْ يُسْتَغْنَىٰ عَنِ الْمَسِيحِ
أَنْ يَكُونَ عَبْدًا لِلَّهِ ۝ ۲۲

حضرت عیسیٰ

۶۳

قرآن کریم میں یہ لفظ حضرت مسیحؑ کے نام کے لیے آیا ہے ۳/۵۷ آپ انبیائے بنی اسرائیل کے سلسلہ کی آخری کڑی ہیں عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو اس آسمانی انقلاب کی طرف دعوت دی جو تمام انبیائے کرام پیش کرتے چلے آ رہے تھے یعنی ملکیت سرمایہ داری اور مذہبی پیشوائیت کی لعنتوں کو مٹا کر معاشرہ کو قوانینِ خداوندی کے مطابق متشکل کرنا۔ ظاہر ہے یہ دعوت مفاد پرست یہودی پیشوائیت اور رومی ملکیت دونوں کے خلاف جاتی تھی۔ لہذا انہوں نے مل کر سازش کی کہ حضرت عیسیٰؑ کو بغاوت کے جرم میں صلیب کی سزا دے دی جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تدبیر کو ناکام بنادیا اور حضرت عیسیٰؑ ان کے ہاتھوں گرفتار ہونے سے پہلے ہی ہجرت کر کے کسی اور مقام کی طرف تشریف لے گئے۔

عیسیٰؑ کے بعد وہاں کے مفاد پرستوں نے ان کے لائے ہوئے دین کو آہستہ آہستہ اپنے مطلب کے مذہب میں تبدیل کرنا شروع کر دیا۔ ایک یہودی پال نے عیسوی مذہب اختیار کیا اور اپنی ہوشیاری سے سینٹ کے درجے پر پہنچ گیا اس شخص نے حضرت عیسیٰؑ کے لائے ہوئے انقلابی دین کو کچھ کا کچھ بنادیا۔ چنانچہ یہ سینٹ پال خود بیان کرتا ہے ”اگر میرے جھوٹ کے سبب سے خدا کی سچائی اس کے جلال کے واسطے ظاہر ہوئی تو پھر مجھ پر ایک گنہگار کی طرح کیوں حکم دیا جائے“

ابنِ مریمؑ

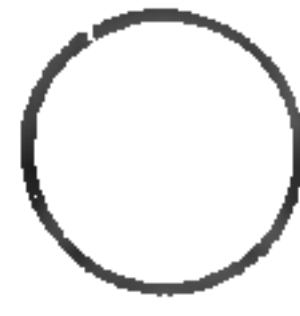
عیسیٰؑ کو ابنِ مریمؑ بھی کہا جاتا ہے سامی اقوام میں رواج تھا کہ ماں اور باپ میں سے جو بھی زیادہ شہرت کا مالک ہوتا بچے کو اسی کی طرف منسوب کرتے خود ہماری تاریخ میں بھی بنو فاطمہ کی حکومت مشہور ہے اسی رواج کے مطابق حضرت عیسیٰؑ کو ابنِ مریمؑ کہہ کر پکارا جاتا ہے۔

انجیل

قرآن کریم میں یہ لفظ اس کتاب کے لیے استعمال ہوا ہے جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل کی گئی ۵۴/۵۶ لیکن جو انجیل اس وقت عیسائیوں کے پاس ہے وہ ان کی خود ساختہ ہے لہذا عیسیٰؑ کی طرف نازل کی گئی کتاب سے اس کا کوئی تعلق نہیں حضرت عیسیٰؑ جو صحیفہ ربانی اپنے حواریوں کے سپرد کر کے گئے تھے اس کا کوئی پتہ نشان نہیں ملتا۔

بعد میں جب دینِ خداوندی کو اپنے خود ساختہ مذہب میں تبدیل کر لیا گیا تو مختلف الخیال فرقوں نے اپنی اپنی انجیلیں مرتب کرنا شروع کر دیں چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کی تحقیق کے مطابق اس زمانے میں قریب چونتیس انجیل

کاپتہ چلتا ہے پھر ۳۲۵ میں ایک نسل منعقد کی گئی جس نے اس تمام لٹریچر کو سامنے رکھ کر پکارا ناجیل مرتب کیوں جن کے نام یہ ہیں "متی"، "مرقس"، "لوقا" اور "یوحنا" لیکن ان میں بھی لگاتار ترامیم کی جاتی رہیں۔ اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے چنانچہ بائبل سوسائٹیز کی طرف سے شائع ہونے والا ہر نسخہ پہلے نسخوں سے مختلف ہوتا ہے اور یہ تحریریں دانستہ طور پر ثواب سمجھ کر کی جاتی ہے اور ان میں جو کچھ پیش کیا جاتا ہے اس کے متعلق ڈاکٹر جوڈ اپنی کتاب (GOD AND EVIL) میں لکھتا ہے کہ "جو چیز سب سے زیادہ افسوسناک ہے وہ حضرت عیسیٰ کا وہ کیریکٹر ہے جسے اناجیل پیش کرتی ہے"



حضرت عیسیٰ کو دی گئی کتابیں انسانی رہنمائی کے قوانین تھے

پھر ہم نے انبیائے سابقہ کے نقوشِ قائم پر
عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جس نے
کتاب سابقہ کی فراموش کردہ تعلیمات کی سچائی کو پھر سے ثابت کر دیا۔
ہم نے اُسے انجیل دی۔
جس میں انسانی زندگیوں کو روشن بنا دینے والی رہنمائی تھی۔

وَقَفَّيْنَا عَلَىٰ آثَارِهِم
بِعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرَةِ
وَأَتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ
فِيهِ هُدًى وَنُورٌ

حضرت عیسیٰ زندگی بخش قوانین لے کر آئے تھے

عیسیٰ کو کتاب و حکمت کی تعلیم دی گئی
اور تورات و انجیل کا علم سکھایا گیا
اور بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔
اس نے اس مردہ قوم سے کہا میں تمہارے پروردگار کی جانب سے
تمہارے لیے زندگی بخش قوانین لے کر آیا ہوں۔
میں اللہ کے نظام کے ذریعہ سے تمہیں ایسی حیاتِ نو عطا کروں گا جس سے تم

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَالتَّوْرَةَ وَالْإِنجِيلَ
وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَآئِيلَ
أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ
بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ
أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ

كَهَيَّةَ الطَّيْرِ فَأَنْفَخُ فِيهِ
فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ

وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ

وَالْأَبْرَصَ

أُحْيِ الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ ۝ ۳۱-۳۲

اپنی موجودہ پستی اور خاک نشینی سے ابھر کر ترقی کی منزلیں طے کرنے کے قابل ہو جائے اور تمہیں عمل و سرکار کی رفعتیں نصیب ہو جائیں گی۔
وحی کی یہ روشنی تمہاری تاریک زندگیوں میں علم و بصیرت کا نور پیدا کر دے گی اور اس آبِ حیات سے تمہارے معاشرہ کے کوڑھ و ناسور دور ہو جائیں گے
عجیبہ اللہ نے اس نظام کے ذریعہ سے تمہاری مژدہ قوم کو ایک حیات نول جانے گی

قیامِ نظامِ خداوندی کے لیے پناگروہ لگ کر لیا

چنانچہ جب عیسیٰ نے محسوس کیا کہ قومِ نظامِ خداوندی کو ماننے کے لیے تیار نہیں تو اس نے کہا بتاؤ کون ہے جو نظامِ خداوندی کے قیام کے لیے میرا مددگار بننا ہے۔
اس پر قوم کے مخلص انسانوں نے کہا نظامِ خداوندی کے قیام کے لیے ہم اپنی مدد کریں گے
ہم اس نظام کی صداقت پر پورا پورا یقین رکھتے ہیں
اور آپ دیکھ لیں گے کہ ہم اس کی کس طرح اطاعت کرتے ہیں۔

فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَى مِنْهُمْ الْكُفْرَ

قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ

قَالَ أَحْوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ

أَمَنَّا بِاللَّهِ

وَأَشْهَدُ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ ۳۳

مخالفین نے انہیں مار دینے کی خفیہ تدابیر کیں اور اللہ نے انہیں چالنے کے ذرائع پیدا کر دیے

اس کے بعد مخالفین نے عیسیٰ پر ہاتھ ڈالنے کی خفیہ تدابیر شروع کر دیں
اور اس کے مقابلہ میں اللہ نے اس کے بچانے کے لیے پوشیدہ اسباب و ذرائع پیدا کر دیے۔
اور ظاہر ہے کہ اللہ کے تجویز کردہ طریقے بہرِ نفع بہتر ہوتے ہیں۔

وَمَكْرُؤًا

وَمَكْرًا لِلَّهِ

وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِيْنَ ۝ ۳۴

لہذا عیسیٰ نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب دیے گئے

اللہ کے رسول عیسیٰ ابنِ مریم کے متعلق یہودی کہتے ہیں کہ
انہیں (ذلت کی موت) مار دیا گیا تھا
لیکن درحقیقت وہ انہیں نہ تو قتل کر سکے اور نہ صلیب پر چڑھا سکے
بلکہ اس باب میں انہیں سخت اشتباہ ہو گیا تھا
اور عیسائی بھی اس سلسلہ میں مغالطہ میں ہی مبتلا ہیں
حقیقت بات کا انہیں بھی علم نہیں ہے

وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى

ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ

وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ

وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ

مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ

إِلَّا اتَّبَاعَ الظَّنِّ

وَمَا قَلَّوْهُ يَقِينًا

بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ

وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ ۱۵۸-۱۵۹

وہ بھی محض ظن و قیاس کی بنا پر باتیں کرتے ہیں
یعنی بات یہی ہے کہ وہ قتل نہیں ہوئے (بلکہ اپنی طبعی زندگی تک زندہ رہے)
اور اپنا مشن پورا کر کے اللہ سے بلند مارتج حاصل کر گئے۔
لاشبہ اللہ کے کاموں میں بڑی قوت اور حکمت ہوتی ہے۔

دین کے معاملات میں سب الغہ آرائی

اے اہل کتاب

دین کے معاملات میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لو
اور اللہ کے واسطے میں سوائے حق کے اور کچھ بہت کچھ
دیکھو مسیح عیسیٰ ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ
اللہ کے ایک رسول تھے۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ

وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ

رَسُولُ اللَّهِ ۝ ۱۵۸

اللہ کا بیٹا اور تثلیث

اے اہل کتاب تثلیث کا غلط عقیدہ چھوڑ دو
اس قسم کے باطل عقائد چھوڑ دینے میں ہی تمہاری نجات ہے۔
یاد رکھو اس پوری کائنات میں اللہ صرف ایک ہے
اور وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو
کائنات میں جو کچھ بھی ہے اس کے پروردگاروں کی تکمیل میں نہ کرم عمل ہے
اور اس سارے نظام کی نگرانی کے لیے وہ ایک ہی کافی ہے۔

وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةً

إِنَّهُ خَيْرٌ لَّكُمْ

إِنَّمَا اللَّهُ إِلَهٌ وَاحِدٌ

سُبْحَنَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ

لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

وَكُفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا ۝ ۱۵۹

کہنہ

بلاشبہ ان لوگوں نے کفر کیا
جنہوں نے مسیح ابن مریم کو اللہ کہا
حالانکہ مسیح نے بنی اسرائیل کو اللہ کی معیوبی اختیار کرنے کی
تائید کی تھی اور نہ تھا میرا پروردگار بھی اللہ ہے اور تمہارا بھی۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ

قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ

وَقَالَ الْمَسِيحُ بَنِي إِسْرَءِيلَ

اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۝ ۱۶۰

عیسیٰ کی اپنے متعلق وضاحت

اور اللہ جب عیسیٰ ابنِ مریم سے پوچھے گا کہ
کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ اللہ کے ساتھ تمہیں اور
تمہاری ماں کو بھی خدائی کا درجہ دیا جائے۔
وہ کہے گا آپ کی ذات ایسے تصورات سے بہت بلند ہے
میں بھلا ایسی کوئی بات کیسے کہہ سکتا تھا
جن کا مجھے کوئی حق ہی نہیں پہنچتا۔

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يُعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ
أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي
وَأَقْرَبَ الْهَيْئِ مِنْ دُونِ اللَّهِ
قَالَ سُبْحَنَكَ
مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ
مَا لَيْسَ لِي بِبَيِّنَةٍ

عیسیٰ نے وفات پائی

وہ کہے گا جب تک میں اپنی قوم میں موجود رہا
ان کی نگرانی کرتا رہا
اور جب آپ نے مجھے وفات دیدی تو میری نگرانی ختم ہو گئی۔
اس کے بعد آپ ہی ان پر نگران تھے
اور انہی پر کیا آپ تو کائنات کی ہر شے پر نگران و نگہبان ہیں۔

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ
شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ
فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي
كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ
وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

نبی آخر الزمان کے آنے کی بشارت دی

اور عیسیٰ ابنِ مریم نے کہا اے بنی اسرائیل
مجھے اللہ نے تمہاری طرف رسول کی حیثیت سے بھیجا ہے۔
میں پھر سے اللہ کے اُن قوانین کی سچائی ثابت کرنے آیا ہوں
جو قبل ازیں تورات میں دیے گئے تھے
اور میں اپنے بعد آنے والے اُس رسول کی بشارت بھی دیتا
ہوں جس کا نام احمد ہو گا۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بَنِي إِسْرَائِيلَ
إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ
مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ
يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي
اسْمُهُ أَحْمَدٌ

بنی اسرائیل



اسرائیل کے معنی میں مرد خدا اور یہ حضرت یعقوب کا لقب تھا۔ یعقوب حضرت اسحاق کے بیٹے اور حضرت ابراہیم کے پوتے تھے سو یعقوب کی اولاد سے جو نسل آگے بڑھی اسے بنی اسرائیل کہتے ہیں۔

یعقوب کے ایک بیٹے کا نام یہودہ (J U D A) تھا۔ یہودہ اور بن یامین کی نسل کا قبیلہ فلسطین کے علاقہ JUDA میں حکمران تھا۔ اس قبیلہ کو اسی نسبت سے یہودی کہتے تھے اور باقی قبائل کو بنی اسرائیل لیکن بعد میں عام طور پر یہ تفریق باقی نہ رہی اور بنی اسرائیل اور یہودی سے ایک ہی مفہوم لیا جانے لگا۔

حضرت یعقوب کا وطن کنعان (فلسطین) تھا لیکن جب حضرت یوسف مصر میں صاحب اقتدار ہو گئے تو انہوں نے اپنے والد اور تمام خاندان کو مصر بلا لیا۔ یوسف کی وجہ سے مصر میں اس قبیلہ کی بڑی تعظیم و تکریم ہوتی چار سو بیس تکت مصر میں رہے اور جو قبیلہ چند نفوس پر مشتمل تھا۔ اس عرصہ میں ایک کثیر التعداد قوم بن گیا لیکن ان لوگوں نے آہستہ آہستہ یعقوب اور یوسف کے دیئے ہوئے اللہ کے قوانین و اقدار کو فراموش کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ لوگ قوم فرعون کے غلام بن گئے اور اس حالت میں جب ان کی ذلت و پستی انتہا تک پہنچ گئی تو ان کی طرف حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے۔ جو انہیں فرعون کی غلامی سے نجات دلا کر فلسطین میں لے آئے یہ واقعہ قریب ۱۶۰۰ قبل مسیح کا ہے۔

یہاں آکر قوانین خداوندی کی پیروی سے انہوں نے بڑا عروج حاصل کیا ان میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان جیسے صاحب سطوت و شوکت نبی پیدا ہوئے لیکن اس عروج کے بعد انہوں نے پھر قوانین خداوی سے سرکشی اختیار کر لی جس کے نتیجہ میں یہ قوم پھر تشتت و انتشار کے عذاب میں مبتلا ہو کر دن بدن کمزور ہوتی چلی گئی چنانچہ ۵۹۹ ق م میں بابل کے حکمران بخت نصر نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور یہودیوں کے اس ملی مرکز کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اور انہیں قید کر کے بابل لے گیا۔ اور وہاں ذلیل ترین زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا۔ قریب اسی سال تک یہ اس عذاب میں مبتلا رہے۔ پھر فارس کے حکمرانوں کی مدد سے انہیں بابل کی قید سے رہائی ملی اور انہیں یہوشلم کی دوبارہ آبادی اور نیکل کی تعمیر کی اجازت دے دی گئی۔

کچھ عرصہ کے بعد یہودیوں کی پھر وہی حالت ہو گئی چنانچہ ۳۳۲ ق م میں سکندر یونانی نے ان پر حملہ کر کے ان کا شیرازہ بکھیر دیا۔ اور پھر ۳۲۰ ق م میں بطلمیوس نے یہوشلم پر قبضہ کر کے ان کی رہی سہی قوت کو بھی ختم کر دیا۔ انٹی کوئس کے عہد میں یہ تمام علاقہ یونانیوں کے قبضہ میں چلا گیا اس کے بعد ۶۶ قبل مسیح میں رومیوں نے یہوشلم کو تباہ کیا۔ اس مقام پر قدرت نے انہیں باز آفرینی کا ایک اور موقع دیا اور ان میں حضرت عیسیٰ مبعوث ہوئے لیکن

ان کی مذہبی پیشوائیت نے رومیوں کے ساتھ مل کر آپ کے خلاف سازش کی اور اس طرح اپنی تباہی پر خود اپنے ہاتھوں مہر ثبت کر دی۔ سنہ ۱۰۰۰ء میں رومیوں کے گورنر ٹائلس نے ان پر آخری وار کیا جس نے یہودیوں کے سہ سے اس کا بھی مکمل طور پر خاتمہ ہو گیا۔

داستان بنی اسرائیل ایک داستان عبرت ہے اور قرآن حکیم میں اس تفصیل سے اس کے بیان کرنے کا مقصد ہے کہ دیگر اقوام اس سے عبرت حاصل کریں۔ اس داستان عبرت میں کچھ نکات ایسے بھی ہیں جو آج کے مسلمانوں کے لیے خصوصی توجہ کے طالب ہیں۔ مثلاً

قومیں جب نظام خداوندی کی حفاظتی حدود سے باہر نکل جاتی ہیں تو وہ زوال پھانڈ گئی جہاں استبداد، فساد اور دہشت کا شکار ہو جاتی ہیں۔ لہذا اس حالت میں دنیا کی طاغوتی قوتیں ان پر قبضہ جما کر انہیں اپنا غلام بنا لیتی ہیں اور پھر غلامی ان کے اندر مزید گراؤٹ اور زوال پیدا کر دیتی ہے آج اگر ہم مسلمانوں کی تاریخ پر دیانتداری سے نظر ڈالیں تو ہمیں ان میں یہ سب کچھ پورے عروج پر نظر آجائے گا۔

قرآن حکیم نے قوموں کی اس حالت کا علاج یہ بتایا ہے کہ اس قوم کے بڑے بوڑھوں کے ساتھ سرکھپانے کے بجائے اس کی نئی نسل کے لیے تربیت نو کا انتظام کیا جائے اور اسے واپس نظام خداوندی کی طرف لایا جائے۔

اس داستان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کی نئی نسل نے جب اللہ کے قوانین کے مطابق تربیت حاصل کر کے نظام خداوندی قائم کر لیا تو دنیا بھر کی خوشحالیاں اور سرفرازیاں ان کے حصہ میں آ گئیں۔ اور جب پھر اللہ کے نظام سے منہ موڑ کر اپنی ذاتی مفاد پرستیوں کی دلدل میں پھنس گئے تو پھر دنیا بھر کی ذلتوں اور لعنتوں کے حقدار ٹھہر گئے۔



قومِ فرعون کی اسلامی اور اس سے نجات

علائی میں حالتِ زار

فرعون نے دنیا میں بڑی سرکشی اختیار کر رکھی تھی
اس نے اپنی قوت کو مستحکم رکھنے کے لیے لوگوں کو گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا
ان میں سے ایک گروہ کو کمزور سے کمزور تر کرتا پھلا گیا تھا۔ وہ
محکوم قوم کے حریت و مزائی کے حامل افراد کو قتل کر دیتا یا انہیں ذلیل و خوار کر دیتا
اور جو ان جوہرں سے غاری ہوتے انہیں معزز و مقرب بنا کر آگے بڑھاتا رہتا
اس طرح وہ قوموں کے اندر ناہمواریاں پیدا کر کے ان کی قوت کو توڑتا رہتا تھا۔

ان فرعونَ علّا فی الارض
وجعل اهلہا شیعاً
تستضعف طائفةً منہم
یذبح ابناءہم
وکتل نساءہم
انہ کان من المفسدین ۲۸۰

اللہ قوموں کو مواقعِ بہم پہنچاتا رہتا ہے کہ وہ ذلتوں سے نکل کر بلند یوں پہنچیں

ہم چاہتے تھے کہ مہربانی کریں ان لوگوں پر
جنہیں معاشرہ میں ذلیل و کمزور بنا دیا گیا ہے
اور انہیں دنیا میں رہنمائی و قیادت کا مقام عطا کریں
اور انہیں وراثتِ ارض عطا ہو
اور وہ اقتدار و اختیار کے مالک بنا دیے جائیں
اور فرعون، ہامان اور ان کے لاؤ لشکر کو وہ کچھ دکھا دیا جائے
جسے دیکھنے سے وہ اس قدر خائف ہوں گے۔

ویرید ان فمن علی الذین
استضعفوا فی الارض
ونجعلہم ائمتہ
ونجعلہم نورین
ونیکن ہم فی الارض
ولیری فرعون وھامن وجنودھما
منہم ما کانوا یحذرون ۲۸۱

موسیٰ کو فرعون کے پاس لے جا اور بنی اسرائیل کو ہارنے کی ہدایت

موسیٰ نے کہا کیا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ
اور اس سے کہو کہ ہمیں رب العالمین نے تمہاری طرف بھیجا ہے
کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دو۔

فاتی فرعون
فقول ان رسول رب العالین
ان ارسل معنا بنی اسرائیل ۲۸۲

موسیٰ کا فرعون سے بنی اسرائیل کی آزادی کا مطالبہ

پہنا پنچہ موسیٰ فرعون کے پاس گئے اور اس سے کہا
میں رب العالمین کی جانب سے بحیثیت رسول تمہارے پاس آیا ہوں
میرا منصب یہ ہے کہ

وَقَالَ مُوسَىٰ يٰفِرْعَوْنُ

اِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

حَقِیْقٌ عَلٰی

اَنْ لَا اَقُوْلَ عَلٰی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ

قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَیِّنٰتٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ

فَاَرْسِلْ مَعِیَ

بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ ۝۱۰۵

اللہ کے نام پر حق کے ہوا کوئی بات نہ کروں
میں تمہارے پروردگار کی جانب سے واضح دلائل و قوانین لے کر آیا ہوں
(جن کی رو سے کسی کو محکوم و غلام نہیں بنایا جاسکتا)
لہذا تم بنی اسرائیل کو آزاد کر دو اور انہیں میرے ساتھ جانے دو۔

فرعون کی دھمکیوں خلاف موسیٰ کی مدافعت قوم کے حوصلے بلند رکھنے کی کوشش

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا فرعون کی دھمکیوں سے مت ڈرو
تم اللہ کے قوانین سے مدد چاہو۔

قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِہٖ

اَسْتَعِیْذُوا بِاللّٰہِ

وَاصْبِرُوْا

اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ

یُوْرِثُہَا مَنْ یَّشَآءُ

مِّنْ عِبَادِہٖ ۝۱۰۶

اور اس کے دیے ہوئے پروگرام پر ثابت قدم رہو۔
دیکھو یہ زمین اللہ کی ہے اس پر اقتدار و حکومت کسی کی جاگیر نہیں
اس کی وراثت اس کے قانون مشیت کے مطابق
اس کے بندوں کے چھتے میں آتی ہے۔

غلامی نے قوم کے اندر پست ہمتی اور مایوسی پیدا کر دی تھی

قوم موسیٰ نے ان سے کہا

قَالُوْا اَوْ ذِیْنَا

مِّنْ قَبْلِ اَنْ تَاْتِیْنَا

وَمِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا

قَالَ عَسَیْ رَبُّكُمْ

اَنْ یُّہْلِكَ عَدُوْكُمْ

وَيَسْتَخْلِفَ کُمْ فِی الْاَرْضِ

فَیَنْظُرْ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۷

جب تم یہاں نہیں آتے تھے اس وقت بھی ہم مصیبتوں میں مبتلا تھے
اور اب فرعون سے لڑائی مول لے کر تم نے ہمیں مزید مصیبتوں میں ڈال دیا۔
موسیٰ نے کہا اللہ پر بھروسہ رکھو پہلے تمہاری مصیبتیں غلامی کی وجہ سے تھیں
اور اب حصول آزادی کی کڑی منزل تمہارے سامنے ہے اگر تم نے ثباتِ استقامت
سے کام لیا تو تمہارا دشمن ہلاک ہوگا اور تمہیں استخلافِ ارض حاصل ہو جائے گا
پھر اللہ دیکھے گا کہ حصولِ اقتدار کے بعد تم کیسے کام کرتے ہو۔

موسیٰ کو ہدایت کہ بنی اسرائیل کو سمندر کے اس حصہ سے جہاں جو اربھائی کی وجہ سے پانی پیچھے ہٹا ہوا ہوگا لے جائیں
 فَاَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا
 اَنْتُمْ مُتَّبِعُونَ
 وَاَنْزِلْ الْبَحْرَ رَهَوًا
 اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّفْرَقُونَ ۝۲۲-۲۳

موسیٰ سے کہا گیا ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات یہاں سے نکل جاؤ
 یہ لوگ تمہارا تعاقب کریں گے
 تم سمندر کے اس حصہ سے پار اُترو جہاں پانی پیچھے ہٹا ہوا ہو
 تمہارے تعاقب میں آنے والا لشکر پانی کے چڑھاؤ کی لپیٹ میں آکر غرق ہو جائے گا۔

چنانچہ موسیٰ انہیں سمندر خشک سے نکال لے گئے

وَلَقَدْ اَوْحَيْنَا اِلَى مُوسٰى
 اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِي فَاَضْرِبْ
 لَهُمْ طَرِيقًا فِى الْبَحْرِ يَبَسًا
 لَا تَخَفُ دَرَكًا
 وَلَا تُخْشٰى ۝
 فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهٗ
 فَغَشٰىهُمْ مِّنَ الْيَمِّ
 مَا غَشٰىهُمْ ۝۲۴-۲۵

اور ہم نے موسیٰ پر وحی کی کہ
 ہمارے بندوں کو لے کر راتوں رات مصر سے نکل جاؤ
 اور انہیں سمندر کے اس حصہ سے پار لے جاؤ جہاں پانی اتار کی وجہ سے خشک ہو چکا ہو
 اس طرح تمہیں نہ تعاقب کرنے والوں کی گرفت کا خدشہ ہوگا
 اور نہ غرق ہونے کا اندیشہ۔
 فرعون نے اپنے لشکر کے ساتھ ان کا پیچھا کیا
 اور پانی کے پڑھاؤ کی لپیٹ میں آ گیا
 اور اس طرح معہ لشکر کے غرق ہو گیا۔

اور بنی اسرائیل مصر سے بچاؤت نکل گئے

وَجُوزْنَا
 بَنِي إِسْرَآئِيلَ الْبَحْرَ
 فَاتَّبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُودُهٗ
 بَغْيًا وَعَدُوًّا ۝۲۶

اور ہم نے بحر کے پار کر دیا
 بنی اسرائیل کو
 اور فرعون اور اس کے لشکر نے ان کا پیچھا کیا
 تاکہ پکڑ کر ان پر ظلم و زیادتی جاری رکھ سکیں۔



آزادی کے بعد وادی سینا میں

قوم فرعون کی غلامی سے نجات مل گئی

وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ
مِنَ الْعَذَابِ ثُمَّ بَيَّنَّا مِنْ فِرْعَوْنَ
إِنَّ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝۴۰
ہم نے بنی اسرائیل کو نجات دلائی
فرعون کے ذلت آمیز عذاب سے۔
وہ بڑا ہی سرکش اور حدود شکن ہو چکا تھا۔

قوم فرعون کے مظالم سے نجات مل گئی

إِذْ نَجَّيْنَاكَ
مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ
يَسُوءُ مَوْتُكَ
سُوءَ الْعَذَابِ ۝۴۱
اے بنی اسرائیل ہم نے تمہیں نجات دلائی
قوم فرعون کی غلامی سے
جنہوں نے تمہیں مبتلا کر رکھا تھا
طرح طرح کے غلبوں میں۔

اس بیاباں میں پانی کی فراہمی

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ
الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ
اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا
قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۝۴۲
اور جب ان بیابانوں میں موسیٰ نے پانی کے لیے درخواست کی
تو ہم نے اُس کی رہنمائی اس مقام کی طرف کر دی جہاں پانی مستور تھا۔
چٹانوں پر سے مٹی ہٹاتی گئی تو ان میں سے
پانی کے بارہ چشمے پھوٹ نکلے
جنہیں ہر قبیلہ کے لیے علیحدہ علیحدہ نامزد کر دیا گیا۔

حیات نو اور اللہ کی عنایات

ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ
مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ
اے بنی اسرائیل یاد کرو کہ ہم نے تمہیں حیات نو بخشی تھی
اس مٹی موت کے بعد۔

تھا کہ تم ہمارے قوانین کی قدر کرو
میں نے کے بیابانوں میں پانی سے بھرے ہوئے بادل تم پر سایہ فگن کرتے
اور تمہارے کھانے کے لیے خوش ذائقہ قدرتی غذائیں
اور پرندوں کا گوشت مہیا کر دیا گیا تھا۔

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝
وَمَا كُنَّا عَلَيْكُمْ مِنَ الْغَنَامِ
وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْمَنَّاءَ
وَالسَّلْوَىٰ ۝

صحرا میں قوم کی تربیت کے مشکل مراحل

اس صحرا میں اللہ چاہتا تھا کہ تمہاری پابیانہ تربیت ہو جائے
لیکن تم نے موسیٰ سے کہا کہ
ہم ایک ہی طرح کے کھانے پر صبر نہیں کر سکتے
لہذا ہمارے لیے اپنے پروردگار سے زمینی پیداوار طلب کرو۔
سبزیاں، ترکاریاں اور کھیرا ککڑی وغیرہ
اور گیہوں، دالیں اور لسن پیاز وغیرہ۔
موسیٰ نے کہا کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ
تم ان ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کی خاطر
اس بہترین زندگی کو چھوڑنا چاہتے ہو جو تمہارے لیے تجویز کی گئی ہے۔
اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو جاؤ شہر کی زندگی اختیار کر لو
وہاں تمہیں یہ سب کچھ مل جائے گا۔

وَإِذْ قُلْتُمْ
يٰمُوسٰى
لَنْ نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ
فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا
تُثْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا
وَفُومِهَا وَعَدَسِيهَا وَبَصِلًا ۙ
قَالَ اسْتَبِدُّوُنَ
الَّذِي هُوَ آدَنِي
بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ
أَهْبِطُوا مِصْرًا
فَإِنَّ لَكُمْ مِمَّا سَأَلْتُمْ ۝

جہالت اور غلامانہ ذہنیت

اللہ کو براہِ راست دیکھنے کا مصلحہ

اے بنی اسرائیل یاد کرو جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا کہ
ہم اس وقت تک تمہاری کسی بات کا یقین نہیں کریں گے
جب تک کہ اللہ کو خود اپنی آنکھوں سے بے نقاب نہ دیکھ لیں۔

وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى
لَنْ نُّؤْمِنَ بِكَ
حَتَّىٰ نَرَىٰ اللَّهَ جَهْرَةً ۝

پوجا کے لیے بُت بنادینے کا مطالبہ

وَجَوَرْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْخَرَّ
فَاتَوَّاعِلَى قَوْمٍ
تَعْبُكُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ
قَالُوا يَسُوسَى
اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا
كَمَا لَهُمُ آلِهَةٌ
قَالَ إِنَّكُمْ
قَوْمٌ تَجْهَلُونَ ○ ۱۳۸

بنی اسرائیل کو جب بحر کے اُس پار اُتار دیا گیا
تو اُن کا گُذر ایک ایسی قوم پر ہوا
جو بُتوں کی پرستش کرتی تھی۔
کہنے لگے اے موسیٰ۔
ہمارے لیے بھی ایک ایسا معبود بنا دیجیے
جیسے ان لوگوں کے معبود ہیں۔
موسیٰ نے کہا میں اس کے سوا کیا کہہ سکتا ہوں کہ
تم بڑی ہی جاہل قوم ہو۔

بچھڑے کا بت بنا کر پوجا شروع کر دی

وَإِذْ وَعَدْنَا مُوسَى
أَرْبَعِينَ لَيْلَةً
ثُمَّ أَخَذْنَا الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ
إِنَّمَا ظَلَمُونَنَا ○ ۱۳۹

اے بنی اسرائیل یاد کرو موسیٰ جب وادی سینا میں
ہمارے پروگرام کے مطابق چالیس راتوں کے لیے تم سے جُدا ہوا
تو اتنے ہی عرصہ میں تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی۔
یہ کس قدر ظلم تھا جو تم نے کیا۔

غلامی سے بزدلی اور کم ہمتی جو اُن میں پیدا ہو گئی تھی

يَقَوْمُ ادْخُلُوا
الْأَرْضَ الْمَقْدَمَةَ
الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ
وَلَا تَوَدُّوا عَلَى أَدْبَارِكُمْ
فَتَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ○
قَالُوا يَسُوسَى
إِنَّ فِيْنَا قَوْمًا مُجْتَبَرِينَ ○

موسیٰ نے کہا اے میری قوم اُٹھو اور فلسطین کی
اس بابرکت زمین میں فاتح و منصور داخل ہو جاؤ
جسے اللہ نے تمہارے نام لکھ دیا ہے۔
دیکھو ایسا ہرگز نہ کرنا کہ پیٹھ دکھا کر ہجاگ نکلو۔
اگر ایسا کیا تو سخت نقصان اُٹھاؤ گے۔
اُنہوں نے جواب دیا اے موسیٰ
وہاں تو بڑے زبردست لوگ رہتے ہیں

وَاِنَّا لَنُتَدَخِّلُهَا
حَقًّا يَخْرُجُوا مِنْهَا
فَاِن يَخْرُجُوا مِنْهَا
فَاِنَّا لَدْخِلُونَ ۝ ۲۲-۲۱

ہم وہاں ہرگز داخل نہیں ہوں گے
جب تک کہ وہ وہاں سے نکل نہ جائیں
ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں
تو ہم بڑے شوق سے وہاں داخل ہو جائیں گے۔

غلامی نے ان کے اندر دسپلن اور تنظیم ختم کر دی تھی

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِينَ يَخَافُونَ
اَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا
ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ
فَاِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَانْكَبُوا عَلَيْهِمْ
وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا
اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝
قَالُوا يٰمُوسٰى
اِنَّا لَنُتَدَخِّلُهَا اَبَدًا
فَاَدَامُوا فِيهَا
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا
اِنَّا هُنَا قَاعِدُونَ ۝ ۲۳-۲۲

ان بزدلوں میں صرف دو مسراد (موسیٰ، ہارون) ایسے تھے
جن کو اللہ نے اپنی نعمت سے نوازا تھا۔
انہوں نے کہا ایک دفعہ تم ہم بول کر مک میں داخل ہو جاؤ
پھر دیکھو کہ کس طرح تم ان پر غالب آ جاتے ہو
اللہ پر بھروسہ رکھو۔

اگر تم اس پر ایمان رکھتے ہو۔
انہوں نے کہا اے موسیٰ
ہم تو وہاں کبھی نہ جائیں گے
جب تک وہ وہاں موجود ہیں
تم اور تمہارا رب جاؤ اور جنگ لڑ کر انہیں وہاں سے اٹاؤ
ہم یہاں بیٹھے نتیجہ کا انتظار کریں گے۔

غلامی سے ہاتی کے بعد عروج کی طرف

نسلی نسل کی تنظیم کا پروگرام

چنانچہ اللہ نے کہا پالیس سال کے لیے انہیں اس سرزمین سے محروم کیا جاتا ہے
اس عرصہ میں ان کی نسلی تنظیم و تربیت سے لیس کیا جائے
اور پڑائی نسل کو ان دیرانیوں میں ہی مرکب جانے دیا جائے۔

قَالَ فَاِنَّا مَحْرَمَةٌ عَلَيْهِمْ
اَرْبَعِينَ سَنَةً
يَتِيمُونَ فِي الْاَرْضِ ۝ ۲۴-۲۳

بنی اسرائیل کی تنظیم کا انتظام اور ان سے لیا گیا عہد

اللہ نے پختہ عہد لیا تھا

بنی اسرائیل سے

اور ان کی تنظیم کی غرض سے ان میں

بارہ نقیب مقرر کر دیے گئے تھے۔

اور ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ اللہ کی تائید و نصرت تمہارے ساتھ ہوگی۔

اگر تم نے نظامِ خداوندی قائم کیا

اور نوعِ انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے رہے

اور ہمارے بھیجے ہوئے رسولوں کی بات کو سچ مانا

اور ان کے مشن و پروگرام میں ان کے مددگار بنے رہے

اور اپنا مال و دولت اگر نظامِ خداوندی کے حوالے کر دیا

بطورِ قرضِ حسنہ کے

تو یہ نظامِ دُور کر دے گا تمہارے معاشرہ کی

تمام خرابیوں اور ناہمواریوں کو

اور تمہیں ایسی جنتی زندگی نصیب ہو جائے گی

جس کی تہہ میں اللہ کے قوانین کے چشنے رواں ہوں گے

بہر حال اس کے بعد اگر تم نے پھر ان قوانین سے

انکار و سرکشی کی روش اختیار کر لی

تو یہ سب کچھ گنوا بیٹھو گے اور اپنی منزل سے دُور ہو جاؤ گے۔

وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ

بَنِي إِسْرَءِیْلَ

وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ

اثْنَيْ عَشَرَ نَقِیْبًا

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ

لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ

وَاتَيْتُمُ الزَّكَاةَ

وَأَمَنْتُمْ بِرُسُلِي

وَعَزَّزْتُمُوهُمْ

وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ

قَرْضًا حَسَنًا

لَا كُفْرَانَ عَنكُمْ

سَيَاتِكُمْ

وَلَا دُخْلُكُمْ جَنَّتٍ

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ

ذَلِكَ مِنْكُمْ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝

پھر تنظیم نو سے بنی اسرائیل کے اندر نقیب لایا گیا

جس قوم کو اس قدر کمزور و ناتواں بنا دیا گیا تھا وہ مناسب تعلیم و

تربیت کے بعد اس ملک کے مشرق و مغرب کی مالک بن گئی

جس ملک کو ہم نے قدرتی حسنات اور پیداوار سے مالا مال کیا تھا۔

وَأَوْزَنَّا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا

يُضْعِفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ

وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ
عَلَىٰ بَنِي إِسْرَآءِيلَ
بِمَا صَبَرُوا ۝۱۳۷

یوں تیرے پُروردگار کا پروگرام حُسن و خوبی سے تکمیل تک پہنچا
بنی اسرائیل کے حق میں۔
اس لیے کہ انہوں نے صبر و استقامت سے جدوجہد کی تھی۔

اور انہیں عہد ٹھکانہ دیا گیا

وَلَقَدْ بَوَّأْنَا بَنِي إِسْرَآءِيلَ
مُبَوَّأٰ صَدَقِ
وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ ۝۱۳۸

پھر ہم نے بنی اسرائیل کو ٹھکانا دیا
جو بہت ہی اچھا ٹھکانا تھا
اور نہایت عمدہ وسائل زندگی عطا کیے۔

پھر کہا گیا اس سرزمین پر امن و سکون کی زندگی بسر کریں

وَقُلْنَا مِّنْ بَعْدِهِ لِبَنِي إِسْرَآءِيلَ
اَسْكُنُوا الْأَرْضَ ۝۱۳۹

اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے کہا
اس سرزمین پر امن و سکون سے زندگی بسر کرو۔

وہ اپنے حُسنِ عمل سے انعاماتِ خداوندی کے مستحق قرار پائے تھے

وَلَقَدْ اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمِ
عَلَى الْعَالَمِينَ
وَأَتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ
مَا فِيهَا بَلَاٰتٌ مُّبِينَةٌ ۝۱۴۰-۱۴۱

اس کے بعد جب بنی اسرائیل نے ہماری وحی کا اتباع کیا تو
ہم نے انہیں ان کی ہمعصر اقوام پر برگزیدگی عطا کی۔
ہم نے انہیں اس قسم کا ضابطہ قوانین عطا کیا جس پر عمل پیرا ہونے
سے وہ انعاماتِ خداوندی کے مستحق قرار پائے۔

ان پر اللہ کی عنایات جاری ہو گئیں

وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَآءِيلَ
الْكِتَابَ
وَالْحُكْمَ

پھر ہم نے بنی اسرائیل کو نوازا
اور انہیں وحی کے ذریعے ضابطہ قوانین دیا
اور حکومت دی۔

وَالنُّبُوَّةَ
وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ
وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝۱۴۲

اور ان میں کتنے ہی پیغمبر پیدا کیے
اور انہیں خوشگوار سامانِ زینت ملتا رہا
اور وہ اپنی ہمعصر اقوام میں بڑے ممتاز و سر بلند رہے۔

زندگی کی آسائش اور ہم عصر قوم پر فضیلت حاصل ہوتی

لے بنی اسرائیل یاد کرو کہ کس طرح
قوانینِ خداوندی کی پیروی کے نتیجہ میں تمہیں
زندگی کی ہر قسم کی آسائش نصیب ہو گئی تھیں
اور تمہیں کیسی فضیلت حاصل ہو گئی تھی
اپنی سمجھ اقوم پر۔

يٰۤاَيُّهَا بَنِي إِسْرَآءِیْلَ
اٰذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ
اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ
وَآلِیْ فُضِّلْتُكُمْ
عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ۝۲۱۸

دیگر اقوام کی امامت یا لیڈرشپ ملی

ہم نے بنی اسرائیل کو وحی کے ذریعہ سے رہنمائی دے کر
دیگر اقوام کی امامت یا لیڈرشپ دے دی تھی
اور وہ انہیں ہمارے قانون کے مطابق زندگی کی صحیح راہ پر چلاتے رہے۔
وہ خود بھی سبر و استقامت سے نظامِ خداوندی کی پیروی کرتے تھے
اور ہمارے قوانین کی صداقت پر محکم یقین رکھتے تھے۔

وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْ إِسْرَآءِیْلَ
وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اٰیٰتًا
يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوْا
وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا يُّوقِنُوْنَ ۝۲۲۰

پھر زوال کی طرف

اللہ سے کیے گئے عہد سے انحراف

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ
اللہ کے احکام و قوانین کے سوا کسی اور کی اطاعت نہیں کرو گے
اور یکساں دور کرو گے اپنے والدین کی
اور اپنے ہمساویوں اور رشتہ داروں کی
اور ان کی جو معاشرہ میں کمزور و بے آسرا رہ گئے ہوں

وَإِذْ أَخَذْنَا مِّيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءِیْلَ
لَا تَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللّٰهَ
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
وَبِذِي الْقُرْبَىٰ
وَالْيَتَامَىٰ

وَالْمُسْكِينِ
وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَاتُوا الزَّكَاةَ
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمُ الْآخِلَاءَ مِنْكُمْ
وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ ۝

اور ان کی جو معذور و بیروزگار ہو گئے ہوں
اور لوگوں کے ساتھ خوش معاہدی سے پیش آؤ گے۔
غرضیکہ اللہ کا نظام قائم کرو گے
اور نوع انسان کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرو گے
لیکن معذرت چند کے ہوا تم سب اس عہد سے پھر گئے
اور اب تک پھرے ہوئے ہو۔

اللہ سے کیے گئے وعدوں کی خلاف ورزیاں

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ
لَا تَقُولُونَ دِمَاءَكُمْ
وَلَا تَخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ
ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَسْهَوْنَ
ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ
وَتَخْرِجُونَ فِي بَقَايَتِكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ
تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ
بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۝

ہم نے بنی اسرائیل سے یہ عہد بھی لیا تھا کہ
تم باہمی خونریزی نہیں کرو گے۔
اور غریبوں و کمزوروں کو گھر سے بے گھر نہیں کرو گے
تم نے اس کا امتداد کیا تھا اور اب بھی اسے تسلیم کرتے ہو
لیکن تم ہو کہ ایسے قول و قرار کے بعد خونریزی کرتے ہو
اور غریبوں اور کمزوروں کو ان کے گھروں سے بے گھر کر دیتے ہو
اور پھر ایک دوسرے کے مددگار بنتے ہو۔
اس ظلم و زیادتی کے عمل میں۔

سرمایہ دارانہ نظام کے ذریعے لوگوں کا مال ناجائز طور پر کھاجاتے تھے

فَيُظْلِمُونَ الَّذِينَ هَادُوا
حَرَمْنَا عَلَيْهِمْ طَيْبَاتِ
أُحِلَّتْ لَهُمْ
وَبَصَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ كَثِيرًا
وَأَخَذْتُمْ رِبَا
وَقَدْ نُهَوِا عَنْهُ
وَأَكَلْتُمْ أَمْوَالَ النَّاسِ
بِالْبَاطِلِ ۝

یہودیوں کی ظالمانہ روش کی اصلاح کی خاطر
ان کے لیے بعض نیکوکار چیزوں کی بھی ممانعت کر دی گئی تھی
جو عام حالات میں ان کے لیے جائز تھیں
یہ لوگ اکثر نظام خداوندی کی راہ میں رکاوٹ ڈالتے تھے
اور اس کے مقابلہ میں سرمایہ دارانہ نظام قائم کرتے تھے
جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔
اور یہ نظام وہ اس لیے قائم کرتے تھے کہ اس کے ذریعہ سے
دوسروں کا مال ناجائز طور پر کھا سکیں

ان میں ہمیشہ مفاد پرستی کا رجحان رہا

بنی اسرائیل کی طرف ہم نے موسیٰ کو کتاب دے کر بھیجا
اور اس کے بعد پے درپے رسول ان کی طرف آتے رہے
آخر کار عیسیٰ ابن مریمؑ کو واضح دلائل و برہان کے ساتھ بھیجا گیا
اور وحی کے ذریعے ان کی مدد کی گئی
لیکن ان لوگوں کی ہمیشہ یہ روش رہی کہ جب بھی کوئی بات ان کی خواہش یا
مفاد کے خلاف ہوتی یہ وہیں سرکشی پر آمادہ ہو جاتے
پھر رسولوں میں سے بعض کی تکذیب کرتے اور بعض کے قتل تک کے درپے ہو جاتے۔
یہ لوگ کہتے ہیں ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں لہذا کسی کی بات اثر نہیں
کر سکتی۔ یہ فخر کی بات نہیں بلکہ پھٹکا ہے جو کفر کی وجہ سے ان پر پڑ رہی ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ
وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ
وَأَتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ
وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ
أَفَكُلَّمَا جَاءَكَ رَسُولٌ
بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُكُمْ اسْتَكْبَرْتُمْ
فَفَرَّقْنَا كَذِبْتُمْ وَفَرَّقْنَا قَتْلُونَ
وَقَالُوا أَأَقُولُونَ بِنَا غُلْفٌ
بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ

ان کی مرکزیت ختم ہو گئی

پچانچہ ان کارستانیوں کے نتیجے میں ان کی مرکزیت ختم ہو گئی
اور وہ دنیا میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بہت سی قوموں میں بٹ گئے۔

وَقَطَّعْنَاهُمْ
فِي الْأَرْضِ أُمَمًا

وحی کے الفاظ میں رد و بدل کرنے لگ گئے

یہودی لوگ پستی کی اس سطح پر آ گئے کہ
وحی کے الفاظ تک میں رد و بدل کر کے
انہیں ان کے اصل مقام سے ہٹا دینے لگ گئے۔

مِنَ الَّذِينَ هَادُوا
يَحْرِفُونَ الْكَلِمَ
عَنْ مَوَاضِعِهِمْ

گراوٹ کی انتہا

پھر یہ لوگ کفر میں اتنے بڑھ گئے کہ
مریمؑ جیسی پاکباز خاتون کے خلاف بہت بڑا بہتان باندھا
اور عیسیٰؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر کے متعلق بڑے فخر سے کہتے ہیں

وَيَكْفُرُ بِهِمْ وَيَقُولُ
عَلَيْهِمْ مَرْيَمُ بَهْتَانًا عَظِيمًا
وَيَقُولُ لَوْ أَنَّا قَتَلْنَا السَّيِّئِينَ

عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ رُسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ
وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ بِهِ

کہ ہم نے اسے قتل کر کے ذلت کی موت مار دیا۔
بہر حال یہ علیحدہ بات ہے کہ یہ لوگ انہیں قتل کرنے یا سیلاب دینے میں کامیاب نہیں ہو
سکے تھے اور اصل حقیقت ان پر مشتبہ ہو گئی تھی۔

اور پھر ذلت و مسکنت ان پر مسلط ہو گئی

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ
وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
يَكْفُرُوْنَ بِآيَاتِ اللّٰهِ
وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيَّيْنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۶۱

آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ
ذلت و خواری اور پستی و ہجالی ان پر مسلط ہو گئی
اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے۔
یہ نتیجہ تھا اس کا کہ وہ
اللہ کے قوانین کی خلاف ورزی کرتے تھے
اور انبیاء کو ناحق ذلیل کرتے اور ان کی جان کے لاگو ہو جاتے تھے۔
اور یہ سب کچھ ان کی سرکشی
اور حدود فراموشی کا نتیجہ تھا۔

ان کی کافرانہ روش پر داؤد اور عیسیٰ نے لعنت کی تھی

لَعْنُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِي
اِسْرَآءِيْلَ عَلٰی لِسَانِ دَاوُدَ
وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝
كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ
مِّنْ مُّسْكَرٍ فَعْلُوْهُ ۝۶۲

بنی اسرائیل کی کافرانہ روش پر
داؤد نے بھی لعنت کی تھی
اور عیسیٰ ابن مریم نے بھی۔
ان کی سرکشی اور حدود فراموشی کی وجہ سے۔
اور انہوں نے ایک دوسرے کو برے افعال کے
ارتکاب سے روکنا بھی چھوڑ دیا تھا۔

ان کی خیانتوں کے چرچے دنیا بھر میں مشہور ہیں

فَمَا نَقْضُ لَهُمْ مِّثْقَا قُلُوْبِهِمْ
لَعْنَهُمْ

جنہ بنی اسرائیل نے اللہ سے کیا ہوا عہد توڑ دیا
تو وہ نظام خداوندی کی خوشگوازیوں سے محروم ہو گئے

وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً
يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ
وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ
وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَآئِنَةٍ
مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ
فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفُ
إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

اور ان کے وہ قلوب جن سے رُبوبیتِ عامہ کے چستے پھوٹتے تھے یکسر پتھر بن گئے
پہنچنے انہوں نے وحیِ خداوندی میں اُلٹ پھیر کرنا شروع کر دیا۔
جس جگہ یہ کچھ نہ کر سکے اس پر ویسے ہی عمل کرنا چھوڑ دیا۔
تم ان کی خیانتوں کے پھرچے سُنتے رہتے ہو
اور بجز معدودے چند کے یہ لوگ اب تک یہی کچھ کر رہے ہیں۔
بہر حال تم ان لوگوں سے دامن بچاتے ہوئے اپنا پروگرام جاری رکھو
اور اپنے معاشرہ میں حُسن و توازن پیدا کرو۔ یہی روش اللہ کی پسندیدہ ہے۔

اپنی جنتِ گمشدہ پھر سے حاصل کر لو

يٰۤاَيُّهَا اِسْرَآءِيْل اذْكُرُوا
نِعْمَتِيَ الَّتِي اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
وَاَوْفُوا بِعَهْدِي
اَوْفِ بِعَهْدِكُمْ
وَاتَّقُوا فَاَرْهَبُونَ
وَاٰمَنُوا بِنَا اَنْزَلَتْ
مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ

اے بنی اسرائیل اس دور کو یاد کرو جب قوانینِ خداوندی کی پیروی
سے تمہیں زندگی کی آسائشیں اور سرفرازیاں نصیب تھیں۔
اب پھر ایک موقع آیا ہے تمہارے ساتھ یکے ہوئے عہد کے پورا کرنے کا
اُکرایا کرو تو تمہیں پھر اپنی جنتِ گمشدہ واپس حاصل ہو سکتی ہے
لہذا ہمارے قوانین کی خلاف ورزی کے نتائج سے ڈرو اور محتاط رہو
اور ہمارے نازل کردہ ضابطہ حیات (قرآن) کو قبول کر لو۔
یہ تمہاری طرف نازل کتب کی تعلیمات کو سچے کر دکھانے کے لیے آیا ہے۔

قرآنِ انسانیت پڑے ہو جو رستم کے تمام بوجھ اتارنے اور ہر نوع کی غلامی کو ختم کرنے کے لیے آیا

دیکھو جو لوگ اس رسولؐ کی طرف نازل کردہ کی پیروی کریں گے
جو نزولِ وحی سے قبل کھنا پڑھنا بھی نہیں جانتا تھا

اور جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں

تورات و انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے۔

یہ رسولؐ اللہ کے قوانین کو نافذ کرتا ہے

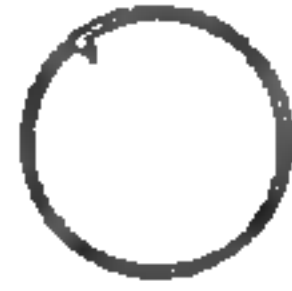
اور باطل قوانین کے نفاذ کو روکتا ہے۔

یہ زندگی کی تمام پاکیزہ و خوشگوار چیزوں کو حلال قرار دیتا ہے

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ
النَّبِيَّ الَّذِي
يُخْرِجُهُمْ مِّنْ ظُلُمَاتٍ
عِندَهُمْ
فِي النُّورِ
وَالَّذِينَ
يَكْفُرُونَ
بِآيَاتِ
الرَّسُولِ
يَكُونُوا
مِنَ الْغَافِلِينَ

وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبِيثَ
 وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ
 وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ
 فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ
 وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ
 وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي
 أُنْزِلَ مَعَهُ
 أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾

اور تمام خباثت کو حرام ٹھہراتا ہے
 اور انسانیت پر سے جو روستم کے ان تمام بوجھوں کو اتارتا ہے جن کے نیچے وہ دبلی ہوئی ہے
 اور غلامی و تقلید کی ان تمام زنجیروں کو توڑتا ہے جن میں انسانیت جکڑی ہوئی ہے
 لہذا جو لوگ اس کی تعلیمات کو قبول کر لیں گے
 اور اس کی حمایت و مدد کریں گے
 اور اس روشنی کو اپنے لیے چراغ بنا لیں گے
 جو اس رسول پر نازل کی گئی ہے
 تو وہی لوگ ہیں جو کامیاب و کامران زندگی بسر کریں گے۔



۶۵ الطَّاعُوتُ

مادہ - ط غ ی

اللہ کے نظام و قانون سے سرکشی کرنے والی قوتیں اور ان کا ظالمانہ نظام

طفلی حد اور پیمانے سے باہر ہو جانے کو کہتے ہیں اسی لیے پانی کا بڑھ کر مقررہ انداز سے زیادہ بلند ہو جانے یا ساحل سے باہر آ جانے کو طغیان کہا جاتا ہے طَغْيَانٌ جبار و متکبر اور احمق و سخت گیر اور معاند انسان کو کہتے ہیں طَغْوٰی کے معنی سرکشی اور حدود شکنی کے ہیں یہیں سے لفظ طَّاعُوت ہے جو ہر حدود شکن اور باطل معبود کے لیے استعمال ہوتا ہے نیز اس کے لیے جو دوسروں کو سیدھی راہ سے بہکا کر غلط راستے پر لگا دے۔

اللہ کے سوا جس کسی کی بھی اطاعت اختیار کی جائے وہ طاعوت ہے قرآن کریم کے متعدد مقامات میں اللہ کے مقابلہ میں الطَّاعُوت کا لفظ آیا ہے جس سے اس کا مفہوم واضح ہے۔ یعنی ہر غیر خدائی نظام و قانون اور ہر وہ قوت جو اللہ کے قانون سے سرکشی کر جائے اس جہت سے شیطان اور طاعوت مرادف لہٰذا ہیں۔ عملاً اس سے مراد ہو گا وہ نظام، وہ معاشرہ، وہ حکومت، وہ عدالت جو قوانین خداوندی کو چھوڑ کر غیر خداوندی قوانین کے مطابق فیصلے کرے۔



طاغوتی نظام کی شرح

تم نے غور کیا کہ اللہ کے قانونِ مکافات نے
عادِ ارم کا کیا انجام کیا؟
انہی بڑی شان و شوکت تھی۔ وہ بڑی بند عمارت اور یادگاریں تعمیر کرتے تھے
انہیں اپنی ہمصر اقوام میں بے نظیر مقام حاصل تھا۔
اور قومِ ثمود کے انجام پر بھی غور کرو
جو پہاڑوں کے گوشوں میں شاندار قلعے تعمیر کیا کرتے تھے۔
اور فرعون کا انجام دیکھو۔
جس نے اپنی حکومت و قوت کے کھوٹے گاڑ رکھے تھے۔
یہ تمام قوتیں وہ تھیں جنہوں نے ملک میں طاغوتی نظام قائم کیے تھے
اور معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کر کے فساد کی سمیت بنا دی تھی۔

الَّذِينَ كَفَرُوا فَعَلْ رَبُّكَ
بِعَادِ اِرَمَ
ذَاتِ الْعِمَادِ
الَّتِي لَمْ يَخْلُقْ مِثْلَهَا فِي الْبِلَادِ
وَتُودُ
الَّذِينَ جَاءُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ
وَفِرْعَوْنَ
ذِي الْاَوْتَادِ
الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ
فَاَكْثَرُوا فِيهَا الْفُسَادَ

۸۹
۱۳-۶

ہر ظالمانہ نظام طاغوتی ہے

اور دیکھو عادِ اول کس طرح ہلاکت میں مبتلا ہو گئی۔
اور قومِ ثمود کا تو نام و نشان بھی باقی نہ رہا
اور ان سے قبل قومِ نوح بھی اسی انجام کو پہنچ چکی تھی۔
ان قوموں کا یہ حشر اس لیے ہوا کہ انہوں نے
نظامِ خداوندی سے بغاوت کر کے ظالمانہ نظام قائم کر لیے تھے۔

وَاِنَّ اَهْلَكَ عَادَ الْاُولٰٓئِ
وَتُودَ اَفْئَامًا بَقِي
وَقَوْمَ نُوحٍ مِّنْ قَبْلُ
اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمُ
اَظْلَمَ وَاَطْفٰى ۝ ۵۰-۵۳

فرعونیت اور مطلق الغنائیت طاغوتی ہے

موسٰی سے کہا گیا وہ فرعون کی طرف جائے
کہ اس نے مطلق الغنائیت قائم کر رکھی تھی۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ
اِنَّهُ طَغٰ ۝ ۲۰

طاغوتی نظام میں ہر کوئی دھروں کے لیے نیاز ہو کر صرف اپنا فائدہ چاہتا،
اللہ نے انسان کو وحی کے ذریعہ سے ان حقائق کا علم بھی دیا ہے

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ

مَا لَمْ يَعْلَمْ

كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ

أَن رَّاهُ لَسْتَغْنَىٰ

لَئِنْ أَلَىٰ رَبِّكَ

الرُّحْمَىٰ ۝ ۹۶ ۸-۵

جنہیں وہ نہیں جانتا تھا لیکن انسان کی کیفیت یہ ہے کہ
انفرادی مفاد پرستیوں کا نظام وضع کر لیتا ہے
جس میں ہر کوئی اپنے لیے دولت سمیٹ کر دوسروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے
بہر حال انسانی مشکلات کا حل نظام ربوبیت میں ہی ہے
لہذا آخر کار اُسے اسی کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔

طاغوتی معاشرہ میں لوگ مفاد عاجلہ کو ہی سب کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں

فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ

وَأَثَرَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا

فَإِنَّ الْحَجِيمَ

هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝ ۹۷ ۳۹-۳۷

جو لوگ مفاد پرستانہ نظام زندگی قائم کر لیتے ہیں
اور مفاد عاجلہ کو ہی سب کچھ سمجھنے لگ جاتے ہیں
ان کا معاشرہ جہنم بن جاتا ہے
اور ان کی نشوونما رک جاتی ہے۔

طاغوت کے غلاموں کی حالت

قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ

ذَلِكَ مَثُوبَةً عِنْدَ اللَّهِ

مَنْ لَعَنَهُ اللَّهُ

وَغَضِبَ عَلَيْهِ

وَجَعَلَ مِنْهُمْ الْفِرْدَ

وَالْخَنَازِيرَ

وَعَبَدَ الطَّاغُوتَ

أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ

عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ ۹۸

کہو کیا ہم بتائیں کہ اللہ کے نزدیک
کمن کا انجام بُرا ہوتا ہے۔

وہ جو اپنے کمر توڑوں کے وبال میں پھنس کر

زندگی کی سعادتوں اور خوشگواروں سے محروم ہو جاتے ہیں

ان کی عادتیں اور خصلتیں بندوں جیسی

اور ان کا سیرت و کردار خنزیریں جیسا ہو جاتا ہے

اور وہ طاغوت کے محکوم و غلام بن جاتے ہیں

یہ لوگ سیدھی راہ سے بھٹک کر اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں

جو انسانوں کے لیے بدترین مقام ہو سکتا ہے۔

اللہ کے قوانین کے مطابق قائم معاشرہ اور طاغوتی معاشرہ میں فرق

جو لوگ قوانین خداوندی کی پیروی کرتے ہیں

وَأَنَّ لِلْمُتَّقِينَ

يَحْسَنَ مَآبٍ

جَنَّتِ عَدْنٌ مُّفْتَحَةً لَهُمُ الْأَبْوَابُ

مُتَكِبِينَ فِيهَا

يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ

وَعِنْدَهُمْ قَصْرٌ الطَّرْفِ أَرْبَابٌ

هَذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ

إِنَّ هَذَا الرِّزْقُ كَالَّذِي مِنْ نَفَاثٍ

هَذَا

وَأَنَّ لِلظَّالِمِينَ لَشَرَّ مَآبٍ

جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا

فَبِئْسَ الْهَبَاءُ

۵۶-۳۸

ان کا انجام بڑا ہی حسین ہوتا ہے۔

ان کے لیے جنتی معاشرہ کے دروازے کھل جاتے ہیں

جہاں وہ آرام و آسائش کی زندگی بسر کرتے ہیں

اس معاشرہ میں انواع و اقسام کے پھلوں و مشروبات کی بہتات ہوتی ہے

اس معاشرہ کی عورتیں ہم مزاج اور شرم و حیا کی پیکر ہوتی ہیں

اور یہ سب کچھ افراد معاشرہ کی محنت اور کوششوں کے نتیجہ میں ہوتا ہے

اس معاشرہ میں سامانِ زیست کی کبھی کمی نہیں آتی۔

یہ ہے قوانینِ خداوندی کے مطابق قائم معاشرہ کا نقشہ۔

اور طاغوتی نظام میں ہر طرف فساد بپا ہوتا ہے

اور افراد معاشرہ کی زندگیاں غلاب میں مبتلا رہتی ہیں۔

مختصراً کہ یہ ایک بدترین معاشرہ ہوتا ہے۔

انسان کے لیے اللہ کا نظام کیا کرتا ہے اور طاغوتی نظام کیا ہے

اللہ ان کا رفیق اور مددگار بن جاتا ہے جو اس کے نظام کو قبول کر لیتے

ہیں۔ یہ نظام انہیں جہالت و گمراہی کی تاریکیوں سے نکال کر

علم و بصیرت کی روشنیوں میں لے آتا ہے۔

اور جو لوگ اللہ کے نظام کی مخالفت اور خلاف ورزی کرتے ہیں

تو دنیا کی طاغوتی قوتیں ان کی رفیق بن جاتی ہیں

جو انہیں علم و بصیرت کی روشنیوں سے نکال کر

جہالت و گمراہی کی تاریکیوں میں لے جاتی ہیں۔

ان تاریکیوں میں جہاں انسان کی انسانیت جل کر راکھ ہو جاتی ہے

اور وہ سزا اس آگ میں جلتے رہتے ہیں۔

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا

يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ

إِلَى النُّورِ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا

أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

يُخْرِجُهُم مِّنَ النُّورِ

إِلَى الظُّلُمَاتِ

أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ

هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

۱۵۷

اللہ کی راہ میں جنگِ طاغوت کی راہ میں جنگِ کافری

جن لوگوں نے نظامِ خداوندی کو قبول کر لیا ہے

الَّذِينَ آمَنُوا

وہ دنیا سے ظلم و استبداد کو مٹانے کھیلے جھگیں کرتے ہیں
اور جو لوگ اس نظام کے مخالف ہیں
وہ دنیا میں ظلم و استبداد پھیلانے کے لیے جنگیں کرتے ہیں
لہذا ان شیطان کے دوستوں کے خلاف جنگ کرو۔
بلاشبہ شیطانی قوتوں کی تدبیریں اور سازشیں
بڑی کمزور ہوتی ہیں۔

يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا
يَقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ
فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ
إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ
كَانَ ضَعِيفًا

منافقت

ان لوگوں کی حالت پر غور کیا
جن کا زبان سے تو یہ دعویٰ ہے کہ وہ
تمہاری طرف نازل ہوئے قرآن پر ایمان رکھتے ہیں
اور کتبِ سابقہ پر بھی۔
لیکن اپنا نظام حکومت غیر شرعی بناتے اور اپنے معاملات کے
فیصلے انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی رو سے کرتے ہیں۔
حالانکہ ان سے کہہ دیا گیا تھا کہ قرآن پر ایمان کے معنی یہ ہیں کہ
ہر غیر خدائی قانون سے انکار کر دیا جائے۔
لیکن یہ لوگ اپنے مفاد پرستانہ جذبات کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں
جو انہیں راہِ راست سے بھٹکا کر کہیں کا کہیں لے جاتے ہیں۔

الْمُتَرَاتِلِ الَّذِينَ
يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا
بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
يُرِيدُونَ أَنْ يُبْحَاكَمُوا
إِلَى الطَّاغُوتِ
وَقَدْ أُمِرُوا
أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ
وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ
ضَلَالًا بَعِيدًا

طاغوت سے انکار کر کے نظامِ خداوندی کا مضبوط سہارا تمام لو

دیکھو! نظامِ زندگی کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں
وحی کے ذریعے سے صحیح اور غلط نظامِ مائے زندگی کے متعلق پوری وضاحت کر دی گئی ہے۔
لہذا اب جو کوئی ظالمانہ اور باطل نظام (طاغوت) کو چھوڑ کر
نظامِ خداوندی کو اپنا لیتا ہے
تو وہ ایسے مضبوط سہارے کو تھام لیتا ہے

لَا أَرَاهُ فِي الدِّينِ
قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ
فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ
وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ
فَقَدْ اسْتَسْكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى

لَا انْفِصَامَ لَهَا

جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں۔

وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۲/۳۵۶

کیوں کہ یہ نظام اس اللہ کا تجویز کردہ ہے جو سب کچھ سنتے اور جاننے والا ہے۔

طاغوت سے بچنے والے ہی صاحبان عقل و بصیرت ہیں

وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا

جو لوگ بچتے رہے

الطَّاغُوتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا

طاغوت کی اطاعت کرنے سے

وَاَنَابُوْا اِلَى اللّٰهِ

اور اللہ کے نظام کی طرف رجوع ہو گئے

لَهُمُ الْبُشْرٰى

ان کے لیے زندگی کی خوشگوار یوں کی بشارت ہے

فَبَشِّرْ عِبَادَ الَّذِيْنَ

لہذا ہمارے ان بندوں کو خوشخبری دے دو

يَسْمَعُوْنَ الْقَوْلَ

جو قوانینِ خداوندی کو غور سے سنتے ہیں

فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ

اور پھر حسین و متوازن انداز سے انکی پیروی کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰى اللّٰهُ

یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے بتائے ہوئے راستہ پر چل رہے ہیں

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْاَوَّلُ الْاَلْبَابِ ۳۹/۱۸-۱۷

اور یہی ہیں جو صاحبان عقل و بصیرت ہیں۔

اللہ کے رسول انسانیت کو طاغوت سے بچانے کے لیے آئے تھے

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا

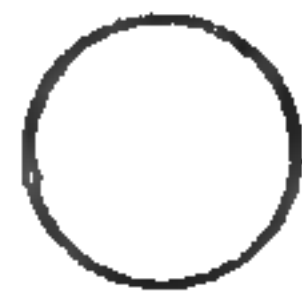
ہم نے ہر قوم کی طرف اپنے رسول بھیجے

اَنْ اَعْبُدُوْا اللّٰهَ

تاکہ لوگ نظامِ خداوندی کی اطاعت کریں

وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۱۹/۳۶

اور طاغوت سے بچیں۔



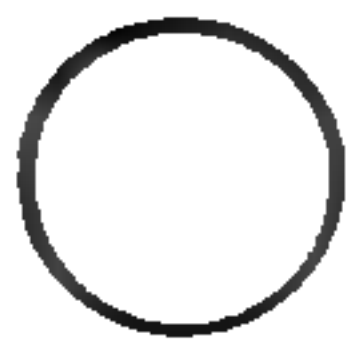
انسانی معاشرہ کے کوڑھ و ناسور

۶۶
مِلّٰ
مادہ - مل ۱

طاغوتی نظام کے وزرا - اُمرا - سردار اور درباری وغیرہ

مَلّا کسی چیز کو بھر دیا مَلّا مالدار اور برسرِ اقتدار لوگ جن کے پاس ضرورت کی تمام چیزیں بھری ہوئی ہوں اور جن کی تمام ضروریات پوری ہوتی ہوں مال اور قوت کے زور پر بڑے بن جانے والے لوگ طاغوتی نظام کے وزیر، امیر سردار اور درباری وغیرہ۔

قرآن کریم میں ہے کہ جس قوم میں بھی کوئی رسول آیا تو سب سے پہلے اس کی مخالفت اس قوم کے مالدار طبقہ نے کی جو دولت کے زور پر اقتدار پر بھی قابض ہوتے تھے چونکہ رسول کے لاتے ہوئے نظام سے ان کے مال و دولت اور اقتدار پر زور پڑتی ہے لہذا وہ اس نظام کے دشمن ہوتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اگر محض ”پوجا پاٹ“ کا سوال ہوتا تو اس سے اس طبقہ کا کیا بگڑتا تھا جو اس کی مخالفت کرتے لیکن قرآن حکیم کی تصریحات اس پر شاہد ہیں کہ حضراتِ انبیاء کرام جس انقلابِ آفرین پر وگرام کو لے کر آتے تھے اس میں رزق کے سرچشمے دولت مندوں کے ہاتھ سے نکل کر اللہ کے نظام کی تحویل میں پہلے جاتے تھے لہذا یہی وجہ تھی کہ یہ طبقہ ہمیشہ اس انقلاب کی مخالفت کرتا تھا کیونکہ اس نظام کی کامیابی میں انہیں اپنی عیش و عشرت چھٹتی دکھائی دیتی تھی۔



قوم نوح کے ڈیرے

لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ
فَقَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝
قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ
إِنَّا لَنَرِيكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ ۵۹-۶۰

ہم نے نوحؑ کو اس کی قوم کی طرف بھیجا۔
اس نے کہا اے قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو
اس کے علاوہ اور کوئی قوت ایسی نہیں جس کی محکومی اختیار کی جاسکے۔
مجھے ڈر ہے کہ تمہاری موجودہ روش زندگی کا نتیجہ بڑا تباہ کن ہوگا
اس کے جواب میں قوم کے دولتمند اور اقتدار پر قابض طبقہ نے کہا
ہمیں تو تم سخت گمراہی میں مبتلا نظر آتے ہو۔

قوم عاد کے سرار

وَإِلَىٰ عَادِ أَخَاهُمْ هُودًا
قَالَ يَقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ
أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝
قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
إِنَّا لَنَرِيكَ فِي سَفَاهَةٍ
وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ ۶۵-۶۶

اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا گیا۔
اس نے کہا اے قوم اللہ کے قوانین کی اطاعت کرو۔
اس کے علاوہ اور کوئی قوت ایسی نہیں جس کی محکومی اختیار کی جائے۔
کیا تم زندگی کی تباہیوں سے بچنا نہیں چاہتے۔
اس قوم کے دولتمند اور صاحب اقتدار طبقہ نے
جو نظام خداوندی کے خلاف تھا، کہا
ہمیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ تم عقل و حسد کھو بیٹھے ہو
اور ہماری دانست میں تو تم بڑے جھوٹے ہو۔

قوم ثمود کے سراروں کی جبریت

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
لِلَّذِينَ اسْتَضَعِفُوا مِنَ الْأَمَنِ مِنْهُمْ
أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَلَاحًا مِّنْ رَبِّهِ
قَالُوا إِنَّا لَنَبْهَأُ أَرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ

قوم ثمود کے حکمران طبقہ کے سراروں اور وڈیڑوں نے
جو دولت اور قوت کے نشہ میں بہست ہو رہے تھے۔
ان کمزور و نادار لوگوں سے کہا جنہوں نے نظام خداوندی کو قبول کر لیا تھا
کہ کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالحؑ کو اس کے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔
انہوں نے کہا ہاں ہم نے صالحؑ کے ذریعے بھیجے گئے نظام کو قبول کر لیا ہے۔

قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا
إِنَّا بِالذِّمَىٰ أَمْتُهُمْ بِهِ كَفَرُونَ ﴿١٠﴾

اس پر ان منکبر سرداروں اور وڈیوں نے کہا
تمہارا اس نظام کو تسلیم کرنا ہمیں قبول نہیں ہے۔

قومِ شعیب کے قوت و دولت کے نشہ میں مست و ڈیرے

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ
لَخَرَجَنَّكَ يُشْعِيبُ وَالَّذِينَ
أَمْنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا
أَوْ لَتَعُودَنَّ فِيْ فِلْتِنَا ﴿١١﴾

اور قومِ شعیب کے حکمران طبقہ کے سرداروں اور وڈیوں نے
جو قوت و دولت کے نشہ میں بدست ہو رہے تھے، کہا
اے شعیب اگر تم اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو
ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ملک بدر کر دیں گے۔
اگر یہاں رہنا ہے تو تمہیں ہمارا نظام زندگی قبول کرنا ہو گا۔

حضرت موسیٰ کی فریاد

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا
إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ
زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
رَبَّنَا لِيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيلِكَ ﴿١٢﴾

موسیٰ نے عرض کیا پروردگار
فرعون اور اس کے امراء، وزراء اور سرداروں کو
سامانِ آرائش اور متاعِ زینت اس قدر فراوانی سے حاصل ہے کہ
وہ اس کے بل بوتے پر لوگوں کو نظامِ خداوندی کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔

نبی آخر الزمان کے مقابل

بَلْ مَتَّعْتُ هَؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ
حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ
وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ
قَالُوا هَذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿١٣﴾
وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَذَا
الْقُرْآنُ عَلَى رَجُلٍ
مِّنَ الْقَرَّائِينَ عَظِيمٍ ﴿١٤﴾
أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ
نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيشَتَهُمْ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ﴿١٥﴾

انہیں اور ان کے آبا و اجداد کو سامانِ زینت کی فراوانیاں حاصل رہیں
حتا کہ ہمارا رسول ایک واضح نظام لے کر ان کی طرف آ گیا
اور جب وہ نظامِ حق ان کے پاس آ گیا تو
کہنے لگے یہ دھوکا ہے ہم اسے ماننے کھیلے تیار نہیں۔
قوت و دولت کے نشہ میں بدست ہو کر کہتے ہیں اگر یہ قرآن نازل ہی
ہونا تھا تو ان دو بڑے شہروں کے کسی بڑے رئیس و سردار پر
کیوں نازل نہ ہوا۔ ایک ایسے غریب و یتیم پر کیسے نازل ہو گیا۔
کیا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ نبوت جیسی رحمت بھی ان کے معیار کے مطابق
تقسیم ہو حالانکہ ہمارے نظام میں دنیاوی زندگی کی معیشت بھی
ان کے معیاروں کے مطابق تقسیم نہیں کی جاتی۔

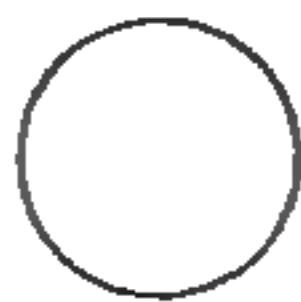
انسانی معاشرہ کے کوڑھ و ناسور

لمتر فین



مادہ - ث ر ف

الْتَرَفَةُ آسودگی فراخی اور عیش تَرَفَ دُہ آسودہ و خوش حال ہوا۔ اسے عیش و آرام کے سامان مل گئے۔
 الْمُتَرَفُ دُہ شخص جو عیش و آرام کی زندگی بسر کر رہا ہو اور لذت و شہوات میں بڑھتا چلا جاتے جسے فراخی عیش و
 آسودگی نے بدست کر دیا ہو جس کے پاس کثرت سے دولت ہو اور اس کی بنا پر لیڈر بن جاتے۔
 اس کی جمع متر فون اور متر فین ہے جو کہ قرآن کریم کی ایک اہم اصطلاح ہے قرآن کہتا ہے کہ شروع سے ہی یہ
 سلسلہ چلا آرہا ہے کہ اللہ کی طرف سے جب بھی کوئی منصفانہ نظام کی طرف دعوت دینے والا آیا تو قوم کے متر فین نے اس
 دعوت کی سخت مخالفت کی یہ دُہ لوگ ہیں جو دوسروں کی محنت پر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے تھے اور پھر دولت
 کے بل پر حکومت بھی کرتے تھے یہی طبقہ ہے جو عصر حاضر میں سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کا طبقہ کہلاتا ہے۔ جو محض
 اپنی دولت کے زور پر قوت و اقتدار حاصل کر لیتا ہے۔
 اور انہی کے صاحبیدار دُہ مذہبی پیشوا بھی ہیں جو خود کو قوتی کام نہیں کرتے اور دوسروں کی کمائی پر تن آسانی کی
 زندگی بسر کرتے ہیں اور پھر انہی لوگوں پر حکم بھی چلاتے ہیں جو انہیں لالا کر کھلاتے ہیں قرآن نے کہا ہے کہ یہ طبقہ بھی
 ہمارے قوانین و نظام کی مخالفت میں پیش پیش رہتا ہے اور لوگوں کو یہ کہہ کر بھڑکاتا ہے کہ دیکھو! یہ داعی انقلاب اس
 مذہب کی مخالفت کرتا ہے جو تمہارے اسلاف سے چلا آرہا ہے۔



دوسروں کی محنت پر عیش کرنا والا استحصالی طبقہ سرمایہ دار جاگیردار اور مذہبی پیشوا

دشمنانِ ازلی

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ۝ وَقَالُوا إِنَّا نَحْنُ الْكَافِرُونَ ۝ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتْلُونَ ۝

اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ میں اپنا رسول بھیجا ہو اور وہاں کے سرمایہ دار، جاگیردار اور مذہبی پیشوائیت نے اس کے لئے ہوتے نظام کی مخالفت نہ کی ہو۔ وہ کہتے ہمارے پاس مال و دولت بھی بہت ہے اور ہمارا جھگڑہ بھی بڑا ہے۔ لہذا کسی کی مجال نہیں کہ ہمارے نظام کی طرف آنکھ بھی اٹھا سکے۔

ظلم کے ذریعہ دوسروں کی محنت پر عیش کرنے والے یہ مجرم

وَاتَّبَعُوا الَّذِينَ ظَلَمُوا مَا أَتَوْا فِيهِ وَكَانُوا فَجُورِينَ ۝

اور ظالم لوگوں نے ہمیشہ اس روش کی پیروی کی۔ جس سے ان کی تن آسانیاں اور عیش و عشرت قائم رہے۔ بلاشبہ یہ سب مجرم لوگ تھے۔

پنی مفاد پرستیوں کے سامنے مسک اسلاف کی ڈھال

وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ مِثْلِ ۝ وَإِنَّا عَلَىٰ أَثَرِهِمْ مُّقْتَدُونَ ۝ قُلْ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِآهْدَىٰ

تم سے پہلے بھی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ہم نے کسی علاقہ میں اپنا رسول بھیجا ہو اور وہاں کے سرمایہ دار۔ جاگیردار اور مذہبی پیشوائیت نے یہ نہ کہا ہو کہ ہم اپنے اسلاف کے مسک کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے اور انہی کے نقش قدم پر چلتے چلے جائیں گے۔ رسول ان سے کہتے اگر ہم اس سے بہتر نظام حیات تمہارے سامنے

مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ

قَالُوا إِنَّا بِنَاءٌ

أُرْسِلْتُمْ كَفَرًا وَنَ ۝ ۲۳-۲۴

پیش کریں جس پر تم نے اپنے اسلاف کو پایا تو نبی؟
وہ کہتے ہم اس سلسلہ میں کچھ سننا نہیں چاہتے
اور تمہارے لئے ہوئے نظام سے انکار کرتے ہیں۔

اللہ کے نور کو پھونکیں مار مار کے بھجائے والے سرمایہ دار اور ان کے صاحب دار مذہبی پیشوا

يُرِيدُونَ

أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ

يَا قَوْمِهِمْ

وَيَا بَنِي اللَّهِ إِلَّا

أَنْ يُتَمِّتُ نُورُهُ

وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ

بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

يُظَاهِرُهُ

عَلَى الدِّينِ كَلِمَةٍ

وَلَوْ كَرِهَ

الْمُشْرِكُونَ ۝

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

إِنْ كَثُرَ أَفْصَحَ

الْأَخْبَارَ وَالزُّهْبَانَ

لِيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ

بِالْبَاطِلِ

وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ

الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ

وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

یہ مفاد پرست قوتیں چاہتی ہیں کہ

نظام خداوندی کی روشنی کو بجھا دیں۔

پھونکیں مار مار کے۔

لیکن یاد رکھو اللہ ایسا کر کے رہے گا کہ

اپنے نظام کی روشنی سے دنیا بھر کو منور کر دے

خواہ یہ بات مفاد پرست قوتوں پر کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے

اسی مقصد کی تکمیل کے لیے اللہ نے اپنے رسول کو بھیجا ہے

ہدایت اور حق پر مبنی ضابطہ حیات کے ساتھ

تاکہ اسے غالب کر دے

دیگر نظامائے زندگی پر۔

خواہ یہ بات ان لوگوں پر کتنی ہی ناگوار کیوں نہ گزرے

جو اللہ کے نظام کے ساتھ دیگر نظاموں کو شریک کرنا چاہتے ہیں۔

سو اسے اہل ایمان

خبردار رہنا سرمایہ داروں کے ساجھے دار

ملاؤں اور بیروں سے جن کی اکثریت کا یہ حال ہے کہ

لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں۔

حبوٹ اور فریب سے۔

اور رکاوٹ بنے ہوئے ہیں اللہ کے نظام کے سامنے

لہذا سرمایہ داروں اور ان کے ان ساجھے داروں کو آگاہ کر دو کہ

جو لوگ سونا چاندی مال و دولت جمع کرتے ہیں

اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کر دیتے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝
يَوْمَ يُخْفَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ
فَتَكُونُ بِهَا جَبَاهَهُمْ
وَجُنُوبَهُمْ وَظُهُورُهُمْ
هَذَا مَا كُنْتُمْ لَا تَفْقَهُونَ
فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ
تَكْذِبُونَ ۝

انہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔
جب اس مال و دولت کو نارِ جہنم میں تپایا جائے گا
اور اس سے داغا جائے گا ان کی پیشانیوں کو
ان کے پیلوں کو اور ان کی پیٹھوں کو۔
اور نما جائے گا یہ ہے وہ مال و دولت جسے تم نے اپنے لیے جمع کیا
لہذا اب مرا چکھو
اپنے جمع کرنے کا۔

مال و دولت کے نشہ میں مدہوش لوگ

بَلْ مَتَّعْنَاهُم مَّا هُمْ وَلَا
وَأَبَاءَهُمْ حَتَّىٰ
طَالَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۝

اصل میں یہ ہوا کہ انہیں اور ان کے آبا و اجداد کو زندگی کا ساز و سامان
اس فراوانی سے مل گیا کہ یہ اس کے نشہ میں مدہوش ہو گئے
اور پھر اس پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا جس سے یہ غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے۔

قوموں کے زوال اور انکے ذلیل و خوار ہونے کے اسباب

وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ
فَقَدَّرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ
فَيَقُولُ سَوَّىٰ أَهْلَانِ ۝
كَذَٰلِكَ
لَا تَكْفُرُ مَوْنِ الْيَتِيمِ ۝
وَلَا تَحْضُونَّ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝
وَتَأْكُلُونَ
الْثَرَآثَ الْكَلَالَةَ ۝
وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَنًّا ۝

جب اپنے غلط نظام کے ہاتھوں لوگ مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں
ان پر زوال آ جاتا ہے اور ان کی روزی تنگ ہو جاتی ہے
تو چلانے لگتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں خواہ مخواہ ذلیل و خوار کر دیا۔
نہیں ایسا ہرگز نہیں ہے بلکہ تم اس حال کو اس لیے پہنچے کہ
تمہارے معاشرہ میں کمزور و بے آسرا کی عزت و توقیر نہیں رہی تھی
اور نہ تمہارے یہاں معذور و بیروزگار کی روزی کا کوئی انتظام تھا
تم نے ایسا نظام قائم کر لیا تھا کہ
سارا مال و دولت سمٹ سمٹ کر ایک طبقہ کی میراث بنتا چلا جا
مال کی محبت میں تم بُری طرح گرفتار تھے۔

اور پھر جب قانونِ مکافات کی گرفت ہوتی ہے

إِذَا أَخَذْنَا مَتْرَفِهِمْ
= مفاد پرست اور استعمالی طبقہ کے لوگ جب

بِالْعَذَابِ ۝

إِذَا هُمْ يَجْرُونَ

لَا تَجْرُوا الْيَوْمَ

إِنَّكُمْ مِنَّا لَا تُنصِرُونَ ۝

قَدْ كَانَتْ آيَتِي تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

فَلَنْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ

تَنْكُصُونَ مُسْتَكْبِرِينَ

بِهِ سِرٌّ تَجْرُونَ ۝ ۲۳-۶۶

اپنے اعمال کے ہمتوں غلبہ میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔
 اس وقت تم دیکھو گے کہ یہ کس طرح پیچھے چلا تے اور آہ وزاری کرتے ہیں
 ان سے کہا جائے گا اب اس طرح پکار اور نالہ و فریاد سے کچھ حاصل نہیں
 ہماری طرف سے اب تمہاری کوئی مدد نہیں کی جائے گی
 تمہاری تو یہ کیفیت تھی کہ جب ہمارے قوانین تمہارے سامنے پیش کیے جاتے
 تو تم انہیں سنا تک گوارا نہ کرتے تھے
 اور تکبر سے منہ موڑ لیا کرتے تھے
 اور تمہاری مصلحتوں میں داستان آرائیوں اور یا وہ گویوں کے سوا کچھ نہ ہوتا تھا۔

اقوام کی ہلاکت کا قانون

وَاِذَا ارَادُنَا اَنْ نُّهْلِكَ

قَرِيَةً اَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا

فَفَسَقُوا فِيهَا

فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ

فَدَقَرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنَ الْقُرُونِ

مِنْ بَعْدِ نُوحٍ

وَكَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوبٍ عٰبِدِهٖ

خَمِيْرًا اَبْصِرًا ۝

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعٰجِلَةَ

عَجَّلْنَا لَهُ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ

نُرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ

يَصْلٰهَآ مِمَّا مَذْمُوْرًا ۝ ۲۰-۱۶

قوموں کی ہلاکت اور تباہی کے سلسلہ میں اللہ کا قانون یہ ہے کہ
 جب وہ عیش پرست اور سرمایہ دارانہ ذہنیت کی حامل ہو جاتی ہیں
 اور اس طرح نظام خداوندی کی حدود سے باہر نکل جاتی ہیں
 تو ہلاکت و بربادی ان کا حق بن جاتی ہے
 اور وہ ایسی تباہ و برباد ہوتی ہیں کہ ان کا نشان تک باقی نہیں رہتا
 تاریخ عالم کا مطالعہ کرو اور دیکھو کہ نوح کے بعد کتنی ہی
 قومیں تھیں جو اس ذہنیت کے ہمتوں تباہ و برباد ہو گئیں
 تمہارا پروردگار اپنے بندوں کے جرائم سے اچھی طرح باخبر ہوتا ہے
 اور کسی کا کوئی عمل اس کی نگاہوں سے اوجھل نہیں رہ سکتا
 لہذا جو قوم صرف مفاد عاجلہ کی طلبکار ہوتی ہے
 تو ہمارے طبعی قوانین کے مطابق اسے یہ مفادات حاصل ہو کر جاتے ہیں
 لیکن مستقبل کی زندگی میں ایسی قوم کے لیے تباہی کا حکم ہوتا ہے
 جس میں وہ بخل اور دستکاری ہوتی داخل ہو جاتی ہے۔

اقوام کی بربادی کے اسباب

اقوام گذشتہ کے احوال و کوائف پر غور کرو تو دیکھو گے کہ جن لوگوں کو ہم تباہی سے بچا لیتے تھے ان میں سے بھی معدودے چند ایسے رہ جاتے تھے جو لوگوں کو معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے سے روکتے اور اپنا مفاد قانون خداوندی کے مطابق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ورنہ باقیوں کا تو یہ حال تھا کہ وہ پھر سے معاشرہ میں ایسا ظالمانہ نظام قائم کر لیتے جس میں ان کی تن آسانیوں اور عیش پرستیوں میں فرق نہ آنے پاتا یہ تھے ان کے جرائم جن کی وجہ سے ان پر تباہی آتی تھی ورنہ تمہارا پروردگار تو ایسا ہرگز نہیں کرتا کہ قونوں کو ظلم و زیادتی سے ہلاک کر ڈالے جبکہ وہ اپنے معاشرہ کی اصلاح کرنے والی ہوں۔

فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ
مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ
يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا قَلِيلًا لَّاتَسَّانَجِبْنَا مِنْهُمْ
وَاتَّبَعَ الَّذِينَ
ظَلَمُوا
مَا أَتَوْا فِيهِ
وَكَانُوا فَجُورِينَ ۝
وَمَا كَانَ رَبُّكَ
لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ
وَأَهْلُهَا مُصْلِحُونَ ۝۱۱۹-۱۲۰

قانون مکافات نے انہیں ایسا کر دیا، جیسے کٹا ہوا کھیت جیسے بچا ہوا شعلہ

لوگو! تمہاری طرف یہ ضابطہ حیات جو نازل کیا گیا ہے تو اس میں تمہارا ہی ذکر ہے اور تمہاری ہی رہنمائی کچلے ہے تو کیا تم عقل و بصیرت سے کام نہیں لو گے؟ دیکھو کتنی ہی قومیں گزر گئیں جو اپنے ظلم کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئیں۔ پھر ان کے بعد ان کی جگہ دوسری قوموں کو اٹھا کھڑا کیا گیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی اسی روش پر چل پڑیں اور جب ان کے اعمال کے نتائج بھی ان کے سامنے محسوس طور پر آ گئے تو لگے بھاگنے لیکن اب بھاگنے کا کون سا موقع تھا چنانچہ ہمارے قانون مکافات نے لٹکارا کہ اب مت بھاگو اور واپس اپنی ان عیش سامانیوں کی طرف چلو

لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا
فِيهِ ذِكْرُكُمْ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝
وَكَمْ قَصَبْنَا مِنْ قَرْيَةٍ كَانَتْ ظَالِمَةً
وَأَنْشَأْنَا بَعْدَهَا
قَوْمًا آخَرِينَ ۝
فَلَمَّا أَحْسَبُوا أَبَاسًا
إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝
لَا تَرْكُضُوا
وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ

اور اپنے ان محلات کی طرف پلٹو تاکہ تم سے پوچھا جائے ۔
 یہ کس کی محنت سے بنے تھے اور تمہارا ان پر کیا حق تھا؟
 اس وقت انہیں اس حقیقت کا اعتراف کیے بغیر چارہ نہ تھا
 کہ وہ واقعی ظالم تھے اور اپنے کیے پر سخت متاسف
 وہ یہ کچھ کہتے رہے لیکن ہمارے قانونِ مکافات نے انہیں
 ایسا کر دیا جیسے کٹا ہوا کھیت یا جیسے بچھا ہوا شعلہ۔

وَمَسْكِنُكُمْ
 لَعَلَّكُمْ تُشْكُرُونَ ○
 قَالُوا يٰوَيْلَنَا
 اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○
 فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتّٰى
 جَعَلْنَاهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ○

مستقبل یا آخرت میں جہنم کی اذیتیں

اور اہل جہنم کی بدبھیبی کا کیا پوچھنا
 ان کے لیے تجلّسا دینے والی کوہ کھولتا ہوا پانی
 اور سیاہ دھوئیں کے سائے ہوں گے۔
 ان کے لیے نہ آسائش ہوگی نہ عزت و توقیر
 اس لیے کہ یہ لوگ قبل ازیں
 دوسروں کی محنت پر تن آسانی اور عیش کی زندگی بسر کرتے رہتے
 اور انہیں اس مجرمانہ روش پر چلنے کا اصرار تھا
 اور کسی طرح بھی اس جہنم بکیر کو چھوٹنے پر تیار نہ تھے۔

مَا اَصْحَابُ الشَّعَالِ
 فِيْ سُوْمٍ وَحَجْمٍ ○
 وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ○
 لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيْمٍ ○
 اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ
 مُتْرَفِيْنَ ○
 وَكَانُوْا يُصْرُؤْنَ
 عَلٰى الْحِنْتِ الْعَظِيْمِ ○



ظلم اور ظالم لوگ

نادہ ظ ل ام

۴۸

ظلم کے بنیادی معنی ہیں۔

۱ کسی کے حق میں کمی کر دینا ظَلَمَ فَلَانًا حَقَّهُ ”فلاں کا حق کم کیا“ اس سے ظالم کے معنی ہیں حقوق انسانی میں کمی کرنے والے دوسروں کے واجبات کو پورا نہ دینے والا۔

۲ کسی دوسرے کی ملکیت میں بے جا تصرف کرنا الظالم جمع الظالمون، الظالمین، الظلمۃ۔ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو دوسروں کے حقوق و بایں ان کے حقوق چھین لیں۔

۳ کسی کو اس کا مخصوص مقام نہ دینا خواہ کمی یا زیادتی کر کے یا اسے اس کے صحیح وقت اور صلی جگہ سے ہٹا کر کسی چیز کا توازن بگاڑ دینا مثلاً عربوں میں ایک مثل ہے کہ مَنْ اسْتَرْجَى الذِّبَّ فَقَدْ ظَلَمَ جس نے بھڑیے سے یہ توقع کی کہ وہ گلہ کی نگہبانی کرے گا اس نے ظلم کیا۔ یعنی بھڑیے کو اس کا صحیح مقام نہیں دیا۔

قرآن کریم میں ظالمین کا لفظ کثرت سے آیا ہے جس کے معنی ہیں قانون شکنی، حدود فراموشی، دوسروں کی ملکیت پر ناجائز تصرف کرنے والے، حقوق انسانی میں کمی کرنے والے، دوسروں کے واجبات کو پورا پورا ادا نہ کرنے والے دوسروں کی محنت کو اپنے مصرف میں لے آنے والے دوسروں پر زیادتی کرنے والے اور اس طرح اپنی ذات کی نشوونما میں کمی کرنے والے۔

سُورۃ بقرہ میں ہے مَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَالْيَإِذَاكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۲۲۹ جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہیں وہ ظالم ہیں۔ چونکہ حقوق انسانی کا تعین قوانین خداوندی ہی کی رو سے ہو سکتا ہے لہذا جو کوئی ان قوانین کو توڑتا ہے وہ حقوق انسانی میں غصب کرتا ہے لہذا ظالم ہے اور دوسروں پر ظلم کرنے کے نتیجے میں چونکہ ظلم کرنے والے کی خود اپنی ذات کی نشوونما میں کمی واقع ہو جاتی ہے لہذا وَلَٰكِنْ أَنفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ۳۱۱ کا مرکب ہوتا ہے یعنی اس طرح وہ خود اپنی ذات پر بھی ظلم کرتا ہے۔

چونکہ حقوق انسانی میں کمی کر دینے سے معاشرہ کا توازن بھی بگڑ جاتا ہے اور خود انسان کی ذات کا توازن بھی قائم نہیں رہتا لہذا قرآن میں ظلم کو سُوء کا مرادف قرار دیا گیا ہے اور اس کے مقابلہ میں حُسْن کا لفظ آیا ہے اور حسن تناسب و توازن کی بہترین شکل کا نام ہے۔

دوسروں کی تمسخر اڑانا، طعن و تشنیع کرنا اور بے لقیاب سے یاد کرنا ظلم ہے

اے اہل ایمان
دیکھو کوئی قوم کسی دوسری قوم کا تمسخر نہ اڑاتے
ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔
اور انفرادی طور پر عورتیں اور مرد بھی ایسا نہ کریں۔
ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔
اور ایک دوسرے کے خلاف طعن و تشنیع بھی مت کرو
اور نہ ایک دوسرے کو بُرے القاب سے ہی یاد کرو۔
ایک دوسرے کے بُرے نام رکھنے سے کیا مطلب ہے
جبکہ تم نظام خداوندی کو قبول کر چکے ہو۔
اگر تم اس بُری روش سے باز نہ آئے
تو تمہارا شمار بھی ظالموں میں ہو جائے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا يَسْخَرُ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
عَسَىٰ أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ
وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ
عَسَىٰ أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ
وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ
وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ
بِئْسَ الْأَسْمَاءُ الْفُسُوقُ
بَعْدَ الْإِيمَانِ
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ٥

دوسروں کو نظر انداز کر کے صرف اپنی آسائشوں کا خیال کرنا اپنی ذات پر ظلم کرنا ہے

جو لوگ اپنا مال خرچ کرتے ہیں
محض اپنی دنیاوی آسائشوں کی خاطر
اس کی مثال ان یخ بستہ ہوانوں کی ہے
جو برباد کر دیں ان لوگوں کی کمیتی کہ
جو قوانین خداوندی کے خلاف چل کر اپنی ذات پر ظلم کرتے
اور اپنی بربادیوں کے سامان کرتے ہیں
دیکھو ان کی یہ تباہی اللہ کی طرف سے زیادتی نہیں ہوتی
بلکہ یہ نتیجہ ہوتی ہے اس بات کا جو وہ دوسروں کو نظر انداز
کر کے خود اپنی ذات پر کرتے ہیں۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ
فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ
أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ
ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
فَاهْلَكَتْهُ
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ
وَلَكِنْ
أَنْفُسُهُمْ يَظْلِمُونَ ٥

ربو کے ظالمانہ نظام کو چھوڑ دو جس میں سرمایہ محنت کا استحصال کرتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

اتَّقُوا اللَّهَ

وَذَرُوا مَا بَقِيَ

مِنَ الرِّبَا

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا

فَأَذِنُوا لِمَا يَحْزَبُ

مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

وَأَنْ تُبْنَ

فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ

لَا تَظْلِمُونَ

وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ ۲۴۸-۲۴۹

اے اہل ایمان

تم قوانینِ خداوندی کی پیروی کرو

اور چھوڑ دو ان تمام بقایا جات کو

جو سلسلہ کے منافع کے سلسلہ میں ہوں

اگر تم نظامِ خداوندی پر ایمان رکھتے ہو۔

اگر تم نے ایسا نہ کیا

تو پھر تیار ہو جاؤ جنگ کے لیے

نظامِ خداوندی کے ساتھ۔

بہر حال اگر تم اس استحصالی روش سے باز آ جاؤ

تو صرف اپنا راس المال لے سکتے ہو۔

دیکھو نہ تم کسی پر ظلم کرو

اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔

سرمایہ دارانہ نظام میں بن جانے والی ظالمانہ ذہنیت کی نشاندہی

داؤد کی عدالت میں ایک مقدمہ پیش ہوا

جس میں ایک فریق نے کہا یہ دوسرا میرا بھائی ہے

اس کے پاس ننانوے بھیڑیں ہیں

اور میرے پاس صرف ایک بھیڑ ہے

اس کا مطالبہ ہے کہ میں یہ ایک بھیڑ بھی اسے دیدیں

یہ امیر آدمی ہے اور صاحبِ اثر اس لیے باتوں میں مجھے دبا لیتا ہے۔

داؤد نے کہا اس نے یہ مطالبہ کر کے تم پر ظلم کیا ہے

کہ تمہیں محروم کر کے اپنی بھیڑوں میں اضافہ کرے۔

دراصل غلط معاشرہ میں لوگوں کی اکثریت ایسی ہی ہوتی ہے

کہ ایک دوسرے پر ظلم اور زیادتیاں کرتے ہیں

لیکن اللہ کے قوانین پر قائم معاشرہ میں ایسا نہیں ہوتا۔

-----إِنَّ هَذَا

أَخِي لَهُ

تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَجَّةً

وَلِي نَجَّةٌ وَاحِدَةٌ

فَقَالَ الْكُفْلَانِيهَا

وَعَزَّيْنِي فِي الْخُطَابِ ۝

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ

نَعَجَتِكَ إِلَى زِعَاجِهِ

وَأَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ

لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا ۝ ۲۴۸-۲۴۹

ایسا مشہرہ تباہیوں کی آگ میں جلنے لگتا ہے جس میں کوئی دوسرے محقوق میں کمی اور ظلم کرتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ

بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً

عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ

وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ

إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ

عُدُّوهُ نَارًا

فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا

وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ

يَسِيرًا

۱۹۰

نہ ابل ایمان

تم ایسا ہرگز نہ کرنا کہ دوسروں کا مال

ناجائز ذرائع سے کھا جاؤ

البتہ تجارت کر سکتے ہو

لیکن اس کا انداز بھی باہمی رضامندی کا ہونا چاہیے۔

اور ظالمانہ معاشی نظام قائم کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال لینا

اللہ چاہتا ہے کہ تم سب کی نشوونما ہوتی رہے۔

ایسی کھلی تاکید کے بعد بھی جو قوم اپنا کاروبار اس انداز پر رکھے کہ

ہر کوئی اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق میں کمی اور ظلم کرے

تو ایسا معاشرہ بہت جلد تباہیوں کی آگ میں جلنے لگ جاتا ہے

اور اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے ایسا کچھ آسانی سے ہو جاتا ہے

کیوں کہ یہاں ہر عمل کا نتیجہ اس عمل کے اندر موجود ہوتا ہے۔

دوسروں کے حقوق ظلم و زیادتی سے غصے نئے لوگوں کی صلاحیتیں جل کر اکھ ہو جاتی ہیں

وہ لوگ جو ظلم و زیادتی سے

گمراہ اور بے آسرا لوگوں کا مال کھا جاتے ہیں

وہ حقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھری رہتے ہیں

جس سے ان کے جذباتِ حرص و ہوس اور بھڑک اٹھتے ہیں

اور وہ ناجائز دولت کے پیچھے پاگلوں کی طرح مارے پھرتے ہیں۔

اس سے ان کی صلاحیتیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتی ہیں۔

قوموں پر زوال اور تباہی انکے اپنے ظالمانہ نظام کی وجہ سے آتی ہے

قوموں پر زوال کس طرح آتا ہے اللہ اس کی وضاحت

ایک مثال کے ذریعے کرتا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ يَكُونُونَ

أَمْوَالِ الْمَيِّتِ ظُلُمًا

إِنَّمَا يَكُونُونَ فِي

بُطُونِهِمْ نَارًا

وَيَصْلَوْنَ

سَعِيرًا

۱۹۱

وَضَرَبَ اللَّهُ

مَثَلًا

قَرِيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً

مُطْمَئِنَّةً

يَا تَبْتَغِيْ رِزْقِيْ

رَحَدًا اَمِنْ كُلِّ مَكَانٍ

فَكَفَرَتْ

يَا نَعْمَ لِلّٰهِ

فَاَذَقَهَا اللّٰهُ

لِبَاسَ الْجُوعِ

وَالْخَوْفِ

يَسَاكَانُ وَيَصْنَعُونَ ۝۱۱۴

ایک آبادی تھی جسے خارجی خطرات سے امن

اور داخلی کشمکش سے اطمینان حاصل تھا۔

وہاں کے تمام لوگ خوشحال اور فارغ البال تھے۔

ان کی طرف ہر سمت سے سامانِ رزق کھینچا چلا آتا تھا

کہ پھر انہوں نے اللہ کی ان نعمتوں کی قدر ناشناسی کرتے ہوئے

سرمایہ دارانہ اور مفاد پرستانہ نظام قائم کر دیا

جس کا نتیجہ اللہ کے قانونِ مکافات کی رو سے یہ نکلا کہ

ان پر بھوک اور ننگ طاری ہو گئی

اور ان کا معاشرہ طرح طرح کے خوفوں کی آماجگاہ بن گیا

اور یہ سب کچھ ان کے غلط نظام کا نتیجہ تھا۔

مفاد پرستوں نے ہمیشہ ظالم کی روش اختیار کی

وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

مَا اُذِفُوْا فِيْهِ

وَكَاٰنُوْا فِيْ رِيْنٍ ۝۱۱۵

ظالم لوگوں نے ہمیشہ اس روش کا اتباع کیا

جس میں انہوں نے اپنے لیے تن آسانیاں اور عیش و عشرت پائی

بلاشبہ یہ سب مجرم لوگ تھے۔

ظالمانہ استحصالی نظام کے نتائج جب تکلتے ہیں سارا معاشرہ اسکی لپیٹ میں آ جاتا ہے

وَاَنذَرْنَا فِتْنَةً

لِّلْاٰسِيَّانِ الَّذِيْنَ

ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاصَّةً

وَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۱۱۶

اور بچو ظالمانہ استحصالی نظام کے فتنہ سے

کہ جب اس کے نتائج نکلتے ہیں تو وہ ظالم لوگوں تک ہی

محدود نہیں رہتے بلکہ سارا معاشرہ ان کی لپیٹ میں آ جاتا ہے

اور اس بات کو اچھی طرح جان لو کہ اللہ کا قانونِ مکافات

اپنی نتیجہ خیزی میں بڑا ہی سخت واقع ہوا ہے۔

معاملہ کو ان کا صحیح مقام نہ دینا ظلم ہے

نظام خداوندی کے مراکز یا مساجد کے آباد کرنے کے حقدار وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ کے قانون پر یقین رکھتے اور یوم آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔

وہ نظام خداوندی قائم کرتے اور نوع انسانی کی پرورش و نشوونما کا انتظام کرتے ہیں اور اللہ کے قانون کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔ یہ ہیں وہ لوگ جو اپنے سامنے

سعادت اور خوشگواہی کی راہ کھلی دیکھ لیں گے۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ

محض حاجیوں کے لیے پانی کی سبیلیں لگا دینے سے یا خانہ کعبہ کی آبادکاری کے مختلف کام سرانجام دینے سے کوئی برابر ہو سکتا ہے اس کے

جو اللہ کے قوانین پر ایمان لے آئے اور یوم آخرت پر یقین رکھے

اور قیام نظام خداوندی کے لیے جدوجہد کرے۔ یاد رکھو اللہ کے نزدیک دونوں قسم کے یہ لوگ برابر نہیں ہو سکتے اور نہ اللہ کی رہنمائی سے ہی فیضیاب ہو سکتی ہے۔ وہ قوم جو معاملات کو ان کا صحیح مقام نہ دے۔

دیکھو جو لوگ نظام خداوندی کو قبول کر لیتے ہیں اور اس کی خاطر گھر بار اور وطن اگر چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے قیام و استحکام کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ اپنے اموال کے ذریعے بے نبی اور اپنی بالوں کے ذریعے سے نبی یہ ہیں وہ لوگ جن کے درجے اللہ کے نزدیک بلند ہیں

إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَأَقَامَ الصَّلَاةَ

وَأَتَى الزَّكَاةَ

لَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ

فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَنْ

يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ۝

أَجَعَلْتُمْ

سِقَايَةَ الْحَاجِّ

وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

كَمَنْ

آمَنَ بِاللَّهِ

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

الظَّالِمِينَ ۝

الَّذِينَ آمَنُوا

وَهَاجَرُوا

وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ

أَعْظَمَ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ

اور یہی ہیں جو کامیاب و کامران اور فائز المرام ہونے والے ہیں
ان کا پروردگار انہیں خوشخبری دیتا ہے۔
ان کے لیے سامانِ نشوونما اور عنایتِ خداوندی کی فراوانی ہوگی
اور ان کا معاشرہ ایسی جنت میں تبدیل ہو جاتے گا
جس میں سدا بہار نعمتیں ہوں گی
اور یہ لوگ زندگی کی ان شادابیوں سے ہمیشہ بہرہ یاب رہیں گے۔

وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
يُبَشِّرُهُم رَبُّهُمْ
بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ
وَجَنَّتِ لَهُمْ
فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ
خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا

باطل نظام میں طمینان سے بیٹھے زندگی بسر کرنا اپنی ذات پر ظلم کرنا ہے

جو لوگ باطل نظام کے ماتحت طمینان سے بیٹھے زندگی
بسر کرتے اور اس طرح اپنی ذات پر ظلم کر رہے ہوتے ہیں
اگر اسی حالت میں ان کی موت آ جاتے
تو ان سے پوچھا جاتا ہے کہ
تمہیں کیا ہو گیا تھا کہ تم باطل نظام کی محکومی میں پڑے رہے
وہ جواب دیتے کہ ہم کوئی تبدیلی کیسے لا سکتے تھے کہ
ہم تو معاشرہ میں بڑے کمزور، مجبور اور بے بس لوگ تھے۔
ان سے کہا جاتا ہے کہ اگر تم معاشرہ میں تبدیلی نہیں لا سکتے تھے
تو کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم
کسی بہتر مقام کی طرف ہجرت کر کے ہی چلے جاتے۔
یاد رکھو ایسے بے ہمت لوگوں کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے
اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانہ ہے
البتہ وہ حقیقی کمزور و بے بس
مرد، عورتیں اور بچے مستثنیٰ ہیں
جو فی الواقعہ نہ تو وہاں تبدیلی حالات پر قدرت رکھتے ہیں
اور نہ وہاں سے نکلنے کی ہی کوئی سبیل پاتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ
تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ
ظَالِمِينَ أَنْفُسِهِمْ
قَالُوا
فِيمَ كُنْتُمْ
قَالُوا كُنَّا
مُسْتَضْعِفِينَ فِي الْأَرْضِ
قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ
أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً
فَتَهَاجَرُوا فِيهَا
فَأُولَٰئِكَ مَا لَهُمْ جَهَنَّمُ
وَسَاءَتْ مَصِيرًا ○
إِلَّا الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ
الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ
لَا يَسْتَطِيعُونَ جَبَلَ
وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا ○

قَالَ لَيْكَ عَسَىٰ اللَّهُ

أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ

وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا ۝ ۹۹-۹۸

اس قسم کی نہ جاتے ماندن نہ پائے رفتن کی حالت
قابل معافی ہوتی ہے کیوں کہ ان بیسیوں کے لیے
قانون خداوندی میں عفو و حفاظت کی گنجائش رہی تھی ہے۔

ظالمانہ نظام کو چھوڑے بغیر اللہ کی رہنمائی سے فیضیاب ہونا ممکن نہیں

وہ قوم اللہ کی رہنمائی سے فیضیاب نہیں ہو سکتی
جس نے ظالمانہ نظام قائم کر رکھا ہو۔

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

الظَّالِمِينَ ۝ ۱۰۰

جہاں پیمانہ کی اور ذلتِ خواری میں مبتلا ظالم قومیں

دیکھو کائنات کی بلندیوں و پستیوں کی تخلیق میں

اور رات و دن کی گردش میں

قوانینِ خداوندی کی حکمت و ہمہ گیری کی نشانیاں موجود ہیں۔

ان عاجزان عقل و بصیرت اور اربابِ فکر و نظر کے لیے

جو زندگی کے ہر گوشے میں قانونِ خداوندی کو اپنے سامنے رکھتے ہیں

وہ خواہ کھڑے ہوں خواہ بیٹھے ہوں

اور خواہ لیٹے ہوں۔ ہر حال میں

غور و فکر کرتے ہیں۔

کائنات کی بلندیوں و پستیوں کی تخلیق میں

اور اپنی تحقیقات کے بعد علی وجہِ بصیرت پکار اُٹھتے ہیں کہ

پرویزگار آپ نے اس کار کا وہ مستی کو عبث و بیکار پیدا نہیں کیا

آپ کی ذات اس سے بہت بلند ہے کہ کسی شے کو بے مقصد پیدا کرے۔

پرویزگار ہمیں پیمانہ کی اور جمالت کے دراب سے بچا لیجیے

کیوں کہ جو قومیں اس قسم کے غالیوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں

وہ ذلت و خواری کی زندگی بسر کرتی ہیں

اور ایسی ظالم قوموں کا کوئی یار و مددگار نہیں ہوتا۔

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

وَإِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

لَآيَاتٍ

لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۝

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ

قِيَمًا وَقَعُودًا

وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ

وَيَتَفَكَّرُونَ

فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

رَبَّنَا

مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا

سُبْحَنَكَ

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلُ النَّارَ

فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ ۝ ۱۰۱-۱۰۰

علم و عقل کی روشنی کے بغیر محض جذبات کی پیروی کر سوائے ظالم لوگ

ہم نے اپنے قوانین کو پیوری تفصیل سے بیان کر دیا ہے
ان لوگوں کے لیے جو علم و عقل سے کام لیتے ہیں
لیکن وہ لوگ ظالم ہیں
جو محض اپنے جذبات کی پیروی کرتے ہیں
بغیر علم کی روشنی کے۔

كَذٰلِكَ نَفْصَلُ الْاٰیٰتِ
لِقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ
بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا
اَهْوَاۗءَهُمْ
بِغَيْرِ عِلْمٍ ۝۳۱-۳۲

ظالم اور لعنتی قوم

ایسی قوم اللہ کی رہنمائی سے کیسے فیضیاب ہو سکتی ہے
جس نے کفر کی روش اختیار کر لی ہو
ایمان لانے کے بعد۔

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا
كَفَرُوْا

حالانکہ وہ رسول کے حق پر ہونے کی شہادت دیتے ہیں
اور انہیں اللہ کے واضح قوانین بھی مل چکے ہیں۔

بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ
وَشَهِدُوْا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ
وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ

لہذا ایسی ظالم قوم کے نصیب میں ہدایت خداوندی کہاں
ان کے ظلم کے نتیجے میں تو ان پر
اللہ کی لعنت اور پھٹکار پڑتی ہے

وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝
اُولٰٓئِكَ جزَاۤؤْهُمْ
اَنْ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

اور کائناتی قوتیں اور دنیا بھر کے انسان بھی ان پر لعنت بھیجتے ہیں
یہ ذلت و خواری ان پر مستطربہ گی اور ان کے زبانی دعویٰ
ایمان کے باوجود ان کی سزا میں کوئی تخفیف نہیں کی جائے گی
اور نہ انہیں مزید مہلت ہی مل سکے گی۔

لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ
وَلَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝۸۳-۸۴

فروق اور گروہوں میں تقسیم ہوجانے والے ظالم لوگ

پھر وہ باہمی اختلافات میں پڑ کر
فروق اور گروہوں میں تقسیم ہو گئے
سو بربادی ہے ایسے ظالم لوگوں کے لیے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَخْرَابُ
مِنْ بَيْنِهِمْ
فَوَيْلٌ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۝۸۵

اور جس قوم نے قوانین خداوندی سے منہ موڑ کر اپنی ذات پر ظلم کر لیا

کس قدر بُری مثال ہے اس قوم کی
جس نے ہمارے قوانین سے منہ موڑ کر
اپنی ذات پر ظلم کر لیا۔

سَاءَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ

كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا

وَأَنفُسُهُمْ كَانُوا بِظُلْمٍ مُّؤَن ۝۱۷

جن ظالمین کے دل و دماغ پر پردے پڑ جاتے ہیں

ان سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
جن کے سامنے اگر قوانین خداوندی پیش کیے جائیں تو
وہ ان سے پہلو تھی کرنے لگیں۔
اور بھول جائیں کہ ان کے اعمال کا نتیجہ ان کے سامنے آئے والا ہے۔
ایسے لوگوں کی اس روش سے ان کے دل و دماغ پر پردے پڑ جاتے ہیں
اور ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں رہتی
وہ ایسے بہرے ہو جاتے ہیں کہ حق و صداقت کی بات سن ہی نہیں سکتے۔
جن لوگوں کی حالت یہ ہو جائے انہیں راہِ راست کی طرف لایا جاوے
وہ اس طرف کبھی نہیں آئیں گے۔

وَمَنْ أَظْلَمُ

مِمَّنْ ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ

فَأَعْرَضَ عَنْهَا

وَنَسِيَ مَا قَدْ مَتَّيْدُهُ

إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً

أَنْ يَفْقَهُوهُ

وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا

وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى الْهُدَى

فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝۱۸

گدھے کی پیٹھ پر کتا ہیں

جن لوگوں نے الہامی کتب کے حامل ہونے کا دعویٰ کیا
لیکن ان پر عمل کرنے کی ذمہ داری کو نبھایا نہ سکا۔
ان کی مثال ایسی ہے
جیسا کہ کتا پیٹھ پر کتابیں لادے پھرتا ہو۔
یہ بُری مثال اس قوم کی ہے
جس نے عمل سے قوانین خداوندی کی تکذیب کر دی
ایسی ظالم قوم کو اللہ کی رہنمائی کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ جُمِلُوا فِي التَّوْرَةِ

ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا

كَثَلٍ

أَكْبَارٌ يَحْمِلُونَ أَثْقَالًا

يَسْئَلُ مَثَلُ الْقَوْمِ

الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ

وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝۱۹

حُدُودِ اللہ سے تجاوز کرنے والے ظالم

وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝

جو لوگ حدودِ اللہ سے تجاوز کرتے ہیں
یہی تو ظالم ہیں۔

اللہ کے قوانین سے منہ موٹنا بہت اظلم ہے

دیکھو تمہاری طرف واضح دلائل کی حامل کتاب آ گئی ہے

فَقَدْ جَاءَكُمْ بَيِّنَةٌ

تمہارے پروردگار کی جانب سے

مِنْ رَبِّكُمْ

اس میں سببِ زندگی کے لیے صحیح رہنمائی ہے

وَهُدًى

اور انسانی ذات کی نشوونما کا پورا سامان ہے

وَرَحْمَةٌ

اب اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ

جو اللہ کے قوانین کی تکذیب کرے

كَذَّبَ بِآيَاتِ اللَّهِ

اور ان سے منہ موڑ لے۔

وَصَدَفَ عَنْهَا ۝

قرآنی تعلیمات کے بارے میں غلط تاویلیں کرنے والے ظالموں سے کنارہ کشی اختیار کر لو

جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو

وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ

جو فضول اور بے کار باتوں میں اُلجھے ہوتے ہوں

يَخُوضُونَ

قرآنی تعلیمات کے بارے میں

فِي آيَتِنَا

تو فوراً ان سے کنارہ کش ہو جاؤ

فَاعْرِضْ عَنْهُمْ

تاکہ وہ اس موضوع کو چھوڑ کر کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں

حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۝

اور اگر کبھی تم جذبات کی رو میں بہہ کر اس تنبیہ کو بھول جاؤ

وَأَمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ

تو غلطی کا احساس ہوتے ہی فوراً وہاں سے اٹھ جاؤ۔

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرِیٰ

ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ بیٹھنا بھی نہیں چاہیے۔

مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

دیکھو متقیوں پر ایسا کوئی فرض عائد نہیں ہوتا کہ وہ

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ

ان جہلا کے ساتھ بحث و مناظرہ کر کے ضرور انہیں قائل کریں

مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

وَلَكِنْ ذِكْرٌ

ان کا فرض تو صرف اتنا ہے کہ ان کے سامنے قرآنی تعلیمات پیش کر دیں

لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝

تاکہ وہ اگر غلط نظام کے تباہ کن نتائج سے بچنا چاہیں تو بچ جائیں۔

جو لوگ اپنا نظام حکومت قرآن کے مطابق قائم نہیں کرتے یہی تو ظالم ہیں

جو لوگ اپنا نظام حکومت قائم نہیں کرتے
اللہ کے نازل کردہ قوانین کے مطابق
یہی تو ظالم ہیں۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ
بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝۵۹

نزول وحی کا جھوٹا دعویٰ بہت بُرا ظلم ہے

اس سے بُرا ظالم اور کون ہو گا
جو خود جھوٹ گھڑے اور اسے اللہ سے منسوب کرے
یا کہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے
حالانکہ اس پر کچھ وحی نہ آتی ہو۔

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ
وَلَمْ يُوْحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ ۚ

اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کرنے والے ظالم

ان سے بُرا ظالم اور کون ہو گا
جو اپنی خود ساختہ شریعت کو اللہ سے منسوب کر دیتے ہیں
اور اللہ کا سچا کلام ان کے سامنے پیش کیا بناتے تو جھٹلا دیتے ہیں
کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہو گا۔

فَمَنْ أَظْلَمُ
مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ
وَكَذَبَ بِالْصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ
ۚ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝۶۰

اپنے گھڑے ہوئے جھوٹ کو اللہ سے منسوب کر دینے والے ظالم فلاح نہیں پا سکتے

اس سے بُرا ظالم اور کون ہو گا
جو اپنے گھڑے ہوئے جھوٹ کو اللہ سے منسوب کرے
یا اللہ کے قوانین کی تکذیب کرے۔
یاد رکھو ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔

فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا
أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ
ۚ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝۶۱

کتاب اللہ کے علاوہ کسی اور کتاب کو اللہ سے منسوب کرنے والے ظالم لوگ ہیں

فَمِنْ أَفْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ ۳۰

جو لوگ اپنے گھڑے ہوئے جھوٹ کو اللہ سے منسوب کریں گے
اس واضح کتاب کے نزول کے بعد
تو یہ دراصل ظالم لوگ ہوں گے۔

اللہ اور اس کے قوانین کی حاکمیت میں کسی کو شریک کرنا ظلمِ عظیم ہے

لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ
إِنَّ الشِّرْكَ
لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ۝ ۳۱

اللہ کی حاکمیت میں کسی اور کو شریک مت کرو
یہ ایسا شرک ہے (جس سے انسان خود اپنے مقامِ بلند سے گر جاتا ہے)
لہذا یہ خود اس کے خلاف ظلمِ عظیم ہے۔

اللہ کی طرف سے ملی ہوئی شہادت کو چھپانا بہت بڑا ظلم ہے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ
كَتَمَ شَهَادَةً
عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۝ ۳۲

اس سے بڑا ظالم اور کون ہو گا
جو اس شہادت کو چھپائے
جو اسے اللہ کی طرف سے ملی ہے۔

حقوقِ انسانی کی حفاظت کو خداوند اللہ کہا گیا اور اسکی خلاف ورزی کو انسانی ذات پر ظلم قرار دیا گیا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَاءَ
فَطَلِّقُوهُنَّ لِعَدَّتِهِنَّ
وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ
وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ
لَا تُخْرِجُوهُنَّ
مِنْ بُيُوتِهِنَّ
وَلَا يَخْرُجْنَ

اے نبی جب تم طلاق کے مقدمات کا فیصلہ کرنے لگو
تو عورت کے معاملہ میں
طلاق کے فیصلہ کے بعد عدت کا سوال بڑی اہمیت رکھتا۔
اس لیے ضروری ہے کہ عدت کا حساب رکھا جائے
اور اس طرح اپنے پروردگار کے قوانین کی نگرداشت کی جائے
اور طلاق کی صورت میں عورتوں کو نہ نکالا جائے
ان کے اپنے گھروں سے۔
اور وہ خود بھی وہاں سے نہ نکلیں۔

صرف اس صوت میں انہیں ان گھروں سے بیدار کیا جاسکتا ہے
کہ وہ کسی کھلی ہوئی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں۔
دیکھو یہ اللہ کی مقرر کردہ حدود ہیں۔
اور جو کوئی حدود اللہ سے تجاوز کرتا ہے
تو وہ اپنی ہی ذات پر ظلم کرتا ہے۔

إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ
بِفَاحِشَةٍ مُّبِينَةٍ
وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ
وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ
فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۝ ۶۵

نظام خداوندی پر دوسرے نظاموں کو ترجیح دینے والوں سے رفاقت کے تعلقات رکھنا ظلم ہے
اے اہل ایمان

اور تو اور اپنے والدین اور بھائیوں سے بھی
رفاقت کے تعلقات قائم نہ کرو
اگر وہ غیر خدائی نظاموں کو ترجیح دیں۔
اللہ کے دیے ہوئے نظام حیات پر
اور جو ان سے رفاقت کے تعلقات قائم کریں گے
تو یہ ظالم لوگ ہوں گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ
وَأَخَوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ
إِنَّ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ
عَلَى الْإِيمَانِ
وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَمِنْكُمْ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ ۶۶

ظالم لوگوں کے ساتھ کسی طرح کی مفاہمت یا مصالحت ہرگز نہ کرو

دیکھو کسی طرح کی مفاہمت یا مصالحت : کرنا
ان لوگوں کے ساتھ
جنہوں نے ظلم کی روش اختیار کر رکھی ہے
ورنہ تم بھی ان کے دہکاتے ہوئے جہنم کی لہریں میں آ جاؤ گے۔

وَلَا تَرْكَبُوا
إِلَى الَّذِينَ
ظَلَمُوا
فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۝ ۶۷

اور ظالمانہ نظام کو چھوڑ کر نظام خداوندی کی طرف ہجرت کرو

جو لوگ نظام خداوندی کی خاطر ہجرت کرتے ہیں
غیر خدائی معاشرہ کے ظلم سہنے کے بعد
ہم انہیں اچھا سمجھنا دیں گے۔

وَالَّذِينَ هَاجَرُوا إِلَى اللَّهِ
مِمَّا بَعْدَ مَا ظَلَمُوا
لَنَجْزِيَنَّهُمْ

اور ان کی دنیاوی زندگی کو حسین و متوازن بنا دیں گے
اور ان کے لیے آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے۔
کاش یہ لوگ اللہ کے اس قانون کا علم رکھتے کہ
کامیاب وہ ہوتے ہیں جو اس سلسلہ میں صبر و استقامت سے کام لیتے ہیں
اور اپنے پیروکار کے قوانین کی محکمیت پر پورا بھروسہ رکھتے ہیں۔

فَالَّذِينَ أَحْسَنَ
وَلَا جُرْأَ الْآخِرَةِ الْكَبِيرُ
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ
الَّذِينَ صَبَرُوا
وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ ۳۶-۳۷

جس دور میں بھی کوئی قوم ظلم کی روش اختیار کرتی ہے تو اسے اس کے نتائج بھگتنے ہی پڑتے ہیں

گذشتہ ادوار کے لوگوں کو بھی وہ نتائج بھگتنے پڑے
جو ان کی ناہمواریوں کے پیدا کردہ تھے۔
اور موجودہ لوگوں میں سے جو ظالم ہیں
انہیں بھی وہ نتائج بھگتنے پڑیں گے
جو ان کی پیدا کردہ ناہمواریوں کے ہوں گے۔
یاد رکھو ہمارے قانون مکافات کو کوئی بھی شکست نہیں دے سکتا۔

فَأَصَابَهُمْ
سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا
وَالَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ هُوَ لَآ
سَيُصِيبُهُمْ
سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا
وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝ ۳۹-۴۱

غلط نظام قائم کر کے اپنے آپ پر ظلم کرنے والی اقوام کا جہنم

جن اقوام نے غلط نظام قائم کر کے اپنے آپ پر ظلم کیا
ہمارے قانون مکافات نے انہیں ایسا کر دیا کہ
تاریخ میں ان کی صرف کہانیاں باقی رہ گئیں
اور وہ بالکل تتر بتر ہو گئیں۔

وَمَا ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ
فَجَعَلْنَاهُمْ
أَحَادِيثَ
وَمَرَقْنَاهُمْ كُلَّ مَرْقٍ ۝ ۳۲-۳۴

ظالم لوگوں کے لیے فلاح نہیں

یاد رکھو ہرگز فلاح نہیں پاسکتے وہ لوگ
جنہوں نے ظلم کی روش اختیار کر رکھی ہو۔

إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ
الظَّالِمُونَ ۝ ۳۵-۳۶

ظالم آخر کار ناکام و نامراد ہوتا ہے

ناکام و نامراد ہوں گے وہ لوگ
جو ظلم کا بوجھ اپنے اوپر لاد لیں گے۔

وَقَدْ خَابَ مَنْ
حَمَلَ ظُلْمًا ۝ ۳۷-۳۸

اللہ کا قانونِ مکافات ظالم لوگوں کے کام سے غافل نہیں ہوتا

یہ نہ سمجھو کہ اللہ غافل ہے

ظالم لوگوں کے کاموں سے

یہ تو وقفہ مہلت ہے

اور جب ظہورِ نتائج کا وقت آ جائے گا تو

بتاہیوں کو اپنے سامنے دیکھ کر ان کی آنکھیں نمکی کی نمکی رہ جائیں گی۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللَّهَ غَافِلًا

عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ

إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ

لِيَوْمٍ تَشْخَصُ

فِيهِ الْأَبْصَارُ ۝ ۱۴۲

ظلم کا نتیجہ نکلنے میں وقفہ مہلت

اگر اللہ کا قانونِ مکافات فوری گرفت کر لیا کرتا

انسان کے ہر ظلم و زیادتی پر

تو صفحہ ارض پر کوئی چلنے والا نظر نہ آتا

لیکن وہ ہر کسی کو اصلاح کے لیے مہلت دیتا رہتا ہے

ایک مقررہ مدت کے لیے

پھر جب وہ مدت پوری ہو جاتی ہے

تو اس کے بعد نہ تو ایک ثانیہ کی دیر ہوتی ہے

نہ سویرہ ان کے اعمال کا نتیجہ ان کے سامنے آ جاتا ہے۔

وَلَوْ يَدْرِ الْأَخْذُ اللَّهُ

النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ

فَاتَرَكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ دَآئِبَةٍ

وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ

إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى

فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ

لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً

وَلَا يَسْتَفِيدُونَ ۝ ۱۴۱

ظالم بڑے بڑا فائدہ دیکر بھی اپنے ظلم کے نتائج سے بچ نہیں سکے گا

کوئی ظالم اگر دنیا بھر کی دولت دے کر

چھٹکارا حاصل کرنا چاہے

تو ایسا نہیں ہو سکے گا۔

وَلَوْ أَنَّ لِلْكَافِرِينَ

ظُلُمَتٌ مَّا فِي الْأَرْضِ

لَاقْتَدَرَتْ عَلَيْهِ ۝ ۱۴۳

ظالم قوموں کی جڑ کٹ جاتی ہے

اس قوم کی جڑ کٹ جاتی ہے
جس نے ظالمانہ نظام قائم کر رکھا ہو۔

فَقُطِعَ دَائِرُ الْقَوْمِ
الَّذِينَ ظَلَمُوا ۝

ظالموں کی ماسوا جہنم کی راہ کے اور کوئی راہ ملتی ہی نہیں

جہنم لوگوں نے خود ساختہ غلط روش اختیار کی
اور ظلم و زیادتیاں کرتے رہے
تو وہ اللہ کے تحفظ سے محروم ہو جاتے ہیں
اور انہیں کوئی راستہ ملتا ہی نہیں
ماسوا جہنم کی راہ کے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا
وَزَلَمُوا
لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرْ لَهُمْ
وَلَا يَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا
إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ ۝۱۶۹-۱۷۰

ظالموں کے لیے جنت کا حصول ایسے ہی ناممکن ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا

جو لوگ قوانینِ خداوندی کی تکذیب کرتے ہیں
اور ان سے سرکشی برتتے ہیں
تو ان کے لیے نہیں کھلتے ہیں دروازے
زندگی کی سرفرازیوں و خوشگواروں کے
ان کا معاشرہ کبھی جنتی معاشرہ نہیں بن سکتا
یہ اسی طرح ناممکن ہے
جس طرح سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گذر جانا۔
مجرمین کی غلط روش کے نتائج ایسے ہی ہوتے ہیں
ان کا بچھونا بھی جہنم کا ہوتا ہے
اور اوڑھنا بھی جہنم کا۔
یاد رکھو ظلم کے نتائج ایسے ہی نکلا کرتے ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا
لَا تُفَتِّحُ
لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ
وَلَا يُدْخِلُونَ الْجَنَّةَ
حَتَّى يَلْبِغُوا
الْجَمَلَ فِي سِمَةِ الْخِطَابِ
وَكَذَلِكَ نُجَزِّي الْمُجْرِمِينَ ۝
لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ
وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ
وَكَذَلِكَ نُجَزِّي الظَّالِمِينَ ۝

ظالم لوگ اپنے بزرگوں کے بلند درجات کے وارث نہیں ہو سکتے

اور بتیم کو جب کتنے ہی صبر آنا اور ہاں کھل مارا سے گزرتا پڑا
قیام نظام خداوندی کے سلسلہ میں
اور وہ ان پر پورا اترا اور یہ مراحل اس کی نمودات کے مواقع بن گئے
اور اسے کہا گیا کہ وہ مستحق قرار پا گیا ہے
نوع انسان کی امت یا لیڈرشپ کے لیے۔
اس نے پوچھا کیا یہ استحقاق میری اولاد کو بھی حاصل ہو گا۔
اسے بتایا گیا کہ یہ استحقاق انہیں حاصل نہیں ہو گا
جو ظلم کی روش اختیار کریں گے۔

وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ
فَاتَّقَهُنَّ
قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ
لِلنَّاسِ إِمَامًا
قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي
قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي
الظَّالِمِينَ ۝

آخر میں ظالمین کا کوئی مددگار نہیں ہوگا

جو لوگ قوانین خداوندی کی خلاف ورزی کرتے ہیں
ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔
وہاں نہ تو موت ہوگی کہ اس طرح ہی غلبہ سے ٹھٹھکارا پا جائیں
اور نہ ان کے غلبہ میں کچھ کمی ہی ہو گی۔
غلط روش زندگی اختیار کرنے والوں کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے
وہ وہاں چنچیں گے، چلائیں گے اور کہیں گے
پروردگار ایک بار ہمیں یہاں سے نکلنے کا موقع دے دیجیے
تاکہ ہم آپ کے بتائے ہوئے راستہ کو اختیار کر سکیں
اپنی سابقہ روش کے خلاف۔
ان سے کہا جائے گا کیا تمہیں اتنی عمر نہیں دی گئی تھی کہ
تم میں سے اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو حاصل کر لیتا
پھر تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آ چکا تھا
سواب تم اپنے اعمال کے نتائج سمجھو
ظلم کرنے والوں کا یہاں کوئی مددگار نہیں ہو سکتا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ
لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فِيمُوتُوا
وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِنْ عَذَابِنَا
كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَافِرٍ ۝
وَهُمْ يَصْطَرِّخُونَ فِيهَا
رَبَّنَا أَخْرِجْنَا
نَعْمَلْ صَالِحًا
غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ
أَوَلَمْ نَعْتَرِكُمْ
مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ
وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ
فَذُوقُوا
فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ نَاصِرٍ ۝

اللہ انسان پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا، انسان خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

اللہ ہرگز ظلم نہیں کرتا ہے
انسانوں پر کسی بھی طرح سے۔

یہ تو خود انسان ہے

جو اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے

إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ

النَّاسَ شَيْئًا

وَلَكِنَّ النَّاسَ

أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝۲۴

اللہ انسانوں پر ظلم نہیں کیا کرتا جو کچھ ہے تمہارے ہاتھوں کا کیا کرایا ہے

جو کچھ کیا کرایا ہے تمہارے اپنے ہی ہاتھوں کا ہے
ورنہ اللہ تو ہرگز ظلم نہیں کرتا ہے
اپنے بندوں پر۔

ذَلِكَ بِمَا قَدَّمْتُمْ أَيْدِيَكُمْ

وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ

لِلْعَالَمِينَ ۝۲۵

جو کچھ کر دے وہی کچھ پاؤ گے

جس نے اصلاح والے کام کیے تو وہ اس کے اپنے کام آئیں گے
اور جس نے بگاڑ والے کام کیے تو ان کا نقصان بھی اسے ہی ہوگا
اور تمہارا پڑدگار تو ہرگز اپنے بندوں پر ظلم نہیں کیا کرتا۔

مَنْ عَمِلْ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ

وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا

وَمَا رَبُّكَ بِظَالِمٍ لِّلْعَالَمِينَ ۝۲۶

اللہ تو دنیا کو ظلم سے بچانا چاہتا ہے

یہ اللہ کے قوانین ہیں

جو پورے حق و صداقت کے ساتھ تمہارے سامنے پیش کیے جاسے ہیں
کیوں کہ اللہ نہیں چاہتا کہ
دنیا ظلم میں مبتلا ہو جائے۔

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ

نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِحَقِّ

وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ

ظُلْمًا لِّلْعَالَمِينَ ۝۲۷

ظلم کا بدلہ لینا قابلِ ملامت نہیں

جو کوئی بدلہ لے

اپنے پر کیے گئے ظلم کا

وَمَنْ يَنْتَصِرْ

بَعْدَ ظُلْمِهِ

فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ
إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ
يَظْلِمُونَ النَّاسَ ۝۴۲-۴۱

تو ایسے لوگوں کی ملامت نہیں کی جاسکتی
قابلِ ملامت تو وہ ہیں
جو نوعِ انسان پر ظلم کرتے ہیں۔

بہر حال بدلہ لینے میں جرم کی سزا جرم سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے

اور بدلہ لینے میں بھی خیال رہے کہ جرم کی سزا
جرم کے مطابق ہی ہونی چاہیے۔

پھر اگر معاف کر دینے سے

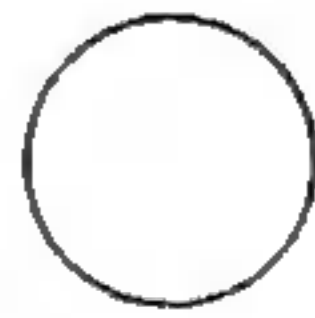
اصلاح کی کوئی صحت ہو سکتی ہو

تو اس طرح معاف کر دینے والے کا اجر اللہ کے ذمے ہو گا

بہر حال اللہ ہرگز یہ پسند نہیں کرتا کہ

کسی صحت میں بھی کسی پر کوئی ظلم یا زیادتی ہو۔

وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
مِّثْلُهَا ۝
فَمَنْ عَفَا
وَأَصْلَحَ
فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ
إِنَّهُ لَا يُحِبُّ
الظَّالِمِينَ ۝۴۲



۶۹ باطل نظامِ حیات میں انسان کی حالت

جس تصورِ حیات نے انسانی معاشرہ کو جہنم بنا رکھا ہے

باطل نظامِ حیات میں کوئی اعلیٰ مقصدِ زندگی نہیں ہوتا
اس میں صرف سامانِ حیات سے فائدہ اٹھانا
اور کھانا پینا ہی مقصدِ زندگی ہوتا ہے
جس طرح جانور کھاتے پیتے اور مر جاتے ہیں
اس تصورِ حیات نے ہی انسانی معاشرہ کو جہنم بنا رکھا ہے۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا
يَتَمَتَّعُونَ
وَيَأْكُلُونَ
كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ
وَالنَّارُ مَشْهُودَةٌ لَهُمْ

حیوانی سطح کی زندگی بسر کرنے والے لوگ

انسان کا یہ حال ہے کہ
ان کی اکثریت جہنمی زندگی بسر کرتی ہے
خواہ وہ جاہل بادہ نشین ہوں خواہ ترقی یافتہ اقوام
وہ دل و دماغ تو رکھتے ہیں۔
لیکن ان سے سوچنے سمجھنے کا کام نہیں لیتے
ان کی آنکھیں بھی ہوتی ہیں
لیکن ان سے خالق کو دیکھتے نہیں
وہ کان بھی رکھتے ہیں
لیکن ان سے خالق کو سنتے نہیں۔
وہ حیوانی سطح کی زندگی بسر کرتے ہیں
بلکہ ان سے بھی زیادہ راہِ گم کردہ
غفلتوں میں ڈوبے ہوئے لوگ۔

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا
لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا
مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ
لَهُمْ قُلُوبٌ
لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا
وَلَهُمْ آعِينٌ
لَّا يَبْصُرُونَ بِهَا
وَلَهُمْ أَذَانٌ
لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا
أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ
بَلْ هُمْ أَضَلُّ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ

باطل نظامہائے حیات میں انسان کے نصیب میں آگ بھڑکتے ہیں

وَالَّذِينَ كَفَرُوا
أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
يُخْرِجُهُم مِّنَ النُّورِ
إِلَى الظُّلُمَاتِ
أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

جو لوگ باطل نظام زندگی اختیار کر لیتے ہیں
دنیا کی طاغوتی قوتیں ان کی رفیق اور مددگار بن جاتی ہیں
اور انہیں زندگی کی روشن راہوں سے نکال کر
تاریکیوں اور بدبختیوں کی طرف لے جاتی ہیں
لہذا ان کی زندگیاں مشکلوں اور مصیبتوں کی آگ میں جلتے کدڑی ہیں
اور یہ جہنم ہمیشہ کے لیے ان کا نصیب بن جاتا ہے۔

ایک دوسرے پر ظلم کرنے والی معاشرہ نار جہنم کی صورت اختیار کر لیتا ہے

وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدُوًّا
وَظُلْمًا
فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۖ

اور جس معاشرہ کے افراد مد سے تجاوز کر کے
ایک دوسرے پر ظلم کرنے لگ جاتے ہیں
تو وہ معاشرہ نار جہنم کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرنے والے خود اس جہنم میں جاگرتے ہیں

وَمَنْ جَاءَ بِالسِّنَةِ
فَكُنْتُ وَجْهَهُمْ فِي النَّارِ
هَلْ تُجْزَوْنَ لَآ
مَا أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ۲۴

جو لوگ معاشرہ میں ناہمواریاں پیدا کرتے ہیں
وہ خود اوندھے منہ اس جہنم میں جاگرتے ہیں
اور یہ فطری نتیجہ ہوتا ہے
ان کی اپنی کارگزاریوں کا۔



کتابِ عظیم

قرآنی آیات، موضوعات کی ترتیب میں

جلد اول

مرتب:

مشتاق احمد خان

دوست الہیوسی ایٹس

پرنٹرز۔ پبلشرز۔ بک سیلرز

الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور

فون: 7122981

قرآن مرکز • پوسٹ بکس • اسلام آباد